جلد ثالث

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

المعلم

لترجمہ

صحیح مسلم

در مطبع صدیقی لاہور طبع گردید

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثالث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ثالث المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کتاب الزکوٰۃ

کتاب الزکوٰۃ یہ کتاب ہے زکوۃ کے بیان میں۔ زکوۃ لغت میں بڑھنے اور پاک کرنے کو کہتے ہیں اور زکوۃ شرعی سے چونکہ مال کی ترقی اور برکت ہوتی ہے اور دینے والا اسکا گناہوں سے اور رزالت بخل سے پاک ہوجاتا ہے اسلیئے اسکو زکوۃ کہا اور بعضے لوگوں نے کہا اسکا اجر بڑھتا ہے اسلیئے زکوۃ کہا اور بعضوں نے کہا زکوۃ اپنے دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے یعنی گواہی دیتی ہے اسکے سچے ایمان کی جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ یعنے صدقہ دعوی ایمان کی دلیل ہے اور قاضی عیاض نے نقل کیا مازری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ زکوۃ شرع میں مواساۃ کے لیئے ہے اور مواسات نہیں ہوتی مگر بڑھتے ہوئے مال میں اسی لیئے مال نصاب میں جو نامی یعنی بڑھنے والا ہو جیسے نقد اور کھیتی اور چارپائے ہیں۔ زکوۃ واجب ہوتی ہے اور اس قسم کے مال میں بالاجماع زکوۃ واجب ہے اور اسکے سوا اور مالوں میں اختلاف ہے جیسے عروض وغیرہ میں یعنے سامان خانگی وغیرہ میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا پانچ ٹوکروں سے کم میں زکوۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم میں۔ **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ وسق یعنے ٹوکرا ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ہر صاع پانچ رطل اور ثلث رطل کا بغدادی کے حساب سے اور بغداد کے رطل میں کئی قول ہیں سب سے مشہور یہی ہے کہ رطل بغدادی ایکسو اٹھائیس درہم اور چار اسباع ایک درہم کے اور بعضوں نے ایک سو تیس درہم کہے ہیں۔ غرض پانچ وسق اس حساب سے ایکہزار چھ سو رطل ہوئے۔ اور حافظ ترمذی نے بھی فرمایا ہے کہ صاع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے اور صاع کوفہ والوں کا آٹھ رطل کا ہوتا ہے تمام ہوا کلام ترمذی کا **مترجم** کہتا ہے پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا اور امام نووی نے فرمایا کہ اوقیہ شرعیہ باجماع محدثین

تحقیق وسق اور صاع اور رطل کی

وفقہا و اہل لغت کے چالیس درہم ہے اور یہی اوقیہ حجاز کا ہے اور اصحاب شافعیہ نے باجماع کہا ہے کہ ہر درہم چھ دانق ہے اور دس درہم کے سات مثقال ہوتے ہیں اور مثقال جاہلیت اور اسلام میں یکساں رہا ہے۔
مترجم کہتا ہے اور پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوتے ہیں اور تولوں کے حساب سے دو سو درہم ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور یہ نصاب چاندی کی ہے کہ اس سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ عمرو بن یحیٰی نے اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی **عَنْ** یَحْیَی بْنِ عُمَارَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَاَشَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَفِّہٖ بِخَمْسِ اَصَابِعِہٖ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ ترجمہ یحیٰی نے ابوسعید خدری سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ پانچ انگلیوں سے اشارہ فرما کر وہی حدیث فرماتے تھے جو اوپر گذری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ ترجمہ ابی سعید راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور نہ پانچ اونٹ سے کم میں اور نہ پانچ اوقیہ سے کم میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَۃٌ ترجمہ ابی سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق (یعنی نو گرایا گونی) سے کم میں کھجور میں زکوٰۃ نہیں اور نہ غلہ میں اس سے کم میں زکوٰۃ ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَۃٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ ترجمہ ابوسعید نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ پانچ وسق تک نہ ہو اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں **ف** ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے اور اس زمانہ میں کہ سن ایک ہزار تین سو چار ہے پانچ اوقیہ کے ساڑھے باون روپیہ کلدار ہوتے ہیں اور تیئیس ریال فرانسہ مکہ میں ہوتا ہے اور مغربی ریال ساڑھے بائیس ہوتے ہیں اور سونے کی نصاب بیس دینار ہے اور دینار ساڑھے تین روپیہ کا ہوتا ہے اور درہم پانچ آنہ سے کچھ زیادہ کا ہوتا ہے اور وسق ساٹھ صاع اور صاع چار مد کا اور مد دو رطل کا اور رطل آدھ سیر آدھ پاؤ کا اور سیر اسی روپیہ کلدار کا یہ تفصیل روپیہ کی مولینا اسحاق صاحب سے ہے اور باقی عبداللہ سراج محدث مکہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما سے خبر دی اسکے مترجم کو مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر مکہ نے اللہ رحمت کرے ان پر وقت قرات مسلم کے **عَنْ** اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ اُمَیَّۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ مَھْدِیٍّ ترجمہ اسمٰعیل نے یہی روایت مثل اوپر کے بیان کی۔
عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَنَا الثَّوْرِیُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ اُمَیَّۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ مَھْدِیٍّ

فائدہ تحقیق اوقیہ و درہم و مثقال

وَيَحْيَى ابْنِ اٰدَمَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ ثَمَرٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اسمیں تمر کی جگہہ ثمر کا لفظ ہے
یعنی پھلوں میں زکوۃ نہیں جبتک پانچ وسق نہ ہوں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ
صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اور اسمیں پانچ اوقیہ
ورق سے کم میں آپنے فرمایا کہ زکوۃ نہیں **ف** ورق بکسر را مہملہ چاندی کو کہتے ہیں مضروب ہو خواہ غیر
مضروب اور اہل لغت کا اسمیں اختلاف ہے کہ اصل اسکی کیا ہے بعضوں نے کہا ہر چاندی پر استعمال
کرتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا ورق اُسی کو بولینگے جس پر سکہ ہو۔ اور بے
سکہ کی چاندی پر مجازاً بول سکتے ہیں اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے اور نصاب سونے کی کسی
روایت صحیح میں وارد نہ ہوئی مگر بعض احادیث میں بیس مثقال مروی ہوا ہے اگرچہ وہ روایتیں ضعیف
ہیں مگر اوسپر اجماع ہو گیا ہے اور امت نے ان روایتوں کو قبول کر لیا ہے اور یہ سب کا اتفاق ہو گیا ہے
کہ جانوروں میں اور سونے چاندی میں جبتک پورا سال نہ گزرے زکوۃ واجب نہیں ہوتی سوا ان چیزوں
کے جنمیں عشر لیا جاتا ہے اور اسحدیث سے استدلال کیا ہے شافعی نے کہ جو چاندی دو سو درہم سے کم ہو اسپر
زکوۃ نہیں اور حنفیہ نے اسمیں خلاف کیا ہے مگر مذہب انکا بے دلیل ہے۔ اور یہ احادیث انپر حجت ہیں اور شافعی
کا یہی قول ہے کہ دراہم مغشوشہ یعنے کھوٹے روپیوں میں بھی زکوۃ واجب نہیں جبتک اون سے ساڑہے
باون تولہ کو نہ پہونچے جو نصاب ہے چاندی کی اور یہ حدیث اون کی مؤید ہے نووی عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا
سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ جابر نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جسمیں نہروں سے
اور مینہ سے پانی دیا جاوے اوسمیں دسواں حصہ زکوۃ ہے اور جو اونٹ لگا کر سینچی جاوے اسمیں بیسواں حصہ
ف یہ حکم ہے زراعتوں کا اگر وہ آسمان کے یا ندی کے پانی سے پیدا ہوں جسمیں محنت کم ہوتی ہے تو دسواں
حصہ زکوۃ ہے ورنہ بیسواں حصہ اور اسپر اتفاق ہے مگر اسمیں اختلاف ہے کہ جتنی چیزیں زمین سے نکلتی ہیں جیسے
پھل اور غلہ اور پھول وغیرہ سب میں زکوۃ ہے سوا گھانس اور لکڑی کے یا خاص چیزوں میں ہے غرض ابو حنیفہ
کے نزدیک ان سب میں ہے اور جمہور نے بعض میں زکوۃ خاص کی ہے جیسے گیہوں اور جو اور جوار اور کھجور اور انگور
ہے اور حضرت عمرؓ اور علیؓ اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول ہے کہ سبز ترکاریوں میں زکوۃ نہیں اور زمین
عشری (ثے کے ساتھ) اسکا حکم بھی مینہ سے سینچی ہوئی کا ہے یعنے اوسمیں بھی عشر دینا ہوتا ہے اور عثری وہ
زمین ہے جسمیں اوپر سے پانی دینے کی حاجت نہ ہو بلکہ اسکے درخت اپنی جڑوں سے رطوبت زمین کی جذب کریں

اور تر و تازہ ہیں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ
وَلَا فَرَسِہٖ صَدَقَۃٌ ترجمہ ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا کہ مسلمان کو غلام اور گھوڑے میں
زکوٰۃ نہیں **ف** نووی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اصل ہو اس بات کی کہ ضروری چیزوں میں زکوٰۃ نہیں
جیسے گھوڑے غلام میں اور یہی قول ہے تمام علما کا سلف سے خلف تک مگر ابوحنیفہؒ اور ان کے شیخ حماد
بن سلیمان اور امام زفرؒ نے اسمیں بھی زکوٰۃ واجب کہی ہے اور کہا ہے کہ جب گھوڑے نر مادہ ملے ہوں یا
صرف مادہ ہوں تو ہر ایک میں ایک دینار زکوٰۃ دی یا نہیں اوسکی قیمت کر کے ہر دو سو درہم میں پانچ درہم دی
مگر اون کی کوئی حجت نہیں اور یہ حدیث صریح اون کے مذہب کو رد کرنے والی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضؓ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فَرَسِہٖ صَدَقَۃٌ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْعَبْدِ صَدَقَۃٌ اِلَّا صَدَقَۃُ
الْفِطْرِ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کی زکوٰۃ نہیں مگر صدقہ فطر ہے **ف**
نووی نے کہا کہ اس سے ثابت ہوا کہ صدقہ فطر غلام کیطرف سے مالک کو دینا ضرور ہے خواہ غلام اپنی خدمت کے لیے
ہو خواہ تجارت کیلیے اور امام مالکؒ اور شافعیؒ اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ تجارت کے غلاموں
میں صدقہ فطر واجب نہیں اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مالک پر صدقہ غلام کا واجب نہیں
بلکہ غلام اپنی مزدوری میں سے یا اجازت مالک کے ادا کرے اور قاضی نے ابی ثور سے یہی نقل کیا ہے اور شافعی اور جمہور علما کا مذہب مکاتب کیلیے یہ ہے کہ اسپر فطرہ واجب
ہے نہ مالک پر اور عطا اور مالک اور ابی ثور کے نزدیک سید پر واجب ہے اور بعض اصحاب شافعی بھی اسی کے قائل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ اوسپر ایک درہم بھی باقی ہے اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جس
سے اسکے مالک نے کہا ہو کہ اتنا روپیہ مثلاً سو دو سو ہمکو کما کر دیدے تو تو آزاد ہے۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ فَقِیْرًا
فَاَغْنَاہُ اللّٰہُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَہٗ وَاَعْتَادَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ
فَهِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ ترجمہ ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو زکوٰۃ وصول کرنے کو بھیجا اور انہوں نے آ کر کہا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور
عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ان صاحبوں نے زکوٰۃ نہیں دی تو آپ نے فرمایا کہ ابن جمیل
تو اس کا بدلا لیتا ہے کہ وہ محتاج تھا اللہ نے اسکو امیر کر دیا اور خالد پر تم زیادتی کرتے ہو
اسلیے کہ اونسے تو زرہیں اور ہتھیار تک اللہ کی راہ میں دے دیئے ہیں یعنی پھر زکوٰۃ

کیون نہ دیگا) اور رہے عباس سو انکی زکوۃ اور اتنی ہی میرے ذمہ ہے پھر آپ نے فرمایا اے عمر چچا تو آدمی کے باپ کی
برابر ہے۔ **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ انہوں نے خالد سے زکوۃ مانگی اس خیال سے کہ شاید وہ تجارت کے
لیئے ہیں اور زکوۃ اسمیں واجب ہے اور حضرت نے فرمایا کہ وہ تو جہاد کے لیئے ہیں اور ابھی تو لان حول نہیں ہوا
اور یا یہہ مراد ہے کہ جب اوسنے مال سارا اللہ کی راہ میں کر دیا ہے تو زکوۃ واجبہ کیوں نہ ادا کریگا اور بعضوں نے
اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مال تجارت پر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ اور جمہور کا مذہب یہی ہے کہ
مال تجارت میں زکوۃ واجب ہوتی ہے اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ مال تجارت میں زکوۃ واجب نہیں
تمام ہوا قول نووی کا اور شوکانی نے درر البہیہ میں لکھا ہے کہ اموالِ تجارت میں زکوۃ واجب نہیں
اور جناب مولینا مولوی صدیق حسن صاحب نے روضۃ الندیہ اسکی شرح میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اگرچہ تجارت جاری تھی مگر کوئی دلیل جو تجارت کے مال میں زکوۃ واجب کرے
وارد نہیں ہوئی اور وہ جو ابو داؤد اور دارقطنی اور بزار نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم فرماتے تھے کہ ہم زکوۃ دیتے رہیں اون مالوں کی جو بیچنے کے لیئے رکھے ہیں۔ تو اسکو
ابن حجر نے تلخیص میں کہا ہے کہ اسکی اسناد میں جہالت ہے اور جو حاکم اور دارقطنی نے عمران سے مرفوعًا
روایت کی ہے کہ اونٹ میں صدقہ ہے اور بکری میں صدقہ ہے اور بز میں صدقہ ہے اور بزائے نقطہ دار سے ضعیف ہے اور حافظ ابن حجر نے اسکو فتح الباری میں ضعیف کہا
ہے اور کہا ہے کہ وہ سب طرق ضعیف ہیں اور ایک سند کو اسکی کہا ہے کہ کچھہ مضائقہ نہیں (یہہ کہنا بھی ضعیف ہونے سے خالی نہیں)
اور ایسی روایتوں سے حجت قائم نہیں ہوتی اور فرضیت قطعی ثابت نہیں ہو سکتی علی الخصوص ایسے
امور میں جو نہایت کثرت سے جاری ہوں اور ابن دقیق العید نے کہا ہے کہ مستدرک میں جو یہ حدیث آئی
ہے تو اسمیں یہہ لفظ ہے کہ بُر میں صدقہ ہے اور بر بے نقطہ کی رائے سے گیہوں کے معنوں میں ہے۔
اور کہا ہے کہ اگرچہ دارقطنی نے اسکو نقطہ دار سے روایت کیا ہے مگر طرق اوسکے ضعیف ہیں اور حاکم
نے اگرچہ اس حدیث کی اسناد کی تصحیح کی ہے جیسے کہ محلی شرح منہاج میں ہے مگر جب اوسمیں احتمال ہو گیا کہ وہ لفظ
رائے سے ہے یا زائے نقطہ دار سے تو استدلال کے قابل نہ رہا اور حاکم کے مقابلہ میں حافظ ابن حجر اوس کی تضعیف
کر رہے ہیں اور ابو ہریرہ سے اوپر مروی ہو چکا ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں صدقہ نہیں
اس سے معلوم ہوا کہ کسی مال میں صدقہ نہیں اور ابن منذر نے اگرچہ نقل کیا ہے کہ مال تجارت میں زکوۃ واجب
ہونے پر اجماع ہوا ہے مگر یہ نقل اون کی صحیح نہیں اسلیئے کہ اول تو ظاہریہ جو ایک فرقہ محدثین اسلام کا ہے۔
اسکے وجوب کا انکار کر رہا ہے پھر اجماع اسکے وجوب پر کیونکہ ہو سکتا ہے اور یہ جو خالد کی روایت سے استدلال
کیا ہے کہ اون سے تجارت کا مال خیال کر کے زکوۃ طلب کی (یعنے جیسے ابھی نووی کی کلام میں اسی فائدہ

کے ابتدا میں گذرا) اس سے معلوم ہوا کہ مال تجارت میں زکوۃ واجب ہے یہہ استدلال بھی صحیح نہیں اسلیئے کہ اول تو یہہ ثابت نہیں کہ وہ تجارت کا تھا۔ دوسرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرما دیا کہ اوسنے خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے اور بعد وقف کے زکوۃ نہیں تیسرے یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وہ ایسا سخی اور دل والا ہے کہ سب مال اپنا خدا کی راہ میں دیچکا ہے تو زکوۃ کیوں رکھیگا۔ غرض اس سے اموال تجارت میں زکوۃ کا وجوب نہیں ثابت ہوتا غرض وجوب زکوۃ پر تجارت کے مال میں کوئی دلیل قطعی موجود نہیں اور اصل اشیا میں برات ہے جبتک دلیل وجوب کی ثابت نہو اور اجماع کا حجت ہونا اسکے درمیان خود اختلاف ہے کہ حصول المامول اور ارشاد الفحول میں مذکور ہے تمام ہوا کلام مولینا صدیق حسن صاحب کا مترجم کہتا ہے غرض یہہ ہے کہ مال تجارت میں زکوۃ کی فرضیت قطعی نہیں ہے اسلیئے اکابر نے تصیح کی ہے اس قول کی کہ منکر اسکا کافر نہیں اور موافقت جمہور اگر کوئی ادا کرے تو ثواب سے خالی نہیں مگر امام کو جبرًا وصول کرنا نہیں پہونچتا کہ اخذ مال مسلم بغیر حق لازم نہ آوے۔

باب زَكوٰةِ الْفِطْرِ

باب صدقہ فطر کے بیان میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكوٰةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان کے بعد لوگوں پہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت پر جو مسلمان ہو **ف** صدقہ فطر جمہور سلف و خلف کے نزدیک فرض ہے حدیث کی روسے اور بعض اہل عراق اور اصحاب مالک اور بعض اصحاب شافعی نے کہا ہے کہ سنت ہے واجب نہیں اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ واجب ہے فرض نہیں اسلیئے کہ اونکے مذہب میں واجب اور فرض میں فرق ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ وہ منسوخ ہو گیا جب زکوۃ فرض ہوئی اور یہ غلط ہے اور ثواب یہ ہے کہ وہ فرض و واجب ہے (کذا قالہ النووی فی شرحہ) اور حدیث میں اشارہ ہے کہ وقت وجوب اوسکا رمضان کے بعد ہے چنانچہ شافعی کا قول ہے کہ غروب شمس جب ہو پچھلی تاریخ رمضان کی اور رات شروع ہو عید الفطر کی جب واجب ہوتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلوع فجر سے عید کے واجب ہوتا ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكوٰةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ ترجمہ ابن عمر نے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد پر چھوٹے اور بڑے پر عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَكوٰةِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٍ مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهٗ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ ترجمہ نافع نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور کا یا

ایک صاع جو کا ابن عمرؓ نے کہا کہ پھر لوگوں نے تجویز کیا کہ دو مد گیہوں کی قیمت میں اُسکے برابر ہوتے ہیں
ف جمہور کا مذہب یہی ہے کہ صدقہ فطر لڑکے کیطرف سے بھی دینا چاہیے جیسے اسکے اوپر کی حدیث
میں ہو چکا اور ان روایتوں سے ثابت ہے کہ جیسا شہر والوں پر اسکا وجوب ہے ویسے ہی گاؤں والوں پر اور
جنگلیوں پر اور یہی مذہب ہے مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور جماہیر علماء کا اور عطا اور زہری
اور ربیعہ اور لیث کا قول ہے کہ سوائے شہر والوں کے اوروں پر نہیں واجب ہوتا اور ان روایتوں سے یہہ
بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے اہل و عیال کی قوت سے عید کے دن زیادہ رکھتا ہو اوسپر صدقہ واجب ہے اور
یہی قول ہے امام شافعیؒ کا اور ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ جسکو زکوۃ لینا روا ہے اوسپر صدقہ واجب نہیں اور امام
مالکؒ اور ان کے اصحاب میں اختلاف ہے اور ان روایتوں سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ زوجہ پر بھی واجب ہوتا ہے
کہ وہ اپنا صدقہ اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا اور امام مالکؒ اور شافعیؒ اور جمہور کا قول ہے
کہ شوہر اسکی طرف سے دیوے جیسے عورت کو نفقہ دیتا ہے اور معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا باب کی پہلی روایت میں
کہ جو مسلمان ہو اس سے کافر نکل گئے غرض کسی کا غلام یا بیوی یا لڑکا یا باپ اگر کافر ہو تو اس کیطرف سے صدقہ فطر
دینا واجب نہیں اگرچہ نفقہ انکا واجب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور جماہیر علماء کا او
کوفیوں اور اسحاق اور بعض سلف کا یہ قول ہے کہ غلام کافر سے بھی دینا واجب ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ ہر
آدمی کیطرف سے ایک صاع واجب ہے پھر اگر سوا گیہوں کے اور انگور خشک کے ہو تو بالاجماع ایک صاع
واجب ہے اور اگر گیہوں اور انگور ہو تو مالک اور شافعی اور جمہور کے نزدیک جب بھی صاع ہی واجب ہے
اور ابو حنیفہؒ اور امام احمد حنبلؒ کے نزدیک نصف صاع واجب ہے اور جمہور کی حجت ابو سعید کی روایت
ہے جو آگے آتی ہے کہ اوسمیں ایک صاع انگور کا مذکور ہے اور اسیطرح ایک صاع طعام کا اور طعام
اہل حجاز کی اصطلاح میں گیہوں کو کہتے ہیں اور صاع کا بیان اسکے اوپر کے باب میں ہو چکا۔ **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مِّنَ
الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ اَوْ رَجُلٍ اَوِ امْرَاَةٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ **ترجمہ** عبداللہ
بن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کا رمضان کے بعد ہر ایک مسلمان پر آزاد ہو
یا غلام مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ایک صاع کھجور کا یا جو کا **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ كُنَّا
نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا
مِّنْ زَبِيْبٍ **ترجمہ** ابو سعید سے کہتے تھے کہ ہم صدقہ فطر نکالتے تھے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
ایک صاع طعام کا (یعنی گیہوں کا) یا ایک صاع جو کا یا کھجور کا یا پنیر کا یا انگور کا **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نخرج اذا کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر عن کل صغیر وکبیر حر او مملوک صاعا من طعام او صاعا من اقط او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب فلم نزل نخرجہ حتی قدم علینا معاویۃ بن ابی سفیان حاجا او معتمرا فکلم الناس علی المنبر فکان فیما کلم بہ الناس ان قال انی اری ان مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر و اخذ الناس بذلک قال ابو سعید فاما انا فلا ازال اخرجہ کما کنت اخرجہ ابدا ما عشت۔ ترجمہ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام کیطرف سے ایک صاع گیہوں یا ایک صاع پنیر یا جو یا کھجور یا انگور نکالتے تھے پھر جب حضرت معویہ حج کو یا عمرے کو آئے تو لوگوں میں منبر پر وعظ کہا اور اسمیں کہا کہ میں جانتا ہوں کہ دو مد یعنے نصف صاع) شام کے سُرخ گیہوں کا برابر ہوتا ہے ایک صاع کھجور کے (یعنے قیمت میں) سو لوگوں نے اسی کو لے لیا اور ابو سعید نے کہا میں تو وہی نکالے جاؤں گا جو نکالتا تھا (یعنے ایک صاع) جبتک جیوں گا (سبحان اللہ یہ اتباع تھا حدیث کا اور نفرت تھی رائے اور قیاس سے **عن** ابی سعید الخدری یقول کنا نخرج زکوۃ الفطر و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا عن کل صغیر وکبیر حر و مملوک من ثلاثۃ اصناف صاعا من تمر صاعا من اقط صاعا من شعیر فلم نزل نخرجہ کذلک حتی کان معاویۃ فرای ان مدین من بر تعدل صاعا من تمر قال ابو سعید فاما انا فلا ازال اخرجہ کذلک ترجمہ مضمون اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اسمیں انگور کا ذکر نہیں **عن** ابی سعید قال کنا نخرج زکوۃ الفطر من ثلاثۃ اصناف الاقط والتمر والشعیر ترجمہ ابو سعید نے کہا صدقہ فطر ہم دیتے تھے پنیر اور کھجور اور جو سے **عن** ابی سعید الخدری ان معاویۃ لما جعل نصف الصاع من الحنطۃ عدل صاع من تمر انکر ذلک ابو سعید وقال لا اخرج فیہا الا الذی کنت اخرج فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من تمر او صاعا من زبیب او صاعا من شعیر او صاعا من اقط ترجمہ ابو سعید نے کہا جب حضرت معاویہ نے نصف صاع گیہوں کا مقرر کیا ایک صاع کھجور کے برابر تو ابو سعید نے انکار کیا اور کہا کہ میں تو وہی دونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیتا تھا ایک صاع کھجور یا انگور یا جو یا پنیر **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ ترجمہ عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کیا جاوے نماز کو نکلنے سے پہلے **ف** اوپر کی روایتوں پر اعتماد کیا ہے حنفیہ نے کہ نصف صاع حنطہ صدقہ فطر میں دینا ان کے آگے کافی ہے حسب تجویز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور جمہور اسکے

خلاف میں ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ قول صحابی ہے اور ابو سعید وغیرہ نے جو مدت تک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں رہے حضرت معاویہ کا خلاف کیا اور حضرت کے زمانہ کا جو معمول تھا اسکو سند لائے
پھر حضرت معاویہ کا خلاف کیا۔ پھر حضرت معاویہ کے قول کو کیونکر
ترجیح ہو سکتی ہے آپ کے زمان مبارک کی معمولی بات پر دوسری یہ کہ حضرت معاویہ نے تصریح کر دی
کہ یہ میری رائے ہے اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ جب صحابہ کا اختلاف ہو تو کسی کا قول ادلے نہیں ہو سکتا
لہذا اب حدیث اور قیاس دونوں کو دیکھنا چاہیئے تو دونوں سے ثابت ہوا ایک صاع کا مشروط ہونا حدیث
میں تو آ ہی چکا ہے اور قیاس بھی چاہتا ہے کہ انکو کھجور کے برابر گیہوں بھی رہی اور مستحب وقت یہی ہے کہ
عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے جیسا حدیث میں آ چکا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ زَکٰوةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوةِ ترجمہ عبد اللہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کیا جاوے لوگوں کے نماز کے جانے سے پہلے

بَابُ اِثْمِ مَانِعِ الزَّکٰوةِ زکوۃ نہ دینے کا عذاب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ صُفِّحَتْ
لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُکْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِیْنُهٗ وَظَهْرُهٗ کُلَّمَا رُدَّتْ اُعِیْدَتْ
لَهٗ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا
اِلَی النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا
یَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا کَانَتْ لَا یَفْقِدُ مِنْهَا فَصِیْلًا وَّاحِدًا
تَطَاُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرٰهَا فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ
خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ
قَرْقَرٍ لَا یَفْقِدُ مِنْهَا شَیْئًا لَیْسَ فِیْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَاُهٗ بِاَظْلَافِهَا
کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرٰهَا فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ
فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَیْلُ قَالَ الْخَیْلُ ثَلٰثَةٌ هِیَ لِرَجُلٍ
وِزْرٌ وَّهِیَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِیَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِیَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰی
اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِیَ لَهٗ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ
ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِیَ لَهٗ سِتْرٌ وَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ

فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدُ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ
وَكُتِبَ لَهُ عَدَدُ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ
لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ
يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ
فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ۔ ترجمہ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چاندی سونے کا مالک
ایسا نہیں کہ زکوٰۃ اسکی نہ دیتا ہو مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ اوسکی چاندی سونے کے تختے بنائے جاوینگے
آگ کے اور وہ جہنم کی آگ میں گرم کیے جاوینگے پھر اسکا ماتھا اور کروٹیں اس سے داغی جاوینگی اور اسکی
پیٹھ اور جب وہ ٹھنڈے ہو جاوینگے پھر گرم کیے جاوینگے
پچاس ہزار برس کے دن پھر اسکو بھی عذاب ہوگا
یہانتک کہ فیصلہ ہو اور بندوں کا اور اسکی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کیطرف اون سے عرض کیا کہ اے رسول
اللہ کے پھر اونٹوں کا کیا حال ہوگا آپنے فرمایا جو اونٹ والا اپنے اونٹوں کا حق نہیں دیتا اور اسکے حق میں سے
ایک یہہ بھی ہے کہ دودہ دوہے جسدن انکو پانی پلاوے (عرب کا معمول تھا کہ تیسرے یا چوتھے دن اونٹوں
کو پانی پلانے لے جاتے وہاں مسکین جمع رہتے مالک اونٹوں کے انکو دودہ دوہ کر پلاتے حالانکہ یہ واجب
نہیں ہے مگر آپنے اونٹوں کا ایک حق اسکو بھی قرار دیا ہے) جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لوٹایا جاویگا
ایک برابر زمین پر اور وہ اونٹ نہایت فربہ ہوکر آوینگے کہ انمیں سے کوئی بچہ بھی باقی نہ رہے گا۔ اور اسکو
اپنے کھروں سے روندینگے اور مونہہ سے کاٹینگے پھر جب انمیں کا پہلا جانور روندتا چلا جاویگا پچھلا آجاویگا
یوں ہی عذاب ہوتا رہیگا۔ سارے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو جاوے بندوں کا پھر
اوسکی کچھہ راہ نکلے جنت یا دوزخ کیطرف پھر عرض کی اے رسول اللہ کے اور گائے بکری کا کیا حال ہوگا
آپنے فرمایا کہ کوئی گائے بکری والا ایسا نہیں جو اوسکی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹایا
جاویگا ایک پٹپر صاف زمین پر اور ان گائے بکریوں میں سب آوینگی کوئی باقی نہ رہے گی اور ایسے ہونگی
کہ کوئی اونمیں سینگ موڑی ہوئی نہ ہوگی نہ بے سینگ کی نہ سینگ ٹوٹی اور اگر اوسکو مارینگی اپنے سینگوں
سے اور روندینگی اپنے کھروں سے جب اگلے اوسپر سے گذر جاوینگی پچھلی پھر آوینگی یہی عذاب ہوگا
اوسپر پچاس ہزار برس کے دن پھر یہانتک کہ فیصلہ ہو جاوے بندوں کا پھر اوسکی راہ کی جاوے جنت
یا دوزخ کیطرف پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گھوڑے آپنے فرمایا گھوڑے تین طرح ہیں ایک اپنے مالک

پر بار ہے یعنے وبال ہے۔ دوسرا اپنے مالک کا عیب ڈھانپنے والا ہے۔ تیسرا اپنے مالک کے ثواب کا
سامان ہے۔ اَب اوس وبال والے گھوڑے کا حال تو جو باندھا ہے اسلیئے کہ لوگوں کو دکھاوے اور لوگوں
میں بڑا مارے اور مسلمانوں سے عداوت کرے سو یہ اپنے مالک کے حق میں وبال ہے اور وہ جو عیب ڈھانپنے
والا ہے وہ گھوڑا ہے کہ اوسکو اللہ کی راہ میں باندھا ہے (یعنے جہاد کے لیئے) اور اوسکی سواری میں اللہ کا حق
نہیں بھولتا اور نہ اوسکے گھانس چارے میں کمی کرتا ہے تو وہ اسکا عیب ڈھانپنے والا ہے اور جو ثواب کا
سامان ہے اسکا کیا کہنا وہ وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اللہ کی راہ میں اہل اسلام کی مدد اور حمایت کے لیئے کسی چراگاہ
یا باغ میں پھر اوسنے جو کھایا اس چراگاہ یا باغ سے اوسکی گنتی کے موافق نیکیاں اوسکے مالک کیلیئے لکھی
گئیں اور اوسکی لید اور پیشاب تک نیکیوں میں لکھا گیا اور جب وہ اپنی لمبی رسی توڑ کر ایک دو ٹیلے پر پڑھ
جاتا ہے تو اوسکے قدموں اور اوسکی لید کی گنتی کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب اسکا مالک کسی
ندی پر سے لیئے جاتا ہے اور وہ گھوڑا اسمیں سے پانی پی لیتا ہے۔ اگرچہ مالک کو پلانے کا ارادہ بھی نہ
تھا تب بھی اوسکے لیے اوسکے قطروں کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو اوسنے پیئے ہیں (یہ ثواب تو بے ارادہ
پانی پی لینے میں ہے۔ پھر جب پانی پلانے کے ارادہ سے لے جاوے تو کیا کچھ
ثواب نہ پاویگا) پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گدہے کا حال فرمایئے آپنے فرمایا کہ گدہوں کے
واسطے میرے اوپر کوئی حکم نہیں اوترا بجز اس آیت کے جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے فمن یعمل آخر
آیت تک یعنی جسنے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھے گا یعنے قیامت کے دن اور جسنے ذرہ برابر بدی کی
وہ بھی اوسے دیکھیگا **ف** اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اوّل یہ کہ سزا جنس گناہ سے ہے
دوسری یہ کہ جو نعمت خدا کا حق نہ ادا کیا جاوے وہ باعث وبال ہے تیسرے واجب ہونا زکوۃ کا گائے
بیل میں اور یہ روایت اوسکے وجوب کی روایتوں سب سے زیادہ صحیح ہے۔ چوتھے استدلال کیا ہے اسی
حدیث سے حنیفہ نے کہ گھوڑوں میں بھی زکوۃ واجب ہے اور مذہب انکا یہہ ہے کہ اگر سب گھوڑے نر ہوں تو
زکوۃ نہیں اور اگر نر و مادہ ملے ہوئے ہوں یا صرف مادہ ہوں تو اونمیں زکوۃ ہے اور مالک کو اختیار ہے
چاہے ہر گھوڑے کے بدلے ایک دینار دے چاہے انکی قیمت جوڑ کر چالیسواں حصہ قیمت کا ادا کرے
اور امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک گھوڑوں میں زکوۃ نہیں اگلی حدیث کے موافق کہ آپنے
فرمایا مسلمان پر اوسکے گھوڑے کی زکوۃ نہیں اور جو حق اس حدیث میں مذکور ہے اس سے اسکی خبرگیری مراد ہے
اور کسی دوست کو مانگے دینا۔ پانچویں فضیلت مجاہد کے گھوڑے کی کہ مرد عابد زاہد گوشہ نشین جاپکش سے ہزار
درجہ اسکا گھوڑا افضل ہے۔ چھٹی استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہاد روا نہیں

آپ جو حکم فرماتے تھے وحی سے فرماتے تھے اسی لیئے گدہوں کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ مجھپر کچھہ وحی نہیں ہوئی
مگر جمہور کا مذہب یہہ ہے کہ آپ کو اجتہاد جائز تھا مگر گدہوں کے بارے میں آپکا اجتہاد یہی ٹھیرا کہ ان میں
زکوۃ فرض نہ کی جاوے عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ اِلٰى اٰخِرِهٖ
غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا حَقَّهَا وَذَكَرَ فِيْهِ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا
وَّاحِدًا وَقَالَ يُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهٗ وَظَهْرُهٗ ترجمہ زید بن اسلم نے اسی اسناد سے یہی روایت بیان کی کہ
اوسمیں کچھہ لفظوں کا فرق ہو مطلب وہی ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهٗ اِلَّا اُحْمِيَ عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُجْعَلُ صَفَائِحَ
فَتُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبِيْنُهٗ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ
ثُمَّ يُرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَا اِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ
قَرْقَرٍ كَاَوْفَرِ مَا كَانَتْ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضٰتْ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ
عِبَادِهٖ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ
صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَا اِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَاَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ
بِقُرُوْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضٰى عَلَيْهِ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ
عِبَادِهٖ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ثُمَّ يُرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ
وَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ الْبَقَرَ اَمْ لَا قَالُوْا فَالْخَيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اَوْ قَالَ الْخَيْلُ
مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا قَالَ سُهَيْلٌ اَنَا اَشُكُّ الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ
سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ اَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيُعِدُّهَا لَهٗ فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا
فِيْ بُطُوْنِهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرًا وَلَوْ رَعَاهَا فِيْ مَرْجٍ مَا اَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا اَجْرًا
وَلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِيْ بُطُوْنِهَا اَجْرٌ حَتّٰى ذَكَرَ الْاَجْرَ فِيْ اَبْوَالِهَا وَ
اَرْوَاثِهَا وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوْهَا اَجْرٌ وَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ
يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسٰى حَقَّ ظُهُوْرِهَا وَبُطُوْنِهَا فِيْ عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا وَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ
فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا اَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَذَاكَ الَّذِيْ هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ قَالُوْا فَالْحُمُرُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کوئی صاحب کنز (یعنے خزانہ) والا ایسا نہیں ہے جو زکوۃ نہ دیتا ہو مگر گرم کیا جاویگا وہ خزانہ اسکا جہنم کی آگ میں

اور اوسکے تختے بنائے جاوینگے پھر داغے جاوینگی اس سے دونو کروٹیں اور ماتھا اوسکا جبتک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے اپنے بندوں کا اتنے بڑے دن میں جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پھر اوسکی راہ نکلے جنت کو جانے کی یا دوزخ کو اور جو اونٹ والا ایسا ہو کہ انکی زکوۃ نہ دیتا ہو وہ لٹایا جاویگا ایک پٹپر زمین برابر میں اور وہ اونٹ آوینگے نہایت فربہ ہو کر جیسے دنیا میں بہت فربہی کے وقت تھے اور وہ اسکو روندینگے اور جب انمیں کا پچھلا اوسپر نکل جاویگا اگلا پھر لوٹ آویگا یہی صحیح ہے اور اوپر کی روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب ان میں کا پہلا روندتا چلا جاویگا پچھلا آجاویگا یہ راوی کی غلطی ہے اسلیئے کہ اسمیں معنے صحیح نہیں ہوتے (نووی) یہانتک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے اپنے بندوں کا اتنے بڑے دن میں جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پھر اوسکی راہ نکلے جنت میں جانے کی یا دوزخ میں اور جو بکری والا ان کی زکوۃ نہیں دیتا وہ لٹایا جاویگا ایک پٹپر برابر زمین میں اور وہ آوینگی بہت موٹی ہو کر جیسے دنیا میں تھیں اور اسکو روندینگی اپنے کھروں سے اور کونچے گی اپنے سینگوں سے کہ ان میں کوئی سینگ موڑی ہوئی اور بے سینگ ٹوٹی نہ ہوگی جب اوسپر سے پچھلی گذر جاوے گی اگلی پھر آجاویگی یہی عذاب ہوتا رہیگا جبتک اللہ فیصلہ کرے اپنے بندوں کا ایسے دن میں جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے تمہاری گنتی کے حساب سے پھر اسکی راہ نکالی جاویگی جنت کیطرف یا دوزخ کیطرف سہیل نے کہا اور میں نہیں جانتا کہ بیل کا... بھی ذکر آپ نے کیا یا نہیں پھر عرض کی اور گھوڑے اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں بہتری یا فرمایا گھوڑے کی پیشانی میں بہتری بندہی ہوئی ہے۔ سہیل نے کہا مجھے اوسمیں شک ہے کہ آپنے فرمایا انمیں بہتری ہے قیامت کے دن تک (یعنی جہاد کا بڑا سامان گھوڑا ہے اور بہتری دین دنیا کی جہاد میں ہے) پھر فرمایا گھوڑے تین قسم میں ایک تو آدمی کے لیئے ثواب ہے دوسرا پردہ ہے (اسکے عیبوں کا) تیسرا وبال وعذاب ہے سو جو ثواب ہے وہ اس شخص کا جسنے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ میں اور طیار رکھا اوسی کیواسطے (یعنے جہاد کو) سو وہ تو جو غائب کرتا ہے اپنے پیٹ میں اللہ اوسکے مالک کے لیئے ثواب لکھتا ہے (یعنے اسکا دانا چارہ سب موجب ثواب ہے) اور اگر اوسکو کسی چراگاہ میں چرایا تو جو کچھہ اوسنے کھایا اللہ نے اوسے ثواب میں لکھا یا جس نہر سے اسنے پانی پلایا اوسکے ہر قطرہ پر جو اوسنے پیٹ میں اوٹھایا ایک ثواب ہے یہانتک کہ اوسکے پیشاب اور لید میں ثواب کا ذکر فرمایا اور اگر ایک دو ٹیلے پر کود گیا تو ہر قدم پر جو اوسنے دھرا ایک ثواب لکھا گیا۔ اور جو مالک کا پردہ ہے وہ اسکا گھوڑا ہے جسنے احسان کرنے کو اور اپنی خوبی کے لیئے باندھا اور اسکی سواری کا حق نہ بھولا (یعنے دوستوں کو مانگے دیا کبھی غربا کو چڑھا لیا) اور نہ اوسکے پیٹ کا (یعنے دانے چارے مصالح کی خبر رکھے اوسکی تکلیف اور آرام میں) اور جو وبال وعذاب ہے وہ اسکا گھوڑا ہے جس سے اترانے اور سرکشی اور شرارت کرنے اور لوگوں کو دکھانے کے لیئے باندھا۔ سو وہ اوسپر وبال ہے پھر عرض کی کہ گدھے کا حال فرمایئے اے

رسول اللہ کے فرمایا اللہ نے مجہپر اوسکے لیے کوئی حکم نہیں اوتارا مگر یہ آیت جامع بے مثل فَمَنْ يَّعْمَلْ الاية عَنْ
سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلَ عَقْصَاءُ عَضْبَاءُ وَقَالَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَظَهْرُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ جَبِيْنَهُ
ترجمہ سہیل سے تیسری سند سے یہی روایت آئی اور اوسمیں عضباء کا لفظ ہے اور پیشانی کے داغ کا ذکر نہیں۔
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا لَمْ يُؤَدِّ الْمَرْءُ حَقَّ اللّٰهِ اَوِ الصَّدَقَةَ فِيْ
اِبِلِهٖ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ ترجمہ ابی ہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی جو سہیل نے
اپنے باپ سے اوپر روایت کی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ
وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَاَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا اِلَّا
جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ
مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيْهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهِ حَقَّهُ اِلَّا جَاءَ
كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَاِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيْهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِيْ خَبَاْتَهُ فَاَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَاِذَا
رَاٰى اَنْ لَّا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِيْ فِيْهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ
يَقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ ثُمَّ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدٍ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ
عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْاِبِلِ قَالَ حَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا
وَاِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيْحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ترجمہ جابر نے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ جو اونٹ والا حق نہ ادا کرے وہ قیامت کے دن آویگا اور وہ اونٹ بھی بہت سی بہت ہوکر آوینگے
اور مالک انکا ایک پٹپر زمین پر بٹھایا جاویگا اور وہ اوسپر اپنے پیروں اور کھروں سے کودینگے اور جو گائے والا
انکا حق نہ ادا کرے گا وہ قیامت کے دن آوینگے بہت سی بہت اور اسکو بٹھا کر ایک پٹپر زمین میں اپنے سینگوں
سے کونچینگے اور پیروں سے روندینگے اور جو بکری والا اسکا حق ادا نہیں کرتا وہ بھی قیامت کے دن بہت
سے بہت ہوکر آوینگی اور اسکو ایک پٹپر زمین میں بٹھا کر اپنے سینگوں سے کونچے گی اور اپنے کھروں سے روندیگی
اور انمیں بے سینگ کی کوئی نہ ہوگی اور نہ کوئی سینگ ٹوٹی اور جو خزانہ والا ایسا ہے کہ اسکا حق ادا نہیں کرتا
وہ قیامت کے دن آویگا۔ ایک گنجا اژدہا بنکر (یعنے جسکی زہر کی تیزی سے اوسکے خود بال جہڑ جاتے ہیں اور اپنی
دم پر اتنا کھڑا ہو جاتا ہے کہ سوار کے سر تک اوسکا منہ پہنچ جاتا ہے) اور اسکے پیچھے لگیگا موُنھ کھول کر جب
اوسکے پاس آویگا تو مالک اوس سے بھاگیگا اور وہ پکاریگا کہ لے اپنا خزانہ جو تونے چھپا رکھا تھا کہ مجھے اُسکی
حاجت نہیں ہو (شاید یہ خدا اللہ کیطرف سے ہوگی) پہر جب وہ دیکھیگا کہ یہ مجھے نہیں چہوڑتا تو اوسکے منہ میں ہاتھ

ڈالدیگا اور وہ اُسے ایسا چبائیگا جیسے اونٹ چباتا ہے ابو الزبیر نے کہا ہمنے سنا عبید بن عمیر سے کہ وہ یہی بات کہتے تھے پھر ہمنے جابر سے پوچھا تو وہ بھی بولے مثل عبید بن عمیر کی اور ابو الزبیر نے کہا سنا ہمنے عبید بن عمیر سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اونٹ کا حق کیا ہے فرمایا اسکو پانی پر دودہ لینا (کہ اسمیں جانوروں کو آرام ہوتا ہے اور فقیروں کو کچھ دودہ مل جاتا ہے) اور اسکا ڈول مانگے کو دینا (یعنے پانی پلانے کا) اور اسکے نر کو نطفہ لینے کے لیئے مانگے دینا اور اسکو اللہ کی راہ میں سواری میں دینا (یعنے جہاد میں) **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا یؤدی حقہا الا اقعد لہا یوم القیمۃ بقاع قرقر تطؤہ ذات الظلف بظلفہا وتنطحہ ذات القرن بقرنہا لیس فیہا یومئذ جماء ولا مکسورۃ القرن قلنا یا رسول اللہ وما حقہا قال اطراق فحلہا واعارۃ دلوہا ومنیحتہا وحلبہا علی الماء وحمل علیہا فی سبیل اللہ ولا من صاحب مال لا یؤدی زکوتہ الا تحول یوم القیمۃ شجاعا اقرع یتبع صاحبہ حیث ما ذہب وہو یفر منہ یقال ہذا مالک الذی کنت تبخل بہ فاذا رای انہ لابد لہ منہ ادخل یدہ فی فیہ فجعل یقضمہا کما یقضم الفحل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ والا اور گاے والا اور بکری والا اوسکی زکوۃ نہیں دیتا وہ قیامت کے دن بٹھایا جاویگا ایک ٹپپر زمین پر اور کھروں والا جانور اسکو اپنے کھروں سے روندیگا اور سینگوں والا اپنے سینگوں سے کونچیگا اوسدن کوئی جانور بے سینگ کا نہ ہوگا نہ کوئی سینگ ٹوٹا ہمنے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا ہے حق انکا آپنے فرمایا اسکے نر کو نطفہ کے لیئے دینا اور اوسکی ڈول کو مانگے دینا اور اسکو دودہ پینے کے لیئے مانگے دینا۔ اور پانی جب لاویں اسکو دودہ لینا۔ (اونٹوں کو چوتھے پانچویں دن پانی پلانے کو لاتے ہیں اور وہاں فقرا جمع ہوتے ہیں پھر وہاں دوہنے میں بھی جانوروں کو آرام ہوتا ہے فقرا کو بھی دودہ مل جاتا ہے) اور اللہ کی راہ میں انکو سواری اور بوجھہ لادنے کو دینا اور جو صاحب مال اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا وہ مال اسکا قیامت کے دن ایک اژدہا گنجا بنجاویگا اور اپنے مالک کے پیچھے دوڑیگا جدہر وہ بھاگیگا اور وہ اوس سے بھاگے گا پھر کہا جاویگا کہ یہ وہی مال ہے جسمیں تو بخیلی کرتا تھا۔ (یعنے زکوۃ نہ دیتا تھا صدقہ فطر ادا نہ کرتا تھا) پھر جب وہ دیکھیگا کہ یہ میرا پیچھا نہ چھوڑیگا تو اوسکے مونھ میں ہاتھ ڈال دیگا اور وہ اژدہا اسکا ہاتھ ایسا چبا ڈالیگا جیسے اونٹ چباتا ہے۔

باب ارضاء السعاۃ زکوۃ کے تحصیلداروں کے راضی کرنے کا بیان

عن جریر بن عبد اللہ قال جاء ناس من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان اناسا من المصدقین یاتوننا فیظلموننا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضوا مصدقیکم قال جریر ما صدر عنی مصدق منذ سمعت

هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَهُوَ عَنِّيْ رَاضٍ ترجمہ جریر نے کہا چند لوگ گاؤں کے آئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کی بعضے تحصیلدار ہمارے پاس آتے ہیں اور وہ ہمپر زیادتی کرتے ہیں
(یعنے جانور اچھے سے اچھا لیتے ہیں حالانکہ متوسط لینا چاہیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم
راضی کر دیا کرو اپنے تحصیلداروں کو (یعنی اگرچہ وہ تمپر زیادتی بھی کریں۔) جریر نے کہا جب سے میں نے یہہ سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی تحصیلدار میرے پاس سے نہیں گیا مگر خوش ہوکر **ف** یعنے اُن سے نرمی سے
بات کرو تکرار نہ کرو جو حق زکوٰۃ ہے اوسکو بخوشی ادا کرو اور اوس سے زیادتی سے ..... تحصیلداروں کی
وہ زیادتی مراد ہے جس سے فاسق نہو ورنہ درصورت فسق کے وہ قابل عزل ہے اور اس صورت میں
حد شرعی سے زیادہ اوسکو دینا روا نہیں عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا **بَابُ** تَغْلِيْظِ عُقُوْبَةِ مَنْ لَّا يُؤَدِّي الزَّكٰوةَ زکوٰۃ نہ دینے کی سختی عذاب کی عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ
انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ
الْكَعْبَةِ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ فَلَمْ اَتَقَارَّ اَنْ قُمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ هُمْ
قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَ
عَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَاُهٗ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰهَا عَادَتْ عَلَيْهِ
اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ ترجمہ ابوذر نے کہا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور آپ کعبہ کے سایہ
میں بیٹھے ہوئے تھے جب مجھکو دیکھا فرمایا وہی نقصان والے ہیں رب کعبہ کی قسم تب میں آپ کے پاس آیا اور بیٹھ گیا
اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کون ہیں آپ نے فرمایا
وہ بہت مال والے ہیں مگر جسنے خرچ کیا ادہر اور اُدہر اور جدہر مناسب ہوا اور دیا آگے سے اور پیچھے سے
اور داہنے سے اور بائیں سے اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں (یعنے جہاں دین کی تائید اور خدا رسول کی مرضی دیکھی
وہاں بے تکلف خرچ کیا) اور جو اونٹ والا گائے والا بکری والا اونکی زکوٰۃ نہیں دیتا قیامت کے دن آوینگے
وہ جانور اون سب دنوں سے موٹے ہوکر اور جیسے بڑے دنیا میں تھے اور اپنے سینگ سے اسکو بھینکینگے
اور اپنے کھروں سے اسکو روندینگے جب پچھلا ان کا گذر جاویگا اگلا پھر اوسپر آجاویگا یہی عذاب ہوتا رہیگا
جبتک فیصلہ ہو بندوں کا۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ
فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا عَلَى الْاَرْضِ رَجُلٌ يَمُوْتُ
فَيَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا اَوْ غَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا ترجمہ ابوذر سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمیں

اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ میں ہے کہ جو زمین پر مر جاوے اور اونٹ اور گاے اور بکری چھوڑ جاوے اور اوسکی زکوٰۃ نہ دیوے آگے وہی حدیث بیان کی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ اُحُدًا ذَهَبًا تَاْتِیْ عَلَیَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ عَلَیَّ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ آرزو نہیں کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لئے سونا ہو جاوے اور تین دن سے زیادہ میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہے.... مگر وہ دینار کہ میں اپنے کسی قرضخواہ کے دینے کو اوٹھا رکھوں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرَّةِ الْمَدِیْنَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ اِلٰی اُحُدٍ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا ذَاكَ عِنْدِیْ ذَهَبًا اُمْسِیْ ثَالِثَةً وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِیْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰکَذَا حَثَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَهٰکَذَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَهٰکَذَا عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ مَشَیْنَا فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا مِثْلَ مَا صَنَعَ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی قَالَ ثُمَّ مَشَیْنَا قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ کَمَا اَنْتَ حَتّٰی اٰتِیَكَ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰی تَوَارٰی عَنِّیْ قَالَ سَمِعْتُ لَغَطًا وَسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَ لَهٗ قَالَ فَهَمَمْتُ اَنْ اَتْبَعَهٗ قَالَ ثُمَّ ذَکَرْتُ قَوْلَهٗ لَا تَبْرَحْ حَتّٰی اٰتِیَكَ قَالَ فَانْتَظَرْتُهٗ فَلَمَّا جَاءَ ذَکَرْتُ لَهُ الَّذِیْ سَمِعْتُ فَقَالَ ذَاكَ جِبْرِیْلُ اَتَانِیْ فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ ترجمہ ابی ذر نے کہا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا مدینہ کی کنکریلی زمین میں بعد دوپہر کے اور ہم احد کو دیکھ رہے تھے تب مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر میں نے عرض کی حاضر ہوں اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ یہہ احد میرے پاس سونا ہو کر تین دن بھی آگے سے ایک دینار میرے پاس بچے مگر وہ دینار کہ میں کسی قرض کے سبب سے اُٹھا رکھوں اور اگر یہہ سونا ہو جاوے تو میں اللہ کے بندوں میں یوں بانٹوں اور آپ نے اپنے آگے ایک لپ بھر کر اشارہ کیا اور اسیطرح داہنے اور بائیں اشارہ کیا۔ ابوذر نے کہا۔ پھر ہم چلے اور آپ نے فرمایا اے ابوذر اور میں نے عرض کی حاضر ہوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا۔ بہت مال والے وہی ثواب کم پانے والے ہیں۔ قیامت کے دن یعنے زہد کے درجات عالیہ سے محروم

رہنے والے گر جسنے خرچ کیا اور ادہر ادہر اور جدہر مناسب ہوا آپ نے پھر ویساہی اشارہ کیا جیسے پہلے کیا تھا پھر
ہم چلے اور آپنے فرمایا اے ابوذر تم یونہی رہنا جیسے اب ہو (یعنی یہاں سے کہیں جانا نہیں) جبتک میں نہ آؤں اور
پھر آپ چلے گئے یہانتک کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے پھر مینے کچھ گنگناہٹ اور آواز سنی اور دل
میں کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دشمن ملا ہو اور مینے ارادہ کیا کہ آپ کے پیچھے جاؤں اتنے
میں یاد آیا کہ آپنے فرمایا تھا یہیں رہنا جبتک میں نہ آؤں تمہارے پاس غرض میں آپکا منتظر رہا پھر آپ
جب تشریف لائے تو مینے اس آواز کا جو سنی تھی آپ سے ذکر کیا آپنے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے ان کے اوپر سلامتی
ہو اور وہ میرے پاس آئے اور انہوں نے فرمایا کہ جو مرے آپ کی امت سے اور شریک نہ کیا ہو اوسنے اللہ
کا کسی چیز کو (یعنے پنجہ شدہ جھنڈے نیزے گور وچلہ نبی ولی بھوت پری کو) وہ جنت میں جاویگا. (یعنے بعد
سزا پانے اپنے گناہوں کے یا بخشے جانے کے بسبب رحمت کاملہ ارحم الراحمین کے یا بشفاعت انبیا و اولیا کے)
مینے کہا اگرچہ اوسنے زنا کی ہو اور چوری کی ہو جبرئیل نے کہا اگرچہ اوسنے زنا اور چوری بھی کی ہو **ف**
اس حدیث میں ترغیب ہے صدقہ پر تمام امور خیر میں اور اشارہ ہے اسطرف کہ کوئی امر خیر میں مال کو نہ روکے
بلکہ جو بات ترقی ایمان و اسلام اور رفاہ عام کی ہو سب میں بدل خوشی مال کو خرچ کرے یہی شکریہ ہے بہت
مال ہونے کا نہ یہ کہ اپنی ہوائے نفسانی اور تقاضائے شیطانی میں اسراف بیجا کرے اور اس روایت
سے اور جو روایتیں گذریں اون سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر ضرورت کے تاکید کلام کے لیئے بھی کھانا درست ہے
اور احادیث صحیحہ میں ایسی قسمیں بہت آئی ہیں اور اہل سنت کا ایک بہت بڑا مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہوا
جسکا معتزلہ نے انکار کیا ہے اور وہ یہہ ہے کہ اصحاب کبائر یعنے جو لوگ کبیرہ گناہوں میں آلودہ ہوتے
ہیں اور توحید پر مرے ہیں وہ دوزخ سے نکلینگے اور جنت میں جاوینگے اگرچہ ایک مدت اپنے گناہوں
کی سزا پانے کو دوزخ میں مقیم و معذب ہیں اور خوارج نے بھی اسکا انکار کیا ہے اور زنا اور چوری معلوم ہوا
کہ تمام کبائر میں زیادہ بیحیائی کی بات ہے **عن** ابی ذر قال خرجت لیلة من اللیالی فاذا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یمشی وحدہ لیس معہ انسان قال فظننت انہ یکرہ ان یمشی معہ احد قال
فجعلت امشی فی ظل القمر فالتفت فرانی فقال من ھذا فقلت ابو ذر جعلنی اللہ فداک قال یا اباذر
تعالہ قال فمشیت معہ ساعة فقال ان المکثرین ھم المقلون یوم القیمة الا من اعطاہ اللہ
خیرا فنفح فیہ یمینہ وشمالہ وبین یدیہ وورآءہ وعمل فیہ خیرا قال فمشیت معہ ساعة فقال
اجلس ھھنا قال فاجلسنی فی قاع حولہ حجارة فقال لی اجلس ھھنا حتی ارجع الیک قال فانطلق فی الحرة
حتی لا اراہ فلبث عنی فاطال اللبث ثم انی سمعتہ وھو مقبل وھو یقول وان سرق وان زنی قال

فلما جاء لم اصبر فقلت يا نبي الله جعلني الله فداك من تكلم في جانب الحرة ما سمعت احدا يرجع
اليك شيئا قال ذاك جبريل عليه السلام عرض لي في جانب الحرة فقال بشر امتك انه من مات
لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة فقلت يا جبريل وان سرق وان زنى قال نعم قال قلت وان سرق وان زنى قال نعم قال قلت وان سرق وان زنى قال نعم وان

ترجمہ ابو ذر نے کہا میں نکلا ایک رات اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے چلے جاتے ہیں کوئی آپ کے
ساتھ نہیں ہے تو میں سمجھا کہ آپ کو منظور ہے کہ کوئی ساتھ نہ آوے (ورنہ صحابہ کب آپکو اکیلا چھوڑتے) تو میں
یہ سمجھکر چاندنی کے سایہ میں چلنے لگا (تاکہ حضرت انکو نہ دیکھیں) تو آپ نے میری طرف مڑکر دیکھا اور فرمایا یہ کون
ہے میں نے عرض کی ابو ذر اللہ مجھکو آپ پر فدا کرے آپنے فرمایا ابو ذر آ پھر آپ کی ساتھ میں چلا تھوڑی دیر
اور آپ نے فرمایا جو لوگ دنیا میں بہت مال والے ہیں وہ کم درجہ والے ہیں قیامت کے دن مگر جسے اللہ تعالے
مال دیوے اور وہ پھونک پر اوڑاوے داہنے اور بائیں اور آگے اور پیچھے اور کرے اس مال سے بہت
خوبیاں پھر انہوں نے کہا میں آپ کے ساتھ تھوڑی دیر چلتا رہا پھر آپنے فرمایا یہاں بیٹھے رہو اور مجھے ایک
صاف زمین میں بٹھا دیا کہ گرد اوسکے کالے پتھر تھے اور مجھسے فرمایا تم یہیں بیٹھے رہو جبتک میں لوٹ کر
آؤں اور آپ چلے گئے اون پتھروں میں یہانتک کہ میں آپ کو نہ دیکھتا تھا اور وہاں بہت دیر تک
ٹھیرے رہے پھر میں نے سنا کہ آپ کہتے آتے تھے کہ اگر چوری کرے اور زنا کرے پھر آئے تو مجھ سے صبر
نہ ہو سکا اور میں نے کہا اے نبی اللہ کے اللہ تعالے مجھے آپ پر فدا کرے (سبحان اللہ یہ کمال عشق اور محبت کا فقرہ
ہے کہ صحابہ کے زبان زد رہتا تھا رضی اللہ عنہم) کون تھا اون کالے پتھروں میں میں نے تو کسی کو نہ دیکھا
جو آپ کو جواب دیتا آپ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے کہ وہ میرے آگے آئے ان پتھروں میں اور
فرمایا بشارت دو اپنی امت کو کہ جو مرا اور اوسنے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا داخل ہوگا وہ جنت میں
میں نے کہا اے جبرئیل اگرچہ وہ چوری کرے اور زنا کرے انہوں نے کہا ہاں میں نے پھر دوبارہ کہا اگرچہ وہ چوری
کرے یا زنا کرے انہوں نے کہا ہاں میں نے پھر تیسری بار کہا اگرچہ وہ چوری اور زنا کرے انہوں نے کہا
ہاں اگرچہ وہ شراب بھی پئے **ف** نووی نے کہا کہ اس سے شراب کی سخت مذمت معلوم ہوئی
کہ گویا ذہن میں جبرئیل کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ بہت بڑا گناہ تھا اور چوری اور زنا سے بڑھکر
تھا۔ جب اسکو ذکر کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تعجب دور کرنے کو **عن الاحنف** بن قيس قال

قدمت المدينة فبينا انا في حلقة فيها ملأ من قريش اذ جاء رجل اخشن الثياب اخشن الجسد
اخشن الوجه فقام عليهم فقال بشر الكانزين برضف يحمى عليه في نار جهنم فيوضع على حلمة ثدي
احدهم حتى يخرج من نغض كتفيه ويوضع على نغض كتفيه حتى يخرج من حلمة ثدييه يتزلزل قال فوضع القوم رؤسهم

فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَاَدْبَرَ وَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ
اِلَّا كَرِهُوْا مَا قُلْتَ لَهُمْ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُوْنَ
شَيْئًا اِنَّ خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِيْ فَاَجَبْتُهٗ فَقَالَ اَتَرٰى اُحُدًا فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ
مِنَ الشَّمْسِ وَاَنَا اَظُنُّ اَنَّهٗ يَبْعَثُنِيْ فِيْ حَاجَةٍ لَهٗ فَقُلْتُ اَرَاهُ قَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ مِثْلَهٗ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ
كُلَّهٗ اِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعُوْنَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلِاِخْوَتِكَ مِنْ
قُرَيْشٍ لَا تَعْتَرِيْهِمْ وَتُصِيْبُ مِنْهُمْ قَالَ لَا وَرَبِّكَ لَا اَسْاَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا وَلَا اَسْتَفْتِيْهِمْ عَنْ دِيْنٍ حَتّٰى
اَلْحَقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ترجمہ احنف نے کہا میں مدینہ میں آیا اور ایک حلقہ میں بیٹھا تھا کہ اوسمیں قریش کے سردار تھے
کہ ایک شخص آیا موٹے کپڑے پہنے ہوئے سخت جسم والا اور سخت چہرہ والا اور ان کے پاس کھڑا ہوا اور کہا
کہ خوشخبری دے مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی جو جہنم کی آگ میں تپایا جاویگا اور اوسکی چھاتی
کی نوک پر رکھا جاویگا یہانتک کہ شانے کی ہڈی سے پھوٹ نکلیگا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جاویگا تو چھاتیوں
کی نوک سے پھوٹ نکلیگا وہ پتھر ایسا ہی ہلتا ہوا آرپار ہوتا رہے گا کہا راوی نے پھر جھکا لیے لوگوں نے اپنے
سر اور مینے اونمیں سے کسیکو نہ دیکھا کہ انکو کچھ جواب دیتا اور پھر وہ پھرے اور میں اُن کے پیچھے ہوا (کیونکہ
ہنوں یہ طالب حدیث ہیں) یہانتک کہ ایک کھنبے کے پاس بیٹھ گئے اور مینے کہاکہ میں تو یہی خیال کرتا ہوں
کہ آپنے جو کچھ کہا انکو بہت بُرا لگا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کچھ عقل نہیں رکھتے (یعنے دین کی) اور میرے دوست
ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بلایا اور میں گیا اور فرمایا کہ تم کوہ احد کو دیکھتے ہو مینے اپنے اوپر کی دھوپ
کو خیال کیا اور یہ سمجھا کہ شاید آپ مجھے کسی اپنے کام کو وہاں بھیجا چاہتے ہیں اور مینے عرض کی کہ ہاں دیکھتا
ہوں آپنے فرمایا کہ میں یہہ نہیں چاہتا کہ اس پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اگر ہو بھی تو میں خرچ کر دوں مگر تین دینار
(یعنے جنکا اوپر ذکر ہوا کہ قرض کے لیے رکھوں) پر یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے پھر مینے انسے
کہاکہ تمہارا اپنے بھائیوں قریش کے ساتھ کیا حال ہے کہ تم اُن کے پاس کسی حاجت کے لیے نہیں جاتے اور
نہ اون سے کچھ لیتے ہو انہوں نے کہا مجھے قسم ہے تمہارے رب کی کہ نہ میں اُن سے دنیا مانگوں گا نہ دین
میں کچھ پوچھوں گا (اسلیئے کہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں) یہانتک کہ ملوں گا میں اللہ سے اور اسکے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** اس حدیث میں تعلیم ہے زہد اور بے رغبتی کی دنیا سے اور تہدید اور تنبیہ ہے
مانعانِ زکوۃ کو اور جمہور کے نزدیک کنز جسکی برائی قرآن میں اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ میں آئی ہے
اور اسیطرح احادیث میں وہ ہے جس مال کی زکوۃ نہ دیجاوے اور جب زکوۃ دیدے پھر وہ کنز نہ رہا خواہ وہ زیادہ
ہو یا کم اور حضرت ابوذر میر الزاہدین کا مذہب یہہ تھا کہ جو اپنی حاجت ضروری سے زیادہ آدمی رکھ چھوڑے

وہ سب کنز ہے غرض اُن کا مذہب مشہور وہی ہے مگر صحیح وہی ہے جو جمہور کا مذہب مذکور ہوا عَنِ الْاَحْنَفِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ اَبُوْ ذَرٍّ وَهُوَ يَقُوْلُ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَقَعَدَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا اَبُوْ ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ قُبَيْلُ قَالَ مَا قُلْتُ اِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْيَوْمَ مَعُوْنَةً فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِيْنِكَ فَدَعْهُ ترجمہ احنف بن قیس نے کہا میں چند لوگوں میں قریش کے بیٹھا ہوا تھا اور ابوذر آئے اور فرمانے لگے بشارت دو کنز جمع کرنے والوں کو ایسے داغ سے جو اون کے پیٹ پر لگائے جاویں گے اور ان کے کروٹوں سے نکل جاوینگے اور ان کی گدیوں میں لگائے جاوینگے تو اونکی پیشانیوں سے نکل آوینگے پہر وہ کنارے ہوگئے اور مینے لوگوں سے پوچھا کہ یہہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ ابوذر ہیں اور میں ان کیطرف کھڑا ہوا اور مینے کہا یہ کیا تھا جو مینے سنا کہ ابھی آپ کہہ رہے تھے اونہوں نے کہا میں وہ ہی کہہ رہا تھا جو سنا مینے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر مینے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس عطا میں یعنے جو مال غنیمت سے امرا مسلمانوں کو دیا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تم اسکو لیتے رہو کہ اسمیں مدد خرچ ہے پہر جب یہہ تمہارے دین کی قیمت ہوجائے تب چھوڑ دینا یعنے دینے والے تم سے مداہنت فی الدین چاہیں نہ لینا

بَابُ الْحَثِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبْشِيْرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ باب سخاوت کی فضیلت میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالے نے فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے خرچ کر کہ میں بہی تیرے اوپر خرچ کروں اور اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کا ہاتھ بہرا ہوا ہے رات دن کے خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہاتھ ایک چیز ہے بلا کیف کہ اللہ پاک کے لیئے ثابت ہے اور اسی سے خرچ فرماتا ہے اور پکڑتا ہے اور تولتا ہے اور دونوں ہاتھ اسکے قرآن سے ثابت ہیں کہ فرمایا لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور فرماتا ہے بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ اور ان آیتوں سے اور بہت سی حدیثوں سے جنمیں دونوں ہاتھ کا ذکر ہے بخوبی ثابت ہوا کہ یہ صفت قدرت کی مغائر ہے ورنہ قدرت کا تثنیہ محال ہے پس تاویل اُن کی قدرت سے باطل ہے اور یہ قول ہے جہمیہ اور معتزلہ کا چنانچہ تصریح کی اسکی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصیت نامہ میں جو فقہ اکبر مشہور ہے۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِيْ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَلْأَیٰ لَا یَغِیْضُہَا سَحَّاءُ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ اَرَأَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَمِیْنِہٖ قَالَ وَعَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ وَبِیَدِہِ الْاُخْرٰی الْقَبْضُ یَرْفَعُ وَیَخْفِضُ۔ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالٰے نے مجھ کو فرمایا کہ تم لوگوں پر خرچ کرو میں تمپر خرچ کروں اور فرمایا کہ اللہ کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے کم نہیں ہوتا رات دن کو خرچ کرنے سے بھلا غور تو کرو کہ کیا خرچ کیا ہو گا جب سے آسمان اور زمین کو بنایا تو اب تک ذرا بھی کم نہیں ہوا جو اسکے سیدھے ہاتھ میں ہے اور عرش اسکا پانی پر ہے اور اوسکے دوسرے ہاتھ میں موت ہے اور جسکو چاہتا ہے بلند کرتا ہے جسکو چاہتا ہے پست کرتا ہے۔ **ف** اس حدیث میں تصریح ہے کہ اول اللہ تعالی شانہ کے دو ہاتھ ہیں اور تاویل کی قدرت سے باطل ہے اور صحابہ اور تابعین اور تمام اسلاف صالحین اسپر بغیر تاویل ایمان لاتے رہے اور محالات سے ہے یہ امر کہ تاویل ضرور ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم ہم سے نہ بیان فرماتے یہانتک کہ گزار دنیا سے تشریف لے جاتے اور اصول میں ثابت ہو چکا ہے کہ تاخیر بیان کی اسکے وقت سے جائز نہیں اور یہ بھی محال ہے کہ صحابہ کے کان میں لفظ ید کا جسکی اردو ہاتھ ہے پڑتا اور ان کے عقیدوں کے خلاف ہوتا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم سے اسکی مراد کو جو حقیقت میں اس لفظ سے مبائنت رکھتی ہوتی دریافت نہ کرتے اور سلف صالحین صحابہ سے نہ پوچھتے پس معلوم ہوا یہ تاویل باطل ہے اور بہ تقلید فلاسفہ مسلمانوں میں پھیلی ہے۔ پس مومن کامل کو ضرور ہے کہ ان سب صفات پر جیسے کتاب و سنت میں وارد ہوئے ہیں ایمان رکھے اور کیفیت اسکی خدا کے سپرد کرے یہی طریقہ ہے اسلاف صالحین کا صحابہ و تابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اس روایت میں جو لفظ قبض وارد ہوا ہے یہ دو طرح مروی ہوا ایک قاف اور بے کے ساتھ اور یہی مشہور روایت ہے اور معنے اسکے موت کے ہیں جیسے ترجمہ میں مذکور ہوئے۔ دوسری خا اور یے کے ساتھ اسکے معنے احسان اور عطا اور رزق واسع کے ہیں اور بلندی اور پستی سے مراد کشادگی اور تنگی رزق ہے **بَابُ** فَضْلِ النَّفَقَۃِ عَلَی الْعِیَالِ وَالْمَمْلُوْکِ وَاِثْمِ مَنْ ضَیَّعَہُمْ اَوْ حَبَسَ نَفَقَتَہُمْ عَنْہُمْ باب اہل و عیال کو خرچ کے بیان میں **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُہُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی عِیَالِہٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہُ الرَّجُلُ عَلٰی دَابَّتِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَۃَ وَبَدَأَ بِالْعِیَالِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قِلَابَۃَ وَاَیُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ یُنْفِقُ عَلٰی عِیَالٍ صِغَارٍ یُعِفُّہُمْ اَوْ یَنْفَعُہُمُ اللّٰہُ بِہٖ وَیُغْنِیْہِمْ **ترجمہ** ثوبان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اشرفی جسکو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جسے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اسلیے کہ

بعضے انہیں سے ایسے ہیں کہ اونکا نفقہ فرض ہے جیسے بیوی صغیر اولاد) اور اسیطرح وہ اشرفی جسکو
اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ میں (یعنے جہاد میں) اور وہ اشرفی جسکو خرچ کرتا ہے اپنے رفیقوں
پر اللہ کی راہ میں اور ابو قلابہ نے کہا شروع کیا عیال سے پھر کہا ابو قلابہ نے کہ اوس سے بڑھ کر کیا
ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے یا نفع دیوے انکو اللہ پاک اوسکے سبب سے اور بے پروا
کردے انکو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آدمی کو نفقات واجبہ میں خرچ کرنا ضرور ہے پھر نفقات
مستحبہ میں جب واجبات سے فاضل ہو۔ **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دینار انفقتہ فی رقبۃ و دینار تصدقت بہ علی مسکین و دینار انفقتہ علی اھلک اعظمھا
اجرا الذی انفقتہ علی اھلک **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اشرفی
تمنے اللہ کی راہ میں دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی (یا کسی غلام کے آزاد ہونے میں دی۔) اور ایک
مسکین کو دی اور ایک اپنے گھر والوں پر خرچی تو ثواب کے رو سے بڑی وہی اشرفی ہے جو اپنے
گھر والوں پر خرچی **عن** خیثمۃ قال کنا جلوسا مع عبد اللہ بن عمرو اذ جاءہ قھرمان لہ فدخل
فقال اعطیت الرقیق قوتھم قال لا قال فانطلق فاعطھم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کفی اثما ان یحبس عمن یملک قوتہ **ترجمہ** خیثمہ نے کہا ہم عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھے تھے کہ انکا داروغہ
آیا اور انہوں نے پوچھا کہ تمنے غلاموں کو خرچ دے دیا اوسنے کہا نہیں انہوں نے کہا دیدو اسلیے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کو اتنا گناہ کافی ہے کہ جسکو خرچ دیتا ہے اوسکا خرچ روک رکھے **باب**
الابتداء فی النفقۃ بالنفس ثم اھلہ ثم القرابۃ باب پہلے اپنے ذات پر پھر اپنے گھر والوں پر پھر قرابت والوں پر
خرچ کرنے کا بیان **عن** جابر انہ قال اعتق رجل من بنی عذرۃ عبدا لہ عن دبر فبلغ ذلک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال الک مال غیرہ قال لا قال من یشتریہ منی فاشتراہ نعیم بن عبد اللہ
العدوی بثمان مائۃ درھم فجاء بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدفعھا الیہ ثم قال ابدا بنفسک
فتصدق علیھا فان فضل شیء فلاھلک فان فضل عن اھلک شیء فلذی قرابتک فان فضل عن ذی
قرابتک شیء فھکذا وھکذا یقول فبین یدیک وعن یمینک وعن شمالک **ترجمہ** جابر نے کہا ایک شخص نے
ایک غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد (یعنے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) اور اس کی خبر پہونچی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو آپنے فرمایا تیرے پاس اور مال ہے اوسکے سوا اوسنے کہا نہیں تب آپنے
فرمایا کون خریدتا ہے اسکو مجھ سے تو نعیم نے اوسکو آٹھ سو درہم کو خرید لیا اور درہم حضرت پاس لے آئے
آپ نے مالک غلام کو دیئے اور فرمایا کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو پھر اگر بچے تو اپنے گھر والوں پر پھر بچے

تو اپنے ناطے والوں پر پھر بچے تو ادہر اودہر اور اشارہ کرتے تھے آپ آگے اور داہنے اور بائیں۔ ف
نووی نے فرمایا اسحدیث میں کئی فائدے ہیں ایک تو مال خرچ کرنے کی ترتیب دوسرے جب دو خرچ
آن پڑیں تو اسمیں سے جسکی تاکید زیادہ ہو اوسکو مقدم رکھے تیسرے یہ کہ جب مال ضرورت سے
زیادہ ہو تو جمیع انواع خیر میں خرچ کرے نہ ایک نوع خاص میں چوتھی معلوم ہوا کہ بیع مدبر کی رواہے
اور مدبر وہی غلام ہے جس سے میاں کہے کہ میرے بعد تو آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا بیع
مدبر رواہے اور امام مالک اور اون کے اصحاب کا مذہب ہے کہ روا نہیں مگر جبکہ مالک پر قرض ہو اور یہ
حدیث صاف اپر حجت ہے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ مَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ
يُقَالُ لَهٗ يَعْقُوْبُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ ترجمہ جابر سے دوسری سند مذکور ہے اور اس کی
بھی وہی روایت مروی ہے اتنی بات زیادہ ہے کہ اسکا مالک کا نام ابومذکور تھا اور غلام کا یعقوب....

بَاب فَضْلِ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْاَقْرَبِيْنَ وَالزَّوْجِ وَالْاَوْلَادِ وَالْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانُوْا مُشْرِكِيْنَ

باب فضیلت میں خرچ اور صدقہ کے اقربا اور زوج اور اولاد اور ماں باپ کے اگرچہ مشرک ہوں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ
وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ
قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ
اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرَحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
حَيْثُ شِئْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ
مَا قُلْتَ فِيْهَا وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ ترجمہ انس
نے کہا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ میں بہت مالدار تھے اور بہت محبوب مال اونکا بیرحا ایک باغ
تھا مسجد نبوی کے آگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادہر میں جاتے تھے اور اسکا میٹھا پانی پیتے
تھے انس نے کہا جب یہ آیت اوتری کہ نہ پہونچوگے تم نیکی کی حد کو جب تک تم خرچ کروگے اپنی محبوب
چیزوں کو اللہ کی راہ میں تو ابوطلحہ نے کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ پاک
فرماتا ہے کہ تم نیکی کی حد کو نہ پہونچوگے جبتک اپنے محبوب مال نہ خرچو اور میرے سب مالوں میں زیادہ
محبوب بیرحا ہے اور وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور میں اللہ سے اسکے ثواب کا اور اسکے آخرت
میں جمع ہو جانے کا اللہ کے پاس امیدوار ہوں سو اسکو آپ جہاں چاہیں رکھدیں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب یہ تو بڑے نفع کا مال ہے یہ تو بڑے نفع کا مال ہے مینے سنا جو تمنے کہا اور میں
مناسب جانتا ہوں کہ تم اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دو پھر اوسکو ابوطلحہ نے اپنے عزیزوں اور چچا زاد
بھائیوں میں بانٹ دیا۔ **ف** نووی نے فرمایا اس سے کئی فائدے ہوئے اوّل یہ کہ جائز ہے یہ کہنا
کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اور مطرف بن عبداللہ شخیر کہتے تھے کہ یہ روا نہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اللہ نے فرمایا اور
مضارع کا صیغہ بولنا روا نہیں غرض یہ حدیث اونپر حجت ہے۔ دوسرے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے صدقات اور
خیرات میں اہل علم و فضل سے مشورہ لینا جیسے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا۔
اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزوں قریبوں کو دینا افضل ہے بہ نسبت غیروں کے جب عزیز محتاج ہوں اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ جب قرابت قریبہ کے لوگ نہ ہوں تو قرابت بعیدہ والوں کو دے اسلیئے کہ ابوطلحہ نے وہ
باغ ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو تقسیم کیا اور وہ ان کے ساتویں دادا میں جا کر ملتے ہیں چنانچہ آگے
آتا ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ
اَرٰى رَبَّنَا يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا فَاُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِيْ بَيْرَحَاءَ لِلّٰهِ قَالَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِيْ قَرَابَتِكَ قَالَ فَجَعَلَهَا فِيْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَيِّ بْنِ
كَعْبٍ ترجمہ انس نے کہا جب آیہ مذکور آتری ابوطلحہ نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا پالنے والا رزق دینے
والا ہمارے مال طلب فرماتا ہے (اور ہمکو نہایت فخر کی جگہ ہے کہ شہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ دینے
والا غلام سے کوئی شے طلب فرماوے نہ ہے وزہے قسمت) سو میں گواہ کرتا ہوں آپ کو اے رسول اللہ کے
کہ میں نے اپنی زمین جسکا نام بیرحاء ہے اللہ کی نذر کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے قرابت
والوں کو دے دو سو انہوں نے حسان اور ابی بن کعب کو بانٹ دیا **عَنْ** مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا
اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ
ترجمہ میمونہ سے روایت ہو کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور
اسکا ذکر کیا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپنے فرمایا اگر تم اوسکو اپنے ماموں کو دیدتین
تو بڑا ثواب ہوتا۔ **ف** اور بخاری میں اصیلی کی روایت میں اخواتک وارد ہوا ہے یعنے تم اگر اپنی بہنوں
کو دیتی تو بہت ثواب ہوتا اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں بار ایسا ہی
فرمایا اور ہمیں ماں کے اقارب کے ساتھ سلوک کرنا ہے کہ ماں کا حق بڑا ہے **عَنْ** زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ

إلى عبد الله فقلت إنك رجل خفيف ذات اليد وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أمرنا بالصدقة
فأته فاسئله فإن كان ذلك يجزي عني وإلا صرفتها إلى غيركم قالت فقال لي عبد الله بل ائتيه
أنت قالت فانطلقت فإذا امرأة من الأنصار بباب رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجتي حاجتها
قالت وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ألقيت عليه المهابة قالت فخرج علينا بلال فقلنا
له ائت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبره أن امرأتين بالباب يسألانك أتجزي الصدقة
عنهما على أزواجهما وعلى أيتام في حجورهما ولا تخبره من نحن قالت فدخل بلال على رسول الله
صلى الله عليه وسلم فسأله فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم من هما فقال امرأة من الأنصار
وزينب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الزيانب قال امرأة عبد الله فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لهما أجران أجر القرابة وأجر الصدقة ترجمہ زینب عبد اللہ کی بی بی نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور سے ہو انہوں نے کہا پھر میں
عبد اللہ اپنے شوہر کے پاس آئی اور میں نے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دیں سو تم جا کر حضرت سے پوچھو کہ اگر میں تمکو دیدوں اور صدقہ ادا ہو جاوے
تو خیر ورنہ اوروں کو دوں تو عبد اللہ نے مجھسے کہا کہ تم ہی جا کر حضرت سے پوچھو پھر میں آئی اور ایک عورت
انصار کی حضرت کے دروازے پر کھڑی تھی اسکا بھی کام یہی تھا جو میرا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا رعب بہت تھا اور بلال نکلے تو ہم نے کہا تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انکو خبر
دو کہ دو عورتیں دروازے پر پوچھتی ہیں کہ اگر اپنے شوہروں کو صدقہ دیں تو ادا ہو جاویگا یا نہیں یا ان
یتیموں کو دیں جنکو وہ پالتے ہیں اور حضرت کو یہ خبر نہ دینا کہ ہم لوگ کون ہیں زینب نے کہا پھر بلال گئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ کون ہیں تو بلال نے عرض کیا کہ ایک عورت
ہے انصار کی اور زینب ہیں آپنے فرمایا کون سی زینب ہیں انہوں نے کہا عبد اللہ کی بی بی تب فرمایا
بلال سے آپنے انکو اسمیں دونا ثواب ہو کہ ایک ثواب تو قرابت والوں سے سلوک کرنے کا دوسرا صدقہ
کا عن زينب امرأة عبد الله قال فذكرت لإبراهيم فحدثني عن عمرو بن الحارث عن زينب امرأة
عبد الله بمثله سواء قالت كنت في المسجد فرآني النبي صلى الله عليه وسلم فقال تصدقن ولو
من حليكن وساق الحديث بنحو حديث أبي الأحوص ترجمہ زینب کو دوسری سند سے وہی مضمون مروی
ہے اسمیں یہ بات زیادہ ہے کہ میں مسجد میں تھی اور حضرت نے مجھے دیکھا اور فرمایا صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور میں
سے ہو عن زينب بنت أم سلمة قالت قلت يا رسول الله هل لي أجر في بني أبي سلمة أنفق عليهم

وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ نَعَمْ لَكِ فِيْهِمْ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ ترجمہ زینب
ام سلمہ سے روایت کرتی ہیں کہ مینے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا مجھے ابی سلمہ کے بیٹوں پر خرچ کرنے
سے ثواب ہے اور میں انکو چھوڑنے والی نہیں کہ ادہر ادہر پریشان ہوجاویں اسلیئے کہ وہ میرے بیٹے ہیں
آپنے فرمایا بیشک جو تم اپر خرچ کرتی ہو اوسمیں ثواب ہے عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ
بِمِثْلِهٖ ترجمہ ہشام بن عروہ نے دوسرے اسناد سے اسی کی مثل روایت کی ہے ف زینب کی
ان سب روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تھا (النووی) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰٓى اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً
ترجمہ ابی مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا جو خرچ کرتا ہے مسلمان اپنے گھر
والوں پر اور اسمیں امید ثواب کی رکھتا ہے تو وہ صدقہ ہے اوسکے لیئے عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ
شعبہ سے دوسری سند سے یہی مروی ہے عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ
وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَوْ رَاهِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ اسماء ابی بکر کی صاحبزادی نے عرض کی کہ اے رسول
اللہ کے میری ماں آئی ہو اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتوں میں آیا ہو کہ وہ مشرکہ ہے)
کیا میں اس سے سلوک اور احسان کروں آپ نے فرمایا ہاں عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ قُلْتُ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّيْ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ ترجمہ اسماء نے عرض
کی کہ میری ماں آئی اور مشرکہ ہو جس زمانہ میں کہ آپنے قریش مکہ سے صلح کی تھی پھر کیا میں اس سے احسان
کروں آپنے فرمایا ہاں احسان کر اپنی ماں سے بَابُ وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ اِلَيْهِ میت
کے ایصال ثواب کا بیان عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ
نَعَمْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہو کہ ایک شخص آئے اور انہوں نے پوچھا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں فوراً مرگئی اور وصیت نہ کرنے پائی اگر بولتی تو صدقہ دیتی تو اگر
میں صدقہ دوں اُسے ثواب ہے آپنے فرمایا ہاں۔ ف اسحدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کی طرف
سے میت کو نفع دیتا ہے اور اسکو باتفاق علمائے اہل سنت کے ثواب پہونچتا ہے اور اسیطرح دعا کے پہونچنے
میں بھی اجماع ہے اور دَین کے ادا میں بھی اور ان سب میں نصوص وارد ہوئے ہیں اور ایسے ہی قرض کا
بھی اور ایسے ہی حج تطوع کا بھی اگر اوسنے وصیت کی ہو اور اختلاف ہے روزوں میں جو میت کے ذمہ

اور مذہب احمد کا جواز ہے اسلئے کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہو چکا ہے اور اصحاب شافعیہ کے مذہب میں قراءت قرآن کا ثواب میت کو نہیں پہونچتا اور ایک جماعت اسطرف گئی ہے کہ وہ بھی پہونچتا ہے اور احمد بن حنبل کا مذہب یہی ہے اور باقی نماز اور تمام عبادتیں انکا ثواب شافعیہ اور جمہور کے نزدیک نہیں پہونچتا اور امام احمد نے فرمایا ہے کہ سب کا ثواب پہونچتا ہے حج کیطرح سے کذا قال النووی مترجم کہتا ہے کہ ثواب کا وجود جب ہوگا کہ جب وہ مال حلال ہو اور کوئی بدعت اوسکے ساتھ مخلوط نہ ہو جیسے سوم چہارم برسی ششماہی وغیرہ تاریخوں کا اپنی جانب سے مقرر کرنا یا کہانے کے اقسام اپنی جہالت سے مقرر کرنا کہ بی بی کی صحنک ہی خشکہ ہی پر ہو اور نہ کھانے والی اپنی طرف سے مقرر کرنا کہ صحنک کو عورتیں کھاویں مرد نہ کھاویں دوخصمی نہ کھاوے شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ پینے والے نہ کھاویں چاہے شراب پینے والے کھاویں اور پھر اسمیں نیت خالص اللہ کے واسطے ہو نہ یہ کہ برادری میں نام ہو کہ واہ صاحب باوا کا سوم کس دھوم سے کیا اور دادے کے چالیسویں میں خوب حصے بانٹے اور مصارف صدقات میں خرچ کیا جاوے غرض جب یہ امور موجود ہونگے جب وجود ثواب کا متحقق ہوگا پھر ایصال کا خیال بھی ہو سکتا ہے ورنہ بغیر ان امور کے ثواب ہی نہیں ایصال کا کیا ذکر ہے جیسے وضو نہیں تو نماز کا کیا ذکر **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَلَمْ يُوْصِ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ وَلَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ الْبَاقُوْنَ ترجمہ ہشام نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی اور ابی اسامہ کی روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے وصیت نہیں کی جیسے ابن بشر کی روایت میں ہے اور راویوں نے اسکا ذکر نہیں کیا۔ **بَابُ** بَيَانِ اَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلٰى كُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْمَعْرُوْفِ ہر نیکی صدقہ ہے **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ترجمہ حذیفہ نے کہا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔ **ف** یعنی مثل صدقہ کے ہر نیکی میں ثواب ہے اور کسی نیکی میں بخل نہ کرنا چاہیے۔ **عَنْ** اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ قَالَ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَّفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ لَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ

ترجمہ ابی الاسود دیلی سے روایت ہے کہ ابی ذر نے کہا کہ چند اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال والے سب ثواب لوٹ لے گئے اسلیئے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اپنے زائد مالوں سے آپ نے فرمایا تمہارے لیئے بھی تو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات سکھانا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے میں صدقہ ہے لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے (یعنے اپنی بی بی سے صحبت کرتا ہے) تو کیا اوسمیں بھی ثواب ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں دیکھو تو اگر اوسے حرام میں صرف کرے تو وبال ہو کہ نہیں اسیطرح جب حلال میں صرف کرتا ہے ثواب ہوتا ہے عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ قَالَ اَبُوْ تَوْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَتْ يُمْسِيْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں سو جسنے اللہ کی بڑائی کی اور اللہ کی حمد کی اور لا الہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور پتھر لوگوں کی راہ سے ہٹا دیا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راہ سے ہٹا دی یا اچھی بات سکھائی یا بری بات سے روکا اس تین سو ساٹھ جوڑوں کی گنتی کے برابر وہ اوسدن چل رہا ہے اور ہٹ گیا اپنی جان کو لیکر دوزخ سے ابو توبہ نے اپنی روایت میں کبھی کہا کہ وہ شام کرتا ہے وہ اسی حال میں عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ زَيْدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ وَقَالَ فَاِنَّهٗ يُمْسِيْ يَوْمَئِذٍ ترجمہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی دوسری اسناد سے اسی کی مثل صرف اتنا ہے کہ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ کہا یعنے واو عطف کی جگہ او کہا کہ وہ اسدن شام کرتا ہے عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے وہی روایت مروی ہوئی دوسری سند سے ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا چاہیئے کیونکہ ثابت ہوا یہ سب دوزخ سے نجات دینے والیاں ہیں عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِ الْخَيْرِ

قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ ترجمہ سعید بن ابی بردہ اپنے باپ سے روایت
کرتے ہیں وہ دادا سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہر مسلمان کے اوپر صدقہ ہے پھر عرض کی کہ اگر نہ
ہو سکے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کماوے اور اپنی جان کو نفع دے اور صدقہ
بھی دیوے پھر عرض کی کہ بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپنے فرمایا کہ حاجت والے کی جو حسرت و افسوس کر رہا ہو مدد کرے پھر عرض کی کہ بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے
تو آپنے فرمایا کہ دستور کی اور نیک بات سکھاوے پھر عرض کی کہ بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو فرمایا شر سے باز رہے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے ف
ان سب صدقات سے صدقہ تطوع مراد ہے نہ صدقہ واجبہ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ عبد الرحمن نے شعبہ سے دوسری سند سے وہی روایت کی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ قَالَ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ
صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ
الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ ترجمہ
ابوہریرہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتیں کیں انہیں میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا
کہ ہر آدمی کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے تو ..... دو آدمیوں
میں انصاف کر دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے کسی کی مدد کر دینا اتنی ہی کہ اوسی سواری پر چڑھا دیا یا اسکا
مال لاد دیا یہ بھی ایک صدقہ ہے اور فرمایا کہ عمدہ بات یہ بھی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو وہ مسجد کو جاتے رکھتا ہے نماز کیلئے یہ بھی ایک صدقہ
ہے اور تکلیف کی چیز راہ سے ہٹا دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ
اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دن بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے اُترتے ہیں اور ایک تو یہ کہتا ہے
کہ یا اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کو تباہ کر ف معلوم ہوا کہ بخیل
کو فرشتے بھی کوستے ہیں آدمی نے کوسا تو کیا برا کیا عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ اُعْطِيَهَا
لَوْ جِئْتَنِيْ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا وَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا ترجمہ حارثہ بن وہب
کہتے تھے سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے صدقہ دو کہ قریب ہے کہ ایسا وقت آجاویگا
کہ آدمی اپنا صدقہ لیکر نکلیگا اور جسکو دینے لگیگا وہ کہے کہ اگر تم کل لاتے تو میں لے لیتا مگر آج تو مجھے

حاجت نہیں ہے غرض کوئی نہ ملیگا جو اسے قبول کرے **ف** اس حدیث میں اشارہ ہے کہ صدقہ دینے میں دیر نہ کرو جو کچھ دینا ہو آج دے لو کل پر مت رکھو اور ڈراتا ہے آخر زمانے کے حال سے کہ اسوقت مال کی کثرت ہوگی اور خزانے زمین کے نکل پڑینگے اور برکتوں کا مینہ برسیگا اور یہ یاجوج و ماجوج کے ہلاک کے بعد ہوگا جب حضرت عیسے علیہ السلام کی کفش برداری اور مہدی علیہ السلام دین کی خدمتگذاری سے اس امت کو شرف حاصل ہوگا **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیاتین علی الناس زمان یطوف الرجل فیہ بالصدقۃ من الذھب ثم لا یجد احدا یاخذھا منہ ویری الرجل الواحد یتبعہ اربعون امراۃ یلذن بہ من قلۃ الرجال وکثرۃ النساء وفی روایۃ ابن براد ویری الرجل ترجمہ ابو موسے سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آویگا کہ آدمی اپنا سونے کا صدقہ لیکر پھرے گا اور کوئی نہ ملیگا کہ اسکو قبول کرے اور ایک ایک آدمی کو دیکھنے والا دیکھے گا کہ اوسکے پیچھے چالیس چالیس عورتیں لگیں ہوئیں اور پناہ پکڑینگی اوسکی مردوں کے کم ہونے سے اور عورتوں کے زیادہ ہونے سے اور ابن براد کی روایت میں یہہ ہے کہ دیکھیگا تو **ف** اس حدیث میں خبر ہے بڑی بڑی لڑائیوں کی اور نہایت درجہ کثرت سے قتال کی کہ مرد اونمیں کام آوینگے عورتیں رہجاوینگی کہ اپنا سودا سلف کام کاج کے لیئے ایک مرد سے زیادہ نہ پاوینگی اور یہ حال دہی دجال ملعون کے بعد ہوگا جب حضرت عیسے علیہ السلام رونق افروز دنیا ہونگے اور پروردگار اُن کے دیدار فرحت آثار سے ابصار امت مرحومہ کو پر انوار کرے گا اور سونے کی قید اسلیئے لگائی کہ جب سونا لینے والا کوئی نہ ہوگا چاندی تانبے یعنے روپیہ پیسے کو کون پوچھے گا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یکثر المال ویفیض حتی یخرج الرجل بزکوۃ مالہ فلا یجد احدا یقبلھا منہ وحتی تعود ارض العرب مروجا وانھارا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آوے گی جبتک کہ مال بہت نہ ہوجاوے اور بہ نہ نکلے یہانتک کہ آدمی اپنی زکوۃ لیکر نکلے اور کسیکو نہ پاویگا جو اسکو قبول کرے یہانتک کہ زمین عرب کی چراگاہ اور نہریں ہوجاوے۔ **ف** یعنے قلت سے مردوں کے زمین میں کوئی زراعت نہ کرے اور زمین بنجر پڑجاوے کہ جانوروں کی چرائی کے سوا اور کسی کام کی نہ رہے اور یہ لڑائی کی کثرت اور قتل کی شدت کے سبب سے ہو **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ قال لا تقوم الساعۃ حتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یھم رب المال من یقبلہ منہ صدقۃ ویدعی الیہ الرجل فیقول لا ارب لی فیہ ترجمہ ابی ہریرہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جبتک مال بہت ہو کر بہ نکلے

اور یہاں تک کثرت ہو کہ مال والا سوچے کہ اسکا صدقہ کون لیگا۔ اور آدمی صدقہ لینے کو بلایا جاوے تو وہ کہے
کہ مجھے تو اسکی حاجت نہیں ہے۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ تَقِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ کَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَیَجِیْءُ الْقَاتِلُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا
قَتَلْتُ وَیَجِیْءُ الْقَاطِعُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِیْ وَیَجِیْءُ السَّارِقُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قُطِعَتْ یَدِیْ ثُمَّ یَدَعُوْنَهٗ فَلَا
یَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَیْئًا۔ ترجمہ ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اپنے کلیجے کے
ٹکڑوں کو قے کر دیگی جیسے بڑے کھنبے ہوتے ہیں سونے سے اور چاندی سے اور خونی آویگا اور کہیگا کہ اسی کے
لیے میں نے خون کیا تھا اور ناتوں کا کاٹنے والا آویگا اور کہے گا کہ اسی کے لیئے میں اپنے ناتے والوں کا حق کاٹ
لیا اور چور آویگا اور کہیگا کہ اسی کیواسطے میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر سب کے سب اسے چھوڑ دینگے اور کوئی اسمیں سے کچھ نہ لیگا

ف اس حدیث میں خبر ہے کہ قیامت کے قریب زمین اپنے خزانے اوگل دیگی اور ہر شخص اوسکی برائی بیان کریگا اور
اسکی آفتوں اور بلاؤں کو یاد کرے گا اور کوئی نہ لیگا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِّنْ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِیَمِیْنِهٖ
وَاِنْ کَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْ فِیْ کَفِّ الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَهٗ حَتّٰی تَکُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِیْلَهٗ
ترجمہ ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدقہ دیتا ہے پاک مال سے اور اللہ
قبول نہیں کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) پھر جب کوئی پاک مال سے صدقہ دیتا ہے ....
.... تو رحمن اپنے داہنے کے ہاتھ میں اسکو لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور بھی ہو (عرب میں اس سے حقیر کوئی شے
نہیں) اور وہ رحمن کی ہتھیلی میں بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے جیسے کوئی
اپنے گھوڑے کے بچھیرے کو پالتا ہے یا اونٹ کے بچے کو ف اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ہاتھ ہیں
اور اس سے چیزوں کو لیتا ہے اور پالتا ہے پرورش کرتا ہے اور بلا کیف اوسپر ایمان لانا ہر مومن پر ضرور ہے
اور جو کیفیت اسکے وہم میں آوے اس سے اس تعالیٰ شانہ کی ذات وصفات کو منزہ جانے یہی تصدیق انبیا ہے
اور سوا اسکے اور جو کچھ بیان مقلدان فلاسفہ ملاعنہ کے ہیں نعوذ باللہ منہا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَصَدَّقُ اَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ اِلَّا اَخَذَهَا اللّٰهُ
بِیَمِیْنِهٖ فَیُرَبِّیْهَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ قَلُوْصَهٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ اَوْ اَعْظَمَ ترجمہ ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی مضمون روایت کیا دوسری سند سے مگر اسمیں اونٹ کے بچے کی جگہہ جوان اونٹنی کا ذکر
ہے عَنْ سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِیْثِ رَوْحٍ مِّنَ الْکَسْبِ الطَّیِّبِ فَیَضَعُهَا فِیْ حَقِّهَا وَفِیْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ
فَیَضَعُهَا فِیْ مَوْضِعِهَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اوسمیں پاک کسب کا ذکر ہے اور یہ زیادہ ہے کہ اس

صدقہ کا اپنے حق کی جگہہ میں خرچ کرے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ
حَدِیْثِ یَعْقُوْبَ عَنْ سُهَیْلٍ ترجمہ ابی ہریرہ سے وہی مضمون بسند دیگر مروی ہوا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللهَ
اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
عَلِیْمٌ وَقَالَ یٰاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَاءِ ۱
یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اللہ
تعالی پاک ہے (یعنے صفات حدوث اور سمات نقص وزوال سے) اور نہیں قبول کرتا مگر پاک مال کو (یعنی
حلال کو) اور اللہ پاک نے مومنوں کو وہی حکم کیا جو مرسلین کو حکم کیا اور فرمایا اے رسولو کھاؤ پاکیزہ
چیزیں اور نیک عمل کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں اور فرمایا اے ایمان والو کھاؤ پاک چیزیں جو
ہمنے تمکو دیں پھر ذکر کیا ایسے مرد کا کہ لنبے لنبے سفر کرتا ہے اور گرد وغبار میں بھرا ہوا ہے اور پھر ہاتھ
آسمان کیطرف اوٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے رب اے رب اور حالانکہ کھانا اسکا حرام ہے اور پینا اسکا حرام ہے اور کپڑا
اُسکا حرام ہے اور غذا اوسکی حرام ہے پھر اوسکی دعا کیونکر قبول ہو۔ **ف** یہہ حدیث بڑی جڑ ہے ایمان
واسلام کی اور اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو کھانا کپڑا گھر مکان سب حلال کمانا ضرور ہے ورنہ اللہ
کی مقبولیت سے ہاتھ دہونا چاہیے اور معلوم ہوا . . . .
. . . . کہ حرام خوار بھی اللہ کو اوپر ہی جانتے ہیں کہ دعا
میں ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھاتے ہیں پھر جو اسکے بھی منکر ہیں وہ حرام خوروں سے بھی بدتر ہیں اور حلال
خوروں سے بھی بہتر **بَابُ** الْحَثِّ عَلَی الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اَوْ کَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ وَاَنَّهَا حِجَابٌ
مِّنَ النَّارِ ایک کھجور یا ایک نیک کام کی بات بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے عَنْ عَدِیِّ بْنِ
حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ
فَلْیَفْعَلْ ترجمہ عدی نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کر سکے تم میں سے کہ بچے آگ سے اگرچہ
ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دیکر ہو تو بھی کر گذرے **ف** یعنی اسکو بھی حقیر نہ جانے اور خوشی سے بجا لاوے کہ وہ
بھی اگر مقبول ہو جاوے تو کافی ہے نجات کے لیے عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُهُ اللهُ لَیْسَ بَیْنَهُ وَبَیْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی

اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَیْثَمَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِیْهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ وَقَالَ اِسْحَاقُ قَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَیْثَمَةَ ترجمہ عدی نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو اللہ تعالیٰ سے بات کرنی ہوگی اسطرح کہ اللہ کے اور اوسکے بیچ میں کوئی ترجمہ کرنیوالا نہ ہوگا اور آدمی داہنی طرف دیکھیگا تو اسکے اگلے پیچھے عمل نظر آوینگے اور بائیں دیکھیگا تو وہی نظر آوینگے اور آگے دیکھیگا تو کچھ نہ سوجھے گا سوا دوزخ کے جو اوسکے موںھ کے سامنے ہوگی سو بچو آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑہ دیکر ہی ہو اور دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ اگرچہ ایک پاکیزہ بات ہی کہکر ہو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ بھی سبب نجات کا ہے اور کلمہ طیبہ سے یا تو کلمہ توحید مراد ہے یا جو بات ایسی ہو کہ اس سے کسی نیک بندہ کا جی خوش ہو اور وہ خوشی مباح یا مستحب ہو اور اسمیں ترغیب ہے صدقہ کی اور تعلیم ہے کہ صدقہ قلیل دینے میں آدمی عار نکرے اور نہ لینے والا اوس سے شرماوے **عَنْ** عَدِیِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَاَعْرَضَ وَاَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ كَاَنَّمَا یَنْظُرُ اِلَیْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ لَمْ یَذْكُرْ اَبُوْ كُرَیْبٍ كَاَنَّمَا وَقَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ترجمہ عدی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا دوزخ کا اور موںنہ پھیر لیا اور بہت موںنہ پھیرا اور فرمایا بچو تم دوزخ سے پھر موںنہ پھیرا اور بہت موںنہ پھیرا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ گویا وہ اسکی طرف دیکھ رہے ہیں پھر فرمایا بچو تم دوزخ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر ہو اور یہ بھی نہ پاوے تو اچھی کوئی بات کہکر ہی اور ابو کریب کی روایت میں گویا کا لفظ نہیں ہے **ف** سبحان اللہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور طرز کلام تھا کہ حبیبوں کو کمال خوف و خطر دوزخ کا ہو جاوے اور شاید اللہ تعالےٰ نے آپ کے سامنے دوزخ کردی ہو یہ بھی کچھ بعید نہیں اسلیئے کہ دوزخ اور جنت دونوں موجود ہیں اور جو موجود ہو اسکا دیکھنا محال نہیں ہمنے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے بارہا دوزخ اور جنت کی بیداری میں سیر کی ہے **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ ترجمہ عدی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور اوس سے پناہ مانگی اور تین بار موںنہ پھیرا اور فرمایا بچو تم آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دے کر ہو اور اگر وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کہکر **عَنْ** مُنْذِرِ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَاءَهٗ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ

مُتَقَلِّدِی السُّیُوفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ کُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَی
مَا بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ
یَا أَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ إِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا
وَالْاٰیَةَ الَّتِی فِی الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِیْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ
مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰی قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ
کَادَتْ کَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰی رَأَیْتُ کَوْمَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِیَابٍ حَتّٰی
رَأَیْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَهَلَّلُ کَأَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَیْرِ أَنْ یَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ
شَیْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَیِّئَةً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَیْرِ أَنْ یَنْقُصَ
مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ ترجمہ منذر بن جریر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس تھے دن کے شروع میں سو کچھ لوگ آئے ننگے پیر ننگے بدن گلے میں چمڑے کی کفنیاں ڈالی ہوئی
یا چمڑے کی عبائیں پہنی ہوئی اپنی تلواریں لٹکائی ہوئی اکثر بلکہ سب ان میں قبیلہ مضر کے لوگ تھے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا ان کے فقر و فاقہ کو دیکھکر اور آپ اندر گئے پھر باہر آئے (یعنے پریشان
ہو گئے سبحان اللہ کیا شفقت تھی اور کیسی ہمدردی تھی) اور بلال کو حکم فرمایا کہ اذان کہو اور تکبیر کہی اور نماز
پڑھی اور خطبہ پڑھا اور یہ آیت پڑھی کہ اے لوگو ڈرو اللہ سے جسنے تمکو بنایا ایک جان سے (یہ اسلیے پڑھی
کہ معلوم ہو کہ سارے بنی آدم آپس میں بھائی ہیں) اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا تک پھر سورہ حشر کی آیت پڑھی اے
ایمان والو ڈرو اللہ سے اور غور کرو کہ تمنے اپنی جانوں کے لیئے کیا بھیج رکھا ہے جو کل کام آوے (پھر
تو صدقات کا بازار گرم ہوا) اور کسی نے اشرفی کسی نے درہم کسی نے کپڑا کسی نے ایک صاع گیہوں کسی نے
ایک صاع کھجور دینا شروع کیئے یہاں تک کہ آپنے فرمایا ایک ٹکڑا ہی کھجور کا ہو اب بھی لاؤ) پھر انصار میں سے
ایک شخص ایک توڑا لایا کہ اسکا ہاتھ تھکا جاتا تھا بلکہ تھک گیا تھا۔ (واہ شاباش جوان مرد اللہ ایسی ہی
توفیق دے سب مسلمانوں کو) پھر تو لوگوں نے تار باندھ دیا یہاں تک کہ مینے دو ڈھیر دیکھے کھانے اور کپڑے
کے اور یہاں تک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو میں دیکھتا تھا کہ چمکنے
والا تھا گویا کہ سونے کا ہو گیا جیسے کندن پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے اسلام
میں آکر نیک بات (یعنے کتاب و سنت کی بات) جاری کی اوس کے
لیئے اپنے عمل کا بھی ثواب ہے۔ اور جو لوگ اس کے بعد

عمل کریں (اوسکی دیکھا دیکھی) اوسکا بھی ثواب ہی اور بغیر اسکے کہ ان لوگوں کا کچھ ثواب گھٹے اور جسنے اسلام میں
یس آکر بری چال ڈالی (یعنے جس سی کتاب و سنت نے روکا ہی) اوسکو اوپر اوسکی عمل کا بار ہے اور امن لوگوں کا
بھی جو اوسکے بعد عمل کریں بغیر اسکے کہ اون لوگوں کا بار کچھ گھٹے **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی لوگوں
کی ہمدردی دیکھکر ہوئی اور غریبوں کی پرورش اور لوگوں کا خرچ کرنا بے دریغ اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور مسلمانوں کی شفقت اپنی بھائیوں پر دیکھکر اور ایسے مقام میں ہر مسلمان
کو شادی مبارک چاہیئے اور اس حدیث سی اہل بدعت جنکو مذاق حدیث نہیں ہی اپنی احداث بدعت پر استدلال
کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ روایت مخصص ہی کل بدعۃ ضلالۃ کی اور مراد اس سے محدثات باطلہ ہیں اور بدع
مذمومہ اور غرض اون کی یہ ہی کہ جو بدعات اپنے نفس کی موافق ہوں انکو اس کلیہ سی خارج کرکے جاری رکھیں
حالانکہ یہ استدلال اور تقریراوں کے محض باطل ہے کئی وجوہ سے اول یہ کہ یہاں حضرت نے کسی نئے احداث
کا ذکر نہیں کیا جو یہ حدیث احداث کے مخصص ہوتا نہ یہ کہ صحابہ نے اوسوقت کوئی نئی بات نہیں کی تھی کہ جسپر یوں
یہ فرمایا ہو پس اس سے نئی بات مراد لینا محض سباق و سیاق کلام سے موںہہ موڑنا ہے تاکہ یہ کہ سن اور سنت کے معنے
طریقہ مسلوکہ ہیں لغت میں نہ احداث امر جدید تو اب اس حدیث میں وہی طریقہ مسلوکہ کو جاری کردینا مراد ہے
نہ یہ کہ کوئی نئی بات نکالنا رابعاً یہ کہ صدہا حدیثوں میں احداث اور بدعت کی برائی آتی ہی پھر اسمیں رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اسکو حسن کیونکر فرماتے اور جب یہ بات ثابت ہو چکی تو اب یہہ سمجھنا چاہیئے کہ جو سنتیں اور مستحبات
ایسے ہیں کہ جنپر لوگوں نے التفات اور عمل چھوڑ دیا اوسپر جسنے عمل جاری کیا وہ سنت حسنہ کا جاری کرنا ہوا اور
اسیطرح جو مکروہات و محرمات شرعی کے ترویج کرنے لگا وہ قول ثانی میں داخل ہوا اس صورت میں کل محدثۃ بدعۃ
کی تاویل بھی نہیں کرنی پڑتی اور نہ کلام شارع میں منافات لازم آتی ہے اب باقی رہی وہ امور جو بعد سلف صالحین کے
بضرورت جاری ہوئے جیسے کلام اللہ کے اعراب وغیرہ انکو بدعت کہنا بھی بے ادبی ہے بلکہ بضرورت شرعی
انکو ملحق بالسنۃ کہنا چاہیئے اسیطرح جو امور بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر القرون میں پائے گئے وہ سنت اور
جنکا نظیر پایا گیا اور بعینہ نہ پائے گئے وہ ملحق بالسنۃ کہی جاویں تو نہ منافات کلام شارع میں آتی ہے نہ کسی کلیہ کی
تاویل کرنی پڑتی ہے اور نہ خرابیاں لازم آتی ہیں وذلک تحقیق انیق **عَنْ** مُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِي حَدِيثِ
مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں اتنی بات زیادہ ہے
کہ پھر آپنے ظہر کی نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا **عَنْ** الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ

منبر اصغیر فحمد الله واثنی علیہ ثم قال اما بعد فان الله انزل فی کتابہ یا ایھا الناس اتقوا ربکم ترجمہ
منذر بن جریر نے وہی روایت کی اتنی بات زیادہ ہے کہ پھر آپ نے ظہر پڑھی اور چھوٹے منبر پر چڑھے اور اللہ تعالی
کی حمد و ثنا کی اور اما بعد کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب میں اوتارا ہے آخر حدیث تک عن جریر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء ناس من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہم الصوف
فرای سوء حالھم قد اصابتھم حاجۃ فذکر بمعنی حدیثھم ترجمہ جریر نے کہا چند لوگ گاؤں کے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ اون کے کپڑے تھے اون کے اور آپ نے اون کا برا حال دیکھا کہ محتاج ہیں پھر ذکر کی ساری
حدیث **باب** الحمل باجرۃ یتصدق بھا والنھی الشدید عن تنقیص المتصدق بقلیل بوجھ ڈھو کر مزدوری
صدقہ کرنا اور برائی کرنے کی نہی کا بیاں عن ابی مسعود رضی اللہ تعالی جاء انسان بشیء اکثر منہ فقال
المنافقون ان اللہ لغنی عن صدقۃ ھذا وما فعل ھذا الاخر الا ریاء فنزلت الذین یلمزون المطوعین
من المؤمنین فی الصدقات والذین لا یجدون الا جھدھم ولم یلفظ بشر بالمطوعین ترجمہ ابی مسعود
رضی اللہ عنہ نے کہا ہمکو حکم ہوا صدقہ کا اور ہم بوجھ ڈھویا کرتے تھے اور صدقہ دیا ابو عقیل نے آدھا صاع (یعنے دو سیر)
اور ایک شخص نے کچھ اس سے زیادہ دیا اور منافق کہنے لگے اللہ کو اسکے صدقہ کی کچھ پرواہ نہیں ہے اور
اس دوسرے نے (یعنی ابو عقیل نے) تو صرف دکھانے ہی کو صدقہ دیا ہے پھر یہ آیت اوتری کہ جو لوگ طعن
کرتے ہیں خوشی سے صدقہ دینے والے مومنوں کو اور اون لوگوں کو جو نہیں پاتے ہیں مگر اپنی مزدوری اور بشر
کی روایت میں مطوعین کا لفظ نہیں ہے۔ **ف** اس حدیث میں صحابہ کی سچی اطاعت اور خلوص اور فرمانبرداری
معلوم ہوتی ہے کہ باوجود اس تنگی کے سوا مزدوری کے اور کچھ ان کے پاس نہ تھا جب بھی فرمانبرداری اور سخاوت
میں سرگرم تھے اور مزدوری کر کے صدقہ دیا کرتے تھے اللہ اون سے راضی ہو عن شعبۃ بھذا الاسناد وفی
حدیث سعید بن الربیع قال کنا نحامل علی ظھورنا ترجمہ شعبہ سے یہی روایت مروی ہوئی اور سعید کی روایت
میں یہہ ہے کہ ہم پیٹھ پر بوجھ ڈھوتے تھے **باب** فضل المنیحۃ دودھ کا جانور مانگے دینے کے بیان میں عن
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یبلغ بہ الا رجل یمنح اھل بیت ناقۃ تغدو بعس وتروح بعس ان اجرھا لعظیم
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک جو کسی گھر والوں کو ایک
اونٹنی ایسی دیتا ہے جو صبح اور شام ایک گھڑا بھر دودھ دیتی ہے تو اسکا بہت بڑا ثواب ہے **ف** یہ ثواب
منیحہ کا اور منیحہ عرب میں کہتے ہیں دودھ والا جانور کو چند روز دینا کہ پھر دودھ پیکر پھیر دیں یا بالکل ہی دیڈالنا کہ پھر
نہ پھیری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی فذکر خصالا وقال
من منح منیحۃ غدت بصدقۃ وراحت بصدقۃ صبوحھا وغبوقھا ترجمہ ابی ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ

وسلم سے روایت کی کہ آپ نے کئی باتوں سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جسنے منیحہ دیا اوسکے لئے ایک صدقہ کا ثواب صبح کو ہوا ایک شام کو صبح کا صبح کے پینے سے اور شام کا شام کے دودہ پینے سے

بَابُ مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ باب سخی اور بخیل کے مثال میں

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُنَّتَانِ اَوْ جُبَّتَانِ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيهِمَا فَاِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ وَقَالَ الْاٰخَرُ فَاِذَا اَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ اَنْ يَتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ اَوْ مَدَّتْ وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِيلُ اَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ قَالَ فَقَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا مثال خرچ کرنے والے کی اور صدقہ دینے والے کی (یہاں راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یہہ ہے کہ مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی) مانند اس شخص کی ہے کہ اسکے اوپر دو کرتے ہوں یا دو زرہیں (راوی کو شک ہے مگر دو زرہیں صحیح ہے) ان دونوں کی چھاتی سے گلے تک پھر جب خرچ کرنے والا چاہے اور دوسرے راوی نے کہا جب صدقہ دینے والا صدقہ دینا چاہے تو وہ زرہ کشادہ ہوجاوے اور اسکے سارے بدن پر پھیل جاوے (یعنے اسیطرح صدقہ دینے والے کا دل کشادہ ہوجاتا ہے اور جی کھولکر خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے) اور جب بخیل خرچ کرنا چاہے تو وہ زرہ اوسپر تنگ ہوجاوے اور ہر حلقہ اپنی جگہہ پر کس جاوے یہانتک کہ ڈھانپ لیوے اسکی پوروں تک کو اور مٹا دیوے اسکے قدموں کی نشان کو جو زمین پر ہوں اور ابوہریرہ نے کہا کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا۔ **ف** یہ فقرہ یہانتک کہ ڈھانپ لیوے اوسکے پوروں کو اور مٹا دیوے اوسکے نشان قدم کو یہ سخی کی نشان میں ہے کہ اسکی زرہ اتنی کشادہ ہوجاتی ہے مگر یہ راوی سے غلطی ہوئی کہ اسنے بخیل کی شان میں ذکر کر دیا اور اسکے بعد کا فقرہ کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا بخیل کی شان میں ہے جیسے اگلی روایت میں اسیطرح مذکور ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَيْدِيهِمَا اِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰى تُغَشِّيَ اَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِاِصْبَعِهِ فِی جَيْبِهِ فَلَوْ رَاَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تُوَسَّعُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی کہ انکی مثال دو آدمیوں کی سی ہے کہ اون دونوں پر دو زرہیں ہوں لوہے کی کہ اون دونوں کے ہاتھ انکی چھاتیوں میں بند ہے ہوں اور ان کے گلوں میں پھر صدقہ دینے والا جب ارادہ کرے صدقہ دینے کا تو وہ زرہ اوسکی کشادہ ہوجاوے یہانتک کہ اسکے پوروں کو ڈھانپ لے اور اوسکی ہاتھ بھی کھل جاویں اسکے کشادہ

ہونے ہے) اور اسکے قدم کے نشان جو زمین پر ہوں اُسکو بھی مٹا دے (یعنی سخی کے عیب سخاوت سے ڈھنپ جاتے ہیں۔ یا گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ زرہ گویا زمین پر لٹکتی ہے کہ اوسکے قدموں کے نشانوں کو مٹاتی ہے اور بخیل کا حال ایسا ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے صدقہ کا زرہ اوسکی تنگ ہو جاتی ہے اور ہر حلقہ اسکا اپنی جگہہ پر پھنس جاتا ہے اور کہا راوی نے کہ مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے گریبان میں ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے (تاکہ سامعین کے ذہن میں اوسکی تنگ ہونے کی تصویر بنجاوے) اور اگر تم انکو دیکھتے تو کہتے کہ وہ کشادہ کرنا چاہتے تھے اور زرہ کشادہ نہ ہوتی تھی۔ ف اسحدیث سے ثابت ہوا کرتا پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بخاری نے یہی باب بنایا ہے کہ گریبان کرتے کا سینہ پر رکھنا چاہیے اسلیے کہ اس قصہ سے ایسا ہی کرنا آپ کا معلوم ہوتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اِتَّسَعَتْ عَلَیْهِ حَتّٰی تُعَفِّیَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِیْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَیْهِ فَانْضَمَّتْ یَدَاهُ اِلٰی تَرَاقِیْهِ وَانْقَبَضَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰی صَاحِبَتِهَا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَیَجْهَدُ اَنْ یُّوَسِّعَهَا فَلَا یَسْتَطِیْعُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی کہ ان پر زرہ ہو لوہے کی پھر جب سخی نے چاہا کہ صدقہ دیوے زرہ اوسکی کشادہ ہوگئی یہانتک کہ اوسکے قدموں کا اثر مٹانے لگی اور جب بخیل نے چاہا کہ صدقہ دیوے وہ تنگ ہوگئی اور اسکے ہاتھ اسکے گلے میں پھنسگئے اور ہر حلقہ اپنی دوسرے حلقہ میں گس گیا راوی نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے پھر وہ کوشش کرتا ہے کہ کشادہ ہو مگر وہ نہیں کشادہ ہوتی۔ **بَابُ** ثُبُوْتِ اَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَاِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِیْ یَدِ فَاسِقٍ وَنَحْوِهٖ صدقہ دینے والے کو ثواب ہو اگرچہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہنچے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّیْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ زَانِیَةٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی غَنِیٍّ قَالَ اللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی غَنِیٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ وَعَلٰی غَنِیٍّ وَعَلٰی سَارِقٍ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِیَّ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ یَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک

شخص نے کہا میں آج کی رات کچھہ صدقہ دوں اور وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا (یہ صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو لیکر نکلا) اور ایک زناکار عورت کے ہاتھہ میں دیدیا پہر صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص زناکار کے ہاتھہ صدقہ دے گیا ... اوسنے کہا یا اللہ تیرے کو ہیں سب خوبیاں کہ میرا صدقہ زناکار کو جا پڑا اور پہر اوسنے کہا کہ آج اور صدقہ دوں پہر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دیدیا اور لوگ صبح کو چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی مالدار کو صدقہ دے گیا اوسنے کہا کہ یا اللہ تجہی کو ہیں سب خوبیاں میرا صدقہ مالدار کے ہاتھ جا پڑا تیسرے دن پہر اوسنے کہا کہ میں صدقہ دوں اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ہاتھ میں دیدیا اور صبحکو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا اوسنے کہا یا اللہ تجہی کو ہیں سب خوبیاں میرا صدقہ زناکار عورت اور مالدار مرد اور چور کے ہاتھہ میں جا پڑا پہر اوسکے پاس ایک شخص آیا (یعنے فرشتہ یا نبی اوس زمانے کے علیہ السلام) اور اوسنے کہا کہ تیرے سب صدقے قبول ہوگئے زناکار عورت کا تو اس نظر سے کہ وہ شاید ... اوس دن زنا سے باز رہی ہو (اسلیئے کہ پیٹ کے لیئے زنا کرتی تھی) رہا غنی اسکا اسلیئے قبول ہوا کہ شاید اوسے شرم آوے اور عبرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہیں لاؤ میں بہی دوں اور وہ خرچ کرے اللہ تعالے کے دیئے ہوئے مال سے اور چور کا صدقہ اسلیئے کہ شاید وہ اس شب کو چوری نہ کرے (اسلیئے کہ آج کا خرچ تو ہوگیا)

ف یہ صدقہ نفل تہا کہ اسمیں جسکا کلیجہ ترہو ثواب ہے مگر زکوۃ فرض غنی کو دیگا تو زکوۃ ادا نہ ہوگی۔ **باب** أَجْرِ الْخَازِنِ الْأَمِينِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ بِإِذْنِهِ الصَّرِيحِ أَوِ الْعُرْفِيِّ خازن امانتدار اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کی راہ سے اجازت ہو صدقہ دیوے **عَنْ** أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْأَمِينَ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ ترجمہ ابوموسے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خزانچی مسلمان امانتدار ہو جو خرچ کرتا ہو اور کبہی فرمایا دیتا ہو جسکا حکم ہوا ہو اور پوری رقم دیتا ہو (یعنے تحریر یا رشوت نہ کاٹتا ہو) اور پوری چیز دیتا ہو اپنے دل کی خوشی کے ساتھ اور جسکو حکم ہوا ہو اوسکو پہنچاوے وہ بہی ایک صدقہ دینے والا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ ... وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گہر کے اناج سے خرچ کرے بغیر فساد کے (یعنے جتنا دستور ہے جیسے فقیر کو ٹکڑا یا سائل کو ایک مٹھی جسمیں شوہر کی رضا عادۃ سے معلوم ہوتی ہے) تو اسکو ثواب ...

مفسدۃ کان لہا اجرہا بما انفقت

اوسکے خرچ کرنے کا اور شوہر کو اوسکے کمانے کا اور خزانچی کو بھی اسی کی مثل کہ ایک کو ثواب سے دوسرے کا ثواب نہ گھٹیگا (یعنے ہر ایک کو خداوند تعالی ایک ثواب دیگا) نہ یہ کہ ایک کے ثواب سے دوسری کو شریک کردے عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا ترجمہ منصور نے اسی اسناد سے روایت کی فرق اتنا ہے کہا طعام خاوند اپنے سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا وَلَهٗ مِثْلُهٗ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے بغیر فساد کے تو ہوگا واسطے عورت کے اجر اسکا اور واسطے خاوند کے مثل اسکی بہ سبب کمانے اسکے کے اور واسطے عورت کے بہ سبب خرچ کرنے اسکے کے اور خزانچی کو بھی مثل اسکی سوا اسبات کے کہ کم کیا جاوے اجر اون کے سے کوئی چیز عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ اعمش سے اسی کے مثل مروی ہوا عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰی اٰبِي اللَّحْمِ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ ترجمہ عمیر جو غلام آزاد ہیں ابی اللحم کے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں اپنے مالکوں کے مال سے کچھ صدقہ دوں تو آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب اوسکا تم دونوں کو ہے آدھا آدھا ف ابی اللحم کے معنے گوشت سے انکار رکھنے والا یہ صحابی تھے رسول اللہ علیہ وسلم کے اور نام اونکا عبد اللہ تہا یا خلف یا حویرث اور انہوں نے ایام جاہلیت میں قبل اسلام کے اون جانوروں کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا جو بتوں کے اوپر چڑہائے جاتے تھے اور یہ حنین میں شہید ہوئے لطیفہ سبحان اللہ صحابہ کا کیا حال تہا کہ قبل اسلام بھی ایک فطری تقوے رکھتے تھے ایک زمانہ کے مسلمان ہیں کہ سیکڑوں بکرے شیخ سدو کے ہضم کر جاتے ہیں اور ڈکار تک بھی نہیں لیتے عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰی اٰبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ مَوْلَايَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِيْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهٗ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهٗ فَقَالَ يُعْطِيْ طَعَامِيْ بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَهٗ قَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا ترجمہ عمیر نے جو غلام آزاد ہیں ابی اللحم کے انہوں نے کہا مجھے حکم دیا میرے مالک نے کہ گوشت سکھاؤں اور ایک فقیر آگیا سو میں نے اسے کہانے کے موافق دیدیا اور جب مالک کو خبر ہوئی تو مجھے مارا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا (سبحان اللہ آپ امان تھے یتیموں اور بیوؤں اور مظلوموں کی) آپنے انکو بلایا اور فرمایا اسکو کیوں تمنے مارا انہوں نے عرض کی کہ یہ میرا کھانا میرے بغیر حکم کے دیدیتا ہے تو آپنے فرمایا ثواب تم دونوں کو ہے ف غرض اون دو طرح کا ہے ایک تو زبان سے مالک نے یا شوہر نے کہدیا ہو کہ اگر

اس سائل کو یہ دیدو یا عادت سے مالک اور شوہر کے معلوم ہو کہ وہ سائل اور فقیر کے دینے سے ناراض نہیں ہوتا یہ اذن عرفی ہے غرض جبتک ان دونوں قسم میں سے کسی قسم کا اذن ہو تو اوسکو مال میں دوسرے کو خواہ بی بی ہو یا لونڈی غلام تصرف روا نہیں اور عمیر سے جو یہ فعل واقعہ ہوا تو اون کو خیال ہوا کہ مولے اس سے مانع نہ ہونگے اسی خیال سے دیدیا بعد معلوم ہوا کہ وہ راضی نہ تھے اسلیئے عمیر کو اجر ہوا کہ انہوں نے مولی کی رضامندی کے خیال سے کیا تھا اور ثواب دونوں کو ہے اس سے مراد یہ ہو کہ دونو کو الگ الگ ثواب ہو نہ یہ کہ ایک ہی ثواب میں دونوں کا حصہ ہے جیسا ظاہر سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی معتبر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنْ فِیْ بَیْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ کَسْبِهٖ مِنْ غَیْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور کئی حدیثیں ذکر کیں ان میں سے یہ بھی ہو کہ آنحضرت نے فرمایا کوئی عورت روزہ نفل نہ رکھے اور شوہر اسکا حاضر ہو مگر اسکے حکم سے اور نہ اسکے گھر میں کسی (اپنے محرم کو) آنے دے جب وہ حاضر ہو مگر اسکے حکم سے (پھر جب وہ حاضر نہ ہو تو بدرجہ اولے اوسکے بغیر حکم اور رضا کے جو پہلے سے معلوم نہ ہو چکی ہو کسی کو آنے نہ دینا چاہیئے) اور جو خرچ کرتی ہے اسکی کمائی سے بغیر اوسکے حکم (خاص) کے اگرچہ حکم عرفی موجود ہے تو اسمیں سے بھی اوسکو مرد کو آدھا ثواب ہے (یعنے مرد کو کمانے کا عورت کو دینے کا) ف یعنے نامحرم کو آنے دینا ہی نہ چاہیئے اور محرم کو جب شوہر نہ ہو تو آنا جانا منع ہے رہا جب وہ حاضر ہو یعنے گھر میں ہو یا شہر میں اور اسکی مرضی بھی معلوم ہو تو مضائقہ نہیں اور روزہ سے جسکے دن معین نہیں جیسے قضا کے روزے یا نفل کے سوا رمضان کے اور یہی روزے ہیں شافعیہ کے نزدیک نہی تحریمی یعنے جبتک شوہر اجازت نہ دے تو ایسا روزہ حرام ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ مرد کو ہر وقت حق ہے کہ جب چاہے اس سے صحبت کرے اور عورت کو ضرور ہے کہ اوسکی فرمانبرداری کرے بغیر تاخیر و تامل کے اور روزہ کے سبب سے اس کار خیر میں خلل واقعہ ہوتا ہے لہذا بغیر اسکے حکم کے جائز نہیں سبحان اللہ اس شریعت غرہ اور ملت بیضا میں ہر ایک کے حق کی کیا رعایت ہو واہ واہ

بَابٌ فَضْلِ مَنْ ضَمَّ اِلَی الصَّدَقَةِ غَیْرَهَا مِنْ اَبْوَابِ الْبِرِّ

صدقہ سے اور چیز ملانے کا بیان عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ مِنْ مَالِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ یَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰی اَحَدٍ

يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے
خرچ کیا ایک جوڑا (یعنے دو پیسے یا دو روپیہ یا دو اشرفی) اپنے مال سے اللہ کی راہ میں پکارا جاوے گا جنت
میں کہ اے بندے اللہ کے یہاں آ تیرے لیئے یہاں خیر و خوبی ہے پھر جو نماز کا عاشق ہے وہ نماز کے دروازے
سے پکارا جائیگا اور جو جہاد کا عاشق ہے وہ جہاد کے دروازے سے اور جو صدقہ کا وہ صدقہ کے دروازے سے
اور جو روزہ کا وہ روزے کے دروازے سے ابوبکر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ جو سب دروازوں سے پکارا جاویگا
اوسکو کیا کام کرنا ضرور ہو کیا کوئی ایسا ہوگا جو سب دروازوں سے پکارا جاویگا آپنے فرمایا کہ ہاں اور میں اللہ کے فضل سے امید رکہتا ہوں کہ تم انہی میں ہو (ف) ایوں تو
ہر مومن سب قسم کی نیکیاں بجالاتا ہے مگر ہر شخص کی طبیعت میں ایک قسم کی نیکی کا شوق ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے بہادر
کو جہاد کا سخی کو صدقہ کا تو وہ اسے نیکی والوں میں گنا جاویگا اور یہ حدیث نے کمر توڑ دی روافض کی جو
طعن کرتے ہیں ابوبکر صدیق رضی پر یعنے یہ صاف نص اور تصریح ہے اسکی کہ خاتمہ آپکا حسن اور خوبی پر ہوگا اور جنت
میں ہر دروازے کے لوگ مشتاق ہوں گے کہ آپ ادہر سے آویں تو ہمکو فخر ہووے پھر جو جنت والوں کے باعث
افتخار کو برا جانے وہ آفت نار میں پڑکر خوار ہو اور ریان کے معنے سیر و آسودہ اور خنک کر دینے والا چونکہ روزہ دار
بھوکے پیاسے رہتے ہیں اسلیئے وہ دروازہ اُن کے لیئے خاص ہوا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِ
ترجمہ زہری سے یہی معنے مروی ہوا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ اَيْ فُلُ هَلُمَّ
فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ
تَكُوْنَ مِنْهُمْ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ایک
جوڑا خرچ کیا اللہ کی راہ میں بلاتے ہیں اوسکو سب خزانچی جنت کے ہر دروازے کے اور کہتے ہیں کہ اے فلانے آ تو
تو ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے شخص پر تو پھر کوئی خرابی نہیں آنے کی یا ایسے شخص کو تو
کچھ مشکل نہیں آپنے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ تم بھی اُن میں ہو یعنے سب دروازوں سے جنت کے پکارے جاؤ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا
قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ
اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ
فِيْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تم میں سے آج روزہ دار
ہے ابوبکر نے کہا میں آپنے فرمایا کون جنازہ کے ساتھ گیا ہے ابوبکر نے کہا میں آپنے فرمایا کس نے مسکین کو آج کھلا

کھلایا ہے ابوبکر نے کہا مینے آپنے فرمایا کون آج مریض کی عیادت کو گیا تھا ابوبکر نے کہا میں تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ سب کام ایک شخص میں جب جمع ہوتے ہیں تو وہ ضرور جنت میں جاتا ہے **ف** اس حدیث میں بعضے جاہل واعظ جو جمعہ کے دن کی قید لگاتے ہیں وہ محض بے اصل ہے **بَابُ** الْحَثِّ عَلَى الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْاِحْصَاءِ باب خرچ کرنے کی فضیلت اور گن گن رکھنے کی کراہت میں **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِي اَوِ انْضَحِي اَوِ انْضَحِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ **ترجمہ** اسما ابی بکر کی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھے گن گن کر دیگا (یعنے کم دے گا) **ف** راوی کو شک ہو کہ انفقی کہا یا اوسکے سوا اور لفظ کہا **عَنْ** اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْفَحِي اَوِ انْضَحِي اَوِ انْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِي فَيُوْعِيَ عَلَيْكِ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ نیت رکھ نہیں تو اللہ تجھپر نیت رکھیگا (یعنے نہ دیگا) **عَنْ** اَسْمَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** اسما کی وہی حدیث وہی معنے **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ فَقَالَ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوْعِي فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ **ترجمہ** اسما ابی بکر کی صاحبزادی رضی اللہ تعالی عنہا آئیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ ہی نہیں مگر جو زبیر میرے کو دیتے ہیں تو کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اسمیں سے کچھ صدقہ دوں آپنے فرمایا جتنا تم دے سکو اوتنا دو اور نیت نہ رکھو نہیں تو اللہ بھی تمہیں نہ دے کر نیت رکھیگا۔ **ف** زبیر کے دینے سے یہہ مراد ہے کہ جو انکی خرچ کو دیتے ہیں کہ اسمیں انہیں اختیار ہے یا اذن عرفی اون کا ہو خرچ کرنے اور صدقہ دینے کے لیے جیسے ہم اوپر کہہ آئے ہیں **بَابُ** الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِيْلِ وَلَا تَمْتَنِعْ مِنَ الْقَلِيْلِ لِاحْتِقَارِهِ تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اوسکو حقیر نجاننے کا بیان **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ **ترجمہ** ابوہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو کوئی تم میں سے اپنے ہمسایہ کو حقیر نجانے اگرچہ ایک بکری کا کھر ہی دے (یعنے نہ لینے والا اوسکو حقیر سمجھکر انکار کرے نہ دینے والا شرمندہ ہو کر دینے سے باز رہے) **بَابُ** فَضْلِ اِخْفَاءِ الصَّدَقَةِ صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَاَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا

عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ يَمِيْنُهٗ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہیں کہ اللہ انکو اپنے سایہ میں جگہہ دیگا (یعنے عرش کے نیچے) جسدن اوسکے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا ایک تو حاکم منصف (جو کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کوتوال وغیرہ) دوسرے وہ جوان جو اللہ کی عبادت کے ساتھ بڑھا ہو تیسرے وہ شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اوسکا مسجد میں لگا رہے چوتھے وہ دو شخص کہ محبت کریں آپسمیں اللہ کیواسطے اوسی کے لئے ملیں اور اوسی کے لئے جدا ہوں۔ پانچویں جو مرد ایسا متقی ہو کہ اوسے کوئی عورت حسب ونسب والی مالدار زنا کے لیے بلاوے اور وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور زنا سے باز رہے چھٹے جو صدقہ دے ایسا چھپا کر کہ داہنے کو خبر نہ ہو کہ بائیں ہاتھہ نے کیا خرچ کیا (اور یہ تصحیف ہے صحیح یہہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ داہنا کیا خرچ کرتا ہے) ساتویں جو اللہ کو اکیلے میں یاد کرے اور اوسکے آنسو ٹپک پڑیں (یعنی اللہ کی محبت یا خوف سے)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اور اوسمیں یہہ ہے کہ جو شخص مسجد سے نکلے اور دل اوسکا مسجد میں لگا ہو جبتک پھر لوٹ کر نہ جاوے

بَابُ بَيَانِ اَنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيْحِ الشَّحِيْحِ افضل صدقہ کسکا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اے رسول اللہ کے افضل اور ثواب میں بڑا صدقہ کونسا ہے آپنے فرمایا کہ صدقہ دیوے تو اور تو تندرست ہو اور حریص ہو اور خوف کرتا ہو محتاجی کا اور امید رکھتا ہو امیری کی وہ افضل ہے اور یہانتک صدقہ دینے میں دیر نہ کرے کہ جب جان حلق میں آجاوے تو کہنے لگے یہ فلانے کا ہے یہ مال فلانے کو دو اور وہ تو خود اب فلانے کا ہو چکا (یعنے تیرے مرتے ہی وارث لوگ لے لینگے **ف** ایسا صدقہ دینا گویا حلوائی کی دکان دادے کی فاتحہ ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَمَا وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّاَنَّهٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپنے فرمایا آگاہ ہو قسم ہے تیرے باپ کی

باقی حدیث وہی ہے **ف** اور حدیثوں میں اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کہانے کو منع اور شرک فرمایا ہے اور یہاں جو آپ سے قسم اُسکے باپ کی نکل گئی یہ عادت کی راہ سے زبان پر جاری ہو گئی تعمدًا اور قصدًا نہیں تھی قصدًا ایسی قسم کہانا منع ہے **عَنْ** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اوسمیں یہ ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے

بَاب بَیَانِ اَنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَاَنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا هِیَ الْمُنْفِقَةُ وَاَنَّ الْیَدَ السُّفْلٰی هِیَ الْاٰخِذَةُ اس باب میں یہہ بیان ہے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ...... سے بہتر ہے اور اس بیان میں کہ اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ پکڑنے والا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَذْکُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَالْیَدُ الْعُلْیَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَی السَّائِلَةُ ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منبر پر صدقہ کا ذکر کرتے تھے اور کسی سے سوال نہ کرنے کا اور فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے **عَنْ** حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَوْ خَیْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ ترجمہ حکیم بن حزام نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہ ہے جسکے بعد صدقہ دینے والا غنی رہے (یعنے یہ نہیں کہ سب مال لُٹا کر آپ فقیر ہو بیٹھے) اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور صدقہ پہلے اوسکو دے جسکا نان و نفقہ اپنے ذمے ہے (جیسے لونڈی غلام نوکر چاکر) **عَنْ** حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِیْبِ نَفْسٍ بُوْرِکَ لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَکْ لَهٗ فِیْهِ وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی ترجمہ حکیم نے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو آپ نے دیا میں نے پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا کہ یہ مال ہرا ہرا میٹھا میٹھا ہے سو جسنے اسکو لیا بغیر مانگے یا لیا دینے والے کی خوشی سے نہ آپ زبردستی تقاضا کر کے اوسمیں برکت ہوتی ہے اور جسنے اپنے نفس کو ذلیل کر کے لیا (یعنے سوال کر کے لجاجت کر کے) اوسمیں برکت نہیں ہوتی اور اوسکا حال ایسا ہوتا ہے کہ کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ عمدہ ہے نیچے کے ہاتھ سے۔ **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاَنْ تُمْسِکَهٗ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی ترجمہ ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اے بیٹے آدم کے تو جو چیز ضرورت سے زیادہ ہو اوسکو خرچ کرتا رہ یہہ بہتر ہے تیرے لیے اور اگر اوسکو
بھی روک رکھے جیسے ضرورت کے موافق کو روکتا ہے تو برائی تیرے حق میں اور تجھپر ملامت نہیں ضروری خرچ
کے موافق رکھنے میں اور صدقہ پہلے اسکو دے جسکا خرچہ تیرے ذمہ پر ہو اور اوپر کا ہاتہہ بہتر ہے نیچے کے
ہاتھ سے **بَابُ** النَّهْيِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ سوال کرنے کی برائی **عَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ
اَحَادِيْثَ اِلَّا حَدِيْثًا كَانَ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيْفُ النَّاسَ فِي اللّٰهِ وَسَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَآ اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَيْتُهٗ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَعْطَيْتُهٗ عَنْ مَسْئَلَةٍ
وَشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ **ترجمہ** حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بچو تم حدیث کی روایت
سے مگر وہ حدیثیں جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں تہیں اسلیئے کہ حضرت عمر لوگوں کو ڈرایا کرتے تھے اللہ
سے اور سنا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ جسکی بہلائی چاہتا ہے اوسکو دین کی
سمجھہ دیتا ہے اور سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے میں تو فقط خزانچی ہوں پہر جسکو میں
دل کی خوشی سے دوں (یعنے بغیر سوال اور لجاجت سائل کے) تو اسمیں اسکو برکت ہوتی ہے اور جسکو میں مانگنے
سے اور اوسکے ستانے سے دوں اسکا حال ایسا ہے کہ گویا کہاتا ہے اور پیٹ نہیں بہرتا **ف** حضرت معاویہ
کے زمانہ میں ممالک یہود و نصاریٰ کی فتح ہوئی اور روایات اہل کتاب کی لوگوں میں کثرت سے پہیلی اسلیئے
آپنے یہ حکم کیا کہ حضرت عمر کے زمانہ کی روایات کیطرف رجوع کرو کہ وہ زمانہ ربط و ضبط کا تہا اور غیر قوموں سے
اختلاط نہ تہا اور بعد اون کے پہر کتب حدیث مدون ہوگئی اور علم من جمیع الوجوہ محفوظ ہوگیا **عَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْئَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ
شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ **ترجمہ** حضرت معاویہ نے کہا کہ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم سوال میں ہٹ نہ کیا کرو اسلیئے کہ اللہ کی قسم مجھہ سے جو مانگتا ہے کوئی چیز
اور اسکے سوال کے سبب سے میرے پاس سے چیز خرچ ہوتی ہے اور میں اوسکو برا جانتا ہوں تو اوسمیں برکت
کیونکر ہوگی **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِيْ دَارِهٖ بِصَنْعَاءَ فَاَطْعَمَنِيْ مِنْ جَوْزَةٍ
فِيْ دَارِهٖ عَنْ اَخِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے وہب بن منبہ سے روایت کی اور کہا کہ میں انکے گہر گیا صنعا
میں اور مجھے انہوں نے اپنے احاطہ کے جوز کہلائے اور ان کے بہائی نے روایت کی کہ مینے سنا معاویہ بن ابی سفیان
سے کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر روایت بیان کی مثل اوسکی جو اوپر گذری **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ

ابی سفیان وھو یخطب یقول انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین وانما انا قاسم ویعطی اللہ ترجمہ حضرت معاویہ خطبہ پڑھتے تھے اور روایت کی کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسکی اللہ تعالی بھلائی چاہتا ہے اسکو دین میں سمجھ دیتا ہے اور میں تو بانٹنے والا ہوں اور دیتا تو اللہ ہے ف اس حدیث میں معلوم ہوا کہ دین میں سمجھ پیدا ہونے سے بہتری کوئی نہیں کہ اوس سے آدمی کی دنیا و آخرت دونوں درست ہو جاتی ہے پس ہر مسلمان کو اسمیں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور معلوم ہوا کہ دینے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی باوجود علو مرتبت اور رفع منزلت کے بانٹنے ہی والے ہیں پھر بدھو شہید کہ مر رہے ہیں ہر ہزاروں لوگ جو اولیا انبیا سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اولاد و روزگار مانگتے ہیں محض بددین اور جاہل ہیں عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین بھذا الطواف الذی یطوف علی الناس فتردہ اللقمۃ واللقمتان والتمرۃ والتمرتان قالوا فما المسکین یا رسول اللہ قال الذی لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن لہ فیتصدق علیہ ولا یسال الناس شیئا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو گھومتا رہتا ہے اور لوگوں کے گرد رہتا ہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور لیکر لوٹ جاتا ہے پھر لوگوں نے عرض کی کہ مسکین کون ہے اے رسول اللہ آپ نے فرمایا جسکو اتنا خرچ نہیں ملتا جو اوسکی ضروریات بشری کو کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اوسے مسکین جانتے ہیں کہ اسکو کچھ صدقہ دیں اور نہ وہ لوگوں سے کچھ مانگتا ہے ف بہت سوال و عیال والے غریب مسلمان ایسے ہی ہیں کہ باوجود محنت و مشقت کے اون کے ضروریات کے موافق نہیں ملتا اور تنگدست قرضدار رہتے ہیں ایسوں کو دینا اور ایسوں کی دلجوئی اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے اولی ہے ہر مالدار کو اسکا خیال ضرور ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین بالذی تردہ التمرۃ والتمرتان ولا اللقمۃ واللقمتان ان المسکین المتعفف اقرؤا ان شئتم لا یسالون الناس الحافا ترجمہ ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجور یا ایک دو لقمہ لیکر لوٹ جاتا ہے مسکین وہ ہے جو سوال نہیں کرتا تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتے نہیں لپٹ کر عن عطاء بن یسار وعبد الرحمن بن ابی عمرۃ انہما سمعا اباھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث اسمعیل ترجمہ وہی حدیث جو اوپر گذری دوسری سند سے مروی ہوئی عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال المسئلۃ باحدکم حتی یلقی اللہ ولیس فی وجہہ مزعۃ لحم ترجمہ عبداللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ تم میں کا آدمی مانگتا رہیگا یہانتک کہ اللہ سے ملیگا اور اسکے

موںہہ پر ایک ٹکڑا بھی گوشت کا نہ ہوگا یعنے حشر میں **ف** گوشت کا نہ ہونا چہرہ پر عبارت ہو گویا بے آبرو ہونی
اور رکمزوا ور ذلیل ہونے یعنے سوال موجب ذلت و بے آبروئی ہے **عَنْ** اَخِي الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ
وَلَمْ يَذْكُرْ مُزْعَةٌ ترجمہ زہری کے بھائی سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اسمیں گوشت کے ٹکڑے کا ذکر
نہیں **عَنْ** حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ ترجمہ حمزہ
رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا
رہتا ہے یہانتک کہ قیامت کے دن آویگا اور اوسکے موںہہ پر ایک بوٹی گوشت کی نہ ہوگی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ
جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو لوگوں سے مانگتا رہتا ہے اون کے مال اپنا مال بڑہانے (یعنے نہ ضرورت اور کفاف کے لیے) تو وہ چنگاریاں
مانگتا ہے پھر چاہے کم لے چاہے زیادہ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَاَنْ يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقَ بِهٖ وَيَسْتَغْنِيَ بِهٖ مِنَ النَّاسِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا
اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا اَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا
مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے اگر کوئی صبح کو جا کر ایک گٹھا لکڑی کا اپنی پیٹھ پر لادے
اور اوس سے صدقہ دے اور اپنا کام بھی نکالے کہ لوگوں کا محتاج نہ ہو یہ اُسکے لیئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں
سے مانگتا پھرے کہ وہ دیویں یا نہ دیویں اور بلا شبہہ اوپر کا ہاتھ افضل ہے نیچے کے ہاتھ سے اور پہلے صدقہ
اوسکو دے جو تیرے سر روٹی کھاتا ہے **عَنْ** قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ
فَيَبِيْعَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بَيَانٍ ترجمہ قیس نے کہا ہمارے پاس ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ آئے
اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم اگر کوئی صبحکو جاوے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیں
لاوے اور بیچے آگے وہی روایت کی جو اوپر گذری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّحْتَزِمَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِّنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ
اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی
لکڑی کا گٹھا لاوے اپنی پیٹھ پر اور اوسکو بیچے تو یہ اوسکے حق میں بہتر ہے سوال کرنے سے کسی شخص سے کہ
معلوم نہیں کہ وہ دیوے یا نہ دیوے **عَنْ** اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيْبُ الْاَمِيْنُ

اَمَّا هُوَ اِلَيَّ فَحَبِيْبٌ

وَاَمَّا هُوَ عِنْدِيْ فَاَمِيْنٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولٰئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ **ترجمہ** ابی ادریس خولانی ابو مسلم خولانی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ روایت کی مجھے ایک دوست امانتدار نے اور بیشک میرے دوست اور میرے نزدیک امانت دار ہیں عوف بن مالک اشجعی انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے نو یا آٹھ یا سات آدمی اور آپ نے فرمایا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم انہیں دنوں بیعت کر چکے تھے تو ہمنے عرض کی کہ ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں اے رسول اللہ تعالی کے پھر آپ نے فرمایا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمنے عرض کی کہ ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں آپ نے پھر فرمایا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر ہمنے اپنے ہاتھ بڑہائے اور عرض کیا کہ ہم تو بیعت اول کر چکے ہیں اب کس بات کی بیعت کریں آپ نے فرمایا کہ عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک کرو اوسکے ساتھ کسی کو اور نمازوں کی پنجگانہ اور اللہ کی فرمانبرداری کرو اور ایک بات چپکے سے کہی کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگو تو میںنے اونمیں سے بعضوں کو دیکھا کہ اونکا کوڑا اگر پڑتا تھا (یعنے اونٹ پر سے) تو کسی سے سوال نہ کرے کہ وہ اوٹھا دیوے **ف** یہ کمال ایفائے بیعت تھی اور نہایت درجہ کی پرہیزگاری اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ بہت بڑا درجہ ہے اور ابو مسلم جو اسحدیث کے راوی ہیں وہ بڑے زاہد ہیں اور کرامات اون کے مشہور ہیں اسلام لائے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اسود عنسی مردود جو دعوے نبوت کا کرتا تھا اوسنے اون کو آگ میں ڈال دیا اور وہ نہ جلے پھر لاچار ہو کر اُن کو چھوڑ دیا اور وہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے کہ آپ نے وفات فرمائی اور بڑے بڑے صحابہ سے ملاقات کی ہے مثل ابی بکر صدیق وغیرہ رضی اللہ عنہ کی اور اسپر اتفاق ہے محدثین اور مورخین اور ارباب سیر کا اور سمعانی نے انساب میں جو نقل کیا ہے کہ وہ حضرت معاویہ کے زمانہ میں ایمان لائے یہ غلط ہے باتفاق مورخین وغیرہم کے (النووی)

بَاب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ جسکو سوال جائز ہے اوسکا بیان **عَنْ** قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيْهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ

حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا ترجمہ قبیصہ نے کہا میں قرضدار ہوگیا تھا ایک بڑی رقم کا دینے دو قبیلوں کی اصلاح وغیرہ کے لیے یا کسی اور امر خیر کے واسطے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا تم ٹھہرو کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آوے تو ہم اسمیں سے کچھ تمکو دیں پھر آپنے فرمایا اے قبیصہ سوال حلال نہیں مگر تین شخصوں کو ایک تو وہ جو قرضدار ہو جاوے (یعنی کسی امر خیر میں) تو حلال ہو جاتا ہے اوسکو سوال یہانتک کہ ملجاوے اسکو اتنا مال پھر سوال سے باز رہے۔ دوسرے وہ کہ پہونچی ہو آفت اسکے مال میں کہ ضائع ہو گیا ہو مال اسکا تو حلال ہو جاتا ہے سوال اُسکو یہانتک کہ ملجاوے اسکو اتنی رقم کہ درست ہو جاوی اوسکی گذران راوی کو شک ہے کہ قوام فرمایا یا سداد معنے دونوں کے ایک ہیں تیسرا وہ کہ پہونچا ہو اوسکو فاقہ اور تین شخص عقل والوں میں سے اوسکی قوم کی گواہی دیں کہ اسکو بیشک فاقہ پہونچا ہے اسکو بھی سوال جائز ہے جبتک کہ اپنی گذران درست ہونے کے موافق نہ پاوے اور سوا ان لوگوں کے اے قبیصہ سوال حرام ہے اور سوا ان کے جو سوال کرنے والا ہے وہ حرام کہاتا ہے

بَابُ جَوَازِ الْاَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَّلَا تَطَلُّعٍ بے مانگے جو چیز آجائے اوسکا لینا کیسا ہے

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّي حَتّٰى اَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حضرت عمر سے روایت کی کہ حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... مجھکو کچھ مال دیا کرتے تھے اور میں کہتا تھا کہ جو مجھسے زیادہ احتیاج رکھتا ہو اوسکو عنایت کیجیے یہانتک کہ ایک بار مجھے آپنے کچھ مال دیا اور مینے عرض کیا کہ جسے مجھسے زیادہ حاجت ہو اوسی عنایت فرمائیے آپنے فرمایا اسکو لے لو اور اوس مال میں سے جو تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آجاوے اوسکو لے لیا کرو اور جو اسطرح نہ آوے اوسکا خیال بھی نہ کرو۔ **ف** شاید یہ مثل اسی حدیث سے نکلی ہے **مصرع** چیز کہ بے سوال رسد داده خداست ؏ اور اس حدیث سے کمال زہد اور بے رغبتی اور لاطمعی اور ایثار حضرت عمر کا معلوم ہوتا ہے اور اسمیں علماء کا اختلاف ہے کہ جسکو مال آجاوے اوسے قبول کرنا چاہیے یا نہیں اور اسمیں تین

مذہب ہیں اور صحیح و مشہور مذہب یہ ہو کہ سوا سلطان کے اور کا مال قبول کرنا مستحب ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور عطیہ سلطان کا سو بعضوں نے اسکو حرام کہا ہے اور بعضوں نے حلال۔ اور صحیح یہ ہے کہ عطایائے سلطانی میں مال حرام غالب ہو غرض اگر مال حرام غالب ہو تو لینا روا نہیں ورنہ خیر مباح ہے اور ایسا ہے جو ایسے شخص کے پاس مال آوے جو اوسکا مستحق نہیں اور اسمیں مال حرام غالب نہیں تو لینا روا ہے اگر لینے والے میں کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور بعضوں نے اس مباح کو واجب کہا ہے خواہ سلطان سے ہو یا اوسکے غیر سے اور بعضوں نے مستحب کہا ہے سلطان کے عطیہ کو نہ اوسکے عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْعَطَاءَ فَيَقُوْلُ لَهُ عُمَرُ اَعْطِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا يَسْأَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا اُعْطِيَهُ ترجمہ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب کو کچھ مال دیا کرتے تھے اور وہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ کسی ایسے شخص کو عنایت کیجیے جو مجھسے زیادہ احتیاج رکھتا ہو تو ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال لے لو اور اپنے پاس رکھو خواہ صدقہ دیدو اور جو اس قسم کے مال سے تمہارے پاس آوے اور تمنے اوسکی خواہش کی ہوا ورنہ مانگا ہو تو اوسکو لے لیا کرو اور اپنے دل سے خواہش نہ کیا کرو سالم نے کہا اسی سبب سے ابن عمر کسی سے کچھ نہ مانگتے اور اگر کوئی دیتا تھا تو پھیر نہ دیتے تھے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ اَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ ترجمہ ابن ساعدی سے روایت ہو کہ انہوں نے کہا مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کا عامل کیا جب میں فارغ ہوا اور صدقہ کا مال انکو لا کر دیدیا تو مجھے کچھ اجرت دینے کا حکم کیا مینے کہا مینے تو اللہ کے واسطے یہہ کام کیا ہے اور مزدوری میری اللہ پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جو دیتا ہوں لے لو ایک بار مینے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ تحصیلا تھا اور آپنے مجھے بھی کچھ اُجرت دی اور مینے بھی ایسا ہی کہا ہے جیسے تمنے کہا سو مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

بغیر مانگے تمہارے کچھ ملے تو کہاؤ اور صدقہ دو عن بکیر ابن الاشج عن بسر بن سعید عن ابن الساعدی
انہ قال استعملنی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الصدقۃ بمثل حدیث اللیث ترجمہ یہی
روایت اس دوسری سند سے مروی ہوئی۔ باب کراھۃ الحرص علی الدنیا حرص دنیا کی مذمت عن
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلب الشیخ شاب علی حب اثنتین
حب العیش والمال ترجمہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھے کے جینے اور مال کی حرص
جوان ہے ف یہ مصرع اس حدیث کے موافق ہے مصرع مرد چوں پیر شود حرص جواں میگردد عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلب الشیخ شاب علی حب اثنتین طول
الحیاۃ وحب المال ترجمہ ابوہریرہ سے وہی روایت ہے مروی ہوئی اسمیں طول کا لفظ زیادہ ہے عن
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھرم ابن ادم ویشب منہ اثنتان
الحرص علی العمر ترجمہ مضمون وہی ہے عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بنحوہ ترجمہ وہی روایت ہے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
بمثلہ ترجمہ وہی روایت ہے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لو کان لابن ادم وادیان من مال لابتغی وادیا ثالثا ولا یملأ جوف ابن ادم الا التراب و
یتوب اللہ علی من تاب ترجمہ انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کے دو جنگل ہوں مال
کے تو بھی وہ تیسرا ڈھونڈہتا رہتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتی آدمی کا مگر مٹی اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے
یعنے جو دنیا کی حرص سے باز آوے اوسے گنج قناعت عطا فرماتا ہے ف یہ شعر اس حدیث کے موافق ہے۔
شعر گفت چشم تنگ دنیا دار را ۔ یا قناعت پر کند یا خاک گور ۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فلا ادری اشیء انزل ام شیء کان یقولہ
بمثل حدیث ابی عوانۃ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے تھے یہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ آپ پر یہ بات اوتری تھی یا خود فرماتے تھے پھر بیان کی روایت ابوعوانہ
کی جو اوپر گذری عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو ان
لابن ادم وادیا من ذھب احب ان لہ وادیا اخر ولن یملأ فاہ الا التراب واللہ یتوب علی من تاب
ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا اگر آدمی کو
ایک جنگل سونے کا ہو تو بھی آرزو کرے کہ دوسرا اور ہوا اور اسکا منہ نہیں بھرتی مگر مٹی گور کی اور
اللہ رجوع کرتا ہے اوسکی طرف جو توبہ کرے عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول سمعت رسول اللہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِلْاً وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ اِلَیْهِ مِثْلُهٗ وَلَا یَمْلَاُ نَفْسَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ یَتُوْبُ عَلٰی مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَ اَمْ لَا قَالَ وَفِیْ رِوَایَةِ زُهَیْرٍ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ یَذْکُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر آدمی کا ایک میدان مال سے بھرا ہو تو بھی چاہے کہ اوسی کے برابر اور ہو اور آدمی کا جی کسی چیز سے نہیں بھرتا سو مٹی کے اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے ابن عباس نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں اور زہیر کی روایت میں ہے کہ میں نہیں جانتا قرآن میں سے ہے یا نہیں اور ابن عباس کا نام نہیں لیا عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ بَعَثَ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰی قُرَّآءِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ اِلَیْهِ ثَلٰثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَءُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ اَنْتُمْ خِیَارُ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ فَاتْلُوْهُ وَلَا یَطُوْلَنَّ عَلَیْکُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوْا قُلُوْبُکُمْ کَمَا قَسَتْ قُلُوْبُ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ وَاِنَّا کُنَّا نَقْرَاُ سُوْرَةً کُنَّا نُشَبِّهُهَا فِی الطُّوْلِ وَالشِّدَّةِ بِبَرَآءَةٍ فَاُنْسِیْتُهَا غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی وَادِیًا ثَالِثًا وَلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَکُنَّا نَقْرَاُ سُوْرَةً کُنَّا نُشَبِّهُهَا بِاِحْدَی الْمُسَبِّحَاتِ فَاُنْسِیْتُهَا غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ فَتُکْتَبُ شَهَادَةً فِیْ اَعْنَاقِکُمْ فَتُسْاَلُوْنَ عَنْهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ ابی الاسود نے کہا ابو موسے اشعری رضی اللہ تعالی عنہ نے بصرہ کے قاریوں کو بلوا بھیجا اور وہ سب تین سو قاری اُنکے پاس آئے اور اُنہوں نے قرآن پڑھا اور ابو موسے نے اُن سے کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگوں سے بہتر ہو اور وہاں کے قاری ہو سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گذر جانے سے سست نہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جاویں جیسے تم سے اگلوں کے دل سخت ہو گئے۔ اور ہم ایک سورة پڑھا کرتے تھے جو طول میں اور سخت وعیدوں کے برارت کے برابر تھی پھر میں اسے بھول گیا مگر اتنی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے دو میدان ہوتے مال کے تب بھی تیسرا ڈہونڈتا رہتا اور آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا مگر مٹی سے اور ہم ایک سورت اور پڑہتے تھے اور اوسکو مسبحات میں کی ایک سورت کے برابر جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا مگر اسمیں سے یہ آیت یاد ہے اے ایمان والو کیوں تم کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہیں وہ تمہاری گردنوں میں لکھہ دی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اسکا سوال ہوگا تمسے قیامت کے دن ف ان سب حدیثوں میں مذمت دنیا کی حرص کی اور برائی ہے دنیا کے بہت چاہنے کی اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے شعر اہل دنیا کافران مطلق اند + روز و شب در زق زق و در بق بق اند ٭ اور بشارت ہے حضرت انسان کو کہ بے مرے ان کا پیٹ نہیں بھرتا اگرچہ سونے کی اینٹوں سے انکا

گھر بھر جاوے **بَابُ** فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا قناعت کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی
النَّفْسِ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیری سامان
بہت ہونے سے نہیں ہے بلکہ امیری دل سے ہے **ف** یعنی سامان دنیا بہت ہے مگر آدمی پر حرص غالب
ہے جب بھی امیر نہیں اور دل غنی ہے تو بے مال کے بھی بے پرواہ ہے **بَابُ** التَّحْذِیْرِ مِنَ الْاِغْتِرَارِ
بِزِیْنَةِ الدُّنْیَا وَمَا یُبْسَطُ مِنْهَا دنیا کی زینت پر مغرور نہ ہونے کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللهِ مَا اَخْشٰی
عَلَیْکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا یُخْرِجُ اللهُ لَکُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَیَاْتِی الْخَیْرُ
بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ
اَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَیْرَ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ اَوَ خَیْرٌ هُوَ اِنَّ
کُلَّ مَا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَةَ الْخَضِرِ اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا
اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثَلَطَتْ اَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَکَلَتْ فَمَنْ یَاْخُذْ مَالًا بِحَقِّهٖ یُبَارَكْ
لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ یَاْخُذْ مَالًا بِغَیْرِ حَقٍّ فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ ترجمہ ابوسعید نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر لوگوں میں وعظ کہا اور فرمایا اللہ کی قسم اے لوگو میں تمہارے لئے اور کسی
چیز سے نہیں ڈرتا ہوں مگر اس سے جو اللہ نکالتا ہے تمہارے لئے دنیا کی زینت تو ایک شخص نے عرض کی کہ
یا رسول اللہ کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا ہے (یعنے دنیا کی دولت اور حکومت آنا اور اسلام کی ترقی ہونا تو خیر ہی
اسکا نتیجہ برا کیونکر ہوگا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے تھوڑی دیر پھر فرمایا تم نے کیا کہا پھر اوسکے
سوال کو پوچھ لیا کہ کہیں بھول نہ گیا ہو تو مطابقت جواب کی سوال کے ساتھ اوسکی سمجھ میں نہ آوے اور
عرض کی اے رسول اللہ کے کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ نہیں خیر کا نتیجہ تو خیر ہی ہوتا ہے مگر اتنی
بات ہے کہ بہار کے دنوں میں جو سبزہ اوگتا ہے (اور اوسے تم خیر بھی جانتے ہو) وہ نہیں مارتا ہے ہیضہ
سے اور نہ قریب المرگ کرتا ہے مگر ہرا چرنے والے کو کہ وہ کھا جاتا ہے یہانتک کہ اوسکی کوکھیں پھول جاتی
ہیں اور سورج کے سامنے ہو کر پتلا ہگنے لگتا ہے یا موتنے لگتا ہے پھر جگالی کرنے لگتا ہے اور پھر چرنے
جاتا ہے (یہانتک کہ اسی لوٹ پوٹ میں ایک دن مرجاتا ہے) یہی حال اس مال کا ہے کہ جو اوسکو حق کے
ساتھ لیتا ہے اوسکو برکت ہوتی ہے اور جو ناحق طور پر لیتا ہے اوسکی مثال ایسی ہی ہوتی ہے کہ کھاتا جاتا
ہے اور پیٹ نہیں بھرتا (جیسے اوس ہرے چرنے والے کا) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ

صلى الله عليه وسلم قال اخوف ما اخاف عليكم ما يخرج الله لكم من زهرة الدنيا قالوا وما زهرة
الدنيا يا رسول الله قال بركات الارض قالوا يا رسول الله وهل ياتی الخير بالشر قال لا ياتی
الخير الا بالخير لا ياتی الخير الا بالخير لا ياتی الخير الا بالخير ان كل ما انبت الربيع يقتل او
يلم الا اكلة الخضر فانها تاكل حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس ثم اجترت
وبالت وثلطت ثم عادت فاكلت ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بحقه ووضعه فی
حقه فنعم المعونة هو ومن اخذه بغير حقه كان كالذی ياكل ولا يشبع ترجمہ وہی روایت دوسری
سند سے مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا کہ خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے اور اخیر میں فرمایا
جسنے اُسکو یعنے مال کو حق کی راہ سے لیا اور راہ حق میں رکھا تو کیا خوب مدد اوس سے ملتی ہے یعنے
درجات عالیہ صدقات وخیرات اور مبرات اوسکو عنایت ہوتے ہیں باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا
عن ابی سعيد الخدری قال جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر وجلسنا حوله فقال
ان مما اخاف عليكم بعدی ما يفتح الله عليكم من زهرة الدنيا وزينتها فقال رجل او ياتی
الخير بالشر يا رسول الله قال فسكت عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل ما شانك تكلم
رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يكلمك قال ورائينا انه ينزل عليه فافاق يمسح عنه الرحضاء
وقال ان هذا السائل وكانه حمده فقال انه لا ياتی الخير بالشر وان مما ينبت الربيع يقتل او
يلم الا اكلة الخضرة فانها اكلت حتى اذا امتلات خاصرتاها استقبلت عين الشمس
فثلطت وبالت ثم رتعت وان هذا المال خضر حلو ونعم صاحب المسلم هو لمن اعطى منه المسكين
واليتيم وابن السبيل او كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وانه من ياخذه بغير حقه كالذی
ياكل ولا يشبع ويكون عليه شهيدا يوم القيمة ترجمہ ابو سعید نے وہی روایت بیان کی مگر یہ بات زیادہ
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے تھے اور آگے آپ نے وہی مضمون
فرمایا دنیا کی زینت کا تب ایک شخص نے عرض کی کہ کیا خیر کا نتیجہ شر ہوتا ہے آپ چپ ہو رہے لوگوں نے
اوس شخص سے کہا تو نے کیوں ایسی بات کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے بات نہ کی اور
ہمکو خیال ہوا کہ آپ پر وحی اُترتی ہے اتنے میں آپنے پسینہ پونچھا اور فرمایا اس سائل نے اچھی بات کہی
پھر آپ نے وہی مثال سبزہ چرنے والے کی بیان کی اور فرمایا یہ مال ہرا ہے میٹھا ہے اور بہت اچھا
رفیق ہے اوس مسلمان کا جو مسکین کو اور یتیم اور مسافر کو دیا اور کچھہ فرمایا اخیر میں یہہ فرمایا کہ وہ مال اوسپر
قیامت کے دن گواہ ہوگا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا ف اس حدیث میں آپنے اپنی امت مرحومہ کو

دنیا کی زینت اور کثرت سے ڈرایا اور اُن کو ڈرایا جنکو مال حلال ہاتھ آوے اور راہ حق میں خرچ ہو ان ملاعین دنیا کا تو ذکر ہی نہیں جو مال حرام اکٹھا کرتے ہیں اور اپنے پیٹوں میں آگ بھرے ہیں اور سائل نے پوچھا کہ خیر کا انجام شر کیونکر ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں یہہ ٹھیک ہو مگر دنیا کی زینت خیر حقیقی نہیں بلکہ اسمیں بندوں کا امتحان اور فتنہ ہے کہ اسمیں مشغول ہو کر ہزاروں خدا کو بھول جاتے ہیں اور آپسمیں بغض اور نفسانیت پیدا کرتے ہیں پھر اوسپر سبزہ کی مثال فرمائی کہ گو بظاہر پانی کا برسنا اور سبزہ کا ہونا زندگی کا باعث ہے مگر بدپرہیز جانوروں کے لیئے وہی سبب ہلاکت کا ہوتا ہے **باب** فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلٰی کُلِّ ذٰلِکَ صبر وقناعت کی فضیلت **عَنْ** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاھُمْ ثُمَّ سَاَلُوْہُ فَاَعْطَاھُمْ حَتّٰی اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَہٗ قَالَ مَا یَکُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَّصْبِرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ مِّنْ عَطَاءٍ خَیْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا چند لوگوں نے انصار کے کچھ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے انکو دیا انہوں نے پھر مانگا پھر دیا یہانتک کہ جب تمام ہو گیا جو کچھ آپ کے پاس تھا تو آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے دریغ نہیں کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ اسکو بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پرواہ رکھے اللہ اسکو بے پرواہ کر دیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالے اللہ اوسپر صبر آسان کر دیتا ہے اور کوئی عطائے الٰہی بہتر اور کشادگی والی صبر سے زیادہ نہیں **ف** اس حدیث میں قناعت اور صبر اور تنگی دنیا پر راضی رہنے کی تعلیم اور ترغیب ہے **عَنْ** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** زہری سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہوئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ **ترجمہ** عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مراد کو پہونچا اور چھٹکارا پایا اوسنے جو اسلام لایا اور موافق ضرورت کے رزق دیا گیا اور اللہ تعالٰے نے اُسکو اپنی روزی پر قناعت دی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ محمد کے تابعوں کی روزی موافق ضرورت کے رکھ **ف** یعنی دنیا کی طمطراق اور ساز و براق اور حمل اثقال کے تحمل شاق اور زبردستی کی دھوم دھام اور ہجوم عوام اور ناحق کے نق نق اور اہل معاملات کی بق بق سے محفوظ رکھ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موافق ضرورت کے روزی

ملنا فقر اور غنی دونوں سے افضل ہے خیر الامور اوسطہا اور قوت اہل لغت کے نزدیک سدرمق کو کہتے ہیں اور اس سے دنیا کم رکھنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور کفایت کرنے کی قوت لا یموت پر **بَابُ** اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ وَمَنْ يُخَافُ عَلٰى اِيْمَانِهٖ اِنْ لَّمْ يُعْطَ وَاِحْتِمَالِ مَنْ سَاَلَ بِجَفَاءٍ لِجَهْلِهٖ وَبَيَانِ الْخَوَارِجِ وَاَحْكَامِهِمْ باب دل پرچانے والوں کا اور خوارج کا بیان **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانَ اَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِيْ اَنْ يَّسْاَلُوْنِيْ بِالْفُحْشِ اَوْ يُبَخِّلُوْنِيْ فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ ترجمہ حضرت عمر رضی الله تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے کچھ صدقہ کا مال تقسیم کیا اور مینے عرض کی کہ یا رسول الله قسم الله کی اوسکے مستحق اور لوگ تھے آپنے فرمایا اُنہوں نے مجھے مجبور کیا دو باتوں میں کہ یا تو یہ مجھسے بیحیائی سے مانگیں یا میں اُن کے آگے بخیل ٹھیروں سو میں بخل کرنے والا نہیں ہوں **ف** غرض یہ کہ انہوں نے مجھے بہت الحاح سے سوال کیا بسبب ضعف ایمان کے اور اگر میں اُن کو نہ دیتا تو بخیل کہتے اسحدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلوں اور سخت دل او ضعیف الایمان لوگوں سے مدارات کرنا ضرور ہے اور اس مصلحت سے اُن کو مال دینا روا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً فَنَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ ترجمہ انس بن مالک رضی الله تعالی عنہ نے کہا میں رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپ ایک نجران (شہر کا نام ہے) کی چادر اوڑھی ہوئی تھی جسکا کنارہ موٹا تھا اور آپ کو ایک گاؤں کا آدمی ملا اور آپ کو چادر سمیت کھینچا بہت زور سے کہ مینے دیکھا آپ کی گردن کے موہرے پر چادر کا نشان بنگیا اور اسکا حاشیہ گڑ گیا اوسکے زور سے کھینچنے کے سبب سے پھر کہا اے محمد حکم کرو میرے لیئے اس مال میں سے کچھ دینے کا جو الله کا دیا آپ کے پاس ہے سو رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اوسکی طرف دیکھا اور ہنسے اور حکم کیا اُسکو کچھ دینے کا **ف** اور اوسکی اس گاؤدی پر کچھ غصہ نہ فرمایا یہ کمال خلق اور حلم تھا آپکا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلوں کی گستاخیوں اور بے ادبیوں پر حلم وصبر و درگذر کرنا اور اُن کے سوء ادب کے بدلے میں اُن سے احسان کرنا چاہیئے اور خوش خلقی سے برتنا چاہیئے جیسے آپ ہنس دئے اور اوسکو کچھ دلوا بھی دیا اور اس سے ہنسنے کا جواز بھی سمجھا گیا **عَنْ** اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ جَبَذَهُ إِلَيْهِ جَبْذَةً رَجَعَ
نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ فَجَاذَبَهُ حَتّٰى انْشَقَّ الْبُرْدُ وَحَتّٰى بَقِيَتْ
حَاشِيَتُهُ فِيْ عُنُقِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اسحق سے بذریعہ انس کے وہی روایت مروی ہے
اور عکرمہ بن عمار کی روایت میں یہ مضمون زیادہ ہے کہ اس اعرابی نے ایسا کھینچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوس اعرابی کے گلے سے لگ گئے اور ہمام کی روایت میں یہہ ہے کہ ایسا کھینچا کہ چادر مبارک پھٹ گئی
اور کنارہ اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں رہ گیا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا عَنِ
الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ
يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ
قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ
فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ ترجمہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ تقسیم کیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں اور مخرمہ کو کوئی نہ دے تب مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو میں اُن کے ساتھ گیا اور اُنہوں نے کہا تم گھر جاکر اونہیں بلادو بیٹے حضرت
کو بلایا آپ نکلے اوسمیں کی ایک قبا اوڑھے ہوئی اور فرمایا کہ یہ مینے تمہارے واسطے رکھ چھوڑی تھی اور پھر
آپنے مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا مخرمہ خوش ہوگئے۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمَتْ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِيْ أَبِيْ مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسٰى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهُ شَيْئًا
قَالَ فَقَامَ أَبِيْ عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ مَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيْهِ
مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ ترجمہ مسور نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں
آئیں اور مجھ سے میرے باپ مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو شاید ہمکو بھی اُسمیں سے کچھ دیں
غرض میرے باپ دروازے پر کھڑے رہے اور بات کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز
پہچانی اور نکلے اور آپ کے پاس ایک قبا تھی اور آپ اسکے پھول بوٹوں کی طرف نظر کرتے تھے اور
فرماتے تھے یہ مینے تمہارے لئے اُٹھا رکھی تھی یہ مینے تمہارے لئے اُٹھا رکھی تھی۔ ف اسی میں سخاوت
جود و بذل و عطا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے اور اپنے یاروں کا خیال رکھنا اور انکی
دلجوئی اور مدارات عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ أَعْطٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا
وَأَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ
إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللهِ

اِنِّی لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَکَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَعْلَمُ فِیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَکَ
عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰہِ اِنِّی لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَکَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَعْلَمُ فِیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ مَالَکَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰہِ اِنِّی لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ اِنِّی لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُہٗ اَحَبُّ
اِلَیَّ مِنْہُ خَشْیَۃَ اَنْ یُّکَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْھِہٖ وَفِیْ حَدِیْثِ الْحُلْوَانِیِّ تَکْرَارُ الْقَوْلِ مَرَّتَیْنِ ترجمہ
سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور میں بھی اون میں بیٹھا تھا او
آپنے ایک شخص کو چھوڑ دیا جو میرے نزدیک اُن سب سے اچھا تھا سو میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اُسکو کیوں نہیں دیتے میں اُسے
اللہ کی قسم مومن جانتا ہوں آپ نے فرمایا شاید مسلم ہو پھر میں تھوڑی دیر چپ رہا
اور پھر اوسکی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی غلبہ کیا اور پھر مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ
اسے کیوں نہیں دیتے اُسکو اللہ کی قسم میں اُسے مومن جانتا ہو آپنے فرمایا شاید مسلم ہو
پھر تیسری بار میں آپنے فرمایا کہ اکثر ایک کو دیتا ہوں اور دوسرا میرے نزدیک اُس سے
اچھا ہوتا ہے اسخیال سے کہ اگر میں اُسے نہ دونگا تو یہ اوندھے مونہہ دوزخ میں چلا جائے گا اور حلوانی
کی روایت میں وہ قول جو تین بار مروی ہوا وہی بار ہے **ف** اسمیں صاف تصریح ہے کہ ضعیف الایمان
لوگوں کو اسلیئے دیتا ہوں کہ وہ تکلیف پاکر ایمان سے پھر نہ جائیں اور حالانکہ کامل الایمان موجود ہوتے ہیں کہ
وہ ہرگز تکلیف کے خوف سے دین سے پھرنے والے نہیں اور انہیں کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہیں عَنِ الزُّھْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَلٰی مَعْنٰی حَدِیْثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ ترجمہ زہری سے دوسری سند
سے یہی مضمون مروی ہوا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُحَدِّثُ ھٰذَا یَعْنِیْ حَدِیْثَ الزُّھْرِیِّ
الَّذِیْ ذَکَرْنَا فَقَالَ فِیْ حَدِیْثِہٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ بَیْنَ عُنُقِیْ وَکَتِفِیْ ثُمَّ
قَالَ اَقِتَالًا اَیْ سَعْدُ اِنِّی لَاُعْطِی الرَّجُلَ ترجمہ محمد بن سعد سے یہی روایت زہری کی مروی ہوئی اوسمیں
اتنی بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور شانے کے بیچ میں ہاتھ مارا اور فرمایا
کیا لڑتے ہوا سے سعد پھر آگے وہی بات فرمائی (یعنی آپنے محبت سے فرمایا کہ کیا تم ہم سے لڑتے ہو حالانکہ اونکی
کیا مجال تھی جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑتے) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَاسًا
مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا یَوْمَ حُنَیْنٍ حِیْنَ اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَمْوَالِ ھَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ رِجَالًا مِّنْ قُرَیْشٍ الْمِائَۃَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَیَتْرُکُنَا وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِھِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ لَهُ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ فَقَالُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ رَضِينَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَثَرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالُوا سَنَصْبِرُ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چند لوگوں انصار کے نے حنین کے دن کہا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اموال ہوازن میں سے کچھ مال بغیر لڑے بھڑے دلوا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو قریش میں سے سو اونٹ دیے تو انصار کے لوگ کہنے لگے اللہ اپنے رسول کو بخشے کہ وہ قریش کو دیتے ہیں ہمیں چھوڑ کر اور ہماری تلواریں ابھی تک قریش کا خون ٹپکا رہی ہیں انس بن مالک نے کہا کہ اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور انکو ایک چمڑے کے خیمہ میں جمع کیا پھر جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہونچی ہے تب اُن میں سے سمجھ دار لوگوں نے کہا کہ جو ہم میں فہمیدہ لوگ ہیں یا رسول اللہ اونہوں نے تو کچھ بھی نہیں کہا اور بعضے کم سن لوگ ہم میں کے بولے اللہ بخشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہمکو نہیں دیتے اور ہماری تلواریں اون کے خون ابھی تک ٹپکا رہے ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بعضے ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی کافر تھے اُن کا دل خوش کرنے کو اور تم لوگ خوش نہیں ہوتے اس سے کہ لوگ مال لیکر اپنے گھر چلے جاویں اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ سو البتہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ جو تم لیکر گھر جاؤ گے وہ اوس سے بہتر ہے جو وہ لیکر گھر جائینگے (البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ساری دنیا سے بہتر ہے) پھر سب انصار نے کہا ہاں یا رسول اللہ ہم راضی ہوئے پھر آپ نے فرمایا آگے تم پر اور بہت لوگ مقدم کیے جاوینگے (یعنی تمہیں چھوڑ کر اوروں کو دینگے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملاقات کرو تم اللہ سے اور اُسکے رسول سے کہ میں حوض (کوثر) پر ہونگا اُنہوں نے کہا اب ہم صبر کرینگے (بعون اللہ وقوتہ) **فائدہ** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے ذکر کیا کہ اس حدیث میں یہ تصریح نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خمس (یعنی پانچواں حصہ) نکالنے کے قبل دیا یا جو دیا اوسکو خمس میں نہیں گنا

اور باقی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے اونکو خمس میں سے دیا ہے اور اون سے معلوم ہوتا ہے کہ امام
کو خمس کا اختیار ہے کہ جسطرح چاہے خرچ کرے اور جنکو چاہے اُسمیں سے زیادہ دے یا ایک شخص کو اُسمیں
سے بہت کچھ دیدے اُور اسیطرح امام کو اختیار ہے کہ خمس کو مصالح مومنین میں خرچ کرے اور ... چاہے
تو کسی مالدار کو بہت کچھ دیدے کسی مصلحت کی نظر سے اور انصار سے فرمایا کہ آگے جو حکام ہونگے
وہ تمکو چھوڑکر اوروں کے تئیں اموال دنیاوی دیا کرینگے سو تم کو ضرور ہے کہ نعماء اُخروی پر نظر رکھو اور
مجھسے حوض کوثر پر ملنے کا خیال باندھے رہو اور ابھی سے صبر کی عادت ڈالو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَا اَفَاءَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ
بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ فَاَمَّا اُنَاسٌ حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ ترجمہ انس بن مالک
سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اوسی روایت کی مثل جو گذری اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ انس
نے کہا پھر ہم لوگ صبر نہ کر سکے اور اُناس منا میں منا کا لفظ نہیں کہا باقی مضمون وہی ہے کہا مسلم
نے اور روایت کی ہم سے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب نے اون سے ابن شہاب کے بھتیجے نے
اون سے اُنکے چچا نے اُن سے انس بن مالک نے اور روایت کی حدیث مثل اُسکی (جو گذری) اور اُس میں
بھی ہے کہ انس نے کہا پھر ہم صبر نہ کر سکے جیسے روایت یونس کی ہے زہری سے (جو اوسکے اوپر گذری)
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ
اَفِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ اُخْتِ
الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ
اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ
النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو ایک جگہہ جمع کیا اور فرمایا تم میں کوئی غیر ہے انہوں نے کہا نہیں
مگر ایک ہماری بہن کا لڑکا آپنے فرمایا بہن کا لڑکا قوم میں داخل ہے پھر فرمایا قریش نے ابھی جاہلیت
کو چھوڑا ہے اور ابھی مصیبت سے نجات پائی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اُنکی فریادرسی کروں اور اون کی
دلجوئی کروں اور کیا تم خوش نہیں ہوتے ہو کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاویں اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر
جاؤ (باقی رہی میری محبت اور رفاقت تمہارے ساتھ وہ تو ایسی ہے) کہ اگر سب لوگ ایک میدان کی راہ
لیں اور انصار ایک گھاٹی کی (جو دو پہاڑوں کے بیچ میں ہو) تو میں انصار ہی کی گھاٹی میں جاوں
اور اون کا ساتھ کبھی نہ چھوڑوں (**ف** اس حدیث میں فضیلت انصار کی اور محبت رسول اللہ کی اُنکی

ساتھ معلوم ہوئی **عَنْ** اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قُسِمَ الْغَنَائِمُ فِيْ
قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ وَاِنَّ غَنَائِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ
فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ مَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ قَالُوْا هُوَ الَّذِيْ
بَلَغَكَ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ قَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا اِلىٰ بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلىٰ بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَ
الْاَنْصَارِ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب مکہ فتح ہوا تو غنیمت قریش میں بانٹی گئی اور انصار نے کہا
یہہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ ہماری تلواریں خون بہاویں اور غنیمت یہہ لوگ لیجاویں اور یہہ خبر حضرت کو پہونچی
سو آپنے انکو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھے تم سے پہونچی ہے انہوں نے عرض کی کہ ہاں وہی بات
ہے جو آپکو پہونچی اور وہ لوگ کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے تب آپ نے فرمایا کیا تمکو خوش نہیں آتا کہ اور لوگ
دنیا لیکر اپنے گھر جاویں اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ اور میرا حال تو یہہ ہے کہ اگر اور لوگ ایک میدان
کی راہ لیں یا گھاٹی کی اور انصار ایک وادی یا گھاٹی کی تو میں انصار کی وادی میں چلوں یا اونہی کی گھاٹی
میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِذَرَارِيِّهِمْ
وَنَعَمِهِمْ وَمَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ اٰلَافٍ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى
بَقِيَ وَحْدَهُ قَالَ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ الْتَفَتَ عَنْ يَمِيْنِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ
قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا
رَسُوْلَ اللهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ
قَالَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَصَابَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا
فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ
يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ
النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ تَحُوْزُوْنَهُ اِلىٰ بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ رَضِيْنَا قَالَ فَقَالَ لَوْ
سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَاَخَذْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ قَالَ هِشَامٌ فَقُلْتُ يَا اَبَا حَمْزَةَ
اَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَاَيْنَ اَغِيْبُ عَنْهُ ترجمہ انس نے کہا جب حنین کا دن ہوا ہوازن اور غطفان اور
اور قبیلوں کے لوگ اپنی اولاد اور جانوروں کو لیکر آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار
غازی تھے اور مکہ کے لوگ بھی جن کو طلقا کہتے ہیں

پھر یہ سب ایک بار پیٹھ دیدئے یہانتک کہ حضرت اکیلے رہ گئے اور اوس دن دو آوازیں دیں کہ اون کے بیچ میں کچھ نہیں کہا پہلے داہنی طرف آپنے منھ کیا اور پکارا کہ اے گروہ انصار کے تو انصار نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں ای رسول اللہ کے آپ خوش ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں پھر آپ نے بائیں طرف منہہ کیا اور پکارا کہ ای قوم انصار کے تو انہوں نے پھر جواب دیا اور کہا کہ ہم حاضر ہیں ای رسول اللہ کے آپ خوش ہوں کہ ہم آپکے ساتھ ہیں اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے او سدن اوتر پڑے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اسمقام بندگی سے بڑھ کر کوئی فخر کا مقام نہیں شیخ اکبر نے اسکی خوب تصریح کی ہے کہ مقام عبدیت خاص ہے انبیا کے واسطے اور کسیکو اسمقام میں مشارکت نہیں سبحان اللہ اللہ کا بندہ ہونا کتنی بڑی نعمت ہی کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے بیت داغ غلامیت کرد پایہ خسرو بلند صد رو ولایت شود بندہ کہ سلطان خرید ؛؛ اور اوسکا رسول او شکست کھا گئے مشرک لوگ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت لوٹ کا مال ہاتھ آیا اور آپ نے اوسکو مہاجرین میں تقسیم کر دیا اور مکہ کے لوگوں میں اور انصار کو اسمیں سے کچھ نہ دیا تب انصار نے کہا کہ کٹھن گھڑی میں تو ہم بلائے جاتے اور لوٹ کا مال اوروں کو دیا جاتا ہے اور آپ کو یہ خبر لگی سو آپنے اُن کو ایک خیمہ میں اکٹھا کیا اور فرمایا کہ ای گروہ انصار کے یہ کیا بات ہے جو مجھکو تم سے پہونچی ہے تب وہ چپ ہو رہے آپ نے فرمایا ای گروہ انصار کے کیا تم خوش نہیں ہوتے ہو اسپر کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاویں گے اور تم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو لیجا کر اپنے گھر میں رکھ چھوڑو گے اُنہوں نے کہا کہ بیشک ای رسول اللہ کے ہم راضی ہو گئے پھر آپنے فرمایا اگر لوگ ایک گھاٹی میں چلے اور انصار دوسری میں تو میں انصار کی گھاٹی کی راہ لونگا ہشام نے کہا مینے کہا اے ابو حمزہ تم اُسوقت حاضر تھے اُنہوں نے کہا میں آپ کو چھوڑ کر کہاں جاتا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ افْتَتَحْنَا مَكَّةَ ثُمَّ اِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا قَالَ فَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ بِاَحْسَنِ صُفُوْفٍ رَاَيْتُ قَالَ فَصُفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صُفَّتِ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ قَالَ وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ الْاٰفٍ وَعَلٰى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلُوْذُ خَلْفَ ظُهُوْرِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ اَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْاَعْرَابُ وَمَنْ نَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَالَ الْمُهٰجِرِيْنَ يَالَ الْمُهَاجِرِيْنَ ثُمَّ قَالَ يَالَ الْاَنْصَارِ يَالَ الْاَنْصَارِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ هٰذَا حَدِيْثُ عِمِّيَّةٍ قَالَ قُلْنَا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَيْمُ اللّٰهِ مَا اَتَيْنَاهُمْ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَقَبَضْنَا ذٰلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَنَزَلْنَا قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ قَتَادَةَ وَاَبِي التَّيَّاحِ وَهِشَامِ بْنِ زَيْدٍ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ نے کہا ہمنے مکہ فتح کیا (بعونہ تعالیٰ) پھر جہاد کیا حنین پر اور مشرک خوب صفیں باندہ کر آئے جو ہمنے دیکھیں اور پہلے گھوڑوں نے صف باندہی یعنے سواروں نے) پھر اونٹ لوگوں نے پھر عورتوں نے اُنکے پیچھے پھر صف باندہی بکریوں نے پھر چارپایوں نے اور ہم بہت لوگ تھے کہ پہونچ گئے تھے چھ ہزار کو (اور یہ راوی کی غلطی ہے حقیقت میں اوسدن بارہ ہزار آدمی تھے جیسا اوپر کی روایت میں گذرا) اور ہماری ایک جانب کے سواروں پر خالد بن ولید سالار تھے اور ایکبارگی ہمارے گھوڑے پیٹھ کیطرف جھکنے لگے اور ہم نہ ٹھیرے یہانتک کہ ننگے ہوئے گھوڑے ہمارے اور گاؤں کے لوگ بھاگنے لگے اور جن لوگوں کو میں جانتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا کہ ہاں اے مہاجرین ہاں اے مہاجرین پھر ڈانٹا کہ اے انصاری انصار اور انس نے کہا یہ حدیث ایک جماعت کی ہے یا کہا یہ حدیث میرے چچاؤں کی ہے پھر ہمنے کہا حاضر ہیں ہم اے رسول اللہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑہے اور کہا انس رضی نے اللہ کی قسم کہ ہم پہونچے نہیں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکو شکست دیدی اور ہمنے ان کا سب مال لے لیا۔ پھر ہم طائف کیطرف چلے اور اونکو چالیس روز تک گھیرا پھر مکہ لوٹ آئے اور اُترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک کو سو اونٹ عنایت فرمانے لگے پھر آگے باقی حدیث ذکر کی جیسے روایت قتادہ اور ابی التیاح اور ہشام بن زید کی اوپر گذری **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ كُلَّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ **شعر** اَتَجْعَلُ نَهْبِيْ وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ ؛ بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْاَقْرَعِ ؛ فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَّلَا حَابِسٌ ؛ يَفُوْقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ ؛ وَمَا كُنْتُ دُوْنَ امْرِئٍ مِّنْهُمَا ؛ وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ ؛ قَالَ فَاَتَمَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً ترجمہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور صفوان اور عیینہ اور اقرع ان سب کو سو سو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس کو کچھہ کم دیے تو عباس نے یہ شعر کہیں جو اوپر مذکور ہوئیں تب آپ نے انکو سو اونٹ پورے کر دیے۔ **ف** اور مضمون اون شعروں کا یہ ہے کہ آپ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جسکا نام عبید تہا عیینہ اور اقرع کے بیچ میں مقرر فرماتے ہیں حالانکہ عیینہ اور اقرع دونوں مرداس سے یعنے مجھسے کسی مجمع میں بڑہ نہیں سکتے اور میں اُن دونوں سے کچھہ کم نہیں ہوں اور آج جس کی بات نیچے ہوگئی وہ پھر اوپر نہ ہوگی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فَاَعْطٰى اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَزَادَ وَاَعْطٰى

عُلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ مِائَةً ترجمہ عمر بن سعید بن مسروق نے دوسرے اسناد سے یہی روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے غنائم حنین تقسیم کیے اور ابو سفیان کو سو اونٹ دیئے اور حدیث بیان کی مانند اوسکی اور علقمہ
بن علاثہ کو دیئے عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ وَلَا صَفْوَانَ
بْنَ أُمَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الشِّعْرَ فِي حَدِيثِهِ ترجمہ عمر بن سعید سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی اور
اُسمیں علقمہ بن علاثہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہیں نہ شعروں کا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ فَبَلَغَهُ
أَنَّ الْأَنْصَارَ يُحِبُّونَ أَنْ يُصِيبُوا مَا أَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَهُمْ
فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِي وَمُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمُ
اللّٰهُ بِي وَيَقُولُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ فَقَالَ أَلَا تُجِيبُونِي فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ
لَوْ شِئْتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَذَا وَكَذَا وَكَانَ مِنَ الْأَمْرِ كَذَا وَكَذَا لِأَشْيَاءَ عَدَّدَهَا زَعَمَ عَمْرٌو أَنْ لَا يَحْفَظُهَا
فَقَالَ أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْإِبِلِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلٰى رِحَالِكُمْ الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ
وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي
عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ عبد اللہ بن زید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین فتح کیا اور غنیمت
تقسیم کی اور مولفۃ القلوب کو مال دیا تو آپ کو خبر لگی کہ انصار چاہتے ہیں کہ جیسا اور لوگوں کو حصہ ملا ہے
ویسا ہی ہمکو بھی ملے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اے گروہ
انصار کے کیا مینے تمکو گمراہ نہیں پایا پھر اللہ نے تمکو ہدایت کی میرے سبب سے اور کیا میں نے محتاج
نہیں پایا تمکو پھر اللہ نے میرے سبب سے تمکو امیر کیا اور کیا مینے تمکو متفرق نہیں پایا پھر اللہ نے اکٹھا
کردیا تمکو (انصار میں دو قبیلے بہت بڑے تھے ایک اوس دوسرے خزرج اونمیں سو برس کی
برابر لڑائی چلی آتی تھی حضرت کے سبب سے اللہ تعالے نے اوسے دور کیا) اور وہ کہتے تھے اللہ اور رسول
اُسکا نہایت امانت دار ہے (یعنے جو آپ نے کیا وہی حق ہے اور ہم اوسپر راضی ہیں) پھر حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے جواب نہیں دیتے انہوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اسکا بہت امانت
دار ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ ایسا ایسا کہو اور کام ایسا ایسا ہو کئی چیزوں کا آپنے
ذکر کیا کہ عمرو کہتے ہیں میں انہیں بھول گیا تو (یہ نہیں ہوسکتا) پھر فرمایا کہ تم اس سے خوش نہیں ہوتے
کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لیکر اپنے گھر جاویں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گھر جاؤ

پھر فرمایا انصار استر ہیں (یعنے بدن سے ہمارے لگی ہوئے ہیں جیسے استر لگا ہوتا ہے) اور باقی لوگ ابرہ ہیں (یعنی بہ نسبت انصار کے ہمسے دور ہیں جیسے ابرہ بدن سے دور ہوتا ہے) اور اگر ہجرت نہوتی تو میں انصار میں کا ایک آدمی ہوتا اور اگر لوگ ایک میدان اور گھاٹی میں جاویں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں جاؤں اور میرے بعد لوگ تم کو پیچھے ڈالینگے (یعنے تمکو نہ دیکر اوروں کو دینگے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملنا مجھسے حوض پر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ ابْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى اُنَاسًا مِّنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ وَاٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَّاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَ قُلْتُ لَاجَرَمَ لَا اَرْفَعُ اِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيْثًا ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب حنین کا دن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو غنیمت کا مال زیادہ دیا چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ کو بھی ایسے ہی اور چند آدمیوں کو سرداران عرب سے ایسا ہی کچھہ دیا اور اوروں سے اُن کو مقدم کیا تقسیم میں سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم یہ تقسیم ایسی ہے کہ اسمیں عدل نہیں ہوا اور اسمیں عدل نہیں ہوا اور اسمیں اللہ کی رضامندی مقصود نہیں تو میں اپنے دل میں کہا کہ اللہ کی قسم میں اسکی خبر دونگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور میں آپکے پاس آیا اور مینے آپ کو خبر دی تو آپ کا چہرہ بدل گیا جیسے خون ہوتا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ کون عدل کریگا اگر اللہ تعالی اور رسول اسکا عدل نہ کرے پھر فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالی رحم کرے موسے علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کہ اون کو اس سے زیادہ ستایا مگر انہوں نے صبر کیا اور مینے اپنے دلمیں کہا کہ آج سے میں آپ کو کسی بات کی خبر نہ دونگا اسلیے کہ آپ کو اسمیں تکلیف ہوتی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَّا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهٗ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَّاحْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَذْكُرْهُ لَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَدْ اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھہ مال بانٹا اور ایک شخص نے کہا یہ تقسیم ایسی ہے کہ اللہ کی رضامندی اس سے مقصود نہیں پھر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر چپکے سے کہدیا اور آپ بہت غصہ ہوئے اور چہرہ لال ہوگیا اور مینے آرزو کی کہ کاش اسکا ذکر نہ کیا ہوتا تو خوب ہوتا پھر آپ نے فرمایا موسے علیہ السلام کو اس سے زیادہ ستایا اور انہوں نے صبر کیا (حضرت موسی علیہ السلام پر وہ ہیں چھپکر نہانے تھے جاہلوں نے کہا

انکے انثیین بڑے ہیں ایک بار پتھر پر کپڑے رکھدیئے وہ لے بھاگا آپ اوسکے پیچھے دوڑے لوگوں نے دیکھ لیا کہ کچھ عیب نہیں اور جب حضرت ہارون کا انتقال ہوا اونکا جنازہ آسمان پر ملئکہ لیگئے جاہلوں نے کہا اونہوں نے انکو حسد سے مار ڈالا آخر وہ ایک تخت پر آسمان سے ظاہر ہوئے اور اونہوں نے کہا کہ موسے علیہ السلام نے مجھے نہیں مارا غرض اسطرح ہمیشہ جاہل لوگ انبیاء علماء کو بدنام کرتے چلے آئے ہر خدام حدیث اور وارثان علم رسول ہمیشہ صبر کرتے رہے ہیں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ بِالْجِعْرَانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ لَخِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَقْتُلَ هٰذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي إِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے جب حنین سے لوٹے تھے اور بلال کے کپڑے میں کچھ چاندی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی بھی لے لیکر بانٹتے تھے اور لوگوں کو دیتے تھے تو ایک شخص آیا اور اوس نے کہا عدل کرو اے محمد آپنے فرمایا کون عدل کریگا اگر میں عدل نہ کروں اور تو تو بڑا بدنصیب اور بڑا نقصان والا ہوگیا اگر میں عدل نہ کروں (یعنے تو مجھے نبی سمجھکر ایمان لایا اور جب میں ظالم ٹھیرا تو تیرا کہاں ٹھکانا لگیگا) اسپر حضرت عمر نے عرض کی کہ مجھے فرمایئے کہ میں اس منافق کو مار ڈالوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا پناہ اللہ صاحب کی لوگ کہینگے کہ میں اپنے رفیقوں کو مارتا ہوں .... (معلوم ہوا زبان خلق سے بچنا چاہیئے) اور یہ شخص اور اوسکے یار قرآن کو پڑھینگے اور قرآن اُنکے گلوں سے نہ اُترے گا (یعنے دلمیں اثر نہ کرے گا) اور قرآن سے ایسا نکل جاوینگے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے (بعض وقت زور سے تیر مارو تو پار ہوجاتا ہے اور اُسمیں خون تک نہیں بھرتا) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ مَغَانِمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ وہی ہے دوسری سند سے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَزَيْدِ الْخَيْرِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ

يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِنْ عَصَيْتُهُ اَيَأْمَنُنِي عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ
وَلَا تَأْمَنُوْنِيْ قَالَ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فِيْ قَتْلِهٖ يَرَوْنَ اَنَّهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ
لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ
مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت علی نے
یمن سے کچھ سونا بھیجا مٹی میں ملا ہوا (یعنے کہاں سے جیسا نکلا تہا ویسا ہی تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور آپ نے اُسے چار آدمیوں میں بانٹا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری اور ایک
شخص بنی کلاب کے قبیلے کا اور دیا زید الخیر طائی کو پہر ایک اور شخص کو بنی نبہان سے اور اوسپر قریش بہت
جلے اور کہنے لگے کہ آپ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمکو نہیں دیتے اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں انکو اسلیئے دیتا ہوں کہ اُن کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہوا تنے میں ایک شخص آیا کہ
اوسکی داڑہی گہنی تھی گال پھولی تھی آنکھیں گڑہے میں گہسی ہوئی تہیں ماتھا اونچا تھا سر منڈا ہوا تہا اور اسنے
آکر کہا اللہ سے ڈر اے محمد (یہ حلیہ عجیب فتنہ انگیز ہے مجھے دوبار اس شکل والوں سے ایذا پہونچی ہے اللہ اس
صورت سے بچاوے) اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں نافرمانی کرونگا تو پہر اللہ تعالے کی اطاعت
کون کریگا (معلوم ہوا نبی سے بڑہ کر کسی کا درجہ نہیں) اور اللہ تعالے نے مجھے زمین والونپر امانت دار مقرر فرمایا ہے
اور تم لوگ امانت دار نہیں جانتے پھر وہ آدمی پیٹھ موڑ کر چلا گیا اور ایک شخص نے اجازت مانگی قوم میں سے
اوسکے قتل کی لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ خالد بن ولید تھے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اوسکی
اصل میں سے ایک قوم ہے کہ وہ لوگ قرآن پڑہتے ہیں اور اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اُترتا اور اہل اسلام
کو قتل کرتے ہیں اور بت پرستوں کو چھوڑ دیتے ہیں (تمام اہل بدعت کا یہی حال دیکھنے میں آتا ہے کہ پنجہ پرست
شدہ پرست جھنڈے پرست۔ تعزیہ پرست گور پرستوں کے یار غار بے نمازیوں ہجڑوں بھڑووں رنڈیوں زنہیوں
کے دوستدار وفادار فاسقوں فاجروں شاربان خمر بائعان مسکرات مغنیان و مغنیات کے خیرخواہ اور جس
غریب نے حدیث پر عمل کیا اوسکے دشمن بدخواہ جان کے خواہان عزت کے جویان رہتے ہیں) اسلام سے ایسا
نکل جاتے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے اگر میں انکو پاتا تو ایسا قتل کرتا جیسے عاد قتل ہوئے ہیں (یعنی
جڑ پیڑ سے اوڑا دیتا جیسے عاد کو باد نے برباد کیا **ف** اس حدیث سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت ثابت
ہوتی ہے کہ اُنہوں نے خوارج کو قتل کیا اور گویا حضرت کی آرزو بر لائے آگے بیان اونکا مفصل آویگا عَنْ
اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِيْ اَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ

ثم تحصل من ترابها قال فقسمها بين اربعة نفر بين عيينة بن بدر والاقرع بن حابس وزيد الخيل و
الرابع اما علقمة بن علاثة واما عامر بن الطفيل فقال رجل من اصحابه كنا نحن احق بهذا من هؤلاء
قال فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال الا تامنوني وانا امين من في السماء ياتيني خبر
السماء صباحا ومساء قال فقام رجل غائر العينين مشرف الوجنتين ناشز الجبهة كث اللحية محلوق
الراس مشمر الازار فقال يا رسول الله اتق الله فقال ويلك اولست احق اهل الارض بان يتقي الله
قال ثم ولى الرجل فقال خالد بن الوليد رضي الله تعالى عنه يا رسول الله الا اضرب عنقه فقال لا
لعله ان يكون يصلي قال خالد وكم من مصل يقول بلسانه ما ليس في قلبه فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اني لم اومر ان انقب عن قلوب الناس ولا اشق بطونهم قال ثم نظر اليه وهو مقف
فقال انه يخرج من ضئضئ هذا قوم يتلون كتاب الله رطبا لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الدين كما
يمرق السهم من الرمية قال اظنه قال لئن ادركتهم لاقتلنهم قتل ثمود ترجمہ ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ سونا بھیجا ایک چمڑے
میں جو ببول کی چھال سے رنگا ہوا تھا اور مٹی سے بھی جدا نہیں کیا گیا تھا تو آپ نے چار آدمیوں میں
بانٹا عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید خیل میں اور چوتھے علقمہ بن علاثہ تھے یا عامر بن طفیل تو ایک
شخص نے آپ کے اصحاب میں سے کہا کہ ہم اسکے زیادہ حقدار تھے ان لوگوں سے اور یہ خبر آپ کو
پہونچی اور آپ نے فرمایا کہ تم مجھے امانت دار نہیں جانتے اور میں اسکا امانت دار ہوں جو آسمان کے
اوپر ہے (یعنی اللہ تعالیٰ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر ہے نہ جیسا ملاعین جہمیہ جو
مفسدان دین ہیں خیال کرتے ہیں اور برق وبجلی کیطرح اہلسنت پر کڑکتے ہیں کہ وہ ذات مقدس ہر جگہ
ہے معاذ اللہ من ذلک اور یہ ملاعین بیہودہ عقاید جہمیہ کو جان جہاں جانتے ہیں اور عقیدہ انبیا کو وہم
وگمان سمجھتے ہیں اللہ تعالے انکے شر سے ہر بشر کو محفوظ رکھے) آتی ہے مجھے خبر آسمان کی صبح اور شام
پھر ایک شخص کھڑا ہوا جسکی دونوں آنکھیں گڑھے میں گھسی ہوئی تھیں دونو گال پھولے ہوئے تھے
پیشانی ابھری ہوئی تھی سر منڈا ہوا تھا تہمت اٹھائے ہوئے کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ سے ڈر
آپ نے فرمایا خرابی ہے تیری تو کیا سب زمین والوں سے بڑھ کر مستحق نہیں اللہ سے ڈرنے کا (یعنے
سب سے زیادہ تو تو ہی مستحق ہے ڈرنے کا اسلیئے کہ اسکے رسول سے بے ادبی کرتا ہے) پھر وہ شخص چلا
اور خالد بن ولید نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں اسکی گردن نہ ماروں آپنے فرمایا نہیں شاید یہ نماز
پڑھتا ہو (معلوم ہوا کہ وہ اکثر حاضر باش خدمت مبارک بھی نہ تھا ورنہ ایسی حرکت سرزد نہ ہوتی) خالد نے کہا

بہت نماز پڑہنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ آپ اپنی زبان سے وہ باتیں کرتے ہیں جو اون کے دلمیں نہیں ہوتیں اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں ہوا کہ کسی کا دل چیر کر دیکھوں نہ یہ کہ کسی کا پیٹ پہاڑوں پہر آپ نے اوسکیطرف دیکھا اور وہ پیٹھ موڑے جاتا تہا تو آپ نے فرمایا اوسکی اصل سے ایسے لوگ نکلینگے کہ وہ اللہ کی کتاب آسانی سے پڑہینگے مگر گلے سے نیچے نہ اُترے گی (یہی حال ہے اہل بدعت کا کہ شبہ قرآن پڑہینگے مگر عقیدہ یہہ رکہینگے کہ قرآن کا ترجمہ پڑہنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے پہر قرآن کا مضمون کیونکر گلے اوترے) نکلجاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے (یعنے تمام اعمال صالحہ خیر وصدقات صلوٰۃ وزکوٰۃ حج وصیام سب کچھ بجالاتے ہیں مگر شرک وبدعت کی شومی سے جو اُن کے عقائد واعمال میں گہسی ہوئی ہے کوئی نیکی قبول نہیں جیسے تیر نکل گیا تو اوسمیں خون ہی نہیں بہرتا) راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ بہی فرمایا کہ اگر میں ان کو پاؤں تو ثمود کیطرح قتل کروں **ف** آخر حضرت علی نے وہی کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء آمین اور زید کو جاہلیت میں زید الخیل کہا کرتے تہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکا نام اسلام میں زید الخیر رکھدیا اسلیئے بعضے نسخوں میں زید الخیر آیا ہے اور دونوں صحیح ہیں اور ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہے شرع کا حکم ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور وہ کافر ہے اور ان روایتوں میں اُسکا قتل جو مروی نہیں اُسکی وجہہ خود حضرت نے فرمادی کہ لوگ کہینگے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے یاروں کو قتل کرتے ہیں اور یہ امر لوگوں کے بہاگنے اور نفرت کا سبب ہوگا اور آپ نے تمام منافقوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تاکہ اوروں کو الفت ہو اور شاید اونکو بعد چندے ہدایت ہو اور ان روایتوں میں سے کسی میں اجازت مانگنا حضرت عمر کا مروی ہے کسی میں خالد بن ولید کا اور دونوں صحیح ہیں اسلیئے کہ ہو سکتا ہے کہ دونوں نے اجازت مانگی ہو اوسکے قتل کی اور نووی نے فرمایا ہے کہ قرآن کا گلے سے نہ اوترنا مراد اس سے یہہ ہے کہ سوا لفظوں کے تلاوت کی اوسکے معانی سے اُنکو کچہ حصہ نہیں اور یہ قول نووی کا بہی مؤید ہے ہماری تصریح کا جو اوپر ہم کہہ آئے ہیں کہ مراد اوس سے وہ ہیں جو ترجمہ قرآنی سے نفور ہیں اور ان حدیثوں سے اُن لوگوں نے استدلال کیا ہے جو خوارج کو کافر کہتے ہیں قاضی عیاض نے فرمایا ہے کہ مازری نے کہا ہے کہ خوارج کی تکفیر میں علماء کا اختلاف ہے اور یہ مسئلہ نہایت مشکل ہے اسلیئے کہ داخل کرنا کافر کا ملت میں اور خارج کرنا مسلمان کا ملت سے نہایت امر دشوار ہے اور ابی بکر باقلانی کے اقوال اسمیں مضطرب ہیں اور اُنہوں نے کہا ہے کہ یہ امر بہت مشکل ہے اسلیئے کہ قوم نے اُن کے کفر کی تصریح نہیں کی اور سبب اشکال کا یہہ ہے کہ مثلاً معتزلہ کہتا ہے کہ اللہ عالم ہے مگر اسے علم نہیں اور زندہ ہے مگر اوسکے حیوٰۃ نہیں

اور یہی لیئے اوسکے کفر میں شک پڑجاتا ہے اسلیئے کہ شرع میں یہ بات تو معلوم ہے کہ جو کہے کہ عالم نہیں ہے یا حی نہیں ہے وہ کافر ہے اور یہ بھی حجت قطعی سے معلوم ہو چکا ہے کہ ایک ذات کا عالم ہونا اسطرح پر کہ اوسکو علم نہ ہو یا حی ہونا اسطرح کہ حیات نہ ہو محال ہے اب ہم اگر یہ کہیں کہ معتزلے نے جب علم آلہی کی نفی کی اور یہ بالاجماع کفر ہے اور اسصورت میں اُسکا عالم کہنا مفید نہیں اور اگر یہہ کہیں کہ وہ علم کی نفی کرتا ہے اور اللہ کے عالم ہونے کا اقرار کرتا ہے تو وہ کافر نہ ہوا اگرچہ علم کی نفی سے عالم ہونے کی نفی لازم آتی ہے غرض یہی مقام اشکال کا ہو یہہ کلام ہے مازری کا اور مذہب شافعی اور جماہیر علما کا یہ ہے کہ خوارج کی تکفیر نہ کیجاوے اور ایسے ہی قدریہ اور معتزلہ ہیں اور تمام اہل اہوا و بدع اور امام شافعی نے کہا ہے کہ میں گواہی تمام اہل ہوا کی قبول کرتا ہوں مگر خطابیہ کی اور وہ ایک گروہ ہیں رفضیوں میں سے کہ وہ اپنے ہم مذہب کی گواہی جھوٹی دینا جائز جانتے ہیں تمام ہوا مضمون نووی کا ساتھ تقدیم و تاخیر اور ایک نوع اختصار کے اور غنیتہ الطالبین میں جناب مستطاب مولینا شاہ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ خطابیہ منسوب ہیں ابی الخطاب کیطرف اور اُن کا عقیدہ ہے کہ ہر زمانہ میں ایک نبی ناطق ہوتا ہے ایک صامت یعنے چپ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ناطق تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی صامت غرض اُن کی گواہی مقبول نہیں۔

عن عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ ابْنَ الطُّفَيْلِ قَالَ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ وَلَمْ يَقُلْ نَاشِزُ وَزَادَ فَقَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَامَ اِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا وَقَالَ اِنَّهٗ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِهٖ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَيِّنًا رَطْبًا وَقَالَ قَالَ عُمَارَةُ حَسِبْتُهٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ ترجمہ وہی مضمون ہو جو اگلی روایتوں میں گذرا دوسری سند سے مروی ہوا ہے **عن** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ زَيْدِ الْخَيْرِ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ اَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَرِوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ اِنَّهٗ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ ترجمہ عمارہ سے وہی مضمون مروی ہوا اور اسمیں یہہ ذکر نہیں کہ میں انکو اگر پاؤں تو ثمود کیطرح قتل کروں **عن** اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَاَلَاهُ عَنِ الْحَرُوْرِيَّةِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَذْكُرُهَا فَقَالَ لَا اَدْرِيْ مَنِ الْحَرُوْرِيَّةُ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ مَعَ صَلٰوتِهِمْ فَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ اَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِيْ اِلٰى سَهْمِهٖ اِلٰى نَصْلِهٖ اِلٰى رِصَافِهٖ فَيَتَمَارٰى فِي الْفُوْقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا

مِنَ الدِّمِ شَیْئٌ ترجمہ ابوسلمہ اور عطا دونو ابوسعید کے پاس آئے اور کہا کہ حروریہ کے باب میں تمنے کچھہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اُن کا کچھہ ذکر کرتے تھے اُنہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ حروریہ کون ہیں مگر میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اس امت میں ایک قوم نکلے گی اور یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہوگی غرض وہ ایسے ہونگے کہ حقیر جانوگے تم اپنی نماز کو اُن کی نماز کے آگے اور قرآن پڑہینگے کہ اُن کے حلقوں سے یا فرمایا گلوں سے نیچے نہ اُتریگا دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے کہ شکاری دیکھتا ہے اپنے تیر کی لکڑی کو اور اوسکی بہال کو اور اوسکے پر کو اور غور کرتا ہے اوسکے کنارہ اخیر کو جو اوسکی چٹکیوں میں تھا کہ کہیں اوسکی کسی چیز میں کچھہ خون بہرا ہے (تو دیکھتا ہے کہ کہیں بھی نہیں بھرا)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَیْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْدِلْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْلَكَ وَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ وَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّیْ فِیْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا یَّحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی نَضِیِّهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ وَّهُوَ الْقِدْحُ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰیَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْهِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ یَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ فَاُتِیَ بِهٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْهِ عَلٰی نَعْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ نَعَتَ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ کچھہ بانٹ رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا ایک شخص بنی تمیم کا اور اوسنے کہا کہ اے رسول اللہ کے عدل کرو تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرابی ہے تیری جب میں عدل نہ کرونگا تو کون کرے گا اور تو بالکل بدنصیب اور محروم ہوگیا اگر میںنے عدل نہ کیا اوسپر حضرت عمر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے اجازت دیجیے کہ اوسکی گردن ماردوں آپنے فرمایا جانے دو اسلیئے کہ اُسکے چند یار ہونگے کہ تم حقیر سمجھوگے اپنی نماز کو ان کی نماز کے آگے اور اپنے روزے کو اُنکے روزے کے آگے قرآن پڑہینگے کہ ان کے گلوں سے نہ اوترے گا اسلام سے ایسا نکل جاوینگے کہ جیسے تیر شکار سے کہ دیکھتا ہے تیرانداز اوسکے پیکان کو تو اُسمیں کچھہ بہرا نہیں ہے پہر دیکھتا ہے

اوسکی پیکان کی جڑ کو تو اوسمیں بھی کچھہ نہیں پھر دیکھتا ہے اسکی لکڑی کو تو اسمیں بھی کچھہ نہیں پہر دیکھتا ہے اوسکے پر کو تو اوسمیں بھی کچھہ نہیں اور تیر اس شکار کے بیٹ اور خون سے نکل گیا اور نشانی اوس گروہ کی یہہ ہے کہ اون میں ایک کالا آدمی ہوگا کہ ایک شانہ عورت کے پستان سا ہوگا یا فرمایا جیسے گوشت کا لوتھڑا تھلتھلاتا ہوا اور وہ گروہ اُسوقت نکلیگا جب لوگوں میں پھوٹ ہوگی ابو سعید کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مینے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اُن سے لڑے اور میں آپکے ساتھ تھا اور آپنے حکم فرمایا اسکی ڈہونڈہنے کا اور وہ ملا اور حضرت علی کے پاس لایا گیا اور مینے اوسکو دیکھا کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویساہی تھا **ف** ان روائتوں میں کئی معجزے کھلے کھلے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جنکی آپنے پہلے سے خبر دی اور ویساہی واقع ہوا۔ **اول** یہہ کہ آپ نے فرمایا پھوٹ کے وقت نکلیگا چنانچہ ویساہی ہوا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نزاع تھی اور دونوں تحکیم پر راضی ہوئے جب ہی ایک گروہ دس ہزار کا دونوں لشکروں سے جدا ہوگیا دونوں گروہوں کی تکفیر کرنے لگا اور جب حضرت علی نے بشارت دی کہ مینے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر تم اُس گروہ سے لڑوگے تو اونمیں دس بھی نہ بچینگے اور تم میں کے دس بھی نہ مارے جاوینگے چنانچہ ویساہی ہوا پھر آگے روائتوں میں آپنے فرمایا کہ اونکو قتل وہ فرقہ کرے گا جو حق سے قریب ہوگا یعنی حضرت علی کا فرقہ اور اونہوں نے ہی قتل کیا اور ان روائتوں سے معلوم ہوا کہ حضرت علی حق پر تھے اور جن لوگوں نے ان سے خلاف کیا وہ باغی تھے اور یہ روائتیں حجت ہیں اہلسنت کی اور ان روائتوں سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ امت آپ کی آپ کے بعد باقی رہے گی اور اُن میں شوکت اور قوت ہوگی اور یہہ بھی ثابت ہوا کہ فرقہ مارقہ تشدد کرینگے بے موقع کہ جہاں تشدد ضرور نہین اور... ویساہی ہوا اور فرمایا ایک مرد ایسا ہوگا اور اسکا حلیہ ایسا ہوگا چنانچہ ویساہی نکلا اور یہ بات ایسی ہے کہ کوئی قیاس یا عقل ہرگز عقل سے نہیں کہہ سکتا بجز وحی آلہی کے اور جو منکر نبوت اسمیں غور کرے گا اور انصاف سے دیکھیگا۔ تصدیق رسالت کریگا وللہ الحمد عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ قَوْمًا یَکُوْنُوْنَ فِی اُمَّتِہٖ یَخْرُجُوْنَ فِی فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ سِیْمَاھُمُ التَّحَالُقُ قَالَ ھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ اَوْمِنْ اَشَرِّ الْخَلْقِ یَقْتُلُھُمْ اَدْنَی الطَّآئِفَتَیْنِ اِلَی الْحَقِّ قَالَ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھُمْ مَثَلًا اَوْ قَالَ قَوْلًا اَلرَّجُلُ یَرْمِی الرَّمِیَّۃَ اَوْ قَالَ الْغَرَضَ فَیَنْظُرُ فِی النَّصْلِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً وَّیَنْظُرُ فِی النَّضِیِّ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً وَّیَنْظُرُ فِی الْفُوْقِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّاَنْتُمْ قَتَلْتُمُوْھُمْ یَا اَھْلَ الْعِرَاقِ ترجمہ ابی سعید نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ کی امت میں ہوگی

اور وہ لوگ نکلینگے جبکہ لوگوں میں پھوٹ ہوگی اور نشانی اُن کی سر مونڈانا ہوگی اور فرمایا آپنے کہ وہ بدتر از خلق ہیں قتل کرینگے اُن کو وہ لوگ دونوں گروہوں میں سے جو نزدیک ہوں گے حق کے (اور وہ گروہ حضرت علی کا تھا) اور اُن کی ایک مثال آپنے بیان فرمائی یا ایک بات کہی کہ آدمی جب تیر مارتا ہے شکار کو یا فرمایا نشانہ کو اور نظر کرتا ہے بھال کو تو اسمیں کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیر کی لکڑی میں تو کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہی سوفار میں جو تیر انداز کی چٹکی میں رہتا ہے تو کچھ اثر نہیں پاتا ہے ابو سعید نے کہا کہ اے عراق والو تم ہی نے تو اونکو قتل کیا ہے (یعنی حضرت علی کے ساتھ ہوکر) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَقْتُلُهَا اَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فرقہ جدا ہو جاویگا جب مسلمانوں میں پھوٹ ہوگی اور اوسکو قتل کریگا وہ گروہ جو قریب ہوگا دونوں گروہوں میں حق سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ فِرْقَتَیْنِ فَیَخْرُجُ مِنْ بَیْنِهِمَا مَارِقَةٌ یَلِیْ قَتْلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ ترجمہ ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں دو گروہ ہو جاوینگے اور اُن دونوں میں ایک فرقہ جدا ہو جاویگا اور اُنکو قتل کریگا وہ گروہ جو حق سے قریب ہوگا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ فِیْ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ فَیَلِیْ قَتْلَهُمْ اَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ ترجمہ اسکا وہی جو ہوچکا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ ذَکَرَ فِیْهِ قَوْمًا یَخْرُجُوْنَ عَلٰی فُرْقَةٍ مُّخْتَلِفَةٍ یَقْتُلُهُمْ اَقْرَبُ الطَّائِفَتَیْنِ مِنَ الْحَقِّ ترجمہ اسکا بھی وہی ہے عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْلَ عَلَیْهِ مَا لَمْ یَقُلْ وَاِذَا حَدَّثْتُکُمْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَیَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

ترجمہ سوید بن غفلہ نے کہا کہ حضرت علی نے فرمایا جب میں تم سے روایت کروں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو اگر میں آسمان سے گر پڑوں تو اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ پر وہ بات باندھوں جو آپنے نہیں فرمائی اور جب میں تمہارے اور اپنے بیچ مین کچھ بات کروں تو جانو کہ لڑائی میں حیلہ اور فریب روا ہے۔ اب سنو کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے۔ اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی کہ اُن کے لوگ کم سن ہوں اور کم عقل بات تو سب مخلوقات سے اچھی کہینگے اور قرآن ایسا پڑھینگے کہ اون کے گلوں

سے نیچے نہ اوتریگا اور دین سے ایسا نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے پھر جب تم اُن سے ملو تو اُن کو مارو اسلیئے کہ اون کے مارنے سے تمکو قیامت کے دن اللہ کے پاس ثواب ملیگا۔ **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کے اپنے مناقشات میں یہہ بات نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندہ دیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر جھوٹ باندہنا بڑا گناہ جانتے تھے اور اپنی ہلاکت کا موجب سمجھتے تھے۔ اسی لیئے صحابہ نہایت عدول ہیں کہ کوئی اون میں ضعیف نہیں ہے نہ قابل جرح **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی روایت دوسری سند سے مذکور ہوئی **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ **ترجمہ** اعمش سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی اور اسمیں یہہ مضمون نہیں ہے کہ وہ دین سے ایسا نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ فِيْهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ اَوْ مُوْدَنُ الْيَدِ اَوْ مَثْدُوْنُ الْيَدِ لَوْ لَا اَنْ تَبْطَرُوْا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَقْتُلُوْنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ذکر کیا خوارج کا اور فرمایا کہ اون میں ایک شخص ہوگا جسکا ہاتھ ناقص ہوگا یا پستان زن کی برابر ہوگا۔ اور کہا کہ اگر تم فخر نہ کرو تو میں بیان کروں جسکا وعدہ کیا اللہ تعالے نے اُن کے قتل کرنے والوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے راوی کہتا ہے کہ مینے کہا تمنے سنا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اُنہوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے رب کعبہ کی ہاں قسم ہے رب کعبہ کی ہاں قسم ہے رب کعبہ کی **عَنْ** عَبِيْدَةَ قَالَ لَا اُحَدِّثُكُمْ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ مَرْفُوْعًا **ترجمہ** وہی روایت جو مروی ہوئی **عَنْ** زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الَّذِيْنَ سَارُوْا اِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِيْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ اِلٰى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلٰوتُكُمْ اِلٰى صَلٰوتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ اِلٰى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهٗ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْنَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَاتَّكَلُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّ فِيْهِمْ رَجُلًا لَهٗ عَضُدٌ لَيْسَ لَهٗ ذِرَاعٌ عَلٰى رَاْسِ عَضُدِهٖ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ فَتَذْهَبُوْنَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَاَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُوْنَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُوْنَكُمْ فِيْ ذَرَارِيْكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ يَكُوْنُوْا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَاِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَاَغَارُوْا فِيْ سَرْحِ النَّاسِ فَسِيْرُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ ابْنُ كُهَيْلٍ

فحدثنی زید بن وہب منزلا حتی قال مررنا علی قنطرۃ فلما التقینا وعلی الخوارج یومئذ عبد اللہ بن
وہب الراسبی فقال لہم القوا الرماح وسلوا سیوفہم من جفونہا فانی اخاف ان یناشدوکم کما
ناشدوکم یوم حروراء فرجعوا فوحشوا برماحہم وسلوا السیوف وشجرہم الناس برماحہم قال وقتل
بعضہم علی بعض وما اصیب من الناس یومئذ الا رجلان فقال علی رضی اللہ تعالی عنہ التمسوا
فیہم المخدج فالتمسوا فلم یجدوہ فقام علی رضی اللہ تعالی عنہ بنفسہ حتی اتی ناسا قد قتل بعضہم
علی بعض فقال اخروہم فوجدوہ مما یلی الارض فکبر ثم قال صدق اللہ وبلغ رسولہ قال فقام الیہ عبیدۃ السلمانی
فقال یا امیر المؤمنین اللہ الذی لا الہ الا ہو لسمعت ہذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای واللہ الذی
لا الہ الا ہو حتی استحلفہ ثلاثا وہو یحلف لہ ترجمہ زید سے روایت ہے کہ وہ اوس لشکر میں تھے جو حضرت علی کے ساتھ خوارج
پر گیا تھا انہوں نے کہا کہ حضرت علی نے فرمایا اے لوگو مینے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
ایک قوم نکلے گی میری امت سے کہ قرآن پڑہینگے ایسا کہ تمہارا پڑہنا اون کے آگے کچھہ نہ ہوگا اور نہ تمہاری نماز
اونکی نماز کے آگے کچھہ ہوگی اور نہ تمہارا روزہ اُن کے روزوں کے آگے کچھہ ہوگا قرآن پڑہ کر وہ سمجھینگے
کہ ہمارا اسمیں فائدہ ہے اور وہ اون کا ضرر ہوگا نماز اون کے گلوں سے نہ اُترے گی نکل جاوینگے
اسلام سے جیسے تیر شکار سے اگر وہ لشکر جو اونپر جاوے گا جان لے اس بشارت کو جسکا بیان فرمایا گیا ہے
تمہارے نبی کی زبان مبارک پر تو بہروسا کرے اسی عمل پر اور یہہ سمجھہ لے کہ اب عمل کی حاجت نہیں اتنا ثواب اُنکے قتل میں ہے
اور نشانی اونکی یہہ ہے کہ اُن میں آدمی ہے کہ اُسکے شانہ کے سر پر عورت کے سر پستان کی شکل ہے اور اُسپر بال ہیں سفید رنگ
اور حضرت علی نے فرمایا کہ تم جاتے ہو معاویہ کی طرف اور اہل شام پر اور اُن کو
چھوڑے جاتے ہو کہ یہہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد اور اموال کو ایذا دیں اور میں اللہ سے
امید رکھتا ہوں کہ یہ وہی قوم ہے اسلئے کہ اُنہوں نے خون بہایا حرام اور لوٹ لیا مواشی کو لوگوں کے
سو انپر چلو اللہ کا نام لیکر سلمہ بن کہیل نے کہا کہ پہر بیان کیا مجہہ سے زید نے ایک ایک منزل کا یہانتک کہ
کہا اونہوں نے کہ گذرے ہم ایک پل پر (اور وہ پل تہا دبرخاں کا چنانچہ نسائی کی روایت میں وارد ہوا
ہے) پہر جب دونوں لشکر ملے اُسدن خوارج کا سپہ سالار عبد اللہ بن وہب راسبی تہا اور اوسنے حکمدیا
اُن کو کہ اپنے نیزے پہینک دو اور تلواریں میان سے نکال لو اسلیئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہہ لوگ تمپر
ویسے ہی چہاپہ کریں جیسے حروراء کے دن کی تہی سو وہ پہرے اور اپنے نیزے پہینکدیئے اور تلواریں
میان سے نکال لیں اور لوگ اُن سے جا ملے اور انکو اپنے نیزوں سے کونچ لیا اور ایک پر دوسرا مقتول ہوا
اور حضرت علی کے لشکر سے صرف دو آدمی کام آئے پہر حضرت علی نے فرمایا کہ ڈہونڈو اُسمیں مخدج کو

اور اوسکو ڈہونڈا اور نہ پایا پہر حضرت علی خود کہڑے ہوئے اور ان مقتولوں کے پاس گئے جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے اور آپنے فرمایا کہ انکو ہٹاؤ پہر اوسکو پایا زمین سے لگا ہوا اور آپنے کہا اللہ اکبر پہر فرمایا کہ سچا ہے اللہ تعالے اور پیغام پہونچایا اوسکے رسول نے کہا راوی نے کہ پہر کھڑے ہوئے عبیدہ سلمانی اور عرض کیا کہ ای امیر المومنین قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اوسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ آپنے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ ہاں قسم ہے اللہ پاک کی کہ نہیں معبود ہے کوئی سوا اوسکے یہانتک کہ تین بار اونے آپ کو قسم دی اور آپنے قسم کھائی اسپر کہ سنا ہے مینے اسحدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ ہاں قسم ہے اللہ پاک کی کہ نہیں معبود ہے کوئی سوا اوسکے یہانتک کہ تین بار اونے آپ کو قسم دی اور آپنے قسم کھائی اسپر کہ سنا ہے مینے اسحدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ قسم دلانا انکا صرف اسلیئے تھا کہ لوگوں کو یقین آجاوے اور اس بشارت سے خوش ہوں اور معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی معلوم ہوجاوے اور یہہ بھی معلوم ہو کہ حضرت علی اور اونکے رفیق حق پر ہیں اور وہ اس جنگ میں شاب اور بر سر صواب **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْحَرُوْرِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالُوْا لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا اِنِّي لَاَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هٰؤُلَاءِ يَقُوْلُوْنَ الْحَقَّ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يُجَوِّزُ هٰذَا مِنْهُمْ وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهِ مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيْهِ مِنْهُمْ اَسْوَدُ اِحْدٰى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ اَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ انْظُرُوْا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوْا فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوْهُ فِي خَرِبَةٍ فَاَتَوْا بِهِ حَتّٰى وَضَعُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنَا حَاضِرُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيْهِمْ زَادَ يُوْنُسُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْاَسْوَدَ **ترجمہ** عبید اللہ جو مولی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون سے روایت ہو کہ حروریہ جب نکلے اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھے تو حروریوں نے کہا لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ یعنے حکم نہیں کسی کا سوا اللہ کے تو حضرت علی نے فرمایا کہ یہ کلمہ ایسا ہے کہ حق ہے مگر ارادہ انکا اس سے باطل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا ایک لوگوں کا کہ میں انکا حال بخوبی جانتا ہوں اور ان کی نشانیاں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور وہ اپنی زبانوں سے حق کہتے ہیں مگر وہ اوس سے تجاوز نہیں کرتا ہے اور اشارہ کیا عبید اللہ نے اپنے حلق کیطرف (یعنی حق بات حلق سے نیچے نہیں اترتی) اور اللہ کی مخلوق میں بڑے دشمن اللہ کے یہی ہیں اونمیں ایک شخص اسود ہے کہ ایک ہاتھ انکا ایسا ہے جیسے بکری کے یا سر پستان فرمایا پہر جب قتل کیا ان کو

علی ابن ابی طالب نے فرمایا دیکھو پہر دیکھا تو وہ نہ ملا پہر فرمایا اونہوں نے کہ پہر جاؤ قسم ہے اللہ پاک کی کہ مینے جھوٹ نہیں
کہا اور نہ مجھسے جھوٹ کہا گیا ہے (یعنے نبی نے مجھسے جھوٹ نہیں فرمایا نہ مینے تم سے جھوٹ کہا) دو بار یا تین
بار یہی کہا پہر پایا اوسکو ایک کہنڈر میں اور لائے اوسکو یہانتک کہ رکھدیا لاشہ اوسکا حضرت علی نے آگے
اور عبید اللہ نے کہا کہ میں حاضر تہا اوس جگہہ جب اونہوں نے یہہ کام کیا اور حضرت علی نے اونکے حق میں یہ فرمایا
اور یونس کی روایت میں اتنی بات اور زیادہ ہے کہ بکیر نے کہا ہے اور روایت کی مجھ سے ایک شخص نے
ابن حنین سے کہ انہوں نے کہا کہ مینے دیکھا ہے اوس اسود کو عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ اَوْ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ
حَلَاقِیْمَهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ وَهُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ فَقَالَ
ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِیْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِیَّ اَخَا الْحَکَمِ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قُلْتُ مَا حَدِیْثٌ
سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَذَا وَکَذَا فَذَکَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهٗ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد میرے میری امت سے فرمایا اب ہوگی بعد میرے میری امت میں وہ قوم کہ قرآن
پڑہینگے اور اون کے حلقوموں سے نیچے نہ اوتریگا دین سے وہ ایسا نکلجاوینگے جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکار سے
اور پھر نہ آوینگے وہ دین میں وہ ساری خلوق سے بدتر ہیں ابن صامت نے کہا کہ پھر میں ملا رافع بن عمرو غفاری
سے جو حکم غفاری کے بھائی ہیں اور مینے کہا وہ کیا حدیث ہے جو تمنے سنی ہے ابو ذر سے ایسے ایسے اور
ذکر کی مینے یہ حدیث تو انہوں نے کہا مینے سنی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ
سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ یَقْرَؤُنَ
الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا یَعْدُوْ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ وَحَدَّثَنَاهُ
اَبُوْ کَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ الشَّیْبَانِیُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ یَخْرُجُ مِنْهُ اَقْوَامٌ
ترجمہ سہل نے کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تھے آپ خوارج کا اور کہا اونہوں نے کہ سنا
مینے آپ کو کہ اشارہ کرتے تھے مشرق کیطرف اور فرماتے تھے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ قرآن پڑہتے ہیں اپنی
زبانوں سے اور اوترتا نہیں ہے اونکے گلوں سے نکل جاتے ہیں وہ دین سے جیسا نکل جاتا ہے
تیر شکار سے اور روایت کی ہم سے یہہ ابو کامل نے اونہوں نے عبد الواحد سے اونہوں نے
سلیمان سے اسی اسناد سے اور اسمیں یہہ ہے کہ آپنے فرمایا نکلینگے اون سے کئی قومیں عَنْ سَهْلِ
بْنِ حُنَیْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتِیْهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ

رُؤُسَهُمْ ترجمہ سہل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا ایک قوم نکلے گی مشرق کیطرف سے سر مونڈائے ہوئے **بَابُ** تَحْرِيْمِ الزَّكٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَهُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ **باب** زکوۃ حرام ہونے کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر اور وہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہیں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی اپنے مونہہ میں لیکر ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھو تھو پھینکدو اُسکو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جس سے بڑوں کو بچنا واجب ہو اس سے چھوٹوں کو بھی بچانا واجب ہو اور یہہ اُن کے ولیوں کو ضرور ہے اور اس سے تحریم صدقہ کی آپ پر اور آپکی اولاد پر ثابت ہوئی اور وہ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب ہیں. یہہ مذہب ہے شافعی علیہ الرحمۃ کا اور جو اُن کے موافق ہیں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ وہ صرف بنو ہاشم ہیں اور قاضی نے کہا کہ بعض علماء کے نزدیک سب قریش اسمیں داخل ہیں اور اصبغ مالکی نے کہا وہ اولاد ہیں قصی کی اور دلیل شافعی کی یہہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ایک ہی ہیں اور آپنے حصہ ذوی القربے کا انہیں میں تقسیم کیا اور یہ حکم زکوۃ مفروضہ کا ہے اور صدقہ تطوع میں امام شافعی کے تین قول ہیں اصح یہہ ہے کہ وہ بھی آپ پر حرام ہے اور آپ کی اولاد کو حلال ہے اور دوسرا قول یہہ ہے کہ دونوں پر حرام ہے. تیسرا یہہ ہو کہ دونوں پر حلال ہے اور بنی ہاشم اور بنی المطلب کے موالی میں بھی شافعیہ کے دو قول ہیں اور اور صحیح یہی ہے کہ اُنپر بھی حرام ہے بحدیث کی رو سے اور جو ابو رافع سے آگے آتی ہے اور دوسرا یہہ ہے کہ اون کو حلال ہے اور کوفیوں اور ابو حنیفہ کا قول بھی یہی ہے کہ حرام ہے اور بعض مالکیہ بھی یہی کہتے ہیں اور مالک نے اباحت کا بیان کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے ابن بطال مالکی نے کہ یہ اختلاف صرف موالی بنی ہاشم میں ہے اور اُن کے سوائے اوروں کے موالی میں اختلاف نہیں یعنی اُنکو حلال ہے بالاجماع اور یہ بات اُنکی کچھہ نہیں بلکہ اصحاب شافعیہ کے نزدیک بنی الہاشم اور بنی المطلب دونوں کے موالی پر حرام ہے اور اُن میں کسیطرح کا فرق نہیں ہو (نووی) **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ترجمہ شعبہ سے یہی روایت آئی ہے اور اسمیں یہہ ہے کہ آپنے فرمایا ہمکو صدقہ حلال نہیں **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ اِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ ترجمہ شعبہ سے اس روایت میں یہہ ہے کہ آپنے فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال انی لانقلب الی اهلی فاجد التمرة ساقطة علی فراشی ثم ارفعها لاٰکلها ثم اخشی ان تکون صدقة فالقیها **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے گھر جاتا ہوں اور اپنے بچھونے پر کھجور پڑی پاتا ہوں اور اوٹھاتا ہوں کہ کھاؤں پر پھر ڈرتا ہوں کہ صدقہ کی نہ ہو اور پھینکدیتا ہوں **فائدہ** اب عوام بلکہ خواص میں بھی اوسکے خلاف ہورہا ہے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ شارع نے طہارت ظاہری میں تخفیف فرمائی کہ جبتک نجاست معلوم نہ ہو تطہیر واجب نہیں بخلاف طہارت لقمہ کے کہ اس سے بچنے کو صرف احتمال کافی رکھا اور لوگوں کا قاعدہ اوسکے خلاف ہو کہ لقمہ حرام باوجود یقین کے بھی نہ چھوڑینگے اور طہارت ظاہری میں وہ وساوس پیدا کرینگے کہ معاذ اللہ **عن** ابی هریرة عن محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والله انی لانقلب الی اهلی فاجد التمرة ساقطة علی فراشی وفی بیتی فارفعها لاٰکلها ثم اخشی ان تکون صدقة فالقیها **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم وجد تمرة فقال لولا ان تکون من الصدقة لاکلتها **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی اور فرمایا آپ نے کہ اگر صدقہ کی نہ ہوتی تو میں کھا لیتا **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر بتمرة بالطریق فقال لولا ان تکون من الصدقة لاکلتها **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عن** انس ابن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم وجد تمرة فقال لولا ان تکون صدقة لاکلتها وہی مضمون ہے **فائدہ** نووی نے کہا ان روایتوں سے ورع ثابت ہوا اسلیئے کہ یہہ کھجور مجرد احتمال سے حرام نہیں ہوئی مگر اسکا ترک ورع کی راہ سے فرمایا اور معلوم ہوا کہ ایسی حقیر کم قیمت چیزیں پڑی ملیں تو اون کو پہنچوانا ضرور نہیں اور انکو استعمال میں لانا درست ہوا اور آپ نے صدقہ کے خوف سے چھوڑ دیا نہ اس خیال سے کہ لقطہ ہے اور یہہ حکم متفق علیہ ہے اور وجہہ اسکی یہہ ہے کہ مالک ایسی چیزوں کو نہ ڈھونڈتا ہے نہ اوسکے تلف ہونے کا غم کرتا ہے **عن** عبد المطلب بن ربیعة بن الحارث حدثه قال اجتمع ربیعة بن الحارث والعباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما فقالا والله لو بعثنا هذین الغلامین قال لی وللفضل بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فکلماه فامرهما علی هذه الصدقات فادیا ما یؤدی الناس واصابا مما یصیب الناس قال فبینما هما فی ذلك جاء علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه فوقف علیهما فذکرا له ذلك فقال علی لا تفعلا فوالله ما هو بفاعل فانتحاه ربیعة بن الحارث فقال

وَاللہِ مَا تَصْنَعُ ھٰذَا اِلَّا نَفَاسَۃً مِّنْکَ عَلَیْنَا فَوَاللہِ لَقَدْ نِلْتَ صِھْرَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَاہُ عَلَیْکَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَرْسِلُوْھُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ سَبَقْنَاہُ اِلَی الْحُجْرَۃِ فَقُمْنَا عِنْدَھَا حَتّٰی جَآءَ فَاَخَذَ بِاٰذَانِنَا ثُمَّ قَالَ اَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَیْہِ وَھُوَ یَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ فَتَوَاکَلْنَا الْکَلَامَ ثُمَّ تَکَلَّمَ اَحَدُنَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَاَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّکَاحَ فَجِئْنَا لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰی بَعْضِ ھٰذِہِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّیْ اِلَیْکَ کَمَا یُؤَدِّی النَّاسُ وَنُصِیْبُ کَمَا یُصِیْبُوْنَ قَالَ فَسَکَتَ طَوِیْلًا حَتّٰی اَرَدْنَا اَنْ نُّکَلِّمَہٗ قَالَ وَجَعَلَتْ زَیْنَبُ تُلْمِعُ اِلَیْنَا مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ اَنْ لَّا تُکَلِّمَاہُ قَالَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَا تَنْبَغِیْ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ اُدْعُوَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ اُدْعُوَا لِیْ مَحْمِیَۃَ وَکَانَ عَلَی الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَجَآءَاہُ فَقَالَ لِمَحْمِیَۃَ اَنْکِحْ ھٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَکَ لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فَاَنْکَحَہٗ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ اَنْکِحْ ھٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَکَ فَاَنْکَحَنِیْ وَقَالَ لِمَحْمِیَۃَ اَصْدِقْ عَنْھُمَا مِنَ الْخُمُسِ کَذَا وَکَذَا قَالَ الزُّھْرِیُّ وَلَمْ یُسَمِّہٖ لِیْ

ترجمہ: عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جمع ہوئے ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبد المطلب اور دونوں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم بھیجدیں ان دونوں لڑکوں کو یعنے مجھکو اور فضل بن عباس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور یہ دونو جاکر عرض کریں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو تحصیلدار بنادیں ان زکوٰتوں پر اور یہ دونو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکر ادا کریں جیسے اور لوگ ادا کرتے ہیں اور کچھہ اُن کو بھی ملجاوے جیسے اور لوگوں کو ملتا ہے۔ غرض یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ علی ابن ابی طالب آئے اور اُن کے آگے کھڑے ہوئے اور اُن دونوں نے حضرت علی سے اُسکا ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مت بھیجو کہ حضرت قسم اللہ کی ایسا کرنے والے نہیں (اسلیئے کہ آپ کو معلوم تھا کہ زکوٰۃ سیدوں کو حرام ہے) پس بُرا کہنے لگے حضرت علی کو ربیعہ بن حارث اور کہا کہ اللہ کی قسم تم ہمارے ساتھہ جو یہہ کرتے ہو تو حسد سے اور قسم ہے اللہ پاک کی کہ تم نے جو شرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا پایا ہے تو اُسکا تو ہم تم سے کچھہ بھی حسد نہیں کرتے تب حضرت علی نے فرمایا کہ اچھا ان دونو کو روانہ کرو اور ہم دونو گئے اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ لیٹ رہے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھہ چکے تو ہم دونو جلدی حجرے میں آپ سے پہلے جا پہونچے اور کھڑے ہوئے حجرے کے پاس یہانتک کہ آپ تشریف لائے اور ہم دونوں کے کان پکڑے (یہ شفقت اور ملاعبت تھی آپ کی کہ لڑکے اس سے خوش ہوتے ہیں) اور فرمایا آپ نے کہ ظاہر کرو جو تم دل میں گھڑے باندھ لائے ہو۔ پھر آپ بھی حجرے میں گئے اور ہم بھی اور اُسدن

حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھے پھر ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ تم بولو غرض
ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ احسان کرنے والے ہیں اور سب سے زیادہ صلہ رحم کرنیوالے
ہیں قرابت والوں سے اور ہم نکاح کو پہونچ گئے ہیں (یعنی جوان ہوگئے ہیں) پھر ہم اسلیئے حاضر ہوئے ہیں
کہ آپ ہمکو ان زکوتوں پر تحصیلدار بنا دیویں کہ ہم بھی آپ کو تحصیل لا دیں جیسے اور لوگ لاتے ہیں اور
ہمکو بھی کچھ مل جاوے جیسے اوروں کو ملجاتا ہے (تاکہ ہماری نکاح کا خرچ نکل آوے) پھر حضرت چپ ہو رہے
بڑی دیر تک یہانتک کہ ہم نے چاہا کہ پھر کچھ کہیں اور ام المومنین زینب ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ
فرماتی تھیں اب کچھ نہ کہو پھر آپ نے فرمایا کہ زکوٰۃ آل محمد کے لائق نہیں یہ تو لوگوں کا میل ہے ارشاد
یہ شل نہیں ہے کہ روپیہ پیسہ ہاتھ کی میل ہے) اگر تم میرے پاس محمیہ کو بلا لاؤ (یہ نام تھا آپ کے خزانچی
کا) اور وہ خمس کے اوپر مقرر تھے اور بلا لاؤ نوفل بن حارث بن عبد المطلب کو کہا راوی نے کہ پھر یہ دونو
حاضر ہوئے اور آپ نے محمیہ سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکی اس لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو اور نوفل بن
حارث سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکی سے بیاہ دو یعنی مجھ سے (یعنی عبد المطلب بن ربیعہ سے جو
راوی حدیث ہیں) غرض میرا نکاح کر دیا آپنے اور محمیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کا مہر خمس سے ادا کر دو اتنا
اتنا زہری نے کہا کہ مجھسے عبد اللہ بن عبد اللہ میرے شیخ نے تعداد مہر کی نہیں فرمائی **ف** قرآن مجید میں
بلوغ کو نکاح فرمایا ہے حَتّٰی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ ویسا ہی اس روایت میں بھی ہے اور حضرت زینب رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے اپنے کپڑے یا ہاتھ سے اشارہ فرمایا ہوگا اسلیئے کہ لمع لغت میں اسی کو کہتے ہیں اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال سادات کو مطلقاً حرام ہے خواہ کسی خدمت کے عوض میں دیا جاوے خواہ یونہی
دیا جاوے غرض آٹھوں اسباب جو قبول زکوٰۃ کے ہیں اُن سب میں سے کوئی وجہ ہو اُن کو لینا اسکا روا
نہیں اور یہی صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک اور احادیث بھی اسی کی موید ہیں اور بعض لوگوں نے جو اجازت دی ہے
اجرت تحصیل میں وہ ضعیف مذہب ہے بلکہ باطل ہے اور یہ حدیث صحیح اس مذہب کو رد کرتی ہے اور اس مال کو میل
جو فرمایا اسمیں علت اُسکی حرمت کی بیان کر دی اور وہ میل اسلیئے ہیں کہ زکوٰۃ کے نکالنے سے اونکا بقیہ مال
پاک ہو جاتا ہے جیسے اللہ پاک فرماتا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ
رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا لِعَبْدِ
الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ائْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ
حَدِيْثِ مَالِكٍ وَقَالَ فَاَلْقٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ الْقَرْمُ
وَاللّٰهِ لَا اَرِيْمُ مَكَانِيْ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوَا لِيْ مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْاَخْمَاسِ ترجمہ عبد المطلب بن ربیعہ نے کہا کہ اون کے باپ ربیعہ اور ابن عباس دونوں نے عبد المطلب اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونوں جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری اور اسمیں یوں ہے کہ حضرت علی نے اپنے چادر بچھائی اور لیٹ رہے اور کہا کہ میں باپ ہوں حسن کا اور سید ہوں قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اسجگہہ سے نہ جاؤں گا جبتک تمہارے بیٹے نہ لوٹیں تمہاری بات کا جواب لیکر جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجی ہے پھر یہہ فرمایا یہ میل ہیں لوگوں کی اور یہہ محمد اور آل محمد کو جائز نہیں اور فرمایا بلاؤ میرے پاس محمیہ بن جزء کو اور وہ ایک آدمی تھے قبیلہ بنی اسد کے کہ آپ نے اون کو تحصیلدار کیا تھا خمسوں پر **باب** اِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِبَنِيْ هَاشِمٍ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاِنْ كَانَ الْمُهْدِيْ مَلَكَهَا بِطَرِيْقِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ اَنَّ الصَّدَقَةَ اِذَا قَبَضَهَا الْمُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ زَالَ عَنْهَا وَصْفُ الصَّدَقَةِ وَحَلَّتْ لِكُلِّ اَحَدٍ مِمَّنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةً عَلَيْهِ **باب** ہدیہ حلال ہونے کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے لیے اگرچہ ہدیہ دینے والا اوسکا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو عَنْ جُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ اِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاةٍ اُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ قَرِّبِيْهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا ترجمہ جویریہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانوں کی ماں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہر میں آئے اور فرمایا کچھ کھانا ہے تو اونہوں نے عرض کی کہ نہیں قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ تعالے کے ہمارے پاس کچھ کھانا نہیں ہے مگر چند ہڈیاں بکری کی جو میری آزاد لونڈی کو صدقہ میں ملی ہیں آپ نے فرمایا لاؤ اسلیے کہ صدقہ تو اپنی جگہہ تک پہونچ گیا **فائدہ** یعنے جب صدقہ جسکو دینا تھا اوس تک پہونچ گیا اور اوسنے دوسرے کو ہدیہ دیا تو اب حرمت اوسکی جو سادات پر تھی دوسرے کو ہدیہ دیا تو اب حرمت اوسکی جو سادات پر تھی باقی نہ رہی اسلیے کہ اب وہ ہدیہ ہوگیا اور صدقہ نہ رہا اور اسمیں دلیل ہے شافعی اور انکے موافقین کو کہ گوشت قربانی کا جب کسی نے لے لیا تو اب اسکو بیچنا اوسکو درست ہوگیا اور اگر کسی ایسے شخص کو ہدیہ دیا جسکو صدقہ لینا درست نہ تھا تو بھی اوسکو حلال ہوگیا اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ بیع اوس گوشت کی روا نہیں مگر دلیل اُن کی معلوم نہیں اور ظاہر اس روایت کے خلاف معلوم ہوتا ہے

(نووی) عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی روایت جو گذری عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ اَهْدَتْ بَرِیْرَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَیْهَا فَقَالَ هُوَ
لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِیَّةٌ ترجمہ انس نے کہا ہدیہ دیا بریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گوشت کہ اس کو کسی
نے صدقہ دیا تھا تو آپ نے لیا اور فرمایا ان کو صدقہ ہے اور ہمکو ہدیہ ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا
وَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِیْلَ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ
وَّلَنَا هَدِیَّةٌ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ کچھ گوشت گائے کا لائے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کسی نے کہا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا تھا تو آپ نے فرمایا وہ بریرہ
صدقہ ہے اور ہمکو ہدیہ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے گائے کا گوشت کھایا ہے اور یہ روایت
مسلم ہی میں ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَتْ فِیْ بَرِیْرَةَ ثَلَاثُ قَضِیَّاتٍ کَانَ النَّاسُ یَتَصَدَّقُوْنَ عَلَیْهَا
وَتُهْدِیْ لَنَا فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَیْهَا صَدَقَةٌ وَّلَکُمْ هَدِیَّةٌ فَکُلُوْهُ
ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ انہوں نے فرمایا کہ بریرہ کے مقدمہ سے
تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اوسکو صدقہ دیتے اور وہ ہم کو ہدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے اسکا تو آپنے فرمایا وہ اوس پر صدقہ ہے اور تمکو ہدیہ ہے سو تم کھاؤ ف یہاں ایک حکم بیان
کیا دوسرا یہ ہو کہ ولا اُسی کو ہو جو آزاد کرے اور لونڈی جب آزاد ہو تو اوسکو اپنے خاوند کے پاس رہنے
کا اختیار ہے عَنِ الْقَاسِمِ یُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ
ترجمہ قاسم کو وہی روایت مذکور ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ
ذٰلِكَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِیَّةٌ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی روایت مروی ہی
مگر اوسمیں یہ فرمایا کہ وہ ہمارے لیے اس کیطرف سے ہدیہ ہے عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ
بَعَثَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثْتُ اِلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا مِنْهَا
بِشَیْءٍ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَائِشَةَ قَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَةَ
بَعَثَتْ اِلَیْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِیْ بَعَثْتُمْ بِهَا اِلَیْهَا قَالَ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا ترجمہ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت ہو کہ انہوں نے کہا بھیجا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کو صدقہ
کی تو میں نے اُسمیں سے تھوڑا گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھیجدیا پھر آپ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے انہوں نے عرض کی کہ نہیں مگر نسیبہ
نے (یعنے ام عطیہ نے) ہمارے پاس کچھ گوشت بھیجا ہے اوس بکری میں سے جو آپ نے ان کے پاس

بھیجی تھی آپ نے فرمایا وہ اپنی جگہہ پہونچ گئی **ف** یعنی صدقہ ام عطیہ کیواسطے تہا اُن کو پہونچگیا اب
تمہارے لیئے ہدیہ ہے اب کھاؤ اور ہمیں کھلاؤ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله
علیه وسلم کان اذا اتی بطعام سال عنه فان قیل هدیة اکل منها وان قیل صدقة لم یاکل منها
ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی کہ جب کہانا آتا پوچھ لیتے اگر ہدیہ ہوتا تو کھاتے
اور صدقہ ہوتا تو نہ کھاتے **ف** یہ پوچھنا آپ کا ورع کی راہ سے تھا اور جبتک کہ لوگوں کو خوب معلوم نہ
تھا کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے اور اس سے اصل مآکل ومشارب کا دریافت کرنا روا ہوا **باب** الدعاء
لمن اتی بصدقته باب صدقہ لانے والے کو دعا دینے کا **عن** عبد الله بن ابی اوفی قال کان رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذا اتاه قوم بصدقتهم قال اللهم صل علیهم فاتاه ابی اوفی بصدقته فقال
اللهم صل علی آل ابی اوفی ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفے نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
مبارک تہی کہ جب کوئی قوم صدقہ لاتی تہی تو آپ اُن کے لیئے فرماتے تہے یا اللہ رحمت کر اُن کے اوپر پہر آئے
میرے باپ ابی اوفی اپنا صدقہ لیکر تو آپ نے فرمایا اللہ رحمت کر ابی اوفے کی آل پر **ف** یہ دعا فرمانا آپکا
بموجب اس آیت شریف کے تہا کہ اللہ پاک نے فرمایا وصل علیهم ان صلوتك سکن لهم اور مذہب مشہور
علما کا یہی ہے کہ یہہ دعا زکوۃ دینے والے کو دینا مستحب ہو اور ظاہریہ کا قول ہے کہ واجب ہو اور بعض
اصحاب شافعیہ بہی اسیطرف گئے اور جمہور نے کہا ہے کہ یہ امر آیت مبارک کا ہمارے واسطے مستحب ہو اسلیئے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کیطرف بہیجا زکوۃ لینے کو اور اونکو دعا کا حکم نہیں دیا اور جواب
اسکا یہ دیا ہے کہ دعا کا حکم اون کو قرآن شریف سے خود معلوم تھا اور جمہور نے اسکے جواب میں کہا ہے کہ
دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باعث اُنکی تسکین کی تہی بخلاف اوروں کے اور امام شافعی نے دعا میں
کہا ہے کہ مستحب ہو کہ یوں کہے اجرك الله فیما اعطیت وجعلك طهورا وبارك لك فیما ابقیت مگر جبتک
یہ الفاظ کسی روایت کر ثابت نہ ہوں مجرد قول کسی کا ثابت استحباب نہیں ہو سکتا اور تحصیلدار کا یہ کہنا کہ
اللهم صل علی فلان اسکو جمہور شافعیہ نے مکروہ کہا ہے اور یہی مذہب ہو ابن عباس اور امام مالک اور ابن عیینہ
کا اور ایک جماعت سلف کا اور ایک جماعت نے اسکو جائز کہا ہے اسی حدیث کے رو سے اور جنہوں نے مکروہ
کہا ہے کہ صلوۃ کا لفظ غیر انبیا کے لیئے جائز نہیں مگر انبیا کی ذیل میں اسلیئے کہ صلوۃ لسان سلف میں مخصوص
بانبیا تہی جیسے عزوجل کا لفظ ہے اللہ پاک کے واسطے اور جیسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ محمد عزوجل اگرچہ آپ بہی
عزیز وجلیل ہیں اسیطرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم اور اگرچہ معنی اسکے بہی صحیح ہیں اور ہمارے
اصحاب کا اختلاف ہو اسمیں کہ یہ بہی تنزیہ ہے یا تحریم یا مجرد ادب ہو اور قول اصح اور مشہور یہہ ہے کہ یہہ مکروہ

بکراہت تنزیہی اسلیئے کہ یہہ شعار ہے اہل بدع کا اور اُن کے شعار سے ہم منع کیئے گئے ہیں اور اتفاق ہے اوسپر کہ غیر انبیا کے واسطے لفظ صلوۃ بشراکت انبیا جائز ہے جیسے آیا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اور شیخ ابو محمد جوینی جو اصحاب شافعیہ میں سے ہیں اونہوں نے کہا ہے کہ سلام بھی بمعنے صلوۃ ہے اور اسکو اکیلا استعمال نہ کرے سوا انبیاء کے اسلیئے کہ اللہ تعالی نے صلوۃ و سلام کو قرین کیا غرض یوں نہ کہنا چاہیئے کہ فلان علیہ السلام نے (مثلاً کہیں کہ عبد الکریم علیہ السلام نے فرمایا) مگر مخاطبہ کے طور سے حی و میت کہنا درست ہی جیسے کہیں السلام علیکم یا سلام علیک واللہ اعلم (نووی) عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ صَلِّ عَلَیْھِمْ ترجمہ شعبہ سے بسند ثانی یوں ہی مروی ہے مگر اسمیں یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ یا اللہ رحمت کر انپر بَابُ اِرْضَاءِ السَّاعِیْ مَالَمْ یَطْلُبْ حَرَامًا باب تحصیلدار زکوۃ کو راضی رکھنے کا جبتک وہ کچھہ مال حرام طلب نہ کرے عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَھُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ ترجمہ جریر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زکوۃ لینے والا تمہارے پاس آوے تو چاہیئے کہ راضی جاوے ف مقصود حدیث یہہ ہے کہ حاکموں کی اطاعت کرو اور ان کو راضی رکھو بات چیت نشست و برخاست میں ان کو رنج نہ دو کہ اسمیں صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے اور یہہ سب امور جب ہی تک ہیں کہ تم سے جور اور ظلم کی راہ سے طلب نہ کرے کوئی چیز

کِتَابُ الصِّیَامِ

روزہ کی کتاب

فائدہ صوم اور صیام لغت میں مطلق امساک کے معنے میں ہے اور شرع میں امساک مخصوص ہے زمان مخصوص میں شخص مخصوص کا اوسکی شرائط کے ساتھہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو کھل جاتے ہیں دروازے جنت کے اور بند ہو جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور زنجیروں میں کس دیئے جاتے ہیں شیاطین ف یہ حدیث دلیل ہے ایک بڑے مذہب صحیح کی اور

اور اسیطرف گئے ہیں محققین اور بخاری علیہ الرحمۃ اور وہ یہہ ہے کہ فقط رمضان کہنا روا ہے بغیر لفظ شہر
کے اور اسمیں کچھ کراہت نہیں ہے اور اسمیں تین مذہب ہیں اول یہہ کہ کسی حال میں صرف رمضان کہنا روا
نہیں اور یہ قول ہے اصحاب مالک کا اور ان لوگوں نے دعوے کیا ہے کہ رمضان نام ہے اللہ تعالے کا
پس اسکا اطلاق غیر پر بلا قید روا نہیں اور اکثر اصحاب شافعی اور ابن باقلانی کا قول یہہ ہے کہ یہاں ایک
قرینہ ہے کہ اوس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں اللہ پاک مراد نہیں اور مہینا مراد ہے پس اسمیں کراہت نہیں
اور اگر قرینہ نہو تو مکروہ ہے غرض جیسے لوگ کہتے ہیں ہم نے رمضان کا روزہ رکھا رمضان میں قیام
شب کیا یہہ مکروہ نہیں مگر یہہ کہنا کہ رمضان آیا یا رمضان گیا یہہ مکروہ ہے اور یہہ دوسرا قول ہے اور تیسرا
وہی جسطرف بخاری وغیرہ گئے ہیں کہ خواہ قرینہ ہو یا نہو رمضان کا اطلاق بلا کراہت روا ہے اور یہی صحیح
اور صواب ہے اور اول کے دونو مذہب فاسد ہیں اور کھلنا اور بند ہونا دروازوں کا اور قید ہو جانا شیاطین
کا حقیقت ہے مجاز نہیں یہی مذہب حق ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ
الشَّیَاطِیْنُ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
رمضان ہوتا ہے دروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں اور دروازے دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان
زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رمضان
ہوتا ہے دروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں اور دروازے دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان
زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهٖ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **بَابُ** وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ
لِرُؤْیَةِ الْهِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْیَةِ الْهِلَالِ وَاَنَّهٗ اِذَا غُمَّ فِیْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ اُکْمِلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ ثَلَاثِیْنَ
یَوْمًا **باب** اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھکر کریں اور اگر بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کریں۔
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا
تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ ترجمہ روایت ہے
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور فرمایا کہ نہ روزہ رکھو اور
نہ افطار کرو جبتک کہ چاند نہ دیکھو پھر اگر بدلی ہو جاوے تم پر تو تیس دن پورے کر دو مہینے خواہ شعبان کے خواہ

رمضان کے) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر رمضان فضرب بیدیہ فقال الشھر ھکذا وھکذا وھکذا ثم عقد ابھامہ فی الثالثۃ صوموا لرؤیتہ و افطروا لرؤیتہ فان اغمی علیکم فاقدروا لہ ثلاثین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے (یعنی دس انگلیوں سے) اور فرمایا کہ مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے اور بند کر لیا اپنے انگوٹھے کو تیسری بار میں (یعنے اونتیس دن کا بھی ہوتا ہے) اور فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھکر اور افطار کرو چاند دیکھکر پھر اگر تم پر بدلی ہو تو گن لو پورے تیس دن

فائدہ یعنی اُنتیس کو شعبان کی مثلاً ابر ہو تو تیس شعبان کی پورے کر لو بعد اوسکے روزہ رکھ لو اور اسیطرح اگر انتیس رمضان کو بدلی ہو اور بسبب بدلی کے رویت نہ ہو تو تیس روزے پورے کر لو اور بعد اسکے عید فطر کرو جمہور نے اس حدیث کے یہی معنے کیے ہیں اور احادیث اور روایات بھی اسی کے مؤید ہیں **عن** عبید اللہ بھذا الاسناد وقال فان غم علیکم فاقدروا ثلاثین نحو حدیث ابی اسامۃ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے **عن** عبید اللہ بھذا الاسناد وقال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان فقال الشھر تسع وعشرون الشھر ھکذا وھکذا وھکذا وقال فاقدروا لہ ولم یقل ثلاثین **ترجمہ** عبید اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ایسا ایسا ایسا اور فرمایا کہ اندازہ کرو اسکا اور تیس کا لفظ نہیں فرمایا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الشھر تسع وعشرون فلا تصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ وہی مضمون ہے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر تسع وعشرون فاذا رایتم الھلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فاقدروا لہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا رایتموہ فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فاقدروا لہ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر تسع وعشرون لیلۃ لا تصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ الا ان یغم علیکم فان غم علیکم فاقدروا لہ وہی مضمون ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشھر ھکذا وھکذا وھکذا وقبض ابھامہ فی الثالثۃ **ترجمہ** ابن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہینا ایسا ایسا ایسا ہے اور انگوٹھے کو کم کر دیا تیسری بار میں (یعنے انتیس کا بھی ہوتا ہے) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول سمعت

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے آپ سے سنا
کہ فرماتے تھے کہ مہینا اونتیس کا بھی ہوتا ہے **ف** اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہو کہ اونتیس کا رمضان ہونے
سے اسکا اجر بھی نہیں گھٹتا اسلیئے کہ وہ بھی مہینہ کامل ہے نہ ناقص **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَشْرًا وَّعَشْرًا
وَّتِسْعًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے
یعنے دس اور دس اور نو دن کا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ اَصَابِعِهِمَا وَنَقَصَ فِي الصَّفْقَةِ الثَّالِثَةِ
اِبْهَامَ الْيُمْنٰى اَوِ الْيُسْرٰى ترجمہ عبد اللہ عمر کے بیٹے رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مہینا ایسا ایسا ایسا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ مارے دوبار اور سب انگلیاں کھلی رکھیں اور تیسری
بار میں انگوٹھا داہنا یا بایاں کم کر لیا (یعنے بند کر دیا اور اشارہ ہوا اونتیس کا) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَكَسَرَ الْاِبْهَامَ
فِي الثَّالِثَةِ قَالَ عُقْبَةُ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ الشَّهْرُ ثَلَاثُوْنَ وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا انتیس کا ہوتا ہے اور شعبہ نے دونوں ہاتھ اپنے ملا کر
اشارہ کیا اور تیسری بار میں انگوٹھے کو موڑ لیا عقبہ نے کہا اور میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ مہینہ
تیس کا ہوتا ہے اور دونو ہتھیلیوں کو تین بار ملایا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ
وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ ثَلَاثِيْنَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہم لوگ امی ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینا تو ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے اور
تیسری بار میں انگوٹھا بند کر لیا اور مہینا ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے یعنے تیس دن پورے ہوتے
ہیں **ف** قربان اس نبی امی کے کہ اپنی امت مرحومہ کو ایسا تعلیم کیا کہ تمام جہان کے حساب والے گرد ہیں
اور ایک ذراسی بات کو کس کس طرح سے اون کے ذہن نشین کر دیا اور رحمت کرے اللہ تعالے محدثین کو کہ انہوں
نے کیسے آپ کی تعلیمات اور ارشادات کی حفاظت کی کہ ایک ایک بات کو اسانید متعددہ سے اور اسالیب
مختلفہ سے جس جس طرح وارد ہوئے خوب یاد رکھا اور ایسی حفاظت کی کہ کسی امت کو نصیب نہ ہوئی الحمد للہ علی
ذٰلک **عَنِ** الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّهْرَ الثَّانِيَ ثَلَاثِيْنَ ترجمہ اسود سے اس اسناد
سے بھی مروی ہوئی مگر اوسمیں دوسرے تیس دن کے مہینے کا ذکر نہیں **عَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ

رجلاً يقول الليلة النصف فقال له ما يدريك ان الليلة النصف سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول الشهر هكذا وهكذا واشار باصابعه العشر مرتين وهكذا في الثالثة واشار باصابعه
كلها وحبس او خنس ابهامه ترجمہ سعد بن عبیدہ نے کہا کہ سنا ابن عمرؓ نے ایک آدمی کو کہ کہتا تھا کہ آج
کی رات آدھا مہینہ ہو گیا تو عبداللہ نے فرمایا تو نے کیا جانا کہ آجکی رات آدھا مہینا ہوا سنا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہینا ایسا ہوتا ہے اور اشارہ کیا اپنی انگلیوں سے دوبار اور ایسا ہی
تیسری بار کیا اور سب انگلیوں سے اشارہ کیا اور بند کر لیا یا جھکا لیا اپنے انگوٹھے کو ف یعنے تم نے کیونکر
جانا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہوا اسلیے کہ مہینہ کبھی انتیس کا ہوتا ہے پھر جبتک ماہ تمام نہ ہوا اور معلوم
نہ ہو کہ انتیس کا ہوا یا تیس کا تب تک کیونکر معلوم ہو کہ نصف ماہ کون سی رات کو ہوا عن ابی هريرة
رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الهلال فصوموا واذا رأيتموه
فافطروا فان غم عليكم فصوموا ثلثين يوما ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اوسکو دیکھو تب ہی افطار بھی کرو پھر
اگر بدلی ہو جاوے تو تیس روزے پورے رکھ لو (پھر اسکے بعد عید کرو) عن ابی هريرة رضي الله تعالى
عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غم عليكم فاكملوا
العدد ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ روزہ رکھو
چاند دیکھکر اور افطار کرو چاند دیکھکر اور اگر بدلی ہو جاوے تو گنتی پوری کر دو (یعنی تیس کی) عن
ابی هريرة رضي الله تعالى عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤيته وافطروا
لرؤيته فان غمي عليكم الشهر فعدوا ثلثين ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی هريرة رضي الله تعالى
عنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الهلال فقال اذا رأيتموه فافطروا فان اغمي عليكم
فعدوا ثلثين ترجمہ وہی جو اوپر گذرچکا عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين الا رجل كان يصوم صوما فليصمه
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے پہلے ایک
دو روزہ مت رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ ایک دن میں روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی دن آگیا تو خیر وہ رکھ
اپنے مقرر دن میں (مثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور انتیس اور تیس تاریخ میں شعبان کے وہی
دن آگئے تو وہ رکھ لے) عن يحيى بن كثير بهذا الاسناد نحوه ترجمہ یحیی سے اس اسناد سے مانند اسکی
مروی ہے عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم اقسم ان لا يدخل على ازواجه شهرا

قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ
لَيْلَةً أَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ
أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعُدُّهُنَّ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ
ترجمہ زہری نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بی بیوں کے پاس نہ آوینگے ایک ماہ
تک زہری نے کہا پھر خبر دی مجھکو عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی کہ انہوں نے
فرمایا کہ جب انتیس روز گذر گئے اور میں گنتی تھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پہلے میرے پاس تشریف لائے
اور یہ فخریہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد کیا اور اسمیں کمال محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انکو ساتھ ثابت ہوتی ہے پھر میں نے عرض کی
یا رسول اللہ آپنے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس نہ آوینگے مہینا بھر تک اور آپ انتیسویں ہی دن تشریف لے آئے اور میں گنتی تھی تو آپنے فرمایا کہ مہینا انتیس کا بھی
ہوتا ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَاءَهُ
شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ فَقَالَ إِنَّمَا الشَّهْرُ وَ
صَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَبَسَ إِصْبَعًا وَاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کنارہ کیا اپنی بیبیوں سے ایک مہینہ کو پھر نکلے ہماری طرف انتیسویں دن سو ہمنے عرض کی
کہ آج تو انتیسواں دن ہے تو آپ نے فرمایا مہینا اتنا بھی ہوتا ہے اور دونوں ہاتھ ملائے تین بار اور بند کر
لی ایک اونگلی پچھلی بار میں (یعنے انتیس کا اشارہ فرمایا) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا يَقُولُ
اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبَاحَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ
يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ
ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ مِنْهَا ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ کنارہ کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایک ماہ کا اور نکلے آپ انتیسویں کی صبح کو سو بعضے لوگوں نے
عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالےٰ کے آج تو ہماری انتیسویں دن کی صبح ہے تو آپ نے فرمایا کہ مہینا انتیس
کا بھی ہوتا ہے پھر ملائے آپ نے دونوں ہاتھ تین بار دو بار تو سب اونگلیوں کے ساتھ اور تیسری بار نو انگلیوں
سے **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَىٰ بَعْضِ
أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَىٰ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ لَا تَدْخُلُ
عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ
مِثْلَهُ وہی مضمون ہے جو اوپر گذر چکا **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا

ترجمہ سعد سے بھی اونتیس کا اشارہ مروی ہوا عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ
هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا مَرَّةً ترجمہ سعد نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہے
ایسا ہے ایسا ہے دس دس اور نو ایک بار عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى
حَدِيْثِهِمَا ترجمہ اسمعیل سے وہی مضمون مروی ہے **بَابُ** بَيَانِ اَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَاَنَّهُمْ اِذَا
رَاَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ **باب** اس بیان میں کہ ہر شہر میں وہیں کی رویۃ معتبر
ہے اور دوسرے شہر کی رویت وہاں کام نہیں آتی عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ
رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ
عَلَيَّ رَمَضَانُ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُ اللهِ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ
فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لٰكِنَّا
رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ الثَّلَاثِيْنَ اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَفَلَا نَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ
وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى فِيْ نَكْتَفِيْ اَوْ تَكْتَفِيْ
ترجمہ کریب کو ام الفضل بنت حارث نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیطرف بھیجا شام کو اونہوں نے کہا کہ میں گیا
شام کو اور انکا کام نکال دیا اور میں نے چاند دیکھا رمضان کا شام میں جمعہ کی شب کو (یعنی پنجشنبہ کی شام کو) پھر مدینہ
آیا آخر ماہ میں اور عبداللہ بن عباس نے پوچھا مجھ سے اور ذکر کیا چاند کا کہ تم نے کب دیکھا میں نے کہا جمعہ کی شب
کو اُنہوں نے کہا تم نے خود دیکھا میں نے کہا ہاں اور اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا حضرت معاویہ اور
اور لوگوں نے تو ابن عباس نے فرمایا کہ ہم نے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزے رکھینگے یا چاند
دیکھ لینگے تو میں نے کہا آپ کافی نہیں جانتے دیکھنا معاویہ کا اور اون کا روزہ رکھنا آپ نے فرمایا نہیں ایسا ہی
حکم کیا ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ نکتفی کہا یا تکتفی **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ رُویت ہلال کی عام نہیں ہوتی یعنی جس شہر والے دیکھیں وہ روزہ رکھیں یا افطار کریں اور دوسروں
کو اون کی رویت پر اعتماد ضرور نہیں اور یہی مذہب صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک بلکہ نووی نے لکھا ہے
کہ جہاں تک قصر نہیں ہوتا ہے نماز میں وہیں تک رویت کا بھی اعتبار ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر مطلع متفق ہو
تو دوسروں کو بھی اعتبار ضرور ہے اور بعضوں نے کہا ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہیں
اور بعض کا قول ہے کہ رویت ایک جگہ کی تمام روئے زمین کو کافی ہے اور اُنہوں نے اس حدیث کا یہ جواب
دیا ہے کہ ابن عباس نے اوس ایک شخص کی گواہی قبول نہیں کی مگر ظاہر حدیث اسپر دال ہے کہ اونہوں نے

رویت بعیدہ کا اعتبار نہیں کیا (نووی) **باب** بیان انہ لا اعتبار بکبر الہلال وصغرہ وان اللہ
تعالی امدہ للرؤیۃ فان غم فلیکمل ثلثون **باب** اس بیان میں کہ چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار
نہیں اور جب بدلی ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو **عن** ابی البختری قال خرجنا للعمرۃ فلما نزلنا ببطن نخلۃ
تراءینا الہلال فقال بعض القوم ہو ابن ثلث وقال بعض القوم ہو ابن لیلتین قال فلقینا ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما فقلنا انا راینا الہلال فقال بعض القوم ہو ابن ثلاث وقال بعض القوم ہو ابن
لیلتین فقال ای لیلۃ رایتموہ قال فقلنا لیلۃ کذا وکذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدہ للرؤیۃ فہو للیلۃ رایتموہ **ترجمہ** ابو البختری نے کہا کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب بطن نخلہ کو پہونچے (کہ
ایک مقام کا نام ہے) تو سب نے چاند دیکھنا شروع کیا اور بعضوں نے دیکھکر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے
(یعنے بڑا ہونے کے سبب سے) اور بعضوں نے کہا دو رات کا ہے پھر ملے ہم ابن عباس سے اور ان سے ذکر کیا کہ
ہم نے چاند دیکھا اور کسی نے کہا تین رات کا ہے اور کسی نے کہا دو رات کا ہے تب اونہوں نے پوچھا
کہ تم نے کون سی رات میں دیکھا تو ہم نے کہا فلان فلان رات میں اونہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے اسکو بڑا دیا دیکھنے کے لیے اور وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا
ف اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا بڑا ہونیکا اعتبار نہیں جب رویت ہو اسی شب کا ہے خواہ اونتیسویں ہو یا
تیسویں **عن** ابی البختری قال اہللنا رمضان ونحن بذات عرق فارسلنا رجلا الی ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما یسالہ فقال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ قد امدہ لرؤیتہ فان اغمی علیکم فاکملوا العدۃ **ترجمہ** وہی ہے مگر اسمیں اتنا ہے کہ ذات عرق میں
چاند دیکھا اور چھوٹے بڑے کی تصریح نہیں **باب** بیان معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا عید لا
ینقصان دو مہینے عید کے ناقص نہیں ہوتے اسکا بیان **عن** ابی بکرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال شہرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجۃ **ترجمہ** ابی بکرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ دو ماہ عیدوں کے ناقص نہیں ہوتے ایک رمضان شریف دوسرا ذیحجہ **ف** صحیح اور معتبر معنے تو اسکے
یہی ہیں کہ ان دونوں ماہ کا ثواب کسیطرح نہیں گھٹتا خواہ اونتیس کے ہوں خواہ تیس کو غرض یہ ہے کہ ایک تاریخ
کے کم ہونے سے ثواب کم نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا کہ ایک سال میں دونوں ماہ اونتیس کے نہیں ہوتے
اگر ایک اونتیس کا ہوتا تو دوسرا تیس کا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونو ثواب میں برابر ہیں ایک
دوسرے سے کم نہیں یعنے اگر رمضان میں روزے ہیں تو ذیحجہ میں مناسک حج ہیں اور یہ سب قول
ضعیف ہیں صحیح وہی ہے جو اول گذرا **باب** بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر

وَاَنَّ لَهُ الْاَكْلَ وَغَيْرَهُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَبَيَانُ صِفَةِ فَجْرٍ الَّذِیْ يَتَعَلَّقُ بِهِ الْاَحْكَامُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِي الصَّوْمِ وَدُخُوْلِ وَقْتِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ الْفَجْرُ الثَّانِيْ وَيُسَمَّى الصَّادِقَ وَالْمُسْتَطِيْرَ وَاَنَّهُ لَا اَثَرَ لِلْفَجْرِ الْاَوَّلِ فِي الْاَحْكَامِ وَهُوَ الْفَجْرُ الْكَاذِبُ الْمُسْتَطِيْلُ بِاللَّامِ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ وَهُوَ الذِّئْبُ **باب** اس بیان میں کہ روزہ طلوع فجر سے شروع ہوجاتا ہے اور اس بیان میں کہ کھانا پینا وغیرہ جائز ہے واسطے سحری کھانے والے کے فجر کے طلوع ہونے تک اور فجر کی صفت کی بیان میں جس سے احکام تعلق رکھتے ہیں روزوں میں دخول کرنے اور صبح کے وقت کی داخل ہونے وغیرہ سے اور وہ فجر دوسری ہے جسکا نام صادق اور مستطیر ہے اور اس بیان میں کہ پہلی فجر کو احکام میں کچھہ اثر نہیں اور وہ صبح کاذب ہے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لَهُ عَدِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِيْ عِقَالَيْنِ عِقَالًا اَبْيَضَ وَعِقَالًا اَسْوَدَ اَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ **ترجمہ** عدی بن حاتم نے کہا کہ جب یہ آیت اوتری حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ یعنے کھاتے پیتے رہو جبتک کہ ظاہر ہوجاوے سفید دھاگا کالے دھاگے سے صبح کے تو عدی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیاں رکھتا ہوں ایک سفید ایک کالی اوسی سے میں پہچان لیتا ہوں رات کو دن سے تب آپنے فرمایا تمہارا تکیہ تو بڑا چوڑا ہے (یعہ مزاح کی راہ سے فرمایا کہ اتنا چوڑا ہے کہ صبح اوسی کے نیچے سے ہوتی ہے) اس آیت میں تو سیاہی رات کی اور سفیدی دن کی مراد ہے **ف** غرض یعہ ہو کہ دھاگے سے مراد رات اور دن ہے اور شاید عدی کی زبان میں یہ مجاز مستعمل نہ ہوگا اسلیے اُنکو دھوکا ہوا ابو عبید نے کہا ہے کہ خیط ابیض سے صبح صادق مراد ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ صبح صادق ہی اول سے رات ہے اور اس سے دن کا آغاز ہے غرض صبح صادق اور رات میں کوئی فاصل نہیں اور یہی مذہب صحیح ہو اور یہی قول ہے جماہیر علماء کا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَاْخُذُ خَيْطًا اَبْيَضَ وَخَيْطًا اَسْوَدَ فَيَاْكُلُ حَتّٰى يَسْتَبِيْنَهُمَا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْفَجْرِ فَبَيَّنَ ذٰلِكَ **ترجمہ** سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اوتری كُلُوْا وَاشْرَبُوْا الی آخرہ کہاتے تھے۔ آدمی پکڑتے دو تاگے سفید اور سیاہ، پھر کھاتے صبح کے روشن ہونے تک یہانتک کہ اوتاری اللہ تعالے نے مِنَ الْفَجْرِ پھر وہ (التباس) ظاہر ہوگیا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْاَبْيَضَ فَلَا يَزَالُ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتّٰى

يتبين له رئيهما فانزل الله بعد ذلك من الفجر فعلموا انما يعني بذلك الليل والنهار ترجمہ سہل بن سعد
نے کہا جب یہ آیت اتری کلوا واشربوا تو آدمی جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو تاگے اپنے پیر میں باندھ
لیتا ایک سفید دوسرا سیاہ اور کھاتا پیتا رہتا یہانتک کہ اوسکو دیکھنے میں کالے اور سفید کے فرق معلوم ہونے
لگتا تب اللہ پاک نے اُسکے بعد من الفجر کا لفظ اوتارا تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ تاگوں سے مراد رات اور دن
ہے **ف** ان روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صبح صادق تاگے کیطرح عرض شرق میں مستطیل ہوتی ہے اور جو
عمود کیطرح بلند ہو وہ صبح کاذب ہے اور وہ رات میں داخل ہے **عن** عبد الله رضي الله تعالى عنه
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا
تاذين ابن ام مكتوم ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات سے اذان
دیتے ہیں (تاکہ تہجد پڑھنے والے کھانے کو جاویں اور سحری سے فارغ ہو جاویں) سو تم کھاتے پیتے رہا کرو
یہانتک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سنو اور وہ نابینا تھے جب لوگ کہتے کہ صبح ہوئی صبح ہوئی جب اذان دیتے
عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان بلالا يؤذن بليل فكلوا
واشربوا حتى تسمعوا اذان ابن ام مكتوم ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضي الله عنهما قال
كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم مؤذنان بلال وابن ام مكتوم الاعمى فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم قال ولم يكن
بينهما الا ان ينزل هذا ويرقى هذا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے بلال اور ابن ام مکتوم نابینا تو آپ نے فرمایا بلال رات سے اذان دیتا ہے
سو تم کھاتے پیتے رہو یہانتک کہ اذان دیویں ابن ام مکتوم اور کہا راوی نے کہ دونوں کی اذان میں کچھ دیر
بیچ میں نہ ہوتی تھی اتنا ہی تھا کہ یہ اوترا اور وہ چڑھے **فائدہ** مراد یہ ہے کہ بلال اذان دیتے تھے قبل
فجر کے اور انتظار کرتے تھے طلوع فجر کا اور وہیں ٹھیرے ہوئے کچھ پڑھتے رہتے پھر جب اوترتے عبد اللہ ابن
ام مکتوم کو خبر کر دیتے کہ تم اذان دو پھر ابن ام مکتوم طہارت وغیرہ کر کے چڑھتے اور اذان دیتے طلوع
فجر کے قبل **عن** عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
بھی وہی روایت مروی ہوئی ہے **عن** عبيد الله بالاسنادين كليهما نحو حديث ابن نمير
ترجمہ وہی جو اوپر مذکور ہوا **عن** ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يمنعن احدا منكم اذان بلال او قال نداء بلال من سحوره فانه يؤذن او قال ينادي
ليرجع قائمكم ويوقظ نائمكم وقال ليس ان يقول هكذا وهكذا وصوب يده ورفعها حتى يقول

هٰكَذَا وَفَرَّجَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی باز نہ رہے تم میں سے اپنے سحر کھانے سے بلال کی اذان سنکر اسلیئے کہ وہ اسواسطے اذان دیتو ہر رات سو کہ پھر جاوے جو نماز پر کھڑا ہے تم میں سے اور جاگ جاوے سونیوالا اور فرمایا کہ صبح وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور بلند کیا آپنے ہاتھ کو (یعنے جو روشنی نیزہ کیطرح اوپر کو بلند ہوتی ہے وہ صبح صادق نہیں ہے جبتک کہ ایسی نہ ہو اور کھولدیا آپنے انگلیوں کو (یعنے جبتک کناروں میں منتشر نہ ہو وہ صبح صادق نہیں۔

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هٰكَذَا وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَسَهَا إِلَى الْأَرْضِ وَلٰكِنِ الَّذِي يَقُولُ هٰكَذَا وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ ترجمہ سلیمان تیمی سے اس سناد سے مروی ہے وہی روایت جو اوپر گذری مگر اسمیں ایسا ہے کہ آپنے فرمایا کہ فجر وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور آپنے سب انگلیوں کو جمع کیا اور ان کو زمین کیطرف جھکایا (یعنے جو روشنی اوپر سے نیچے کو آوے وہ صبح صادق نہیں ہے بلکہ صبح صادق وہ ہے جو ایسی ہو اور آپ نے کلمہ کی انگلی پر رکھی اور دونوں ہاتھوں کو پھیلایا (یعنے اشارہ کیا کہ آسمان کے کناروں میں پھیلے) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَانْتَهَى حَدِيثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ وَقَالَ إِسْحَاقُ قَالَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا يَعْنِي الْفَجْرَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ ترجمہ سلیمان تیمی سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی اور تمام ہوئی روایت معتمر کی یہیں تک کہ آپنے فرمایا اذان بلال کی اسلیئے ہے کہ جگاوے تمہارے سوتوں کو اور لوٹے تمہارا تہجد پڑھنے والا اور اسحاق نے کہا کہ جریر نے کہا اپنی حدیث میں اور صبح وہ نہیں جو ایسی ہو (یعنی اونچی) ولیکن وہ وہ ہے جو ایسی ہو یعنی پھیلی ہوئی) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنَ السُّحُورِ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ ترجمہ سمرہ بیٹے جندب کے کہتے تھے میں نے سنا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی بلال کی اذان سے دھوکہ کھاکر سحور کھانے سے باز نہ رہے اور نہ یہ سفیدی جو (نیزے کیطرح بلند ہے) صبح ہے بلکہ صبح وہ ہے جو پھیلی ہو عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ ترجمہ سمرہ نے کہا رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھوکا نہ دے تم کو اذان بلال کی اور یہ سفیدی صبح کا ستون جبتک کہ وہ اسطرح چوڑی نہ ہو جاوے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيرَ هٰكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا ترجمہ وہی جو

اوپر گذرا عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ وھو یخطب یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال لا یغرنکم نداء بلال ولا ھذا البیاض حتی یبدو الفجر او قال حتی ینفجر الفجر ترجمہ
اسکا اوپر کی رواتوں سے معلوم ہوسکتا ہے مضمون وہی ہے عن سمرۃ بن جندب یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب فضل السحور واستحبابہ
واستحباب تاخیرہ وتعجیل الفطر سحر کی فضیلت اور اوسکی دیر میں کھانے کی فضیلت اور افطار جلدی
کرنے کی فضیلت عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ
ترجمہ فرمایا سحر کھاؤ سحر میں برکت ہے عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر ترجمہ فرمایا ہمارے
اور اہل کتاب کے روزہ میں سحر کے لقمہ کا فرق ہے عن موسی بن علی بھذا الاسناد ترجمہ وہی
روایت موسے سے مروی ہوئی عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم قمنا الی الصلوۃ قلت کم کان قدر ما بینھما قال خمسین آیۃ ترجمہ زید نے کہا
سحر کی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر کھڑے ہوئے نماز صبح کو مینے کہا دونوں کے بیچمیں کتنی دیر
ہوئی اونہوں نے کہا پچاس آیت کے موافق عن قتادۃ بھذا الاسناد قتادہ سے بھی یہی روایت
آئی ہے عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال
الناس بخیر ما عجلوا الفطر ترجمہ سہل سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ
خیر پر رہینگے جبتک افطار جلد کرینگے عن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ
سہل سے وہی مضمون مروی ہوا جو اوپر گذرا عن ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ
فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الافطار و
یعجل الصلوۃ والآخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت ایھما الذی یعجل الافطار ویعجل
الصلوۃ قال قلنا عبد اللہ یعنی ابن مسعود قالت کذلک کان یصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زاد ابو کریب والآخر ابو موسی ترجمہ ابی عطیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں اور مسروق حضرت
ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے مسلمانوں کی ماں دو
شخص ہیں اصحاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول
ہی وقت نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر کرتے ہیں تو آپنے پوچھا وہ کون ہیں جو اول
وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں

......تو ہمنے کہا وہ عبد اللہ یعنے

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اور آپنے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے زیادہ کیا
ابوکریب نے اپنی روایت میں کہ کہا دوسرے ابوموسیٰ ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت
افطار کرنا اور اول ہی وقت نماز پڑھنا بھی مسنون ہے اور یہی ہدی ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور یہی لازم ہے ہر متبع سنت کو **عَنْ** اَبِی عَطِیَّۃَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہَا فَقَالَ لَہَا مَسْرُوْقٌ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِلَاہُمَا لَا یَأْلُوْا عَنِ الْخَیْرِ
اَحَدُہُمَا یُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ وَالْاٰخَرُ یُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ فَقَالَتْ مَنْ یُّعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ
قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَتْ ہٰکَذَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ **ترجمہ** مضمون وہی ہے جو اوپر
مذکور ہوا صرف اتنا ہی فرق ہے کہ اسمیں افطار اور مغرب کی تاخیر مذکور ہوئی **بَابُ** بَیَانِ وَقْتِ اِنْقِضَاءِ الصَّوْمِ
وَخُرُوْجِ النَّہَارِ **باب** وقت روزہ تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا **عَنْ** عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ وَاَدْبَرَ النَّہَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ
وَلَمْ یَذْکُرِ ابْنُ نُمَیْرٍ فَقَدْ **ترجمہ** عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات
آئی اور دن گیا اور سورج ڈوبا پس روزہ دار نے افطار کیا اور ابن نمیر کی روایت میں فقد کا لفظ نہیں ہے **ف**
یعنے غروب آفتاب کے بعد پھر تاخیر نہ کرے افطار میں جیسے بعضے وسواسی کہتے ہیں کہ ذرا ٹھیرو کیا بیتابی ہے اور
کیا بے صبری ہے اور یہ نہیں جانتے کہ افطار اول ہی وقت مسنون ہے اور غروب آفتاب آ......نا اور
رات کا آنا دن کا جانا تینوں ایک ہی وقت میں ہوتا ہے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توضیح کے لیے
تینوں کو جمع فرمایا اور بعض مقام ایسے ہوتے ہیں کہ غروب آفتاب نہیں معلوم ہوتا ہے تو وہاں کا اندھیرا وقت
افطار رہتا ہے۔ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ یَا فُلَانُ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اِنَّ عَلَیْکَ نَہَارًا قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاہُ فَشَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
قَالَ بِیَدِہٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ ہٰہُنَا وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ ہٰہُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں رمضان کے مہینے میں پھر جب آفتاب ڈوبا
تو آپنے فرمایا اے فلانے اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابھی آپ پر
دن ہے (یعنے اون صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب غروب کے بعد جو سرخی ہے وہ جاتی رہے جب دن جاتا
ہے حالانکہ یہ غلط ہے) آپنے پھر فرمایا کہ اترو (یعنے اونٹ پر سے) اور ہمارے لیے ستو گھولو پھر وہ اترے

اور ستو گھولے اور آپکے پاس لائے اور آپنے پیے اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ جب سورج ڈوب جائے اسطرف کو (یعنے مغرب
میں) اور آجاوے رات اسطرف سے پس روزہ کھل چکا صائم کا عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمْسَیْتَ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَیْنَا نَهَارًا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهٗ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ
اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِیَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ترجمہ عبد اللہ سے
وہی مضمون مروی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اونہوں نے عرض کی کہ اگر آپ شام ہونے دیں تو خوب ہو اور آپنے
آخر میں فرمایا ہاتھ سے مشرق کیطرف اشارہ کر کے کہ جب رات کو دیکھو کہ ادھر آئی تو افطار کر چکا صائم۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ
قَالَ یَا فُلَانُ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ عَوَّامٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ
الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ
مُسْهِرٍ وَعَبَّادٍ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِنْهُمْ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهٗ وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ
هٰهُنَا اِلَّا فِیْ رِوَایَةِ هُشَیْمٍ وَحْدَهٗ ترجمہ شیبانی نے ابن ابی اوفے سے وہی روایت بیان کی جیسے ابن مسہر
اور عباد اور عبد الوحد کی روایتیں اوپر مذکور ہوئیں اور ان میں سے کسی میں یہہ نہیں ہے کہ وہ مہینہ رمضان
کا تھا (یعنے اس سند میں یہ مذکور نہیں ہوا) اور یہی نہیں ہے کہ جب آئی رات اسطرف سے مگر یہہ مذکور صرف ہشیم
کی روایت میں ہے بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْوِصَالِ باب صوم وصال کی نہی میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ كَهَیْئَتِكُمْ
اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے (یعنے
روزہ پر روزہ رکھنے سے کہ جس کے بیچ میں افطار نہ ہو) تو لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں
آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے (یعنے پروردگار کیطرف سے)
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِیْ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ
النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِیْلَ لَهٗ اَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی ترجمہ مضمون وہی
فقط اتنا فرق ہے کہ آپنے رمضان میں وصال کیا اور لوگوں نے بھی پھر آپ نے ان کو منع فرمایا عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَقُلْ رَمَضَانَ ترجمہ ابن عمر سے
وہی مضمون مروی ہوا مگر اسمیں رمضان کا ذکر نہیں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنَّكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُوَاصِلُ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی فلما ابوا ان ینتھوا
عن الوصال واصل بھم یوما ثم یوما ثم راوا الھلال فقال لو تاخر الھلال لزدتکم کالمنکل
لھم حین ابوا ان ینتھوا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے تب ایک شخص نے عرض کی کہ یا
رسول اللہ آپ تو وصال کرتے ہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی ہے برابر میرے میں تو رات ہوں کہ کھلاتا ہے مجھے پروردگار
میرا اور پلاتا ہے پھر جب لوگ باز نہ رہے (یہ کمال محبت اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی اور انہوں نے اس
نہی کو براہ شفقت سمجھا) وصال سے تو آپ نے اُنکے ساتھ وصال کیا ایک روز پھر دوسرے روز پھر چاند دکھائی دیا
اور فرمایا آپ نے کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں زیادہ وصال کرتا اور یہ فرمانا آپ کا زجر و توبیخ کی راہ سے تھا
جب وہ باز نہ رہے وصال سے **ف** متفق ہیں علما وصال کی نہی پر اور وہ روزہ پر روزہ رکھنا ہے
بغیر اسکے کہ بیچ میں کچھ کھاوے یا پیوے اور امام شافعی اور ان کے اصحاب نے تصریح کی ہے اسکی کراہت
پر اور صحیح یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور ایک قول تنزیہی کا بھی ہے مگر نہی کے جمہور علما قائل ہیں
اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علما مختلف ہیں احادیث وصال میں سو بعضوں نے کہا ہے کہ نہی اس
سے بسبب رحمت اور شفقت کے ہے امت پر اور ایک جماعۃ نے سلف میں وصال فرمایا ہے پھر جو قادر
ہو اوسکو مضائقہ نہیں اور ابن وہب اور احمد اور اسحاق نے وصال کا جواز فرمایا سحر تک پھر نقل کی
قاضی نے اکثر لوگوں سے کراہت اسکی اور خطابی وغیرہ نے کہا کہ وصال خصائص میں سے ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حرام ہے امت پر اور جن لوگوں نے جواز کا قول لیا ہے اُنہوں نے استدلال کیا
کہ بعض طرق مسلم میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے لوگوں کو منع فرمایا بسبب رحمت کے اور یہ روایت بھی
جسکی ذیل میں فائدہ ہے اُسکے جواز پر دلالت کرتی ہے ورنہ صحابہ کبھی اوسکے مرتکب نہ ہوتے بعد نہی کے
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والوصال
قالوا فانک تواصل یا رسول اللہ قال انکم لستم فی ذلک مثلی انی ابیت یطعمنی ربی و
یسقینی فاکلفوا من الاعمال ما تطیقون ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول
اللہ علیہ وسلم نے دور ہو وصال سے تو کسی نے عرض کی آپ وصال کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میرے
برابر نہیں ہو میں تو رات کاٹتا ہوں اس لطف میں کہ کھلاتا ہے مجھکو پروردگار میرا اور پلاتا ہے اور تم اتنے
ہی اعمال بجا لاؤ جسکی طاقت رکھتے ہو **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال فاکلفوا ما لکم بہ طاقۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے وہی مضمون
مروی ہو مگر اسمیں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اوٹھاؤ جتنی تمکو طاقت ہو **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن الوصال بمثل حدیث عمارۃ عن ابی زرعۃ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے اور باقی
وہی مضمون ہے جو عمارہ نے ابی زرعہ سے روایت کیا عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی رمضان فجئت فقمت الی جنبہ وجاء رجل فقام ایضا حتی کنا
رھطا فلما حس النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا خلفہ جعل یتجوز فی الصلوۃ ثم دخل رحلہ فصلی
صلوۃ لا یصلیھا عندنا قال قلنا لہ حین اصبحنا افطنت لنا اللیلۃ فقال نعم ذالک الذی حملنی
علی ذالک الذی صنعت قال فاخذ یواصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذالک فی اخر الشھر
فاخذ رجال من اصحابہ یواصلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بال رجال یواصلون انکم لستم
مثلی اما واللہ لو تماد لی الشھر لواصلت وصالا یدع المتعمقون تعمقھم ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نماز پڑھتے تھے (یعنی رات کو) سو میں آیا اور آپ کی
بازو پر کھڑا ہو گیا اور دوسرا شخص آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا یہانتک کہ ایک جماعت جمع ہو گئی (یعنی دس سے کم
پھر جب آپ نے ہماری سن گن پائی تو نماز ہلکی پڑھنے لگے سبحان اللہ کیا شفقت تھی امت پر) پھر اپنے گھر میں
تشریف لے گئے اور وہاں ایسی نماز پڑھی (یعنی بہت لمبی) کہ ہمارے ساتھ نہ پڑھتے تھے پھر ہم نے صبح کو ذکر کیا
کہ آپ کو کیا خبر ہو گئی تھی رات کو ہماری اقتداء کی آپ نے فرمایا کہ ہاں اسی سبب سے تو میں نے کیا جو کچھ کیا
(یعنی نماز ہلکی کی) پھر آپ وصال کرنے لگے اور وہ دن آخر ماہ کے تھے تو اور لوگ بھی وصال کرنے لگے
تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ وصال کرتے ہیں تم میری مثل نہیں ہو اللہ کی قسم اگر مہینا زیادہ ہوتا
تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال واصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اول شھر رمضان فواصل ناس من المسلمین فبلغہ
ذالک فقال لو مد لنا الشھر لواصلنا وصالا یدع المتعمقون تعمقھم انکم لستم مثلی او
قال انی لست مثلکم انی اظل یطعمنی ربی ویسقینی ترجمہ انس نے کہا وصال کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رمضان میں اور اور لوگوں نے بھی اور آپ کو خبر پہونچی تو آپ نے فرمایا
کہ اگر مہینا لمبا ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ حد سے بڑھنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے (یعنی ہار
جاتے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب آپ سے ہارے ہوئے ہیں) تم تو میرے برابر نہیں ہو یا فرمایا میں تمہاری
مثل نہیں ہوں (سچ ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک) میں اس طرح رہتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور
پلاتا ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت نھاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال رحمۃ

لَهُمْ فَقَالُوا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ آپ نے فرمایا منع کیا لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے رحمت کی نظر سے اور عرض کی لوگوں نے کہ آپ تو وصال فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں مجھے تو کھلاتا ہے رب میرا اور پلاتا ہے۔

ف سبحان اللہ محدثین کی احتیاط کا کیا کہنا کہ آٹھ نو سو برس کی مؤلف کی کتاب میں بیاض چلی آتی ہو تو اسکو نقل کرتے جاتے ہیں اور اپنی طرف سے تصرف نہیں کرتے یہہ کسی اور کو کہاں نصیب ہے یہاں پر مؤلف علیہ الرحمۃ نے بیاض چھوڑ دی ہے **فائدہ** زاد المعاد میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کی تحقیق میں پورا کلام کیا ہے کہ زیادت اوسپر ممکن نہیں جسکو مزید تحقیق درکار ہو وے ملاحظہ فرما وے

بابُ بَيَانِ اَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلٰى مَنْ لَمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتَهُ **باب** روزے کی حالت میں بوسہ کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ اِحْدٰى نِسَائِهِ ثُمَّ تَضْحَكُ ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی صاحبہ کو بوسہ لیتے تھے اور آپ روزے سے ہوتے تھے بی بی صاحبہ یہ فرماتی تھیں اور ہنستی تہیں۔

عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ ترجمہ سفیان نے کہا کہ مینے عبد الرحمن قاسم کے بیٹے سے پوچہا کہ کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو بوسہ لیتے تھے روزے میں تو وہ تہوڑی دیر چپ ہو رہے پہر کہا کہ ہاں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ اِرْبَهُ ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تہے میرا اور وہ روزے سے ہوتے تھے اور کون اپنی شہوت ایسی روک سکتا ہے جیسے آپ روکتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰكِنَّهُ اَمْلَكُكُمْ لِاِرْبِهِ ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہو کہ آپنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تہے اور وہ روزے سے تہے اور اپنی حاجت کو خوب قابو میں رکھنے والے تہے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مباشرت (یعنے بوس وکنار) کرتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ
اِلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ
نَعَمْ وَلٰكِنَّهُ كَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ اَوْ مِنْ اَمْلَكِكُمْ لِاِرْبِهٖ شَكَّ اَبُوْ عَاصِمٍ ترجمہ اسود نے کہا میں اور
مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمنے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
روزے میں مباشرت کرتے تھے اونہوں نے فرمایا کہ ہاں مگر وہ بہت اپنی حاجت کو روکنے والے تھے عَنِ
الْاَسْوَدِ وَالْمَسْرُوْقِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَسْاَلَاهَا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ اسود سے وہی مضمون
مروی ہے جو اوپر گذرا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوسہ لیا اور آپ روزے سے تھے عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِیْ
كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ یحیی بن ابی کثیر سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا عَنْ عَائِشَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِیْ شَهْرِ الصَّوْمِ ترجمہ حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے روزوں کے مہینے میں عَنْ
عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ
وہی مضمون ہے عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ترجمہ حفصہ رضی اللہ
عنہا سے مضمون مروی ہوا عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَ
اَخْشَاكُمْ لَهٗ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صائم بوسہ لیوے تو آپ نے فرمایا
ام سلمہ سے پوچھو ام سلمہ نے خبر دی کہ ہاں رسول اللہ علیہ وسلم بھی بوسہ لیتے ہیں تب عمر بن ابی سلمہ نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے نے آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیئے ہیں تو آپنے فرمایا کہ آگاہ
ہو میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور خوف کرنے والا ہوں **فائدہ** غرض ان روایتوں
سے بوسہ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جواز اوسکا امت کے لیئے ثابت ہوا اور ابو داؤد نے جو حضرت
عائشہ سے روایت کیا ہے کہ آپ اُن کی زبان چوستے تھے اسمیں مصدع راوی ضعیف ہے کہ سعدی نے کہا ہے
کہ وہ بجز و طریق سے پھرا ہوا ہے اور اسیطرح محمد بن دینار بھی اوسمیں ضعیف ہے کہ یحیے نے ضعیف کہا ہے اور ابن ماجہ

اور احمد نے جو میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا
اوس عورت و مرد کو کہ روزہ دار تھے اور انہوں نے بوسہ لیا تو آپ نے فرمایا کہ روزہ اُن کا کھل گیا تو یہہ
روایت صحیح نہیں اور اُسمیں ابی یزید ضبی راوی ہے اور ابو یزید مجہول ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مطلقاً جواز بوسہ کا مذکور ہے کچھہ جوان اور بوڑھے کی قید صحیح نہیں ہوئی آپ سے اور اُن کا فرق
کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں اور اس باب میں جو روایت ابو داؤد نے ذکر کی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے کہ ایک شخص نے پوچھا آپ سے کہ مباشرت صائم کو روا ہے یا نہیں تو آپ نے اجازت دی اور
دوسرے نے پوچھا تو اوسکو منع فرمایا پھر جسے رخصت دی تہی وہ بوڑھا تھا اور جسے اجازت نہیں
دی تہی وہ جوان تھا اسمیں اسرائیل راوی ہے اور اگرچہ اُس سے بخاری اور مسلم احتجاج کرتے ہیں
مگر اسرائیل اور اغر کے بیچ میں ابو العنبس عدوی کوفی ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ اوسکی حدیث
لینے سے محدثین ساکت ہوگئے اور نام اوسکا حارث بن عبید ہے۔ غرض یہ فرق بہی قابل تسلیم نہیں کذا
فی زاد المعاد اور نووی نے فرمایا ہے کہ امام شافعی اور اُن کے اصحاب کا مذہب یہہ ہو کہ بوسہ روزہ میں لینا
حرام نہیں اوس شخص کو جسکی شہوت حرکت میں نہ آوے مگر اوسکا ترک اولےٰ ہے اور مکروہ نہیں ہے
بوسہ اون کے نزدیک اور جس کی شہوت حرکت میں آوے اوسکو حرام ہے اور خوف ہو اسکو کہ جماع
کر بیٹھے گا اور بعضوں نے اوسکے حق میں مکروہ کہا ہے اور قاضی نے کہا ہے کہ اُسکی اباحت کی قائل
ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین سے اور یہی مذہب ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا اور مطلق مکروہ
کہا ہے امام مالک نے اور ابن عباس اور ابو حنیفہ اور ثوری اور اوزاعی اور شافعی نے کہا ہے
کہ جوان کو مکروہ ہے بوڑہے کو مباح اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہے اور روایت کی ہے
ابن وہب نے مالک سے اباحت اسکے صوم نفل میں نہ فرض میں اور اسمیں اتفاق ہے کہ بوسے لینے سے
روزہ باطل نہیں ہوتا مگر جب انزال ہو جاوے اور احتجاج کیا ہے اوسپر اس حدیث سے جو سنن میں مشہور
ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھلا دیکھو تو اگر کوئی کلی کرے اور مراد یہہ ہے کہ جیسے کلی مقدمہ
ہے پینے کا اور مبطل روزہ کا نہیں ویسے ہی بوسہ مقدمہ ہے جماع کا اور مبطل روزہ کا نہیں انتہے **بَابُ**
صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ روزے میں جنب کو اگر صبح ہو جاوے تو روزہ صحیح ہے
اسکا بیان **عَنْ** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ فِیْ قَصَصِهٖ مَنْ اَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُمْ
قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِاَبِيْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَسَاَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَرْوَانُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا ذَهَبْتَ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُوْلُ قَالَ فَجِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا اَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَمَّا كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذَاكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ اَقَالَتَا فِيْ رَمَضَانَ قَالَ كَذٰلِكَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ **ترجمہ** ابوہریرہ اپنی روایتوں میں کہتے تھے کہ جسکو فجر ہوجاوے حالت جنابت میں وہ روزہ نہ رکھے سو میں (یہ مقولہ ہے ابی بکر بن عبدالرحمن کا) عبدالرحمن سے کہا جو میرے باپ تھے انہوں نے اسکا انکار کیا اور ہم دونوں یعنے ابوبکر اور عبدالرحمن حضرت عائشہ اور ام سلمہ کے پاس گئے اور عبدالرحمن نے اُن سے پوچھا تو دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت میں صبح ہوجاتی تھی اور پھر روزہ رکھتے تھے اور جنابت بغیر احتلام ہوتی تھی (اسلیئے کہ انبیا کو احتلام نہیں ہوتا یعنے صحبت سے بیبیوں کے جنب ہوتی تھی) کہا ابی بکر نے پھر ہم گئے مروان کے پاس اور عبدالرحمن نے اون سے ذکر کیا سو مروان نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم ابوہریرہ کے پاس جاؤ اور اون کی بات کا جواب دے دو پھر ہم ابوہریرہ کے پاس آئے اور ابوبکر ان سب باتوں میں حاضر تھا اور ذکر کیا عبدالرحمن نے تو ابوہریرہ نے کہا کہ اون دونوں بیبیوں نے یہہ فرمایا تم سے اونہوں نے کہا ہاں تو ابوہریرہ نے کہا کہ بیشک وہ اور لوگوں سے زیادہ جانتی ہیں پھر ابوہریرہ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کیطرف کی اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ میں نے یہ بات فضل سے سنی تھی تو اوسکو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا غرض ابوہریرہ نے اُس بات سے رجوع کیا جو وہ اس مسئلہ میں کہا کرتے تھے پھر میں نے (یہ مقولہ ہے ابن جریج کا) عبدالملک سے کہا کہ کیا اون دونوں بیبیوں نے رمضان کے روزے کو کہا اونہوں نے کہا کہ ایسا فرمایا بیبیوں نے کہ صبح ہوتی تھی آپ کو حالت جنابت میں بغیر احتلام کے پھر آپ روزہ رکھتے تھے **ف** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس قول کی نسبت فضل کیطرف کی الخ یعنے ابوہریرہؓ نے فضل سے روایت کی مرفوعًا کہ جو جنب ہو اور صبح ہوجاوے وہ روزہ نہ رکھے اور مذہب صحیح یہی ہے کہ روزہ درست ہوا اسلیئے کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ مباشرت کرو اون سے اور ڈھونڈھو جو لکھا ہے اللہ تعالے نے تمہارے لیئے اور کہاؤ پیو جبتک کہ ظاہر ہو

سفید دھاگہ فجر کا آخر تک پس جب فجر تک مباشرت یعنی جماع جائز ہوا تو خواہ مخواہ طلوع فجر کے بعد غسل ہوگا۔
اب رہا جواب فضل کی روایت کا اوسکے کئی جواب ہیں اول یہہ کہ وہ بات افضل ہو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جو فجر کے طلوع کے بعد نہاتے یہہ بیان جواز کے لیے تھا مگر افضل فجر کے قبل ہی نہانا ہے۔ دوسرے
یہہ کہ شاید فضل کی روایت میں جب سے وہ شخص مراد ہو جماع کر رہا ہے کہ بیشک اسکا روزہ نہ ہوگا اب ہر
توفیق ہوگئی اور تعارض بھی نہ رہا اور تیسرے یہہ کہ ابو الفضل کی روایت منسوخ ہے اور وہ جب
کی بات ہو جب جماع شب کو بھی حرام تھا پھر جب یہ آیت اُتری جو ہمنے اوپر بیان کی تب یہہ امر
منسوخ ہوگیا۔ ابن منذر نے کہا ہے یہہ جواب بہت اچھا ہے (خلاصہ یہہ کہ اب صحیح بات یہی ہے
کہ جنب اگر بعد طلوع فجر کے ہی نہاوے جب بھی روزہ صحیح ہے اسی پر دال ہے قرآنمجید وحدیث
شریف دونو اور یہی مذہب ہو جماہیر صحابہ اور تابعین کا اور رجوع کیا اسی کی طرف ابوہریرہ
نے اگرچہ پہلے افساد صوم کے قائل تھے اور یہی حکم ہے حائض اور نفسا کا جب خون انکا رات
سے بند ہو جاوے اور بعد طلوع فجر کے غسل کریں کہ روزہ اون کا صحیح ہے) **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ
وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے
فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تھی رمضان میں اور آپ جنب ہوتے تھے بغیر احتلام
کے (یعنی صحبت سے جنب ہوتے تھے نہ احتلام سے کہ اوس سے انبیا پاک ہیں) پھر غسل فرماتے تھے اور
روزہ رکھتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَرْوَانَ اَرْسَلَهُ اِلَى اُمِّ سَلَمَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا يَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُومُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِي ترجمہ عبد اللہ بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہو کہ ابوبکر بن عبد الرحمن نے اون سے بیان کیا کہ مروان نے اونکو بھیجا ام سلمہ کیطرف کہ پوچھیں کہ جو شخص
صبح کرے جنابت میں آیا وہ روزہ رکھے یا نہیں اونہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جنابت میں صبح کرتے تھے (یعنے روزہ کو صحیح جانتے تھے) **(ف)** اس سے رد ہوگیا قول جو حسن بصری
اور نخعی کی طرف منسوب ہے کہ روزہ تو رکھ لے مگر قضا بھی کرے غرض اب اختلاف اس مسئلے میں
جاتا رہا اور اتفاق ہوگیا اسی پر کہ جو جنب ہو جاوے اور صبح کے طلوع کے بعد نہاوے روزہ اوسکا صحیح
ہے خواہ فرض ہو یا نفل اور نہ اوسپر قضا ہے نہ اور کوئی بلا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَاُمِّ سَلَمَةَ
زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا قَالَتَا اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا

مِنْ جِمَاعٍ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ فِیْ رَمَضَانَ ثُمَّ یَصُوْمُ ترجمہ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ دونوں بیبیوں کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہے کہ دونو نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تھی
بغیر احتلام کے رمضان میں اور پھر روزہ رکھتے تھے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ رَجُلًا جَاءَ
اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَفْتِیْہِ وَھِیَ تَسْمَعُ مِنْ وَّرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُدْرِکُنِی
الصَّلٰوۃُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ لَسْتَ مِثْلَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ
وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَخْشَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَعْلَمَکُمْ بِمَا اَتَّقِیْ ترجمہ حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہو کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
دروازے کی اوٹ سے سنتی تھیں غرض اوسنے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے نماز صبح کا وقت
آجاتا ہے اور میں جنب ہوتا ہوں پھر میں روزہ رکھتا ہوں اوسنے عرض کی کہ آپ اور ہم برابر نہیں ہیں
اے رسول اللہ کے اسلیئے کہ اللہ پاک نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہیں آپ نے فرمایا کہ قسم
ہے اللہ تعالے کی میں امید رکھتا ہوں کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے
زیادہ ہوں جاننے والا اُن چیزوں کا جس سے بچنا ضرور ہے غرض اس سائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید
یہہ حکم آپکے ساتھ خاص ہو مگر آپ نے فرمادیا کہ یہہ حکم مجھکو تمکو سب کو برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ بندہ کسی حالت میں تکلیف شرعی سے اور لوازم عبدیت سے باہر نہیں ہو سکتا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں یہ کمال عبدیت ہو ورنہ واقع میں حضرت کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ سارے
جہان سے اعلم واتقے ہیں، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَۃَ عَنِ الرَّجُلِ یُصْبِحُ جُنُبًا اَیَصُوْمُ
قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُ ترجمہ سلیمان سے روایت
ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کسی نے پوچھا کہ جو شخص صبح کرے جنابت میں وہ روزہ رکھے تو انہوں
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کرتے تھے جنابت میں بغیر احتلام کے اور پھر روزہ رکھتے تھے۔

بَابُ تَغْلِیْظِ تَحْرِیْمِ الْجِمَاعِ فِیْ نَھَارِ رَمَضَانَ عَلَی الصَّائِمِ وَوُجُوْبِ الْکَفَّارَۃِ الْکُبْرٰی فِیْہِ وَبَیَانِھَا
وَاَنَّھَا تَجِبُ عَلَی الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِیْ ذِمَّۃِ الْمُعْسِرِ حَتّٰی یَسْتَطِیْعَ باب جماع کا رمضان میں
دن کو حرام ہونا روزہ دار پر اور بیان کفارہ کا اور اوسکے وجوب کا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلَکْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَمَا اَھْلَکَکَ قَالَ
وَقَعْتُ عَلَی امْرَاَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ ھَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَۃً قَالَ لَا قَالَ فَھَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ
شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا قَالَ فَھَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ

۳ کیا میں روزہ رکھوں آپنے فرمایا کہ مجھ بھی نماز کا وقت آجاتا ہے اور میں جنب ہوتا ہوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا قَالَ اَفْقَرَ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ ترجمہ

... ابوہریرہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں ہلاک ہوگیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھکو اوسنے عرض کی کہ میں اپنی بیوی پر جا پڑا رمضان میں (یعنے جماع کر بیٹھا) آپنے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اوسنے کہا نہیں آپنے فرمایا دو مہینے کے روزہ برابر رکھ سکتا ہے اوسنے کہا نہیں آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھلا سکتا ہے اوسنے کہا نہیں پھر وہ بیٹھا رہا یہانتک کہ حضرت کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا آیا آپ نے فرمایا جا اوسکو صدقہ دے دے مسکینوں کو اوسنے کہا مجھسے بڑھ کر کوئی مسکین ہے مدینہ کے دونوں کنکریلی کالے پتھروں والی زمینوں کے بیچ میں کہ ان میں گھر والا مجھسے بڑھ کر محتاج نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے (قربانت شوم وفدایت گردم وگرد سرت گردم) یہانتک کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں پھر آپ نے فرمایا کہ لے اسکو اور کھلا اپنے گھر والوں کو ف الحدیث سے معلوم ہوا کہ جو رمضان کے دن میں جماع کرے اور روزہ رمضان توڑ ڈالے جماع سے اوسپر کفارہ واجب ہے اور نووی نے فرمایا ہے کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب کافہ علما کا جب جماع قصداً واقع ہو جان بوجھکر اور کفارہ یہی ہے کہ ایک گردن آزاد کرنا جو مومن و مسلمان ہو اور سلیم ہو عیوب سے جو محنت اور خدمت میں خلل انداز ہوں مثلاً لنگڑا لولا نہو پھر اگر اسکی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے برابر پے درپے روزے پھر اگر یہہ بھی نہ ہو سکے تو اطعام ساٹھ مساکین کا ہر مسکین کو ایک سیر کھانا جسے عربی میں مد ہوتا ہے پھر اگر یہ تینوں کی طاقت اسوقت نہ ہو تو شافعی کے دو قول ہیں۔ اول یہ کہ اوسپر کچھہ واجب نہیں ہے اور اگر اسکے بعد طاقت ہی ہو جب بھی اوسپر کچھہ واجب نہیں ہے اور اگر اسکے بعد طاقت بھی ہو جب بھی اوسپر کچھہ واجب نہیں اور اوسکی دلیل یہی حدیث ہے کہ اوسمیں جب اوس سائل نے اپنی عدم استطاعت بیان فرمائی تو آپنے یہہ نہیں فرمایا کہ جب تجھے طاقت ہو جب کفارہ ادا کرنا اور دوسرا قول یہہ ہے کہ وقت استطاعت اوسپر ادائے کفارہ واجب ہے اور اسکو نووی نے صحیح اور مختار کہا ہے اور دلیل اوسکی یہہ ہے کہ جب آپ کے پاس ٹوکرا آیا تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ صدقہ دے حالانکہ پہلے اوسکی عدم استطاعت تینوں باتوں میں ظاہر ہو چکی تھی اِس سے معلوم ہوا کہ مثل سائر دیون کے وقت استطاعت اوسکی ادا ضرور ہے اور کفارہ اوسکے ذمہ باقی رہا اور عرق جو حدیث میں وارد ہوا ہے وہ فقہا کے نزدیک پندرہ صاع کا ہوتا ہے جسکے ساٹھ مد ہوئے پس ہر مسکین کو ایک مد پہونچنا ضرور ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزِّنْبِيْلُ وَلَمْ يَذْكُرْ ..

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ترجمہ محمد بن مسلم زہری نے اسی اسناد سے یہی حدیث روایت کی جیسے ابن عیینہ نے .... روایت کی اور کہا اوسمیں کہ ایک عرق (یعنے ٹوکرا) اور وہی زنبیل ہے اور اسمیں حضرت کی ہنسی کا ذکر نہیں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ فِيْ رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ابوہریرہ نے کہا ایک شخص جماع کر بیٹھا رمضان میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اُسنے کہا نہیں آپنے فرمایا دو مہینے کے روزے رکھہ سکتا ہے اوسنے کہا نہیں آپنے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادے **فائدہ** اسحدیث سے استدلال کیا ہے حنفیہ نے کہ کفارہ رمضان میں کافر غلام آزاد کرنا بھی روا ہے اور ایسا ہی کفارہ ظہار میں اور مومن رقبہ صرف کفارہ قتل میں ضرور ہے اسلیئے کہ اسمیں ایمان کی شرط منصوص قرآنی ہے مگر جمہور کا مذہب یہہ ہے کہ جمیع کفاروں میں رقبہ مومنہ ضرور ہے اسلیئے کہ جہاں مطلق رقبہ مذکور ہے اوسکو حمل کرتے ہیں رقبہ مومنہ پر اوسی قید کے لحاظ سے جو قرآن میں کفارۂ قتل میں مذکور ہے اور قاعدہ اصول کا یہی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہیں کذا قال النووی فی شرحہ لمسلم عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ترجمہ زہری سے یہی روایت مروی ہے اس اسناد سے جیسے ابن عیینہ سے اوپر روایت کی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ يَصُوْمَ شَهْرَيْنِ اَوْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو کہ اوسنے روزہ توڑ ڈالا تھا رمضان میں کہ آزاد کرے ایک بردہ یا روزے رکھے دو ماہ یا کھلاوے ساٹھہ مسکینوں کو عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ زہری سے اس اسناد سے مروی ہوئی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَجَاءَهٗ عَرَقَانِ فِيْهِمَا طَعَامٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِهٖ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا ایک شخص آیا رسول اللہ ...صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں جل گیا آپنے فرمایا کیوں اُسنے عرض کی کہ مینے جماع کیا رمضان شریف میں اپنی عورت سے دن کو آپ نے فرمایا صدقہ دے صدقہ دے اوسنے عرض کی

کہ میرے پاس تو کچھ موجود نہیں ہے اتنے میں آپ کے پاس دو گونیاں آئی کھانے کی (یعنے غلہ یا کھجور کی) آپنے فرمایا نے یہ صدقہ کردے **فائدہ** صدقہ دے یعنی وہی ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا جیسا اوپر مذکور ہوا دوسری روایتوں میں اس صدقہ کی تفصیل آچکی اور یہ جو اوسنے کہا کہ میں جل گیا اس سے استعمال مجاز کا روا ہوا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهُ نَهَارًا **حضرت** عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اسحدیث کو ذکر کیا اخیر تک جیسے اوپر گذری مگر اسکے اول میں صدقہ دے صدقہ دے نہیں ہے اور نہ دن کا لفظ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ احْتَرَقْتُ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُهُ فَقَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ فَقَالَ وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا لِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغَيْرَنَا فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ فَكُلُوهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں رمضان میں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں جل گیا میں جل گیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے اوسکا اوسنے عرض کی کہ مینے اپنی بی بی سے صحبت کی آپنے فرمایا صدقہ دے اوسنے عرض کی کہ قسم اللہ تعالے کی اے نبی اللہ کے میرے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ میں کچھ دے سکتا ہوں آپنے فرمایا بیٹھ وہ بیٹھ گیا اور وہ اوسی حال پر تھا کہ آدمی آیا اور ایک گدھے کو ہانکتا ہوا لایا کہ اوسپر کچھ غلہ تھا آپ نے فرمایا وہ جلنے والا کہاں ہے جو ابھی یہاں تھا اور وہ کھڑا ہوا اور آپ نے فرمایا لے اوسکو صدقہ دے اوسنے عرض کی کہ کیا میرے سوا اسکا مستحق کوئی اور ہے اللہ کی قسم ہم لوگ بھوکے ہیں اور ہمارے پاس کچھ نہیں آپنے فرمایا تو اسے کھا و

باب جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرْحَلَتَيْنِ فَأَكْثَرَ مسافر کے صوم اور افطار کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال کہ فتح ہوا رمضان میں اور آپنے روزہ رکھا یہانتک کہ جب کدید میں پہونچے

دنام مقام کا ہے کہ وہاں ایک نہر ہے اور مدینہ سے سات منزل ہو اور وہاں سے مکہ دو منزل رہتا ہے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کدید ایک نہر ہے بیالیس میل مکہ سے تو افطار کیا اور صحابہ کرام کی عادت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی سے نئی بات جو ہوتی اوسکا اتباع کرتے **ف** علما کا اختلاف ہے سفر میں روزہ رکھنے میں چنانچہ اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ رمضان میں سفر میں روزہ رکھنا صحیح نہیں اور اگر کسی نے رکھا بھی تو درست نہیں ہوتا اور اوسکی قضا واجب ہو دلیل ان کی ظاہر آیت وحدیث ہے اور حدیث یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ روزہ رکھنے والوں کو آپنے عصاۃ یعنے نافرمان فرمایا۔ اور جماہیر علما اور جمیع اہل فتوے کا قول ہے کہ مسافر کو روزہ روا ہے اور اگر رکھے تو درست ہوتا ہے اور اسمیں بھی اختلاف ہو کہ روزہ افضل ہو یا افطار یا دونوں برابر ہیں پس امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رضی اللہ عنہم اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ روزہ افضل ہے اوسکو جسے طاقت ہو اور بے مشقت رکھ سکے اور کچھ ضرر نہ ہو پھر اگر ضرر ہو تو افطار افضل ہے اور دلیل انکی یہہ ہے کہ روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عبد اللہ بن رواحہ وغیرہ صحابہ نے اور اور بہت سی روایتوں میں روزہ صحابہ کا مذکور ہے اور اسلیئے بھی روزہ افضل ہے کہ اس سے برات ذمہ فی الحال حاصل ہو جاتی ہے اور سعید بن مسیب اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق وغیرہم کا قول ہے کہ افطار بہر حال افضل ہو اور بعضوں نے ایک قول امام شافعی کا بھی ایسا ہی نقل کیا ہے مگر وہ قول غریب ہے اور انکی دلیلیں بھی وہی روایات ہیں جو اہل ظاہر کے دلائل ہیں اور دلیل حمزہ بن عمرو اسلمی کے لیئے جو مسلم کے آخر باب میں آتی ہے اور بعض کا قول ہے کہ افطار اور صوم دونوں برابر ہیں اور صحیح قول اکثر لوگوں کا قول ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ يَحْيٰى قَالَ سُفْيَانُ لَا اَدْرِيْ مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْنِيْ يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ زہری سے اس اسناد سے مثل اسی کی مروی ہو یحیے نے کہا کہ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول کسکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر قول لیا جاتا ہے یعنے اول قول منسوخ ہوتا ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْفِطْرُ اٰخِرَ الْاَمْرَيْنِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ زہری نے اس اسناد سے کہا ہے کہ روزہ نہ رکھنا اور افطار کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے صبح تیرہویں رمضان کی مکہ میں عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوْا يَتَّبِعُوْنَ الْاَحْدَثَ فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ ترجمہ زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ انہوں نے

مثل حدیث لیث کے روایت کی ہے اور ابن شہاب نے کہا کہ صحابہ حضرت کی نئی سے نئی بات اختیار
کرتے تھے اور نئی بات کو ناسخ اور محکم جانتے (یعنے آپ نے روزہ رکھا اور پھر افطار کیا پس افطار
کو ناسخ جانتے ہیں اور روزہ رکھنے کو منسوخ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهُ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ
أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ترجمہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا سفر کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں اور روزہ رکھا یہانتک کہ عسفان میں پہونچے پھر آپنے ایک پیالہ منگایا کہ
اُسمیں کوئی پینے کی چیز تھی اور اُس کو پیا دن کو تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھیں پھر افطار کرتے رہے
یہانتک کہ مکہ میں پہونچے ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ بھی رکھا اور افطار
بھی کیا سو جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے افطار کرے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبْ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ
وَأَفْطَرَ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ہم برا نہیں کہتے اوسکو جو روزہ رکھے (یعنی سفر میں
اور نہ اوسکو جو افطار کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا

فائدہ ان روایتوں میں دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور افطار دونوں روا ہیں عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ
كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ
بَعْدَ ذٰلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ ترجمہ جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال مکہ فتح ہوا رمضان میں مکہ کیطرف اور روزہ رکھا
یہانتک کہ جب کراع غمیم تک پہونچے (کراع غمیم ایک مقام کا نام ہے کہ مدینہ سے سات منزل یا زیادہ ہے) اور
لوگوں نے روزہ رکھا پھر آپنے ایک پیالہ پانی کا منگایا تو اسکو بلند کیا یہانتک کہ لوگوں نے انکی طرف
دیکھا پھر آپ نے پی لیا اور لوگوں نے اُسکے بعد آپ سے عرض کی کہ بعضے لوگ روزہ سے ہیں آپنے
فرمایا وہی نافرمان ہیں وہی نافرمان ہیں **ف** شاید اس سے وہ لوگ مراد ہوں جنکو روزہ ضرر کرتا ہے
عَنْ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ
فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ جعفر نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اوسمیں اتنی بات زیادہ
کی کہ لوگوں نے آپ سے عرض کی کہ لوگوں پر روزہ شاق ہے اور وہ منتظر ہیں کہ آپنے کیا کیا پھر آپنے ایک پیالہ

پانی کا منگا یا بعد عصر کے آگے وہی مضمون ہے عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم في سفر فرأى رجلا قد اجتمع الناس عليه وقد ظلل عليه فقال ماله قالوا رجل صائم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس البر ان تصوموا في السفر ترجمہ جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ ایک شخص پر لوگوں کے بھیڑ
دیکھی اور اوس پر سایہ کیئے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کہ ...... کیا ہوا لوگوں نے عرض کی کہ ایک روزہ
دار ہے آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں ف یعنے جب ضرر ہو اور ایسی نوبت پہونچے
تو کیا لطف ہے عن محمد بن عمرو بن الحسن يحدث انه سمع جابر بن عبد الله رضي الله
تعالى عنه يقول رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا بمثله ترجمہ جابر سے وہی روایت
ہے عن شعبة بهذا الاسناد نحوه وزاد قال شعبة وكان يبلغني عن يحيى بن ابي كثير انه كان
يزيد في هذا الحديث وفي هذا الاسناد انه قال عليكم برخصة الله الذي رخص لكم
قال فلما سألته لم يحفظه ترجمہ شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسی کی مروی ہے اور زیادہ
کہا شعبہ نے کہ مجھے خبر لگی ہے یحیے بن ابی کثیر سے کہ وہ زیادہ کرتے تھے اس حدیث میں اور اس اسناد
میں کہ آپ نے فرمایا اللہ کی رخصت قبول کرو جو تمہارے لیئے دی ہے اور کہا راوی نے پھر جب میں نے
اون سے پوچھا تو اونہیں یاد نہیں رہا عن ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال غزونا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم لست عشرة مضت من رمضان فمنا من صام ومنا من افطر فلم يعب الصائم
على المفطر ولا المفطر على الصائم ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہویں رمضان کو تو ہم میں کوئی روزے سے تھا اور کوئی افطار کیے تھا
اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر عن قتادة
بهذا الاسناد نحو حديث همام غير ان في حديث التيمي وعمر بن عامر وهشام لثمان عشرة
خلت وفي حديث سعيد في ثنتي عشرة وشعبة لسبع عشرة او تسع عشرة ترجمہ قتادہ سے
اس اسناد سے مانند روایت ہمام کے مروی ہے مگر تیمی اور عمر بن عامر اور ہشام کی روایت میں اٹھارہویں
تاریخ اور سعید کی روایت میں بارہویں اور شعبہ کی روایت میں سترہویں یا انیسویں مذکور ہے ف
بارہویں سے شاید اونیسویں تک وہ جنگ ممتد ہوا ہو پھر کسی نے اول تاریخ بیان کی کسی نے آخر عن
ابي سعيد رضي الله تعالى عنه قال كنا نسافر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان
فما يعاب على الصائم صومه ولا على المفطر افطاره ترجمہ ابو سعید نے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مبارک میں تو نہ روزہ دار کے روزے پر کوئی عیب لگاتا تھا نہ مفطر کے افطار پر **ف** اس سے مسلک انصاف صحابہ کا ظاہر ہے اور یہی سبیل مومنین ہے اور یہی مذہب اقرب بدلائل ہے کہ جو چاہے رخصت پر عمل کرے جو طاقت رکھے عزیمت پر اور دین میں حرج نہیں **عَنْ** اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا یَجِدُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ یَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ وَیَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ ضُعْفًا فَاَفْطَرَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں اور کوئی ہم میں سے روزہ دار ہوتا اور کوئی صاحب افطار اور نہ صائم مفطر پر غصہ کرتا اور نہ مفطر صائم پر اور جانتے تھے کہ جسمیں قوت ہو وہ روزہ رکھے یہ بھی خوب ہے اور جسمیں ضعف ہو وہ افطار کرے یہ بھی خوب ہے **عَنْ** اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَصُوْمُ الصَّائِمُ وَیُفْطِرُ الْمُفْطِرُ وَلَا یَعِیبُ بَعْضُہُمْ عَلٰی بَعْضٍ ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ دونوں نے کہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا تھا افطار کرنیوالا افطار کرتا تھا اور کوئی کسی پر عیب نہ کرتا تھا **عَنْ** حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنِ الصَّوْمِ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی رَمَضَانَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ ترجمہ حمید نے کہا کہ انس سے کسی نے پوچھا صوم رمضان سے... سفر میں تو کہا انہوں نے کہ سفر کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں تو نہ برا کہا صائم نے مفطر کو اور نہ مفطر نے صائم کو **عَنْ** حُمَیْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوْا لِی عِدْ قَالَ فَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَنِی اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا یُسَافِرُوْنَ فَلَا یَعِیبُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ فَلَقِیتُ ابْنَ اَبِی مُلَیْکَةَ فَاَخْبَرَنِی عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** حمید نے کہا نکلا میں سفر میں اور مینے روزہ رکھا تو لوگوں نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو (یعنے سفر کا روزہ صحیح نہیں ہوا) تو مینے کہا کہ انس نے مجھے خبر دی ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کرتے تھے اور صائم مفطر پر طعنہ نہ کرتا تھا اور نہ مفطر صائم پر اور پھر ملا میں ابن ابی ملیکہ سے اور خبر دی مجھے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مثل اسکی **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِی یَوْمٍ حَارٍّ اَکْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْکِسَاءِ فَمِنَّا مَنْ یَتَّقِی الشَّمْسَ بِیَدِہٖ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِیَةَ وَسَقَوُا الرِّکَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ ترجمہ انس نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں سو کوئی ہم میں صائم تھا کوئی مفطر اور ایک منزل میں ہم اترے گرمی کے دنوں میں اور سب سے زیادہ سایے میں وہ تھا جسکے پاس چادر تھی اور کتنی تو ایسے تھے کہ ہاتھ ہی سے دھوپ کی آڑ کیے ہوئے تھے اور روزہ دار جتنے تھے سب منزل پر جاکر پڑ گئے اور افطار والوں نے کھڑے ہو کر خیمہ لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افطار کرنے والے آج بہت سا ثواب لے گئے **ف** معلوم ہوا کہ سفر میں بھائیوں کی خدمت کرنا بھی بڑا ثواب ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَاَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ وَعَمِلُوْا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِیْ ذٰلِکَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْیَوْمَ بِالْاَجْرِ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور بعض صحابہ صائم تھے بعض مفطر پھر کمر خدمت چست باندھی مفطروں نے اور محنت کی اور ضعیف ہو گئے صائم لوگ بعضے کاموں سے اُس وقت فرمایا آپ نے کہ آج مفطر لوگ ثواب کما لے گئے **عَنْ** قَزَعَةَ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَهُوَ مَکْثُوْرٌ عَلَیْہِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْہُ قُلْتُ اِنِّیْ لَا اَسْاَلُکَ عَمَّا یَسْاَلُکَ هٰؤُلَاءِ عَنْہُ سَاَلْتُہٗ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَکَّۃَ وَنَحْنُ صِیَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ فَکَانَتْ رُخْصَۃً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ فَقَالَ اِنَّکُمْ مُصَبِّحُوْا عَدُوِّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ فَاَفْطِرُوْا وَکَانَتْ عَزْمَۃً فَاَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَاَیْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی السَّفَرِ ترجمہ قزعہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں ابی سعید کے پاس آیا اور اُنپر لوگوں کا ہجوم تھا پھر جب بھیڑ چھٹ گئی تو میں نے کہا میں آپ سے وہ نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے اور میں نے اون سے سفر میں روزے کو پوچھا اُنہوں نے فرمایا سفر کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو اور ہم روزہ دار تھے پھر ایک منزل میں اُترے اور آپ نے فرمایا تم اب دشمن سے قریب ہو گئے اور افطار میں تمہاری قوت زیادہ ہو گی پس رخصت ہوئی افطار کی تب بعضے ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعضے مفطر پھر ہم آگے کی منزل میں اُترے اور آپنے فرمایا تم صبح کو اپنے غنیم سے ملنے والے ہو افطار تمہاری قوت بڑھاویگا سو تم سب افطار کرو اور یہ فرمانا آپکا حکم قطعی تھا پھر ہم سب لوگوں نے افطار کیا پھر اسکے بعد اپنے بعد فراغ مقابلہ غنیم ہمنے اپنے لشکر کو دیکھا کہ ہم روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ سَاَلَ حَمْزَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو سفر میں آپنے فرمایا چاہو روزہ

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ حَمْزَۃَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیَّ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللہِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ اَفَاَصُوْمُ فِی السَّفَرِ قَالَ صُمْ اِنْ شِئْتَ وَاَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ میں بہت پے در پے روزے رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی رکھا کروں آپ نے فرمایا چاہو رکھو چاہو نہ رکھو **ف** اس حدیث میں بھی صاف دلالت ہے مذہب جمہور پر کہ خواہ سفر میں روزہ رکھے خواہ نہ رکھے عَنْ ہِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ اِنِّیْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ ترجمہ ہشام سے یہی روایت ہے مروی ہوئی مثل حدیث حماد کی جو اوپر گذری عَنْ ہِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ حَمْزَۃَ قَالَ اِنِّیْ رَجُلٌ اَصُوْمُ اَفَاَصُوْمُ فِی السَّفَرِ ترجمہ ہشام سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی کہ حمزہ نے کہا میں روزے رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی رکھوں آخر تک عَنْ حَمْزَۃَ ابْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللہِ اَجِدُ بِیْ قُوَّۃً عَلَی الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ فَھَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ رُخْصَۃٌ مِّنَ اللہِ فَمَنْ اَخَذَ بِھَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ قَالَ ھَارُوْنُ فِیْ حَدِیْثِہٖ ھِیَ رُخْصَۃٌ وَلَمْ یَذْکُرْ مِنَ اللہِ ترجمہ حمزہ اسلمی نے عرض کی کہ یارسول اللہ میں اپنے میں قوت پاتا ہوں روزہ کی سفر میں تو میں اگر روزہ رکھوں تو کیا کچھ گناہ ہے آپ نے فرمایا کہ یہ رخصت ہے اللہ کیطرف سے سو جسنے اسکو لیا خوب کیا اور جسنے چاہا روزہ رکھنا تو اسپر گناہ نہیں اور ہارون نے اپنی روایت میں اللہ کیطرف سے ذکر نہیں کیا عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ فِیْ حَرٍّ شَدِیْدٍ حَتّٰی اِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا اَحَدٌ صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللہِ بْنُ رَوَاحَۃَ ترجمہ ابی الدرداء نے کہا نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سخت گرمی میں یہانتک کہ کوئی ہم میں سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوتا تھا گرمی کی سختی سے اور کوئی ہم میں سے روزہ دار نہ تھا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ کے عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَقَدْ رَاَیْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَضَعُ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا اَحَدٌ صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللہِ بْنُ رَوَاحَۃَ ترجمہ ابی الدرداء نے وہی مضمون روایت کیا ہے مگر اسمیں رمضان کا ذکر نہیں

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتٍ یَوْمَ عَرَفَۃَ عرفات میں حاجی کو افطار مستحب ہونے کے بیان میں۔

عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَھَا یَوْمَ عَرَفَۃَ فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ ھُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَیْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْہِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّھُوَ

وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِہٖ بِعَرَفَۃَ فَشَرِبَہٗ ترجمہ ام الفضل حارث کی بیٹی کہتی ہیں کہ اون کے پاس چند لوگوں نے تکرار
کی عرفہ کے دن (عرفات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ میں کسی نے کہا آپ روزے سے ہیں کسی نے
کہا نہیں تب اونھوں نے ایک دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت شریف میں بھیجا اور آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر
وقوف کیے ہوئے تھے پھر آپ نے پی لیا ف نووی نے فرمایا مذہب شافعی کا اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور جمہور
علماء کا یہی ہے کہ افطار عرفہ میں مستحب ہے حاجی کو اور ابن منذر نے یہی حکایت کیا ہے ابو بکر صدیق اور عمر اور
عثمان اور ابن عمر اور ثوری سے اور کہا ہے کہ ابن زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزہ رکھتے
تھے اور عمر بن خطاب اور عثمان بن ابی العاص سے بھی یہی مروی ہے اور اسحاق کا میلان بھی اسی طرف تھا۔
اور عطا جاڑے میں روزہ رکھتے تھے گرمی میں نہیں اور قتادہ نے روزے میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھا اگر دعا
میں ضعیف نہ ہو اور جمہور نے احتجاج کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار سے اور اس سے بھی
استدلال کیا ہے کہ اسمیں آسانی ہے حاجی کو آداب وقوف اور ادائے مناسک میں اور دوسروں
نے اور احادیث مطلقہ سے استدلال کیا ہے جنمیں مطلق مذکور ہے کہ عرفہ کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور
جمہور نے ان حدیثوں سے اسکو مراد لیا ہے جو عرفات میں نہ ہو عَنْ اَبِی النَّضْرِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ
وَھُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِہٖ وَقَالَ عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اُمِّ الْفَضْلِ ترجمہ ابی النضر سے اس اسناد سے یہی روایت
مروی ہوئی مگر اوسمیں یہ ذکر نہیں کہ آپ اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے اور سند میں یہ ہے کہ روایت ہے
عمیر سے جو مولیٰ ہیں ام الفضل کے عَنْ اَبِی النَّضْرِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ وَقَالَ عَنْ
عُمَیْرٍ مَوْلٰی اُمِّ الْفَضْلِ ترجمہ سالم ابی النضر سے اس اسناد سے مانند روایت ابن عیینہ کے مروی ہے
اور اسمیں بھی راوی نے کہا ہے کہ روایت ہے عمیر سے جو مولیٰ ہیں ام الفضل کے عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی
ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اُمَّ الْفَضْلِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تَقُوْلُ شَکَّ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صِیَامِ یَوْمِ عَرَفَۃَ . . . .
. . . . . وَنَحْنُ بِھَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْہِ بِقَعْبٍ فِیْہِ لَبَنٌ وَّھُوَ
بِعَرَفَۃَ فَشَرِبَہٗ ترجمہ عمیر ابن عباس کے مولیٰ سے روایت ہے کہ اونھوں نے ام الفضل سے سنا لوگوں نے
شک کیا اصحاب رسول اللہ علیہ وسلم میں عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ میں تب
اُنھوں نے ایک پیالہ دودھ کا بھیجا اور آپ عرفات میں تھے۔ پھر آپ نے پی لیا عَنْ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ شَکُّوْا فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَوْمَ عَرَفَۃَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ مَیْمُوْنَۃُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ وَھُوَ وَاقِفٌ فِی الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْہُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ

إِلَيْهِ ترجمہ میمونہ نبی صلی اللہ علیہ سلم کی بی بی مسلمانوں کی ان نے فرمایا کہ لوگوں نے شک کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں عرفہ کے دن (میدانِ عرفات میں) سو بھیجا میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا نے
ایک لوٹا دودھ کا اور آپ وقوف کیے ہوئے تھے موقف میں تو آپنے پی لیا اور سب لوگ دیکھتے تھے آپ کو
ف ان روایتوں سے کئی امر ثابت ہوئے **اول** مستحب ہونا افطار کا عرفات میں **دوسرے** مستحب ہونا
وقوف کا سواری پر اور یہی صحیح ہے مذہب شافعی میں **تیسرے** جواز کھڑے ہو کر پینے کا اور سوار ہو کر
بھی **چوتھے** مباح ہونا قبول ہدیہ کا آپ کیواسطے **باب** صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ عاشورے کے روزے
کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا هَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ رَمَضَانَ
قَالَ مَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورے کے
دن روزہ رکھتے تھے ایام جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پھر جب آپ نے مدینہ کو ہجرت
کی روزہ رکھا اور اُسدن روزے کا حکم فرمایا پھر جب رمضان فرض ہوا آپ نے فرمایا جو چاہے اب
عاشورے کو روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے **ف** نووی نے کہا ہے کہ علما نے اتفاق کیا ہے کہ
اب عاشورے کا روزہ سنت ہے واجب نہیں اور اول اسلام میں اسکا کیا حکم تھا اسمیں اختلاف
ہے یعنی رمضان فرض ہونے سے قبل سو ابو حنیفہ کا قول ہے کہ واجب تھا اور اصحاب شافعی میں
اختلاف ہے مشہور قول یہ ہے کہ ہمیشہ سنت تھا کبھی واجب نہیں ہوا مگر استحباب اُسکا موکد تھا
پھر جب رمضان فرض ہوا مستحب رہ گیا موکد نرہا **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ اَوَّلِ
الْحَدِيْثِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَتَرَكَ عَاشُوْرَآءَ
فَمَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِوَايَةِ جَرِيْرٍ **ترجمہ** ہشام نے اس اسناد
سے یہی روایت کی اور اول حدیث میں یہہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورے کا روزہ رکھتے
اور آخر میں یہہ کہا کہ انہوں عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا پھر جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے
چھوڑ دے اور اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ٹھیرایا جیسے جریر کی روایت میں تھا۔
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ
مَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ نے فرمایا کہ عاشورے کا روزہ جاہلیت میں
رکھا جاتا تھا پھر جب اسلام آیا تو اب چاہے کوئی رکھے چاہے چھوڑ دے **ف** جو چاہے رکھے جو
چاہے چھوڑ دے اس سے حنفیہ استدلال کرتے ہیں واجب نہ ہونے پر اور شافعیہ استدلال کرتے ہیں

موکد نہ ہونے پر اور بہر حال اب وہ سنت مستحبہ ہے غیر موکدہ **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے اوسکے روزے کا یعنی عاشوریکا جب رمضان فرض نہیں ہوا تھا پھر جب رمضان فرض ہوا تو یہ حکم ہوا کہ جسکا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے نہ رکھے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورے کو روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم فرمایا اوسکے روزے کا یہانتک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپنے فرمایا جو چاہے اسمیں روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللّٰہِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشورے کو روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکھا اور مسلمان بھی رمضان شریف فرض ہونے سے پہلے رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپنے فرمایا عاشورا اللہ تعالے کے دنوں سے ایک دن ہے جو چاہے اوسمیں روزہ رکھے اور چاہے چھوڑ دے **عن** عُبَيْدِ اللّٰہِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عبید اللہ نے اس اسناد سے بھی روایت کی ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَهُ فَلْيَدَعْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشوریکا تو آپنے فرمایا اس دن میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جی نہ چاہے جسکا وہ چھوڑ دے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالَى عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰہِ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عاشورے کا دن ایسا ہے کہ اوسمیں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے

چھوڑدے اور عبداللہ روزہ نہیں رکھتے تھے مگر جبکہ موافق پڑجاوے اون دنوں کے جنمیں اون کی عادت تھی روزہ رکھنے کی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْمُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَآءً ترجمہ عبداللہ بن عمر سے وہی روایت برابر مذکور ہوئی جو اوپر آچکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ ذَاکَ یَوْمٌ کَانَ یَصُوْمُہٗ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ فَمَنْ شَآءَ صَامَہٗ وَمَنْ شَآءَ تَرَکَہٗ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ وَھُوَ یَتَغَدّٰی فَقَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ اِلَی الْغَدَآءِ فَقَالَ اَوَلَیْسَ الْیَوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ قَالَ وَھَلْ تَدْرِیْ مَا یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَ اِنَّمَا ھُوَ یَوْمٌ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُہٗ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ شَھْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَھْرُ رَمَضَانَ تُرِکَ وَقَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ تَرَکَہٗ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید نے کہا اشعث بن قیس عبداللہ کے پاس آئے اور وہ ناشتا کرتے تھے صبحکو تو کہا اونہوں نے کہ اے ابومحمد آؤ ناشتا کرو تو اونہوں نے کہا کہ آج کیا عاشورے کا دن نہیں ہے تو عبداللہ نے کہا کہ تم جانتے ہو عاشورے کا دن کیسا ہے تو اشعث نے کہا وہ کیسا دن ہے تو عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن روزہ رکھتے قبل رمضان فرض ہونے کے پھر جب رمضان کی فرضیت اوتری تو آپ نے روزہ چھوڑ دیا اور ابوکریب کی روایت میں ہے کہ اوسکو چھوڑ دیا..... عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَکَہٗ ترجمہ اعمش سے وہی مضمون مروی ہوا اوسمیں یہ ہے کہ جب رمضان کی فرضیت اوتری اوسکو چھوڑ دیا عَنْ قَیْسِ بْنِ سَکَنٍ اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ دَخَلَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَھُوَ یَاْکُلُ فَقَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ فَکُلْ قَالَ اِنِّیْ صَآئِمٌ قَالَ کُنَّا نَصُوْمُہٗ ثُمَّ تُرِکَ ترجمہ قیس نے کہا اشعث آئے عبداللہ کے پاس اور وہ کھانا کھا رہے تھے عاشورے کے دن اونہوں نے کہا آؤ اے ابومحمد اور نزدیک آؤ اور کھاؤ تو اونہوں نے کہا میں روزے سے ہوں انہوں نے کہا ہم روزہ رکھتے تھے اسمیں پھر چھوڑ دیا گیا عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ عَلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَھُوَ یَاْکُلُ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ الْیَوْمَ عَاشُوْرَآءُ فَقَالَ قَدْ کَانَ یُصَامُ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِکَ فَاِنْ کُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ ترجمہ علقمہ نے کہا اشعث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئے اور وہ عاشورے کے دن کھانا کھا رہے تھے تو اونہوں نے کہا اے ابوعبدالرحمن آج عاشورے کا دن ہے اونہوں نے کہا اسکا روزہ رکھا جاتا تھا قبل رمضان کے پھر جب رمضان فرض ہوا وہ چھوڑ دیا گیا تو اگر تم روزے سے نہیں ہو تو کھاؤ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهٗ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے عاشورے کے روزے کا اور اسکی ترغیب دیتے تھے اور اسکا خیال رکھتے تھے وہ ہمارے لیئے پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے اسکا حکم فرمایا نہ اوس سے منع کیا نہ اسکا خیال رکھا آپنے ہمارے لیئے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ خَطِيْبًا بِالْمَدِيْنَةِ يَعْنِيْ فِيْ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ اَيْنَ عُلَمَآؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِهٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ ترجمہ حمید بن عبد الرحمن نے کہا سنا میں نے معاویہ بن ابی سفیان کو کہ انہوں نے خطبہ پڑھا مدینہ میں اپنی ایک آمد میں جب مدینہ آئے تھے اور دن عاشورے کے خطبہ میں کہا کہ تمہارے علما کہاں ہیں اے اہل مدینہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اسدن کو فرماتے تھے کہ یہ عاشورے کا دن ہے اللہ نے اسکا روزہ تمپر فرض نہیں کیا اور میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ ابن شہاب سے یہی مضمون مروی ہوا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ اِنِّيْ صَائِمٌ فَمَنْ شَآءَ اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِيْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَيُوْنُسَ ترجمہ زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آج کے دن کے لیئے کہ میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے اور باقی حدیث مالک اور یونس کی انہوں نے بیان نہیں کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اَظْهَرَ اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ تَعْظِيْمًا لَّهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَاَمَرَ بِصَوْمِهٖ ترجمہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہیں اور لوگوں نے اونسے پوچھا کہ کیوں روزہ رکھتے ہو تو اونہوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ اوسی دن اللہ تعالے نے موسے اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا اسلیئے ہم آج روزہ رکھتے ہیں اوسکی تعظیم کے لیئے (یعنے اللہ پاک کی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تم سے زیادہ دوست ہیں اور قریب ہیں موسے علیہ السلام کے پھر حکم دیا آپنے اوس دن کے روزے کا عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَسَاَلَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ترجمہ ابی بشر سے اس

اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر اسمیں یوں ہے کہ آپ نے پوچھا یہود سے سبب اس روزہ کا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیھود صیاما یوم عاشوراء فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسیٰ وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ موسیٰ شکرا فنحن نصومہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولی بموسیٰ منکم فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ وہی مضمون ہے مگر اتنا زیادہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بھی اوسدن شکریہ نجات میں روزہ رکھا عن ایوب بھذا الاسناد الا انہ قال عن ابن سعید بن جبیر لم یسمہ ایوب سے یہی مضمون اس اسناد سے مروی ہوا مگر اسکی اسناد میں یہہ ہے کہ روایت ہے ابن سعید سے اور اونکا نام نہیں لیا عن ابی موسیٰ قال کان یوم عاشوراء یوما تعظمہ الیھود وتتخذہ عیدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموہ انتم ترجمہ ابو موسے نے کہا عاشورے کے دن کی تعظیم یہود کرتے تھے اور اسکو عید ٹھیراتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اوسدن روزہ رکھو عن قیس فذکر بھذا الاسناد مثلہ وزاد قال ابو اسامۃ فحدثنی صدقۃ بن ابی عمران عن قیس بن مسلم عن طارق بن شھاب عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان اھل خیبر یصومون یوم عاشوراء یتخذونہ عیدا ویلبسون نساءھم فیہ حلیھم وشارتھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصوموہ انتم ترجمہ قیس سے اس اسناد سے مروی ہے اور اسمیں یہہ مضمون زائد ہے کہ ابو اسامہ نے کہا روایت کی مجھہ سے صدقہ بن ابی عمران نے قیس بن مسلم سے اونہوں نے طارق سے اونہوں نے ابو موسے سے کہ کہا ابو موسے نے خیبر کے یہود روزہ رکھتے تھے عاشورے کے دن اور اسدن عید ٹھیراتے تھے اور اپنی عورتوں کو زیور پہناتے تھے اور اون کو سنوارتے تھے اور سنگارتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ روزہ رکھو ف اوپر کی روایتوں سے معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بھی روزہ رکھتے تھے عاشورے کا پھر جب مدینہ میں آئے تو یہود کو دیکھا اور رکھنے لگے شاید بیچ میں ترک کر دیا ہو یا یہود کے قول کے موافق وحی اوتری ہو یا یہود میں سے جو مسلمان ہوئے ہوں ان کی تصدیق آپ نے کی ہو یا یہ تواتر اسکا علم آپ کو ہوا یہود سے اور صرف اخبار آحاد سے آپ نے روزہ نہیں رکھا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وسئل عن صیام یوم عاشوراء فقال ما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صام یوما یطلب فضلہ علی الایام الا ھذا الیوم ولا شھرا الا ھذا الشھر یعنی رمضان ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا عاشورے کے روزے کا تو انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ

رکھا ہو کسی دن کا اور دنوں میں سے اُسیدن کی بزرگی ڈھونڈھنیکو سوا اسدن کے اور نہ کسی ماہ میں روزہ رکھا اوس ماہ کی بزرگی ڈھونڈھنیکو سوا ماہ رمضان کے یعنے دنوں میں عاشورا اور مہینوں میں رمضان کو بزرگ جانتے تھے) عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِہٖ وہی روایت اس سند سے بھی مروی ہوئی عَنِ الْحَکَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَھَیْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَآءَہٗ فِیْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ لَہٗ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ اِذَا رَاَیْتَ ھِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَاَصْبِحْ یَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ ھٰکَذَا کَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُہٗ قَالَ نَعَمْ ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا میں ابن عباس کے پاس پہونچا اور وہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اپنی چادر پر زمزم کے کنارے سو مینے کہا خبر دیجئے مجھکو عاشورے کے روزے سے اونہوں نے فرمایا جب تم چاند دیکھو محرم کا تو تاریخیں گنتے رہو پہر جب نویں تاریخ ہوا اوسدن روزہ رکھو مینے کہا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے اونہوں نے کہا ہاں **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہو کہ عاشورا نویں تاریخ ہے محرم کی اور ابن عباس سے مروی بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ رکھا اور لوگوں نے عرض کی کہ اوسدن کی تعظیم تو یہود و نصارے کرتے ہیں تو آپنے فرمایا اگر سال آیندہ آویگا تو ہم انشاء اللہ نویں تاریخ روزہ رکھینگے پہر آپ کا انتقال ہوگیا غرض انکا مذہب یہی ہو کہ عاشورہ نویں کو ہے اور جماہیر علمائے سلف وخلف کا مذہب یہ ہو کہ عاشورا دسویں تاریخ ہے اور یہی قول ہو سعید بن مسیب اور حسن بصری اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور یہی ظاہر احادیث ہے اور یہی مقتضی لفظ ہے اسلیئے کہ عاشورا عشر سے مشتق ہے اور عشر دس کو کہتے ہیں اور امام شافعی اور اون کے اصحاب اور احمد اور اسحاق اور دوسرے علماء کا قول ہے کہ نویں اور دسویں دونوں کا روزہ مستحب ہو اسلیئے کہ آپنے دسویں کا روزہ رکہا تہا اور نویں کی نیت کی تہی کہ اتنے میں وفات ہوگئی اور حدیث مسلم میں گذرا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان کے صیام شہر اللہ محرم ہے اور علماء نے کہا ہے کہ نویں تاریخ کے روزہ ملا لینے سے غرض یہ ہتی کہ اکیلے دسویں روزے میں یہود کی مشابہت تھی عَنِ الْحَکَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَآءَہٗ عِنْدَ زَمْزَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَآءَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا پوچہا مینے ابن عباس سے اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تہے زمزم کے پاس عاشورے کے روزے کو پھر بیان کیا روایت کو مثل روایت حاجب بن عمر کی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یَوْمٌ یُعَظِّمُہُ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ فَاِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَاْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس کہتے تھے جب روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن کا اور حکم کیا اوس کے روزے کا تو لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے یہ دن تو ایسا ہے کہ اسکی تعظیم کرتے ہیں یہود و نصاریٰ تو آپ نے فرمایا جب اگلا سال آویگا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم نویں تاریخ روزہ رکھینگے آخر اگلا سال نہ آنے پایا کہ آپ نے وفات فرمائی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ يَعْنِيْ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں باقی رہا سال آیندہ تک تو روزہ رکھوں گا میں نویں تاریخ کو اور ابوبکر کی روایت میں یہہ ہے کہ اونہوں نے کہا مراد اس سے یوم عاشورا ہے عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّؤَذِّنَ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ اِلَى اللَّيْلِ ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے قبیلہ سے ایک آدمی کو روانہ کیا عاشورے کے دن اور حکم کیا کہ لوگوں کو پکارے کہ جو روزہ نہ رکھا ہو وہ رکھ لے اور جو کھا چکا ہو وہ اپنا امساک پورا کرے رات تک عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُوْرَآءَ اِلٰى قُرَى الْاَنْصَارِ الَّتِيْ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ نَصُوْمُهُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَنَذْهَبُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَاِذَا بَكٰى اَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ اَعْطَيْنَاهَا اِيَّاهُ عِنْدَ الْاِفْطَارِ ترجمہ ربیع معوذ کی بیٹی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کی صبح کو حکم بھیجا انصار کے گاؤں میں مدینہ کے گرد کہ جسنے روزہ رکھا وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جسنے صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن پورا کرے یعنی اب کچھ نہ کھاوے پھر اوسکے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے لڑکوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اگر اللہ چاہتا تھا اور مسجد کو جاتے تھے اور لڑکوں کے لیئے گڑیاں بناتے تھے اون کی پھر جب کوئی رونے لگتا تھا تو اس کو وہی کھیلنے کو دیدیتے تھے یہانتک کہ افطار کا وقت آجاتا تھا **ف** مراد ان دونوں روایتوں کی یہ ہے کہ جو روزہ دار ہو روزہ پورا کرے اور جس نے کھالیا وہ اُس دن کے ادب سے پھر افطار کیوقت تک کچھ نہ کھاوے جیسے یوم الشک میں جو روزہ کے شروع میں کچھ کھا چکا ہو اور پھر معلوم ہوجاوے کہ یہہ دن رمضان کا ہے اسکو بھی شام تک کچھ نہ کھانا چاہیئے اور چھوٹے لڑکوں کو اسلیئے روزہ رکھوانا ہے کہ عادت پڑے عبادت کی

اگرچہ وہ غیر مکلف ہیں عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ
صَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلَهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ
بِشْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَنَصْنَعُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَنَذْهَبُ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَا
هُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِيهِمْ حَتّٰى يُتِمُّوا صَوْمَهُمْ ترجمہ خالد بن ذکوان نے پوچھا ربیع بنت معوذ بن عفرا سے
عاشورہ کے روزے کو تو اُنہوں نے کہا کہلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گاؤں میں اور ذکر
کی حدیث مانند بشر کی مگر اس میں اتنا کہا کہ بنا دیتے تھے ہم لڑکوں کے لیے کھلونا اون سے اور اُن کو اپنے ساتھ
لے جاتے تھے پھر جب وہ کھانا مانگتے تھے تو ہم وہی کھلونا انکو دیدیتے تھے اور وہ اُن کو غافل کر دیتا تھا یہاں تک
کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے تھے **بَابُ** تَحْرِيمِ صَوْمِ يَوْمَيِ الْعِيدَيْنِ عیدین میں روزہ حرام ہونے کا
بیان عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ فَجَاءَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ يَوْمَانِ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ ترجمہ ابی عبید
مولی ابن ازہر نے کہا کہ حاضر ہوا میں عید میں عمر بن خطاب کے ساتھ اور آپ آئے اور نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے
اور خطبہ پڑھا لوگوں پر اور فرمایا کہ یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون میں روزہ رکھنے سے اور یہ دن آجکا تمہارے افطار کا ہے بعد روزوں کے (یعنے رمضان کے) اور
دوسرا دن ایسا ہے کہ تم اُسمیں اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو **ف** روزہ عید فطر اور عید اضحے کا باجماع
علما حرام ہے ہر حال میں خواہ روزہ نذر کا ہو یا نفل کا یا کفارہ وغیرہ کا اور اگر خاص اونہی کی طرف تعیین
کر کے نذر کرے قصداً تو امام شافعی اور جمہور کے نزدیک نذر اوسکی منعقد نہیں ہوتی اور نہ اوسکی قضا لازم
ہوتی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نذر لازم ہوتی ہے اور قضا اوسکی واجب ہو اور اگر اُسی دن روزہ
رکھ لے تو نذر پوری ہوجاتی ہے اور یہ تمام ائمہ کے خلاف ہو (کذا قال النووی) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ
ترجمہ ابو ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو دن کے روزوں سے ایک
عید البقر اور دوسری عید الفطر ہیں عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَأَقُولُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ
يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ قزعہ نے ابی سعید سے روایت کی کہ اونہوں نے کہا سنا میں نے اون سے

ایک حدیث کو کہ مجھے بہت پسند آئی اور مینے کہا اون سے کہ کیا تمنے سنا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اونہوں نے کہا کہ کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایسی بات کہوں گا جو آپنے نہیں فرمائی اور جو مینے نہیں سنی کہا اونہوں نے کہ سنا مینے ان کو کہ فرماتے تھے کہ روزہ درست نہیں ان دو دن میں ایک عید ضحی میں اور دوسرے عید الفطر میں رمضان کی عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ النَّحْرِ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دن کے روزوں سے عید فطر اور عید اضحے کے عَنْ زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَقَالَ اِنِّی نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ یَوْمًا فَوَافَقَ یَوْمَ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَمَرَ اللّٰہُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ ھٰذَا الْیَوْمِ ترجمہ زیاد بن جبیر نے کہا ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس اور کہا کہ مینے نذر کی ہے کہ ایک دن روزہ رکھوں اور وہ دن موافق ہو عید اضحے یا فطر کے تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ اللہ پاک نذر پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسدن کے روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہیں **ف** یعنی ابن عمر نے اسکے جواب سے کنارہ کیا اور بیان فرمایا کہ اسمیں دلیلیں معارض ہیں اور جو عید کے دن نذر معین کرے اوسکی تحقیق اوپر ابہی بیان ہو چکی ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَیْنِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ الْاَضْحٰی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اور عید اضحے کے روزے سے

بَابُ تَحْرِیْمِ صَوْمِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَبَیَانِ اَنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ایام تشریق میں روزہ حرام ہونے کا بیان عَنْ نُبَیْشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ ترجمہ نبیشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کے کھانے پینے کے دن ہیں عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِی اَبُوْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِی مَلِیْحٍ عَنْ نُبَیْشَۃَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِیْتُ اَبَا مَلِیْحٍ فَسَاَلْتُہٗ فَحَدَّثَنِیْ بِہٖ فَذَکَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ھُشَیْمٍ وَزَادَ وَذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی ترجمہ ابو الملیح نے وہی مضمون روایت کیا مگر اسمیں یہہ ہے کہ یہہ دن کھانے پینے کے ہیں اور یاد الہی کے عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ وَاَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ فَنَادٰی اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاَیَّامُ مِنًی اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ ترجمہ کعب کو اور اوس ابن حدثان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں بہیجا کہ پکار دیں کہ جنت میں کوئی نہ جاویگا سو مومن کے اور منی کے دن کھانے پینے کے ہر

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَنَادٰى يَا اَبْرَاهِيْمُ سے یہی مضمون مروی ہوا
مگر اوسمیں یہہ ہے کہ آپنے فرمایا تم دونو بکار دینا **بَابُ** كَرَاهَةِ اِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ لَا يُوَافِقُ
عَادَتَهٗ اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ ترجمہ محمد نے کہا پوچھا مینے جابر سے اور وہ طواف کرتے تھے بیت اللہ کا
کہ کیا منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے انہوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اس
بیت کے رب کی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وہی مضمون دوسری سند سے مروی ہوا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ
ابوہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے اکیلے جمعہ کا مگر آگے اوسکے بھی رکھے
یا اوسکے پیچھے بھی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَصُّوْا
لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ
فِيْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ آپنے فرمایا کوئی خاص نہ کرے جمعہ کی رات کو سب راتوں میں جاگنے اور نماز کے ساتھ اور نہ خاص
کرے اوسکے دن کو سب دنوں میں روزے کے ساتھ مگر یہہ کہ روزہ رکھتا ہو وہ ہمیشہ اور اسمیں جمعہ آجائے
ف نووی نے فرمایا ہے کہ جمہور اصحاب شافعی کا قول یہی ہے کہ خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے
مگر ایسا ہو کہ کسی تاریخ میں وہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور اوسدن جمعہ آگیا تو مضائقہ نہیں اور اسیطرح
مثلاً اوسنے نذر کی کہ جسدن بیمار اچھا ہوگا روزہ رکھونگا اور وہ شب جمعہ کو اچھا ہوگیا تو حرج نہیں یا ایک
روزہ اوسکے آگے یا ایک پیچھے ملا لیا تو بھی مکروہ نہیں اور امام مالک نے جو موطا میں کہا ہے کہ مینے کسی اہل
علم سے نہیں سنا جو جمعہ کے روزے کو منع کرتا ہو تو شاید اون کو یہہ حدیثیں نہ پہونچی ہوں پس وہ معذور ہیں
اور ہم کو اتباع حدیث ضرور ہے نہ اتباع کسی امام کا علی الخصوص جب حدیث کے خلاف ہو چنانچہ داؤدی نے
جو امام مالک کے شاگردوں میں ہیں انہوں نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث ان کو نہیں پہونچی اگر پہونچتی
تو وہ اوسکے خلاف کبھی نہ کرتے اور یہی گمان ہے سب اماموں کے ساتھ جو مسائل ان کے حدیث کے خلاف
ہیں ورنہ کوئی اون میں جان بوجھکر مخالفت حدیث کی نہیں کرتا اور امت کو ضرور ہے کہ جب حدیث نبی
معصوم مل جاوے پھر کسی کی تقلید نہ کرے یہی سبیل مومنین ہے اور یہی طریق منصفین اگرچہ بڑے برا مانیں

متعصبین اور حکمت اس نہی میں شاید یہہ ہو کہ دن دعا اور ذکر و عبادت اور نہانے اور نہلانے کا ہی
اور نماز کو سویرے جانے کا تو اسلیئے افطار بہتر ہوا کہ یہہ وظائف بخوبی ادا ہوں اور یہہ دن گویا نظیر ہے
عرفہ کے عرفات والوں کے لیئے کہ اُسدن بہی حاجیوں کو افطار اولے ہے پس اس میں افطار مستحب
ہے اور جب ایک دن قبل یا بعد اسکے روزہ رکھ لیا تو یہہ روزے گویا کفارہ ہو گئے اون وظیفوں
کا جن میں بسبب روزے کے قصور ہوا پس کراہت جاتی رہی اور اس حدیثمیں تصریح ہے کہ
تخصیص شب جمعہ کی بہی نہ کرے کہ اس شب میں قیام کرے اور نماز پڑہے اور اور دنوں میں نہ کرے
اور معلوم ہوا اس سے صلوۃ الرغائب کا بدعت ہونا اللہ تعالی اوسکی احداث کرنے والے کو برباد
کرے اور معلوم ہوا کہ وہ نماز بدعت اور جہالت ہے اور سر سے پانگ ضلالت ہے اور اسمیں بہت
منکرات و محدثات ہیں اور ایک جماعت نے اماموں کی اوسکی مذمت اور قباحت میں تصانیف
نفیسہ کیہی ہیں اور اوسکو سراپا فسق و گمراہی اور ضلالت و موجب روسیاہی لکہا ہے اور اوس کے
مرتکب کو سراپا ضال اور اہل ضلال لکہا ہے انتہے مافی النووی بنوع تغیر **مترجم** کہتا ہے
یہی حکم ہے اون اوراد و وظائف کا جو لوگوں نے احداث کرلیے اور شارع علیہ الرحمۃ سے اوسکی
کوئی سند نہیں جیسے دعائے گنج العرش اور دعائے سیفی اور درود اکبر اور دلائل الخیرات اور حزب البر
اور حزب البحر وغیرہ کہ اُن سب سے مومن متبع سنت کو اجتناب لازم ہے اور اوسکو منجملہ وظائف اوراد
اور اد سمجہنا اور عبادۃً اون کی قرات کرنا اور اوس پر امید وار ثواب ہونا گویا گہوڑا کہو کر اضافہ کے فرو گذر
ہے **باب** بیانِ نسخِ قولِ اللّٰہِ تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اس آیت
کے منسوخ ہونے کا بیان وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ
وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ
الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا سلمہ بن الاکوع نے کہا جب یہ آیت اُتری وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ
مِسْكِينٍ یعنی جن لوگوں کو طاقت ہے روزے کی وہ فدیہ دیدیں ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کہانا
تو جو چاہتا تہا افطار کرتا تہا یعنے رمضان میں اور فدیہ دے دیتا تہا اور یہی حکم رہا یہانتک کہ اسکے بعد
کی آیت اوتری اور اُسنے اس آیت کو منسوخ کر دیا یعنے اب روزہ ضرور رکہنا ہو طاقت والے کو
اور فدیہ دینا درست نہیں **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ فَافْتَدَى بِطَعَامِ مِسْكِينٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سلمہ بن اکوع نے کہا کہ ہم رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانہ مبارک میں یہ عادت رکھتے تھے کہ جسے چاہا روزہ رکہا اور جسنے چاہا افطار کیا اور فدیہ دیا ایک
مسکین کا کہانا یہانتک کہ اوسکے بعد کی آیت اوتری فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنے جو شخص اس
مہینے کو پاوے ضرور ہے کہ روزہ ہی رہکے **ف** یعنی اس بعد کی آیت سے وہ فدیہ والی آیت منسوخ
ہوگئی اور جمہور کا یہی قول ہے جیسے سلمہ کی روایت میں ہے اور ابن عمر اور جمہور کا یہہ بہی قول
ہے کہ جو طاقت روزہ کی نہ رکہتا ہو بسبب بوڑہاپے کے وہ فدیہ دیدیوے اور ایک جماعت کا سلف
کے اور مالک اور ابو ثور اور داؤد کا قول ہے کہ فدیہ دینا مطلق منسوخ ہوگیا خواہ بوڑہا ہو یا جوان
اور جو بوڑہا ایسا ہو کہ روزہ کی طاقت نہیں رکھتا او سپر بھی کھانا دینا مسکین کو
واجب نہیں اور مالک نے اوسکے لیئے کہانا دینا مستحب کہا ہے اور قتادہ نے کہا یہہ رخصت تھی بوڑہے
کے لیئے جو قدرت روزہ کی رکہتا تہا پہر یہہ رخصت منسوخ ہوگئی اور اسی کے حق میں یہہ رخصت باقی
رہی جو طاقت نہیں رکھتا اور ابن عباس وغیرہ نے کہا ہے کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت فدیہ کی بوڑہے
اور بیمار کے لیئے جو روزہ نہیں رکھہ سکتے اور انکو فدیہ دینا چاہیئے اور اسصورت میں لفظ **لا** یہاں
محذوف ہوگا یعنے وَعَلَى الَّذِيْنَ لَا يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ اور اسصورت میں آیت محکم ہوگی منسوخ
نہوگی مگر مریض جب اچھا ہوجاوے تو قضا کرے مگر بوڑہے پر قضا واجب نہیں صرف فدیہ ہی کافی ہے
اور اکثر علماء کا قول ہے کہ بیمار کو فدیہ دینا ضرور نہیں صرف قضا اوسپر واجب ہے کہ بعد صحت کے قضا کرے
اور زید بن اسلم اور زہری اور مالک نے کہا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور نازل ہوئی ہے مریض کے حق میں
جو افطار کرے اور پہر اچہا ہوجاوے اور قضا نہ کرے یہانتک کہ دوسرا رمضان آجاوے پہر دوسرے
رمضان کے روزے رکھ لے اور بعد رمضان کے قضا بھی کرے اور فدیہ بھی دیوے اور فدیہ ہر روزے کے
بدلے ایک مد گیہوں ہے جو قریب ایک سیر کے ہے مگر جو مریض ایسا ہو کہ ایک رمضان میں روزہ قضا
کیا اور بیماری اوسکی دوسرے رمضان تک برابر رہی تو وہ فدیہ نہ دے صرف قضا لے روزہ ہی کافی ہے
اور ان سب صورتوں میں يُطِيْقُوْنَهُ کی ضمیر صوم کیطرف راجع ہے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ضمیر
اوسکی راجع ہے اطعام کیطرف یعنے جو لوگ اطعام کی طاقت رکھتے ہیں وہ فدیہ دیویں اور روزہ کی
طرف راجع نہیں اور اُن کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے اور عام اور جمیع علما کا قول ہے کہ اطعام ہر روزہ
کا ایک مد ہے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مد کہے ہیں اور صاحبین کا بھی قول یہی ہے اور اشہب
مالکی نے کہا ہے کہ ایک مد اور ثلث مد کا ہے اہل مدینہ کے سوا اور جمہور علما کا قول ہے کہ وہ مرض جسمیں
افطار روا ہے ایسا ہونا ضرور ہے کہ روزے سے اوسمیں مشقت ہو اور بعض نے کہا ہے کہ ہر مریض کو افطار

روایت۔ . . . .

کذا قال القاضی عیاض علی ما نقلہ النووی۔ **باب** جواز تاخیر قضاء رمضان ما لم یجی رمضان آخر لمن افطر بعذر کمرض وسفر وحیض ونحو ذلک ایک رمضان کی قضا میں دوسرے رمضان تک تاخیر روا ہونے کا بیان اوس شخص کے لیئے جو کسی عذر سے چھوڑدے مثل مرض اور سفر اور حیض وغیرہ کو **عن** ابی سلمۃ قال سمعت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا تقول کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضیہ الا فی شعبان الشغل من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی سلمہ نے کہا سنا مینے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ فرماتی تہیں کہ مجہپر جو رمضان کے روزے قضا ہوتے تھے تو میں ان کو قضا نہ کرسکتی تہی مگر شعبان میں اور وجہ اوسکی یہہ تھی کہ میں مشغول رہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اور فرصت نہ پاتی تہی) **عن** یحیی بن سعید بھذا الاسناد غیر انہ قال وذلک لمکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحیے سے یہی روایت مذکور ہوئی اس سند سے مگر اوسمیں یہہ ہے کہ تاخیر قضائے رمضان کی شعبان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب سے تھی **عن** یحیی بن سعید بھذا الاسناد وقال فظننت ان ذلک لمکانھا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحیی یقولہ ترجمہ یحیے سے اس اسناد سے یہی مروی ہوا اور اوسمیں یحیے نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ تاخیر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب سے ہوتی ہوگی **عن** یحیی بھذا الاسناد ولم یذکر فی الحدیث الشغل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحیے سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اوسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور مشغولی کا ذکر نہیں **عن** عائشۃ انھا قالت ان کانت احدانا لتفطر فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما تقدر علی ان تقضیہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یاتی شعبان ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ ہمسے ایک ایسی تہی کہ افطار کرتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور قضا نہ کرسکتی تہی . . . . . . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ یہانتک کہ شعبان آجاتا تہا **فائدہ** یعنے جناب ام المومنین رضی اللہ عنہا ہمیشہ حضرت کی خدمت میں حاضر رہتی تہیں اور مترصد استمتاع رہا کرتی تہیں ہر وقت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بجا لاویں اور یہ معلوم نہ تہا کہ آپ کسوقت اون کا ارادہ فرماتے ہیں اور اجازت روزے کی اسلیئے نہ لیتی تہیں کہ شاید آپ اجازت تو دیدیں مگر پہر آپ کو حاجت ہو اور آپ کو اس سے تکلیف گذرے اور یہہ کمال ادب تہا آپ کا اور کمال رضا جوئی تہی رسول اللہ علیہ وسلم کی اور علما کا اتفاق ہے کہ عورت کو نفل روزہ جائز نہیں جب

اوسکا شوہر گھر میں ہو مگر اوسکی اجازت سے اور حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا شعبان
میں اسلیئے فرصت پاتی تہیں کہ آپ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسمیں اکثر روزے رکہتے تہے اور
تاخیر قضا کی مدت بہی قریب اختتام پونہچتی تہی اور مذہب امام مالک اور ابی حنیفہ اور شافعی اور
احمد اور جماہیر سلف وخلف کا یہی ہے کہ قضاء رمضان کا پورا کرنا تاخیر کے ساتھہ جائز ہے یعنے یہ واجب
نہیں کہ اول شوال ہی میں اوسے پورا کرے بلکہ پورے سال میں جب چاہے ادا کرے اور اس فرض کو
اپنے ذمہ پر سے جب چاہے اوتارے اور ان لوگوں کا قول ہے کہ تاخیر اوسکی شعبان سے آگے روا
نہیں اسلیئے کہ اوسکے بعد رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اوس میں قضا نہیں ہو سکتی اور داؤد ظاہری کا مذہب
ہے کہ عید کے دوسرے ہی روز سے قضا کے روزے رکہنا ضرور ہے اور روایت ام المومنین حضرت
عائشہ کی اللہ راضی ہوا اون سے داؤد پر حجت ہے اور جمہور نے کہا ہے کہ البتہ جلدی کرنا قضا میں مستحب ہے
اور جسنے افطار کیا رمضان میں کسی عذر کے سبب اور وہ عذر اوسکا مثلاً بیماری یا حیض ونفاس وغیرہ
یہانتک باقی رہا کہ وہ مرگیا یا مرگئی تو اوسپر نہ روزہ ہے نہ فدیہ نہ اوسکی طرف سے دوسرا کوئی روزہ رکھے
نہ دوسرا فدیہ دیوے اور جو رمضان کی قضا رکھے تو مستحب ہے کہ پے درپے رکھے اور اگر الگ الگ بھی
رکھا تو عند الجمہور جائز ہے اسلیئے کہ روزہ کا اطلاق اوسپر بھی ہے **باب** قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَیِّتِ
میت کیطرف سے روزہ رکھنے کا بیان **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صِیَامٌ صَامَ عَنْہُ وَلِیُّہٗ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرجاوے اور اوسپر روزے ہوں اوسکا ولی اوسکی طرف سے
روزے رکھے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ امْرَأَۃً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْہَا صَوْمُ شَہْرٍ فَقَالَ اَرَاَیْتِ لَوْ کَانَ عَلَیْہَا دَیْنٌ اَکُنْتِ تَقْضِیْنَہٗ قَالَتْ
نَعَمْ قَالَ فَدَیْنُ اللّٰہِ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ ابن عباس نے کہا کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اور اوسنے عرض کی کہ میری ماں مرگئی ہے اور اوسپر ایک ماہ کے روزے تہے آپ نے فرمایا
کہ بہلا دیکھہ تو اگر اوسپر کچھہ قرض ہوتا تو ادا کرتی اوسنے عرض کی کہ ہاں آپنے فرمایا کہ پہر اللہ تعالی کا قرض
سب سے پہلے ادا کرنا ضرور ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْہَا صَوْمُ شَہْرٍ اَفَاَقْضِیْہِ عَنْہَا فَقَالَ لَوْ
کَانَ عَلٰی اُمِّکَ دَیْنٌ اَکُنْتَ قَاضِیَہٗ عَنْہَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَیْنُ اللّٰہِ اَحَقُّ اَنْ یُّقْضٰی قَالَ سُلَیْمَانُ فَقَالَ
الْحَکَمُ وَسَلَمَۃُ بْنُ کُہَیْلٍ جَمِیْعًا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ حِیْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاہِدًا

مَیِّتٌ کَرُھَذا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا ترجمہ ابن عباس نے کہا ہے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری ماں مرگئی ہے اور اوسپر ایک ماہ کے روزے ہیں کیا میں اوسکی قضا رکھوں آپنے فرمایا کہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہیں اوسنے کہا کہ ہاں ادا کرتا آپ نے فرمایا پہر اللہ تعالیٰ کا قرض تو ضرور ادا کرنا چاہیے اور سلیمان نے کہا کہ حکم اور سلمہ بن کہیل دونوں نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوئے تہے جب یہہ حدیث بیان کی مسلم نے تو اون دونوں نے کہا سنا ہمنے مجاہد سے کہ وہ بیان کرتے تہی یہی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَّمُجَاھِدٍ وَّعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ سعید اور مجاہد اور عطاء نے ابن عباس سے یہی روایت بیان فرمائی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْھَا صَوْمُ نَذْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْھَا قَالَ اَرَاَیْتِ لَوْ کَانَ عَلٰی اُمِّکِ دَیْنٌ فَقَضَیْتِیْہِ اَکَانَ یُؤَدِّیْ ذٰلِکِ عَنْھَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَیْنُ اللہِ اَحَقُّ اَنْ یُّقْضٰی قَالَ فَصُوْمِیْ عَنْ اُمِّکِ سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور اوسپر نذر کا روزہ تہا کیا میں اوسکی طرف سے روزہ رکھوں پہر آپ نے وہی قرض کی مثال فرمائی جو اوپر گذری عَنْ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ بَیْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْہُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَۃٍ وَاِنَّھَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ اَجْرُکِ وَرَدَّھَا عَلَیْکِ الْمِیْرَاثُ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّہٗ کَانَ عَلَیْھَا صَوْمُ شَھْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْھَا قَالَ صُوْمِیْ عَنْھَا قَالَتْ اِنَّھَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْھَا قَالَ حُجِّیْ عَنْھَا بریدہ نے کہا ہم بیٹھے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک عورت آئی اور اوسنے عرض کی کہ مینے ایک لونڈی خیرات میں دی تھی۔ اپنی ماں کو اور میری ماں مرگئیں۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا ثواب ہوگیا اور پہر وہ لونڈی تیرے پاس آگئی۔ بسبب میراث کے۔ اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے۔ کیا میں اوس کی طرف سے روزہ رکھوں آپ نے فرمایا کہ ہاں روزے رکھو اوسکی طرف سے اوسنے عرض کی کہ میری ماں نے حج نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا اوس کی طرف سے

سے حج بھی کرو عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل
حدیث ابن مسہر غیر انہ قال صوم شہرین عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے وہی روایت کی مگر اسمیں
دو ماہ کے روزے مذکور ہیں عن عبد اللہ بن عطاء عن ابن بریدۃ عن ابیہ قال جاءت امراۃ
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثلہ وقال صوم شہرین وہی مضمون ہے مگر اسمیں دو ماہ کے روزے
مروی ہیں عن سفیان بہذا الاسناد وقال صوم شہرین سفیان سے وہی روایت مروی ہے مگر
اسمیں دو ماہ کے روزے مروی ہیں۔ عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال اتت امراۃ الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم وقال صوم شہر سلیمان سے وہی روایت مروی ہوئی اور اسمیں
ایک ماہ کے روزے مروی ہیں ف امام شافعی کا ایک قول یہہ ہے کہ مستحب ہے ولی میت کو میت
کیطرف سے روزہ رکھنا اور جب ولی نے روزہ رکھہ لیا تو اطعام مسکین کی کچھہ ضرورت نہیں اور میت بری الذمہ
ہوگیا اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور اسی قول کو اون اصحاب شافعی نے صحیح و محقق کہا ہے جو فقہ اور حدیث
دونوں کے جامع ہیں اور یہی قول موافق ہے ان حدیثوں کے جو صحیح میں اور اوسپر دلالت کرتی ہیں اور یہہ جو حدیث
میں آیا ہے کہ جو مر جاوے اور اوسپر روزے ہوں تو اوسکی طرف سے کہانا کہلایا جاوے یہ حدیث ثابت نہیں
اور اگر ثابت بہی ہو تو اسکی تطبیق اسطرح ہے کہ دونوں امر جائز ہوں اور ولی مختار رہوں کہ چاہے اطعام
کرے چاہے روزہ رکھے اور ولی سے مراد قریب ہے خواہ عصبہ ہو خواہ وارث ہو یا اور کوئی ہو اور ان حدیثوں
سے کئی امور معلوم ہوئے اول جواز صوم کا میت کیطرف سے دوسری اجنبیہ عورت کی بات سننی
ضرورت شرعی میں تیسری صحت قیاس کی اسلیئے کہ آپنے حقوق الٰہی کو حقوق عباد پر یعنی دین پر قیاس
کیا اور اس سے میت کیطرف سے ادائے دین بہی ثابت ہوا اور اوسپر اجماع امت ہے اور ادائے دین اگر غیر
قرابت والے کیطرف سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ ہو جب بھی روا ہے چوتھی یہ بہی معلوم ہوا کہ جو چیز کسی عزیز پر صدقہ کرے اور پہر وہ میراث کے
سبب سے لوٹ آوے تو اسکا لینا روا ہے بلا کراہت بخلاف اسکے کہ اسچیز کو خریدے کہ یہ منع ہے پانچویں معلوم ہوا
کہ نیابت میت کی حج میں جائز ہے اور اسیطرح نیابت اوسکی جو ایسا بیمار ہو کہ امید صحت نہ رکھتا ہو۔ باب
ندب للصائم اذا دعی الی طعام ولم یرد الافطار او شوتم او قوتل ان یقول انی صائم وانہ
ینزہ صومہ عن الرفث والجہل ونحوہ صائم کو مستحب ہے کہ جب کہانے کو بلایا جاوے یا کوئی گالی دیوے
یا لڑنے آوے تو کہدے کہ میں صائم ہوں اور اپنے روزے کو بیہودہ باتوں وغیرہ سے پاک رکھے عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم الی طعام وہو صائم فلیقل

اِنِّی صَائِمٌ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو
بلاویں کھانے کو اور وہ روزے سے ہو تو کہدے کہ میں روزے سے ہوں عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ رِوَایَۃً اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ یَوْمًا صَائِمًا فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْھَلْ فَاِنِ امْرُءٌ شَاتَمَہٗ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ
اِنِّی صَائِمٌ اِنِّی صَائِمٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ جو شخص روزے سے ہو وہ فحش نہ بکے اور جہالت
نہ کرے اور اگر کوئی اُسکو بُرا کہے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں میں روزے سے ہوں ف
یعنی اُسکو خبر دے دے کہ میں گالی گلوچ کے لائق نہیں اور اگر دعوت میں کوئی بلاوے تو بھی عذر روزے
کا بیان کر دے پھر اگر وہ نہ مانیں اور بلاوے تو جانا لازم ہے اور کھانا نہ کھاوے اور روزہ اوسکے نہ
کھانے کا عذر ہے اور جسکو روزہ نہ ہو اوسکو کھانے میں کچھ عذر نہیں اور اُسکو کھانا لازم ہے اور صحاب
شافعیہ کا یہی قول ہے کہ اگر صاحب خانہ جبر کرے اور روزہ نفل ہو تو افطار کر ڈالنا مستحب ہے
اور اگر صوم واجب ہو تو فطر حرام ہے اور اس سے یہی معلوم ہوا کہ اظہار عبادات نافلہ کا خواہ صوم ہو
یا صلوۃ وغیرہ وقت ضرورت کے جائز ہے اور اگر ضرورت اظہار نہ ہو تو خفا اوسکا مستحب ہے اور اسمیں
حسن معاشرت اور صلاح ذات البین اور دلجوئی ہے دوستوں کی اور یہ جو فرمایا کہ جو لڑے اس سے بولدے
کہ میں روزے سے ہوں اسمیں اوسکا باز رکھنا ہے زیادتی سے اور غالباً وہ چپ ہو جاتا ہے اور گالی گلوچ
سے ہر شخص کو بچنا ضرور ہے مگر روزہ دار کو اور بھی زیادہ تاکید ہے اس سے دور رہنے کی بَابُ
فَضْلِ الصِّیَامِ روزے کی فضیلت کا بیان عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ ھُوَ لِیْ وَاَنَا
اَجْزِیْ بِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلْفَۃُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ترجمہ
ابوہریرہ نے رسول اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر عمل آدمی کا اوسکے لیئے ہے مگر روزہ کہ
وہ خاص میرے واسطے ہو اور میں اوس کا بدلا دیتا ہوں اور قسم ہے اوس خدا کی کہ جان محمدؐ کی اوسکے ہاتھ میں
ہے کہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہے عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے ف یعنے بچاتا ہے شہوت وغضب
کے فساد سے عَنْ اَبِی صَالِحِ الزَّیَّاتِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ
فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ یَوْمَئِذٍ وَلَا یَسْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُءٌ

صَائِمٌ اِنِّی صَائِمٌ وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِہٖ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ ابوصالح زیات سے روایت ہے کہ اُنہوں نے سنا ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ یوں تو ہر عمل بنی آدم کا اوسکے لیئے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اسکا بدلا دونگا اور روزہ سپر ہے پھر جب کسیکو روزہ ہو تو اوسدن گالیاں نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پھر اگر کوئی اوسے گالی دے یا لڑنے کو آوے تو کہدے کہ میں روزے سے ہوں اور قسم ہے پروردگار کی کہ محمدؐ کی جان اسکی ہاتھ میں ہے کہ بیشک بو صائم کے منھ کی اللہ تعالی کے آگے زیادہ پسندیدہ ہے قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے اور صائم کو دو خوشیاں ہیں جنسے وہ خوش ہوتا ہے ایک تو خوش ہوتا ہے وہ اپنے افطار سے دوسرے خوش ہوگا وہ جب ملیگا اپنے پروردگار سے اپنے روزے کے سبب سے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ عَشْرُ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یَدَعُ شَھْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ وَلَخُلُوْفُ فِیْہِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے کہ ہر عمل آدمی کا دونا ہوتا ہے اسطرح کہ ایک نیکی دس تک ہوجاتی ہے یہانتک کہ سات سو تک بڑہتی ہے اور اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ روزہ سو وہ خاص میرے لیئے ہے اور میں خود اوسکا بدلہ دیتا ہوں اسلیئے کہ بندہ میرا اپنی خواہشیں اور کھانا میرے لیئے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اوسکے افطار کے وقت **دوسری** خوشی ملاقات پروردگار کے وقت اور البتہ بو روزہ دار کے موںہہ کی اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے بوئے مسک سے **فائدہ** اللہ کے لیئے روزہ خاص ہے یعنے اُسمیں چونکہ ظاہر میں کوئی صورت نہیں صرف ایک امر عدمی ہے اسلیئے اُسمیں ریا و سمعہ کو دخل بہت کم ہے اور نفس کو اسمیں مطلق حظ نہیں اور گویا تشبیہ ہے ملائکہ کے ساتھ بلکہ رب العالمین کے ساتھ کہ کہانے پینے سے بے پرواہ ہونا اوسی کی شان ہے اور اس سے بڑی عظمت روزے کی معلوم ہوئی اور بو کو اوسکی مشک سے زیادہ پسندیدہ فرمایا جیسے شہیدوں کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی اور قسم فرمائی اللہ پاک کے ہاتھ کی معلوم ہوا کہ اوس اللہ تعالے کو ہاتھ ہیں اور نافی اسکا منکر احادیث ہے اور جہمی۔ اور اوس کا ہاتھ ویسا ہی ہے جیسے اُسکی ذات ہے۔ یعنے کیفیت اس کی ذات کی معلوم نہیں اور تاویل

اوسکی قدرت وغیرہ سے باطل ہے اور قول ہے معتزلہ کا اور قدریہ کا جیسے وصیت کی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر میں اور اس تاویل سے ابطال اوسکی صفات کا لازم آتا ہے غرض مومن کو ضرور ہے کہ ہاتھ اور قدم اور ساق وغیرہ جو قرآن وحدیث میں آئے ہیں اُن سب کے ظاہر معنے پر ایمان رکہنا اور اوسکی کیفیت خدا کو سونپنا اور بلا تاویل وبلا تعطیل اوسپر ایمان لانا یہی سلف کا طریقہ ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکثر قسم یونہی کہایا کرتے پہر کسی روایت میں کسی صحابی سے یہ مروی نہیں کہ اونہوں نے پوچہا ہو یا تعجب کیا ہو ہاتھ پر اللہ پاک کے یا آپ نے کوئی تاویل اصحاب کو تبلائی ہو یا کسی سلف صحابہ وتابعین نے کوئی تاویل کی غرض صحابہ وتابعین سے ایک حرف بہی اُنکی تاویل میں مروی نہیں حالانکہ سب اُن آیات واحادیث کو عوام وخواص میں بلا تکلف روایت کرتے چلے آئے ہیں پس جو وہ لوگ معنے سمجہتے تہے وہی ٹھیک ہیں اور وہی مراد الٰہی اور مقصود رسالت پناہی ہے ورنہ شارع کو ضرور تہا کہ اگر کچہہ اور مراد ہوتا تو اوسکو بیان فرماتے وَمَنِ ادعیٰ خلاف ھذا فعلیہ البیان عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّ الصَّوْمَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَیْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَرِحَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ **ترجمہ** ابوہریرہ اور ابوسعید نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں اوسکا بدلا دونگا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں اول جب افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے دوسرے جب ملاقات کرتا ہے اللہ عزوجل سے جب خوش ہوتا ہے اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اوسکے ہاتھ میں ہے کہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ کے نزدیک مسک سے زیادہ پاکیزہ ہے **فائدہ** افطار کے وقت یہہ خوشی ہے کہ پروردگار کی تائید اور توفیق سے ایسی عمدہ عبادت نے سر انجام پایا اور نعمائے دنیوی فی الحال حلال ہوئے اور لذائذ اخروی کا امیدوار رہا یا اور پروردگار کی ملاقات کے وقت یہہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے اس عبادت کو قبول کیا اور جس اجر وثواب کا وعدہ تہا وہ پورا ہوا عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّۃَ وَھُوَ اَبُوْ سِنَانٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ اِذَا لَقِیَ اللّٰہَ فَجَزَاہُ فَرِحَ ضرار سے بہی روایت مروی ہوئی اور اُسمیں یہہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ جب ملاقات کرے گا اللہ پاک سے اور اللہ تعالی اسکو بدلا دیوے گا وہ خوش ہوگا۔ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَدْخُلُ مَعَھُمْ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ فَیَدْخُلُوْنَ مِنْہُ فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُھُمْ اُغْلِقَ فَلَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ

ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے
اُسے ریان کہتے ہیں (یعنے سیراب کرنے والا) اُسی میں سے جاوینگے روزے دار قیامت کے دن اور کوئی
اُن کے سوا اوسمیں سے نجانے پاویگا اور پکارا جاوے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں پھر وہ سب اوسمیں سے
چلے جاوینگے پھر جب ان میں کا اخیر آدمی داخل ہو جاوے گا تو وہ بند ہو جاویگا کہ اور کوئی اوسمیں نجاوے
ف بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ جب اون میں کا اول آدمی داخل ہو جاوے گا جب بند ہوگا اور
یہہ وہم ہے چنانچہ تصریح کی ہے اوسکی قاضی عیاض نے (نووی) اور اسمیں بڑی فضیلت اور کرامت
روزہ کی مذکور ہوئی **باب** فضل الصیام فی سبیل اللہ لمن یطیقہ بلا ضرر ولا تفویت۔
حق جہاد میں جو طاقت رکھتا ہو اوسکے روزے کی فضیلت **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یصوم یوما فی سبیل اللہ الا باعد اللہ
بذلک الیوم وجہہ عن النار سبعین خریفا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو ایک دن روزہ رکھے اللہ کی راہ میں (یعنے جہاد میں) مگر دور کر
دیتا ہے اللہ پاک اوس دن کی برکت سے اوسکے مونہہ کو ستر برس کی راہ دوزخ سے **عن** سہیل
بہذا الاسناد سہیل سے بہی یہی روایت اس اسناد سے مروی ہوئی **عن** ابی سعید الخدری قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صام یوما فی سبیل اللہ باعد اللہ وجہہ عن
النار خریفا ابوسعید نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو روزہ رکھے اللہ کی راہ میں ایکدن دور کرتا ہے اللہ اسکو منہ کو ستر برس کی
دوزخ سے **ف** فی سبیل اللہ سے ہر جگہہ جہاد مراد ہے اور روزہ اوسکے لئے افضل ہے جو طاقت رکھتا ہو باوجود روزے کی غزوہ کے کاروبار میں سستی نہو
باب جواز صوم النافلۃ بنیۃ من النہار قبل الزوال وجواز فطر الصائم نفلا من غیر عذر والاولیٰ
اتمامہ روزہ نفل کی نیت دن سے درست ہونا قبل زوال کے اور روزہ نفل کا توڑنا جائز ہونا بغیر عذر
کے اور پورا کرنا اوسکا اولےٰ ہے اسکا بیان **عن** عائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت
قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم یا عائشۃ ہل عندکم شیء قالت فقلت یا رسول
اللہ ما عندنا شیء قال فانی صائم قالت فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاہدیت لنا ہدیۃ
او جاءنا زور قالت فلما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ اہدیت لنا ہدیۃ او جاءنا زور وقد خبأت لک شیئا قال
ما ہو قلت حیس قال ہاتیہ فجئت بہ فاکل ثم قال قد کنت اصبحت صائما قال طلحۃ فحدثت مجاہدا بہذا الاسناد فقال ذاک
بمنزلۃ الرجل یخرج الصدقۃ من مالہ فان شاء امضاہا وان شاء امسکہا **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانوں کی
ماں فرماتی ہیں کہ مجھسے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے

تو مینے عرض کی یا رسول اللہ کچھہ نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں روزے سے ہوں پھر آپ باہر تشریف لیگئے
اور ہمارے پاس کچھہ حصہ آیا ہدیہ کے طور سے اور آگئے ہمارے پاس کچھہ مہمان (کہ اونمین بڑا حصہ اوس ہدیہ کا
خرچ ہوگیا) اور کچھہ تھوڑا سا مینے آپ کے لیئے چھپا رکھا ہے پھر آپ نے پوچھا کہ وہ کیا ہے مینے کہا حیس
ہے (حیس وہ کہانا ہے کہ کھجور اور گھی اور اقط یعنے سوکھا دہی ملا کر بناتے ہیں) آپنے فرمایا لاؤ پھر میں لائی
اور آپنے کہایا پھر فرمایا کہ میں روزے سے تھا صبحکو طلحہ نے کہا مینے یہہ حدیث مجاہد سے بیان کی تو اونہوں
نے کہا یہہ ایسی بات ہے (یعنی نفل روزہ کہول ڈالنا) جیسے کوئی صدقہ نکالے اپنے مال سے تو اوسکو اختیار
ہے چاہے دیوے چاہے پھر رکھ لے عن عائشة ام المؤمنين رضي الله تعالى عنها قالت دخل على النبي
صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال هل عندكم شيء قلنا لا قال فاني صائم ثم اتانا يوما آخر
فقلنا يا رسول الله اهدي لنا حيس فقال ارينيه فلقد اصبحت صائما فاكل ترجمہ حضرت عائشہ
ام المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے
پاس کچھہ ہے ہمنے کہا کچھہ نہیں ہے آپ نے فرمایا میں تو روزے سے ہوں پھر آئے ہمارے پاس دوسرے
دن پھر مینے عرض کی یا رسول اللہ حیس ہمارے پاس آیا ہے ہدیہ میں تو آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ اور میں
صبحکو روزے سے تھا پھر آپ نے کھایا **فائدہ** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نیت روزہ نفل کی
دن کو بھی جائز ہے جبتک زوال شمس نہ ہو اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور ان میں یہہ بھی تصریح ہے کہ نفل
روزے کا توڑ ڈالنا بھی اور دن کو کھا لینا بھی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جیسے
اسکا شروع کرنا انسان کی خوشی سے تھا ویسے ہی اوسکا تمام کرنا بھی اوسکے اختیار ہے اور یہی قول ہے
ایک جماعت کا صحابہ سے اور احمد اور اسحاق کا اور ان سب لوگوں کے نزدیک اوسکا پورا کرنا مستحب ہے
اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک توڑنا اسکا جائز نہیں اور توڑنے والا اسکا گنہگار ہوتا ہے اور حسن بصری
اور امام نخعی اور مکحول کا قول ہے کہ قضا اوسکی واجب ہے اوسپر جسنے بلا عذر افطار کر ڈالا اور ابن عبد البر نے
کہا ہے کہ اجماع ہے اوسپر کہ جسنے عذر کے سبب سے کھول ڈالا مثلا بیماری یا حیض وغیرہ اوسپر قضا نہیں

باب ان اكل الناسي وشربه وجماعه لا يفطر بھولے سے کھا لینے اور پینے سے اور جماع سے
روزہ نہ جانے کا بیان عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من نسي وهو صائم فاكل او شرب فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه ترجمہ ابو ہریرہؓ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھول کر کھا لیوے یا پانی لیوے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ اپنا
روزہ پورا کر لیوے اسلیئے کہ اوسکو اللہ تعالے نے کھلا پلا دیا **ف** یہی ہے مذہب اکثر لوگوں کا کہ روزہ دا

جب بھولے سے کھالے یا پی لے یا جماع کرے تو اوسکا روزہ نہیں جاتا اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور داؤد کا اور ربیعہ اور مالک نے کہا ہے کہ روزہ جاتا رہتا ہے اور اوسپر قضا ہے کفارہ نہیں اور عطا اور اوزاعی اور لیث نے کہا ہے کہ جماع میں تو قضا ہے اور کہانے میں قضا نہیں اور احمد کا قول ہے کہ جماع میں قضا اور کفارہ دونوں ہیں اور کہا لینے میں کچھ نہیں (نووی) اور قوی وہی مذہب اول معلوم ہوتا ہے **بَابُ** صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ اَنْ لَّا يُخَلِّيَ شَهْرٌ مِّنْ صَوْمٍ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے کا بیان سوا رمضان کے اور مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ چھوڑے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللهِ اِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ وَلَا اَفْطَرَهٗ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے رمضان مبارک کے سوا تو اونہوں نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کسی ماہ کے پورے روزے آپ نے نہیں رکھے سوا رمضان شریف کے یہانتک کہ دنیا سے تشریف لے گئے اور نہ کسی پورے مہینے پر افطار کیا تھا یہانتک کہ کوئی دن روزہ نہ رکھا ہو **عَنْ** عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَهٗ كُلَّهٗ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے کسی ماہ کے پورے دن کا تو اونہوں نے فرمایا کہ میں نہیں جانتی کہ آپ نے سوا رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ کوئی ماہ پورے افطار کیا جبتک کہ ایک دو روز روزہ نہ رکھا اوسمیں یہانتک کہ آپ دنیا سے تشریف لیگئے سلام اللہ تعالیٰ کا اور رحمت اونپر **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ قَدْ اَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا رَاَيْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَمَضَانَ **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ تعالیٰ عنہا سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو تو آپ نے فرمایا کہ روزہ رکھتے تھے آپ یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے۔ اور افطار کرتے تھے ایسا کہ ہم کہتے تھے آپ نے بہت دن افطار کیا بہت دن افطار کیا۔ اور فرمایا کہ میں نے آپ کو

کبھی نہیں دیکھا کہ پورے ماہ روزہ رکھا ہو کبھی جب سے آپ مدینہ تشریف لائے مگر رمضان کا روزہ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بِمِثْلِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی الْاِسْنَادِ ھِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس سند میں ہشام اور محمد کا ذکر نہیں راویوں میں سے عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَھْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَیْتُہٗ فِیْ شَھْرٍ اَکْثَرَ مِنْہُ صِیَامًا فِیْ شَعْبَانَ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اونہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہ کرینگے اور افطار یہانتک کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھینگے اور مینے پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے اُن کو کبھی نہ دیکھا سوا رمضان کے اور کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہ دیکھا عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ اَرَاہُ صَائِمًا مِنْ شَھْرٍ قَطُّ اَکْثَرَ مِنْ صِیَامِہٖ مِنْ شَعْبَانَ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ کُلَّہٗ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا ترجمہ ابی سلمہ نے کہا مینے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کیونکر رکھتے تھے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ اتنے روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت روزے رکھے اور اتنا افطار کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت افطار کیا اور مینے اُن کو جتنا شعبان میں روزے رکھتے دیکھا اتنا اور کسی ماہ میں نہیں دیکھا گویا آپ پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے پورے شعبان روزے رکھتے تھے سوا چند روزے کے عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَھْرٍ مِنَ السَّنَۃِ اَکْثَرَ صِیَامًا مِنْہُ فِیْ شَعْبَانَ وَکَانَ یَقُوْلُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَنْ یَمَلَّ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَکَانَ یَقُوْلُ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَی اللّٰہِ مَا دَامَ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ وَاِنْ قَلَّ ترجمہ ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں سال بھر کے شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اوتنی ہی عبادت کرو جسقدر تم کو طاقت ہے کہ اللہ پاک ثواب دینے سے نہیں تھکیگا اور تم عبادت کرتے کرتے تھک جاؤگے اور فرماتے تھے کہ سب سے زیادہ پیارا اللہ پاک کے نزدیک وہ کام ہے جو ہمیشہ چلا جاوے اگرچہ تھوڑا ہی ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا کَامِلًا قَطُّ غَیْرَ رَمَضَانَ وَکَانَ یَصُوْمُ اِذَا

صَامَ حَتّٰی یَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰہِ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی یَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰہِ لَا یَصُومُ ترجمہ عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی پورے مہینے کے روزے
نہیں رکھے سوا رمضان کے اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ روزے رکھتے تھے یہانتک کہ
کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب افطار نکرینگے اور افطار کرتے کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب روزہ
نرکھینگے ف اس سے بھی معلوم ہوا کہ بارہ ماہ برابر روزے رکھنا خلاف سنت ہے اور اسکو محبوب
جاننا بدعت ہے اور آنحضرت کی ہدی کے خلاف اور یہہ قسم کھانا قائل کے بر سبیل عادت ہے
اسی کو اللہ تعالے فرماتا ہے لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ یعنے ہمیں مواخذہ نہیں عَنْ شُعْبَۃَ
عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ شَھْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ ترجمہ شعبہ نے ابی بشر سے یہی
روایت کی اس اسناد سے اور ہمیں یہہ ہو کہ پے درپے کسی ماہ کے روزے نہیں رکھے جب سے مدینہ کو تشریف
لائے باقی مضمون وہی ہے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَاَلْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنْ صَوْمِ
رَجَبَ وَنَحْنُ یَوْمَئِذٍ فِیْ رَجَبَ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ ترجمہ عثمان حکیم انصاری کے
بیٹے سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا رجب کے روزوں سے اور یہہ سوال ماہ رجب میں
کیا تو سعید نے کہا میں نے سنا ہے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے
رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نکرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ
اب روزہ نرکھینگے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ فِیْ ھٰذَا بِمِثْلِہٖ عثمان سے اس اسناد سے بھی یہی مضمون
مروی ہوا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی یُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ
وَیُفْطِرُ حَتّٰی یُقَالَ قَدْ اَفْطَرَ قَدْ اَفْطَرَ ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک روزے
رکھتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ خوب روزے خوب روزے رکھے اور یہانتک افطار کرتے تھے کہ لوگ کہتے
تھے خوب افطار کیا خوب افطار کیا ف ان حدیثوں سے کئی باتیں معلوم ہوئیں اول یہہ کہ مستحب
ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نرہے۔ دوسرے یہہ کہ نفلی روزے کا کوئی زمانہ معین نہیں جب
چاہے رکھہ سکتا ہے سوائے رمضان وعیدین وایام تشریق کے جنمیں منع ہے اور تیسرے یہہ کہ شعبان
میں آپ بہ نسبت اور ایام کے زیادہ روزہ رکھتے چوتھے یہہ کہ کوئی ماہ سوا رمضان کے پورے روزے سے
نہیں سرفراز ہوتا تھا کہ کہیں امت کو وجوب کا شبہ ہوجاوے اور مثل رمضان کی فرض ہوجاوے یا
مشابہت رمضان کی لازم نرآوے اور صوم رجب کے نہی ثابت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نہ استحباب اور تخصیص اور جیسے نفل روزے مستحب ہیں سارے اوقات میں ویسے ہی رجب بہی ہے
اور سنن ابی داود میں اتنا آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مندوب ہی میری
نزدیک روزے حرام کے مہینوں کے اور رجب بہی اونمیں داخل ہو کذا قال النووی فی شرح مسلم **بَابُ**
النَّهْيِ عَنِ الصَّوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ اَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا اَوْ لَمْ يُفْطِرِ الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقِ وَبَيَانِ
تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَاِفْطَارِ يَوْمٍ **ترجمہ** صوم دہر کی نہی اور صوم داودی کی فضیلت **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ وَ
لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنْتَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ
لَهٗ قَدْ قُلْتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ
فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ
الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِيْقُ
اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ
قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَاَنْ اَكُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلٰثَةَ الْاَيَّامَ الَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ میں
کہتا ہوں کہ میں ساری رات جاگا کرونگا اور ہمیشہ دن کو روزہ رکہا کرونگا جب تک جیوں گا (سبحان
اللہ کیا شوق تہا عبادت کا اور جوانی میں یہ شوق یہ تاثیر تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت وخدمت
کی) پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمنے ایسا کہا ہے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ مینے
ایسا ہی کہا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہیں رکہہ سکتے اسلیئے تم
روزے بہی رکہو اور افطار بہی کرو اور رات کو نماز بہی پڑہو اور سو بہی رہو اور ہر ماہ میں تین دن روزی
رکہ لیا کرو اسلیئے کہ ہر نیکی دس گنے لکہی جاتی ہے تو یہ گویا ہمیشہ کے روزے ہوئے (اسلیئے کہ تین دن کے
تیس ہوگئے) تب میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہوں اے رسول اللہ کے آپنے
فرمایا کہ اچہا ایک دن روزہ رکہو اور دو دن افطار کرو پہر مینے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت
رکہتا ہوں یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکہو اور ایک دن افطار کرو اور یہ روزہ ہی
حضرت داود علیہ السلام کا (یعنے اُن کی عادت یہی تہی) اور یہ سب روزوں سے عمدہ ہے اور معتدل
مینے پہر عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہوں آپ نے فرمایا ان روزوں سے افضل کوئی روزہ

نہیں ہے عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ اگر میں یہہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین دن روزے
ہرماہ میں رکھہ لیا کرو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے گھربار و مال و متاع سے بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے
اور یہہ فرمانا اونکا ایام پیری میں تہا کہ جب ضعف محسوس ہوا) عَنْ يَحْيَى قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ
بْنُ يَزِيدَ حَتّٰى نَأْتِيَ أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ رَسُولًا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهِ مَسْجِدٌ قَالَ فَكُنَّا
فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنْ تَشَاؤُا أَنْ تَدْخُلُوا وَإِنْ تَشَاؤُا أَنْ تَقْعُدُوا هٰهُنَا فَقُلْنَا لَا بَلْ
نَقْعُدُ هٰهُنَا فَحَدِّثْنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ
أَصُومُ الدَّهْرَ وَأَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ فَإِمَّا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ
فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللهِ وَلَمْ
أُرِدْ بِذٰلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي
أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ
وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَاقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أُطِيقُ
أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي عَشْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا
تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَشَدَّدْتُ
فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ وَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمْرٌ قَالَ فَصِرْتُ
إِلَى الَّذِي قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یحییٰ سے روایت ہے کہ میں اور عبداللہ بن یزید دونوں ابوسلمہ کے پاس گئے
اور ایک آدمی اون کے پاس بھیجا اور وہ گھر سے نکلے اور اُن کے دروازہ پر ایک مسجد تھی کہ جب وہ نکلے
تو ہم سب مسجد میں تھے اور اونہوں نے کہا کہ چاہو گھر چلو چاہو یہاں بیٹھو ہمنے کہا یہاں بیٹھینگے اور آپ
ہم سے حدیثیں بیان فرمائے اُنہوں نے کہا روایت کی مجھسے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے اور کہا
کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا تہا اور ہر شب قرآن پڑھتا تہا (یعنے ساری رات) اور کہا کہ یا تو میرا ذکر آیا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یا آپ نے مجھکو بلا بھیجا غرض میں آپ کی خدمتمیں حاضر ہوا اور آپ نے فرمایا
کہ ہمکو کیا خبر نہیں لگی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے ہو مینے کہا ہاں
یارسول اللہ اور میں اس سے بہلائی چاہتا ہوں (یعنے ریا و سمعہ مقصود نہیں) تب آپ نے فرمایا تمکو اتنا

کافی ہے کہ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھہ لیا کرو مینے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تمپر اور تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے اور تمہارے جسم کا بھی حق ہے تمپر تو اسلیئے تم داؤد علیہ السلام کا روزہ اختیار کرو جو نبی تہے اللہ تعالے کے اور سب لوگوں سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنے والے تھے اونہوں نے کہا کہ مینے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالے کے داؤد کا روزہ کیا تہا آپ نے فرمایا کہ وہ ایکدن روزہ رکہتے تہے اور ایک دن افطار کرتے تہے اور آپنے فرمایا کہ قرآن ہر ماہ میں ایک بار ختم کیا کرو مینے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں اے نبی اللہ تعالے کے تو آپنے فرمایا بیس روز میں ختم کیا کرو مینے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپنے فرمایا کہ دس روز میں ختم کیا کرو مینے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ سات روز میں ختم کیا کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑہو (اسلیئے کہ اس سے کم میں تدبر اور تفکر قرآن میں ممکن نہیں) اسلیئے کہ تمہاری بی بی کا حق بھی ہے تپر اور تمہاری ملاقاتیوں کا حق ہے تمپر اور تمہارے بدن کا حق ہے تمپر اور مینے تشدد کیا سو مبرے اوپر تشدد ہوا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا کہ تم نہیں جانتے شاید تمہاری عمر دراز ہو (تو اتنا بار تمپر گراں ہوگا اور امور دین میں خلل آویگا سبحان اللہ یہ آپ کی شفقت اور انجام بینی تھی اور آخر وہی ہوا) کہا عبداللہ نے کہ پھر میں اسی حال کو پہونچا جسکا آپ نے مجہہ سے ذکر کیا تہا اور جب میں بوڑہا ہوا تو آرزو کی مینے کہ کاش میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کرلیتا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْئًا وَلَمْ يَقُلْ وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلٰكِنْ قَالَ وَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ترجمہ یحیےٰ سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اوسمیں تین دن کے روزوں کے بعد یہہ بات زیادہ ہے کہ ہر نیکی دس گنے ہوتی ہے اور یہ ثواب میں ہمیشہ کا روزہ ہے اور حدیث میں یہہ بھی ہے کہ عبداللہ نے کہا مینے عرض کی کہ داؤد نبی اللہ کا کیا روزہ ہے تو آپ نے فرمایا سب روزوں کا آدہا (یعنے وہی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار) اور اس روایت میں قرأت قرآن مجید کا مطلق ذکر نہیں اور ملاقاتیوں کے حق کا بھی مذکور نہیں اور یہہ ہے کہ تمہارے بچہ کا تمپر حق ہے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي عِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ ترجمہ ابی سلمہ نے عبداللہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا مجہے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن ختم کرو ہر ماہ میں ایک بار میں نے کہا مجھ میں قوت ہے آپنے
فرمایا بیس دن میں میں نے کہا اور قوت ہے آپنے فرمایا ختم کرو سات دن میں اور اس سے زیادہ قرات
نہ کرو **فائدہ** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ ایک شبہ ختم جو رمضان شریف میں مروج ہے اور حافظوں
کو اوسپر ناز ہے۔ خلاف سنت اور حقیقت میں بدعت ہے اور اوسپر ناز سراپا حماقت ہے **عن** ابی
سلمۃ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل **ترجمہ** ابی سلمہ راوی ہیں کہ عبد اللہ
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ ایسا نہ ہو کہ تم فلانے کے مثل ہوجاؤ کہ وہ شخص
رات کو اوٹھا کرتا تہا پہر اوسنے اوٹھنا چہوڑ دیا یعنے بہت جاگنے سے کہیں دب نہ جاؤ **عن** عبد اللہ بن
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما یقول بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اصوم اسرد واصلی
اللیل فاما ارسل الی واما لقیتہ فقال الم اخبر انک تصوم ولا تفطر وتصلی اللیل فلا تفعل فان
لعینیک حظا ولنفسک حظا ولاہلک حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من کل عشرۃ ایام یوما
ولک اجر تسعۃ قال انی اجدنی اقوی من ذلک یا نبی اللہ قال صم صیام داود علیہ السلام قال
وکیف کان داود یصوم یا نبی اللہ قال کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی قال من لی
ہذہ یا نبی اللہ قال عطاء فلا ادری کیف ذکر صیام الابد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صام
من صام الابد لا صام من صام الابد لا صام من صام الابد **ترجمہ** عبد اللہ کہتے تہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ میں
برابر روزے رکہے جاتا ہوں اور ساری رات نماز پڑہتا ہوں تو آپنے کسی کو میرے پاس بہیجا یا میں آپ سے
ملا تو آپنے فرمایا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تم برابر روزے رکہتے ہو اور بیچ میں افطار نہیں کرتے اور ساری رات
نماز پڑہتے ہو تو ایسا مت کرو کہ اسلیئے کہ تمہاری آنکہوں کا بہی کچہ حصہ ہے اور تمہاری ذات کا بھی حصہ
ہے اور تمہاری بی بی کا بھی سو تم روزہ رکہو اور افطار بہی کرو اور نماز بہی پڑہو سو بہی رہو اور ہر دس میں ایک
روزہ رکہہ لیا کرو کہ تمکو اس نو دن کا بہی ثواب ملے تو مینے عرض کی کہ میں اپنے میں اس سے زیادہ قوت
پاتا ہوں اے نبی اللہ کے آپنے فرمایا کہ خیر داود علیہ السلام کا روزہ رکہو مینے کہا اون کا روزہ کیا تہا اے
نبی اللہ تعالے کے آپنے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکہتے تہے اور ایک دن افطار کرتے تہے اور جب
دشمن کے مقابل ہوتے تو کبہی نہ بہاگتے (یعنے جہاد سے) تو عبد اللہ نے کہا یہ دشمن سے نہ بہاگنا مجھے کہاں
نصیب ہو سکتا ہے اے نبی اللہ تعالے کے (یعنے یہ بڑی قوت وشجاعت کی بات ہے) عطا نے کہا جو راوی
حدیث ہیں کہ پہر میں نہیں جانتا کہ ہمیشہ روزوں کا کیونکر ذکر آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسپر فرمایا

کہ جسنے ہمیشہ روزے رکھے اوسنے روزہ ہی نہیں رکھا (یعنے مطلق ثواب نہ پایا) جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اُسنے روزہ ہی نہ رکھا جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوسنے روزہ ہی نہ رکھا **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ روایت کی مجھسے محمد بن حاتم نے اون سے محمد بن بکر نے اُن سے ابن جریج نے اس اسنادسے اور کہا کہ ابو العباس شاعر نے اُن کو خبر دی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابو العباس ابن سائب بن فروخ اہل مکہ سے ہیں اور ثقہ اور عدل ہیں **مترجم** کہتا ہے ابو العباس اوپر کی روایت کے راوی ہیں اسلیئے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کی توثیق فرمائی **عَنْ** حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهِكَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى **ترجمہ** حبیب سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو العباس سے سنا کہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا ہے کہ مجھسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات جاگتے ہو اور تم جب ایسا کروگے تو آنکھیں بہر آوینگی اور ضعیف ہو جائینگی اور جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوسنے تو روزہ ہی نہیں رکھا اور ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا گویا پورے ماہ کا رکھنا ہے (یعنے ثواب کی راہ سے) تو مینے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو آپنے فرمایا اچھا صوم داودی رکھا کرو اور وہ یہہ ہے کہ داود علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے اور پہر بھی جب دشمن کے آگے ہوتے تو کبھی نہ بہاگتے (یعنے اتنی قوت پر بھی ہمیشہ روزہ نہ رکھتے تھے جیسے تمنے اختیار کیا ہے) **عَنْ** حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ نَفِهَتِ النَّفْسُ **ترجمہ** حبیب سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہے اور اسمیں یہہ ہے کہ تمہاری جان تہک جاوے گی **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قَالَ إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہیں لگی کہ تم رات بہر جاگتے ہو اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے ہو مینے عرض کی کہ ہاں میں ایسا کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری آنکھیں بہر آویں گی اور جان تہک جاوے گی اور تمہاری آنکھ کا بھی آخر تم پر کچھ حق ہے اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی سو تم جاگو بھی سوؤ بھی روزہ

بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ
الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَاَحَبَّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ
اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو نے کہا ہے کہ
مجھسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب قسم کے روزوں سے زیادہ پیارا روزہ اللہ کو داؤد
علیہ السلام کا ہے اور سب سے زیادہ پیاری اللہ کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہے (یعنی رات کی) کہ وہ
سوتے تھے آدھی رات تک اور جاگتے تھے تہائی حصہ اور پھر سو جاتے تھے (یعنی تہجد پڑھ کر) چھٹے
حصہ میں رات کے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ
دَاوٗدَ وَكَانَ يَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ
يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْقُدُ اٰخِرَهٗ يَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهٖ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَعَمْرُو بْنُ اَوْسٍ كَانَ
يَقُوْلُ يَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهٖ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ روزوں میں پیارا روزہ اللہ تعالے کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ آدھے زمانہ میں
روزے رکھتے تھے اور سب سے زیادہ پیاری نماز انکی نماز ہے کہ وہ آدھی رات تک پہلے سو جاتے تھے پھر
اور پھر اوٹھتے تھے اور اخیر میں پھر سو جاتے تھے اور آدھی رات کے بعد جو اُٹھتے تو ثلث شب تک
نماز پڑھتے (ابن جریج راوی نے کہا) کہ مینے پوچھا عمرو بن دینار سے (یہ ان کے شیخ ہیں اس روایت
میں) کہ کیا عمرو بن اوس نے یہ کہا کہ پھر جاگتے تھے اور نماز پڑھتے تھے تہائی رات تک آدھی رات کے
بعد تو اونھوں نے کہا ہاں عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ عَلٰى
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ
لَهٗ وِسَادَةً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ
لِيْ اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰى عَشَرَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَ
اِفْطَارُ يَوْمٍ **ترجمہ** ابو قلابہ نے کہا مجھے خبر دی ابو الملیح نے کہ میں داخل ہوا تمہارے باپ کے ساتھ عبداللہ
بن عمرو کے پاس اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے میرے روزوں کا ذکر
ہوا تو آپ میرے پاس تشریف لائے اور میں آپ کے لئے دو تکیئے ڈالے کہ وہ چمڑے کے تھے

اور اسمیں کہجور کا کہوجا بہرا ہوا تہا پہر آپ زمین پر بیٹھ گئے اور وہ تکیہ میرے اور آپکے بیچ میں ہوگیا پہر آپ نے فرمایا کیا تم کو تین روزے ہر ماہ میں کافی نہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یعنے میں اس سے زیادہ قوی ہوں) پہر آپ نے فرمایا پانچ سہی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سات میںنے عرض کی یا رسول اللہ آپنے فرمایا داود کے روزے کے برابر کوئی روزہ نہیں کہ وہ آدہے ایام روزہ رکہتے تہے اسطرح کہ ایک دن روزہ ہوتا ایکدن افطار ہوتا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکہو اور تمکو دوسرے دنوں کا بہی ثواب ہی تو عبد اللہ نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہوں آپ نے فرمایا کہ دو دن روزہ رکہو اور تمکو باقی دنوں کا بہی ثواب ہی انہوں نے پہر کہا کہ میں اس سے زیادہ قوت رکہتا ہوں آپنے فرمایا تین دن روزہ رکہو اور تمکو باقی دنوں کا ثواب ہی تو اونہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی قوت رکہتا ہوں آپنے فرمایا کہ چار دن روزہ رکہو اور تمکو باقی دنوں کا بہی ثواب ہے انہوں نے عرض کی میں اس سے زیادہ قوت رکہتا ہوں آپنے فرمایا کہ سب روزوں سے افضل روزہ رکہو اور وہ اللہ کے نزدیک صوم داود علیہ السلام ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکہتے تہے اور ایکدن افطار کرتے تہے۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا صُمْ وَاَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِيْ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا فَكَانَ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ اَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجہسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجہے خبر پہونچی ہی کہ تم ہمیشہ روزہ رکہتے ہو دن کو اور ساری رات جاگتے ہو سو ایسا نہ کرو اسلیے کہ تمہارے بدن کا تمپر حق ہے اور تمہاری آنکہہ کا حصہ ہے اور تمہاری بیوی کا تمپر حصہ ہے تم روزہ رکہو اور افطار کرو اور روزہ رکہو تین دن ہر ماہ میں سو یہی ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنے ثواب کے رو سے) مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجہے قوت اس سے زیادہ ہے تو آپنے فرمایا کہ روزہ رکہو تم داود علیہ السلام کا ایک دن روزہ رکہو اور ایک دن افطار کرو تو عبد اللہ آخر عمر میں کہتے تہے کہ کاش میں رخصت قبول کرتا تو خوب ہوتا ف ان

آپنے فرمایا نو مینے عرض کی یا رسول اللہ آپنے فرمایا گیارہ مینے عرض کی یا رسول اللہ

سب روایتوں سے عبد اللہ بن عمرو کے کئی امور ثابت ہوئے اول رفق اور نرمی اور شفقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت مرحومہ پر اور ارشاد اونکی صلاح وخیر کا اور تعلیم و تلقین آپ کی ان کے آرام و رحت کے لیئے اور کمال اہتمام جناب رسالت مآب کا اس باب میں اور روکنا نہایت تعمق اور استغراق سے عبادت شاقہ میں کہ وہ مانع ہوجاتا ہے ادائے حقوق آخر سے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے جیسے ایمان و اسلام سب ادیان میں متوسط ہے اور یہہ جو فرمایا آپنے کہ فلان شخص کی مثل نہ ہو کہ وہ رات کو جاگتا تہا۔ پہر جاگنا چہوڑ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے نے مذمت کی ہے اون لوگوں کی جو عبادات شاقہ کرتے ہیں اور پھر اُس سے بیزار ہوکر چہوڑ دیتے ہیں جیسے فرمایا وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا **دوسری** یہہ کہ ان روایتوں میں صوم الدہر کی نہی وارد ہوئی اور ظاہریہ کا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر ممنوع ہے بلحاظ انہی روایتوں کے اور جمہور کے نزدیک اگر ایام منہی عنہ میں یعنے عیدین میں اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکہے تو روا ہے اور مذہب شافعی کا یہہ ہے کہ اگر سب دن روزے رکہے سوا ان پانچ دن کے تو کراہت نہیں ہے بلکہ مستحب ہے مگر شرط یہہ ہے کہ اور حقوق میں کمی نہ ہو اور اگر اور حقوق معاش وغیرہ میں کمی ہو تو مکروہ ہے اور ان کی دلیل حدیث حمزہ بن عمرو ہے کہ اونہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں برابر روزے رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بہی رکہوں آپ نے فرمایا کہ جا ہو تو رکہو اور نہ رکہو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے غرض یہ کہ اگر یہ مکروہ ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیتے علے الخصوص سفر میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بہی مروی ہے کہ وہ برابر روزے رکہتے تھے یعنے عمر خطاب کے صاحبزادے اور ایسے ہی ابو طلحہ اور حضرت عائشہ اور اکثر سلف سے مروی ہے اور یہہ جو حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپنے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکہے اوسنے روزہ ہی نہیں رکہا اُسکے بہت جواب دیئے ہیں اول یہ کہ مراد اس سے وہی شخص ہے جو اُن پانچ دنوں میں بہی روزہ رکہے اور یہہ جواب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے۔ دوسرا جواب یہہ ہے کہ مراد اس سے وہ شخص ہے جس سے اور حقوق واجبہ میں خلل واقع ہووے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص بہی آخر عمر میں نادم ہوئے اور ضعف انکو بہی لاحق ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جانا تہا کہ اُن کو ضعف ہو جاویگا پس نہی اوسی کی ساتہہ خاص ہے جسکو ضعف ہو جاوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہی کہ یہ تم سے نہیں ہوسکیگا اسمیں اشارہ تھا اون کے عجز کی طرف باقی رہا ساری رات نماز پڑہنا اوسکو نووی نے علے الاطلاق مکروہ لکہا ہے اور اُسکو علے العموم علما رضی اللہ عنہم نے مکروہ لکہا ہے۔ اسلیئے کہ ساری

رات جاگنے میں ضرر یقینی ہے بخلاف روزے کے اور جو رات بھر جاگے گا تو خواہ دن کو سو دیگا اور اسمیں ور حقوق کا اتلاف ضرور ہو گا اور اگر دن کو بھی مطلق نہ سویا تو موت یقینی ہے اور ان احادیث میں تصریح ہے کہ صوم داؤد علیہ السلام افضل صیام ہے اور یہی مذہب ہے متولی کا جو اصحاب شافعی پر ہے ہیں کہ اُن کے نزدیک دائماً روزے سے صوم داؤدی افضل ہے اور بعضوں نے علی الدوام روزے کو افضل کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ روائتیں خاص ہیں عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے واسطے مگر احادیث سے قول اول کو ترجیح معلوم ہوتی ہے یعنے صوم داؤدی افضل صیام ہے اور قرات ختم قرآن میں صحابہ مختلف تھے بعض ایک ماہ میں ختم کرتے بعض بیس روز میں بعض دس روز میں بعض سات دن میں بعض تین دن میں بعض ایک رات ایک دن میں بعض ہر رات میں بعض ایک رات ایک دن میں تین ختم فرماتے اور ان کے ناموں کی تفصیل نووی نے بخوبی کی ہے اپنی کتاب آداب القرا میں اور مذہب مختار یہہ ہے کہ جسپر دوام ہو سکے وہ اولے ہے اور جسقدر میں نشاط باقی رہے اور دل بیزار نہ ہو اور اگر اس کے ساتھ زیادہ قرات بھی ہو تو نور علی نور ہے اور عبد اللہ بن عمرو نے جو قبول کی آرزو رخصت کی اس سے معلوم ہوا کہ عمدہ عبادت وہی ہے جسپر ساری عمر قیام ہو سکے اور یہی منطوق ہے احادیث صحیحہ کا اور یہہ جو فرمایا کہ تیری اولاد کا حق ہے تجہپر اس سے معلوم ہوا کہ باپ کو تعلیم اولاد کی ضرور ہے اگر باپ نہ ہو تو ماں کو تعلیم دینی ضرور ہے اور اُن کو اس تعلیم میں اجر ہے **باب** اِسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُوْرَآءَ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ ہر ماہ میں تین روزے اور عرفہ کے روزے اور عاشورے کے روزے اور پیر اور جمعرات کے روزے کی فضیلت کا بیان **عَنْ** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُّبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ ترجمہ معاذہ عدویہ نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے اُنہوں نے فرمایا کہ ہاں پھر پوچھا کن دنوں میں اُنہوں نے فرمایا کچھ پرواہ نہ کرتے تھے کبھی دنوں میں بھی رکھہ لیتے تھے **ف** اس سے مستحب ہونا ہر ماہ میں تین روزوں کا ثابت ہوا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَّهُوَ يَسْمَعُ يَا فُلَانُ اَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ **عمران** نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا یا اور کسی سے فرمایا اور یہہ سنتے تھے غرض آپ نے فرمایا کہ اے فلانے تمنے اس ماہ کے بیچ میں روزے

رکھیں انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پہر جب تم افطار کرو تو روزہ اور روزہ رکھو عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ
رَجُلٌ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَیْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنْ قَوْلِہٖ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ غَضَبَہٗ قَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ
غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ فَجَعَلَ عُمَرُ یُرَدِّدُ ھٰذَا الْکَلَامَ حَتّٰی سَکَنَ غَضَبُہٗ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ الدَّھْرَ کُلَّہٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ یَصُمْ وَلَمْ یُفْطِرْ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمَیْنِ وَیُفْطِرُ یَوْمًا
قَالَ وَیُطِیْقُ ذٰلِکَ اَحَدٌ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ ذٰلِکَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمًا
وَّیُفْطِرُ یَوْمَیْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّیْ طُوِّقْتُ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ
فَھٰذَا صِیَامُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَصِیَامُ یَوْمِ عَرَفَۃَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ وَالسَّنَۃَ الَّتِیْ بَعْدَہٗ وَصِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ
اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ ترجمہ بوقتادہ نے روایت کی کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ آپ
کیونکر روزہ رکھتے ہیں اوسپر آپ غصہ ہو گئے (یعنے اسلیئے کہ یہ سوال بیموقع تہا اُسکو لازم تہا کہ یوں
پوچہتا کہ میں روزہ کیوں کر رکہوں) پہر جب حضرت عمر نے آپ کا غصہ دیکہا تو عرض کرنے لگے میں
راضی ہوا اللہ تعالے کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتی
ہیں ہم اللہ کے غصے سے اللہ کے ساتہہ اور اوسکے رسول کے غصہ سے غرض حضرت عمر باربار
ان کلمات کو کہتے تہے یہانتک کہ غصہ آپکا تھم گیا پھر حضرت عمر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ
کے جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ اوسنے روزہ رکہا نہ افطار کیا پھر کہا جو دو
دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا آپ نے فرمایا ایسی طاقت کسکو ہے (یعنی اگر
طاقت ہو تو خوب ہے) پھر کہا جو ایک دن روزہ رکھے ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہہ روزہ
ہے داؤد علیہ السلام کا پہر کہا جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپ نے فرمایا میں
آرزو رکہتا ہوں کہ مجھے اتنی طاقت ہو (یعنے یہہ بہی بہت خوب ہے اگر طاقت ہو) پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین روزے ہر ماہ میں اور رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد
دوسرے رمضان کے یہہ ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنے ثواب میں) اور عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے
کہ میں امیدوار ہوں اللہ پاک سے کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاوے
اور عاشورے کے روزے سے امید رکہتا ہوں کہ ایک سال اگلے کا کفارہ ہو جاوے **ف**
اسحدیث سے عرفہ اور عاشورے کے روزے کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ میں تین روزے رکھنے سے
معلوم ہوا کہ سال بہر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهٖ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ وَمَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ وَاِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَاِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ لَيْتَ اَنَّ اللّٰهَ قَوَّانَا لِذٰلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَاِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ اَخِيْ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُّلِدْتُّ فِيْهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ اَوْ اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ قَالَ فَقَالَ صَوْمُ ثَلٰثَةٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانَ اِلٰى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيْسِ لِمَا نُرَاهُ وَهْمًا ترجمہ ابو قتادہ سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ سے کسی نے آپ کے روزوں کو پوچھا اور آپ غصہ ہوئے پھر حضرت عمر نے وہی عرض کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ راضی ہوئے ہم اپنی بیعت سے کہ وہی بیعت ہو اور سوال ہوا صیام الدہر کا تو آپنے فرمایا نہ اوسنے روزہ رکھا نہ افطار کیا پھر سوال ہوا دو روز روزہ اور ایک روز افطار سے تو آپ نے فرمایا اسکی طاقت کسے ہے پھر سوال ہوا ایک دن افطار اور دو دن روزہ سے تو آپ نے فرمایا کاشکے اللہ تعالے ہم کو ایسی قوت دیوے اور سوال ہوا ایک دن افطار اور ایک دن روزے سے تو فرمایا یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سوال ہوا دوشنبہ کے روزے کا تو فرمایا کہ میں اسیدن پیدا ہوا ہوں اور اسیدن نبی ہوا ہوں یا فرمایا اسیدن مجھپر وحی اوتری ہے اور فرمایا رمضان کے روزے اور ہر ماہ میں تین روزے یہ صوم الدہر ہے اور عرفہ کے روزہ کو پوچھا تو فرمایا کہ ایک سال گذرا ہوا اور ایک سال آگے آنے والے کا کفارہ ہے اور عاشورے کے روزے کو پوچھا تو فرمایا ایک سال گذرے ہوئے کا کفارہ ہے مسلم نے فرمایا اسی حدیث میں شعبہ کی روایت ہے کہ پوچھا آپ سے دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزے کو تو ہمنے پنجشنبہ کا ذکر نہیں کیا اسلیئے کہ اسمیں وہم ہے۔ **ف** اس روایت میں مسلم نے فرمایا کہ ہمنے پنجشنبہ کے ذکر کو وہم سمجھا اسلیئے ذکر نہیں کیا وجہ اسکی یہہ ہے کہ دوشنبہ کے سوال میں اگر پنجشنبہ کا بھی ذکر ہو تو آگے جو مذکور ہوتا ہے کہ میں اسیدن پیدا ہوا اور اسی دن نبی ہوا اسکو ربط نہیں رہتا اسلیئے کہ یہہ سب دوشنبہ ہی کو ہوا ہے اور قاضی عیاض نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ روایت شعبہ کی صحیح ہو اور پنجشنبہ کا ذکر بھی اوسمیں ہو مگر ولادت آپ کی دوشنبہ ہی سے متعلق ہو اور کفارہ گناہوں کا

جو حدیث شریف میں مذکور ہے مراد اس سے گناہان صغیرہ ہیں اور اگر گناہان صغیرہ نہیں ہیں تو کبیرہ میں بھی کچھ تخفیف ہوتی ہے اور اگر کبیرہ صغیرہ دونوں نہیں ہیں تو عبادات سے رفع درجات ہوتے ہیں اور تین روزے جو مذکور ہوئے ہر ماہ میں انکو ایام بیض کہتے ہیں اور ایک جماعت صحابہ و تابعین سے مروی ہے کہ ایام بیض تیرہویں چودھویں پندرہویں ہیں کہ اونہی میں حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابوذر ہیں اور بعضوں نے آخر ماہ کہیں ہیں اور بعضوں نے تین دن اول کے کہے ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بعض اور علماء نے اختیار کیا ہے کہ ایک ماہ میں ہفتہ اور یکشنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکھے اور دوسری میں سہ شنبہ اور چارشنبہ اور پنجشنبہ کو رکھے غرض اسطرح اور بہی اقوال ہیں اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تھی کہ ان کے لیے کوئی دن مقرر نہ فرماتے تھے جیسا اوپر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہوچکا ہے **عَنْ** شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ شعبہ سے یہی روایت اس سند سے مروی ہوئی۔ **عَنْ** غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ فِيْهِ الْاِثْنَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيْسَ **ترجمہ** غیلان نے یہی روایت اسی اسناد سے بیان فرمائی مگر اسمیں دوشنبہ کے بعد پنجشنبہ کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ ابوقتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا دوشنبہ کے روزے کو تو آپ نے فرمایا میں اسیدن پیدا ہوا ہوں اور اسیدن مجھپر وحی اوتری ہے

بَابُ صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ شعبان کے روزوں کا بیان **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَوْ لِاٰخَرَ اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ اِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ **ترجمہ** عمران نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تم نے شعبان کے اول میں کچھ روزے رکھے اونہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا جب تم افطار کے دن تمام کرلو تو دو روز روزہ رکھو **فائدہ** سَرَرِ کے معنے اوزاعی اور ابوعبید اور جمہور علماء نے آخر ماہ کہیں ہیں اسلیئے کہ وہ استرار سے مشتق ہے اور استرار چھپانا ہے اور ان دنوں میں قمر چھپ جاتا ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ مراد اس سے مہینے کا بیچ ہے اور ابوداود نے اوزاعی سے نقل کیا کہ مراد اُس سے اول ماہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جسکو عادت ہو آخر ماہ میں روزے رکھنے کی وہ رمضان کے قبل رکھہ سکتا ہے اور جسکو عادت نہ ہو اوسکو ایک دو روز پیشگی رمضان سے روزہ منع ہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا فَقَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهٗ **ترجمہ**

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے رکھے (یعنے شعبان میں) اُسنے کہا نہیں آپنے فرمایا جب تم رمضان کے روزوں سے فارغ ہو تو دو روزے رکھو اُسکے عوض میں عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لرجل ھل صمت من سرر ھذا الشھر یعنی شعبان شیئا قال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم یوما او یومین شعبۃ الذی شک فیہ قال واظنہ قال یومین ترجمہ عمران سے وہی مضمون مروی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ فرمایا آپ نے کہ بعد رمضان کے ایک یا دو روزے رکھو اور یہ شبہ شعبہ کا ہے عن عبد اللہ بن ھانی ابن اخی مطرف فی ھذا الاسناد بمثلہ ترجمہ عبد اللہ سے اس اسناد سے وہی مضمون مروی ہے باب فضل صوم المحرم محرم کے روزے کی فضیلت عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل سب روزوں میں رمضان کے بعد محرم کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے اور افضل سب نمازوں میں بعد نماز فرض کے تہجد کی نماز ہے ف اس سے محرم کے روزوں کی اور تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کے نفل دن کے نفل سے افضل ہیں اور اسپر اتفاق ہے علماء کا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعہ قال سئل ای الصلوۃ افضل بعد المکتوبۃ وای الصیام افضل بعد شھر رمضان قال افضل الصلوۃ بعد الصلوۃ المکتوبۃ الصلوۃ فی جوف اللیل وافضل الصیام بعد شھر رمضان صیام شھر اللہ المحرم ترجمہ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بعد نماز فرض کے کون سی نماز افضل ہے اور بعد ماہ رمضان کے کون سے روزے افضل ہیں تو آپ نے فرمایا نماز رات کی اور روزے محرم کے عن عبد الملک بن عمیر بھذا الاسناد فی ذکر الصیام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ عبد الملک سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال اتباعا لرمضان ستہ شوال کے روزوں کی فضیلت عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے اور اسکے ساتھ لگا دے چھ روزے شوال کے تو اوسکو ہمیشہ کے روزوں کا ثواب ہو گا عن ابی ایوب الانصاری

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهٖ ابی ایوب سے اسی سند سے وہی روایت مروی ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وہی روایت ہے **ف** اس روایت سے استحباب ان روزوں کا ثابت ہوا اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور داؤد اور اون کے موافقین کا اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہہ مکروہ ہیں اور مالک نے موطا میں کہا ہے کہ میں نے کسی اہل علم کو نہیں دیکھا کہ وہ یہہ روزے رکھتا ہو اور یہہ روائتیں انپر حجت ہیں اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کسی کا قول نہیں سنا جاتا اور شمس کے آگے چراغ جلانا حماقت ہے **بَابُ** فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ مَحَلِّهَا **فضیلت** شبقدر اور اوسکے تعین کا ذکر **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھلایا گیا کہ شب قدر ہفتہ آخر میں (یعنے رمضان کے) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا خواب میں دیکھتا ہوں کہ موافق و مطابق ہوا آخر رمضان کی سات تاریخوں کے پھر جو اس شب کا تلاش کرنے والا ہو وہ انہی راتوں میں تلاش کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے تلاش کرو شبقدر کو سات راتوں میں اخیر کے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاٰى رَجُلٌ اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاطْلُبُوهَا فِي الْوِتْرِ مِنْهَا **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک شخص نے شبقدر کو ستائیسویں شب کو دیکھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ خواب تمہارا اخیر دہی میں واقعہ ہوا ہے . . . . تو اسکو طاق راتوں میں اخیر دہی کے تلاش کرو **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّ نَاسًا مِّنْكُمْ قَدْ اُرُوا اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْاُوَلِ وَاُرِيَ نَاسٌ مِّنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ چند لوگوں نے تم میں سے شبقدر کو سات تاریخوں میں اول کے دیکھا ہے یعنے خواب میں اور چند لوگوں نے سات تاریخوں میں آخر کے دیکھا ہے سو تم اخیر کی دس تاریخوں میں ڈھونڈو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

اِلْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاِنْ ضَعُفَ اَحَدُكُمْ اَوْعَجِزَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ
الْبَوَاقِي ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شبقدر کو اخیر
دہے میں پھر اگر کوئی بوڑاپن کرے یا عاجز ہو جاوے تو سات راتوں میں اخیر کے سستی نہ کرے عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا
فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے ڈھونڈنے والے کو اخیر دس تاریخوں میں ....
... ڈھونڈھنا چاہیے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحَيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْقَالَ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شبقدر کو اخیر دہے میں یا فرمایا اخیر ہفتہ میں عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ
اَيْقَظَنِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ وَقَالَ حَرْمَلَةُ فَنَسِيْتُهَا ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا مجھے خواب میں
شبقدر دکھائی دی پھر مجھے کسی میرے گھر والے نے جگا دیا سو میں اسکو بھلا دیا گیا اور حرملہ کی
روایت میں ہے کہ میں اسکو بھول گیا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِيْ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ مِنْ حِيْنَ يَمْضِيْ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ
اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ يَرْجِعُ اِلٰى مَسْكَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهٗ ثُمَّ اِنَّهٗ اَقَامَ فِيْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ
تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُجَاوِرُ
هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَبِتْ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ
فَاُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ قَالَ
اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ مُطِرْنَا لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِيْ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُبْتَلٌّ طِيْنًا وَّمَاءً ترجمہ ابو سعید
خدریؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے ہر مہینے کے بیچ کے دہے میں (یعنے
رمضان کے) پھر جب بیس راتیں گذر جاتی تھیں رمضان کی اور اکیسویں آنے کو ہوتی تھی تو اپنے گھر
لوٹ آتے تھے اور جو انکے ساتھ معتکف ہوتے وہ بھی لوٹ آتے پھر ایک ماہ میں اسیطرح اعتکاف کیا اور جس رات میں گھر آنیکو تھے خطبہ پڑھا اور لوگوں
کو حکم کیا جو منظور الٰہی تھا پھر فرمایا کہ میں اس عشرے میں اعتکاف کرتا تھا پھر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ اس عشرہ اخیر

میں بہی اعتکاف کروں سو جو میرے ساتھہ اعتکاف کرنے والا ہو وہ رات کو اپنی معتکف ہی میں رہے (اور گہر نہ جاوے) اور مینے خواب میں اس شبقدر کو دیکھا مگر بہلا دیا گیا سوا سے اخیر کی دس راتوں میں ڈہونڈہو ہر طاق رات میں اور میں اپنے کو خواب میں دیکہتا ہوں کہ سجدہ کر رہا ہوں پانی اور کیچڑ میں (یعنی اس رات کو آخر میں ایسا ہوگا یہ بات خواب کی آپ کو یاد رہی) پہر ابو سعید خدری نے کہا کہ اکیسویں شب کو ہمپر مینہ برسا اور مسجد حضرت کی مصلی کی جگہہ پر ٹپکی اور مینے آپ کو دیکھا جب آپ نے صبح کی نماز سے سلام پہیرا کہ آپ کے مبارک موںہہ میں کیچڑ اور پانی بہرا ہوا تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصلے کو مسنون ہے کہ اپنی پیشانی نماز کے اندر نہ پونچہے **عن** اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ قَالَ وَجَبِينُهُ مُمْتَلِئًا طِيْنًا وَمَاءً ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی مگر اسمیں یہہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ جسنے ہمارے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ ثابت رہے اپنے معتکف میں اور آخر میں کہا کہ پیشانی میں آپ کی کیچڑ اور پانی بہرا ہوا تہا **عن** اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ قَالَ فَاَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ اِنِّي اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيتُ فَقِيلَ لِي اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ وَاِنِّي اُرِيتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَاِنِّي اَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ فَاَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ اِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَدْ قَامَ اِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَاَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ اَنْفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ وَاِذَا هِيَ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا عشرہ اول میں رمضان کے پھر اعتکاف فرمایا عشرہ اوسط میں ایک ترکی قبہ میں (اس سے کفار کی چیزوں کا استعمال روا ہوا) اوسکے دروازے پر ایک حصیر لٹکا ہوا تہا (پردہ کے لیئے) تو آپنے وہ حصیر اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور ایک کونے میں قبہ کے کردیا پہر اپنا سر نکالا اور لوگوں سے باتیں کیں اور وہ آپکے نزدیک آگئے تب آپ نے فرمایا کہ میں عشرہ اول کا اعتکاف کرتا تہا اور اس رات کو ڈہونڈہتا تہا پہر مینے عشرہ اوسط کا اعتکاف کیا پھر میرے پاس کوئی آیا (یعنے فرشتہ) اور مجہہ سے کہا گیا کہ

وہ عشرہ اخیر میں ہے پھر جو چاہے تم میں سے وہ پھر اعتکاف کرے یعنے عشرہ اخیر میں بھی معتکف رہے
پھر لوگ معتکف رہے اور فرمایا آپ نے کہ مجھے دکھایا گیا کہ وہ طاق راتوں میں ہے اور میں اوسکی صبح
کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں پھر آپ کو جب اکیسویں شب کی صبح ہوئی اور اوس رات آپ صبح
تک نماز پڑھتے رہے اور رات کو مینہ برسا اور مسجد ٹپکی اور مینے دیکھا مٹی اور پانی کو پھر جب صبح کی نماز
پڑھ کر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کے بانسے پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور وہ رات اکیسویں تھی
اور عشرہ اخیر کی رات تھی عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ
وَكَانَ لِي صَدِيْقًا فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ اِعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ
الْوُسْطٰى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ
اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّيْ نُسِّيْتُهَا اَوْ نَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ وَاِنِّيْ
رَاَيْتُ اَنِّيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ
قَالَ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ
وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَ
الطِّيْنِ قَالَ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ ابوسلمہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا ہمنے آپسمیں ذکر
کیا شبقدر کا تو میں ابوسعید خدری کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تھے اور مینے اون سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ
کھجور کے باغ میں نہیں چلتے اور وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے نکلے اور مینے کہا آپ نے کچھ سنا ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے ہوں شبقدر کا اونہوں نے کہا کہ ہاں ہمنے اعتکاف کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بیچ کے عشرہ میں رمضان کے اور ہم بیسویں کی صبح کو نکلے (یعنے اعتکاف سے)
پھر خطبہ پڑھا ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ مجھو دکھائی دی شبقدر اور میں اُسے بھول گیا
یا فرمایا بھولا دیا گیا سو تم اُسکو اخیر کی دس تاریخوں میں طاق راتوں میں ڈھونڈھو اور فرمایا کہ میں اپنے آپ
کو دیکھتا ہوں کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں پھر جسنے اعتکاف کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تو وہ پھر جاوے یعنے اپنے معتکف میں اور ہم لوگ پھر معتکف میں آگئے اور ہم آسمان میں
کوئی بدلی کا ٹکڑا تک نہیں دیکھتے تھے کہ اتنے میں ابر آیا اور ہمپر مینہ برسا یہانتک کہ مسجد کی چھت
بہنے لگی اور کھجور کی ڈالیوں سے پٹی ہوئی تھی اور نماز صبح کی تکبیر ہوئی اور مینے آپ کو دیکھا کہ سجدہ کرتے
ہیں پانی اور کیچڑ میں (مینے جو خواب میں دیکھا تھا وہ صحیح ہوا یہانتک کہ دیکھا مینے اثر کیچڑ کا آپکی پیشانی پر

عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيْثِهِمَا وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ انْصَرَفَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرُ الطِّيْنِ **ترجمہ** یحیی سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اسمیں یہہ ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لوٹے یعنے صبح کی نماز سے تو آپ کی پیشانی پر اور ناک کی نوک پر اثر تھا کیچڑ کا عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ اَنْ تُبَانَ لَهٗ قَالَ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ اَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ ثُمَّ اُبِيْنَتْ لَهٗ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَاُعِيْدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهَا كَانَتْ اُبِيْنَتْ لِيْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَاِنِّيْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ اِلْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنَّكُمْ اَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ اَجَلْ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ اِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَاِذَا مَضٰى ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا السَّابِعَةُ فَاِذَا مَضٰى خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا الْخَامِسَةُ وَقَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَكَانَ يَحْتَقَّانِ يَخْتَصِمَانِ

ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا کہ اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کے عشرہ میں رمضان کے ڈہونڈہتے تھے آپ شبقدر کو قبل اسکے کہ ظاہر ہو شبقدر آپ پر پہر جب عشرہ اوسط کی راتیں گذر گئیں تو آپ نے فرمایا کہ خیمہ کہول ڈالیں پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ میں ہے اور حکم کیا آپ نے خیمہ کا کہ پھر لگایا گیا پھر آپ نکلے اور فرمایا اے لوگو مجھے شبقدر معلوم ہوئی تہی اور میں نکلا تہا کہ تم کو خبر دوں پھر دو شخص آپسمیں جھگڑتے ہوئے آئے کہ اُن کے ساتھ شیطان بھی تھا پھر میں بھول گیا تو اوسکو تلاش کرو تم عشرہ آخر میں رمضان کے اور ڈہونڈہو اوسکو نویں اور ساتویں اور پانچویں راتوں میں۔ راوی نے کہا کہ میں ابو سعید سے کہا کہ تم گنتی زیادہ جانتے ہو ہم لوگوں سے تو اونہوں نے کہا کہ ہاں ہم اسکے زیادہ مستحق ہیں بہ نسبت تمہاری پھر میں نے پوچہا نویں ساتویں پانچویں سے کیا مراد ہے اُنہوں نے فرمایا کہ جب اکیسویں گذر جاوے تو اوسکی بعد جو آوے بائیسویں وہی بائیسویں رات مراد ہے نویں سے اور جب تئیسویں گزر جاویں تو اوسکی بعد جو رات آوے یعنے چوبیسویں وہی ساتویں سے مراد ہے اور جب پچیسویں گذر جاوے تو اس کے بعد جو رات آوی یعنے چھبیسویں وہی مراد ہے پانچویں سے اور خلاد نے یحتقان کی جگہہ یختصمان کہا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُنَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا

وَاَرَانِیْ صُبْحَتَهَا اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَطِیْنٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَیْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِیْنَ فَصَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاِنَّ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ عَلٰی جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ قَالَ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَیْسٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ ترجمہ عبداللہ بن اُنیس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مجھے دکہائی گئی شبقدر پہر میں بہول گیا اور مینے دیکہا کہ اوسکی صبح کو میں پانی اور کیچڑ میں
سجدہ کر رہا ہوں اور راوی نے کہا کہ مینہہ برسا ہمارے اور تیئیسویں شب کو اور نماز پڑہی ہماری ساتھ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جب پہرے آپ نماز پڑہ کر (یعنے صبحکی) تو آپ کی پیشانی اور
ناک پر اثر پانی اور کیچڑ کا تہا اور عبداللہ بن اُنیس تیئیسویں رات کو شبقدر کہا کرتے تہے
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ اِلْتَمِسُوْهَا وَقَالَ وَکِیْعٌ
تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈہونڈہو شبقدر کو عشرہ اخیر مین
رمضان کے عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ یَقُوْلُ سَاَلْتُ اُبَیَّ ابْنَ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقُلْتُ
اِنَّ اَخَاکَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ مَنْ یَقُمِ الْحَوْلَ یُصِبْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ اَرَادَ اَنْ لَّا یَتَّکِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِیْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا
لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِیْ اَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ تَقُوْلُ
ذٰلِکَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ اَوْ بِالْاٰیَةِ الَّتِیْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا
تَطْلُعُ یَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا ترجمہ زر بن حبیش کہتے تہے کہ مینے ابی بن کعب سے پوچہا کہ تمہارے بہائی
ابن مسعود تو کہتے ہیں کہ جو سال بہر برابر جاگے وہ شبقدر پاوے تو اونہوں نے کہا اللہ رحمت کرے انپر
اس کہنے سے اُنکی غرض یہہ تہی کہ لوگ ایک ہی رات پر بہروسا نکر رہیں (بلکہ ہمیشہ عبادت میں مشغول
رہیں) اور وہ خوب جانتے تہے کہ وہ رمضان میں ہے اور وہ عشرہ اخیر میں ہے اور وہ ستائیسویں
شب ہے پہر وہ اُسپر قسم کہاتے تہے اور انشاء اللہ بہی نہ کہتے تہے (یعنے ایسا انکی قسم پر یقین تہا)
اور کہتے تہے کہ وہ ستائیسویں شب ہی تو مینے ان سے کہا کہ تم اے ابو المنذر کیوں یہہ دعوے کرتے
ہو اُنہوں نے کہا کہ ایک نشانی یا علامت کی وجہہ سے جسکی خبر دی ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور وہ یہہ ہے کہ اوسکی صبحکو آفتاب جو نکلتا ہے تو اسمیں شعاع نہیں ہوتی (مگر افسوس ہے
کہ یہہ علامت بعد زوال شب کے ظاہر ہوتی ہے) عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ اُبَیٌّ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَاَکْبَرُ عِلْمِیْ هِیَ اللَّیْلَةُ

امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بقيامها هي ليلة سبع وعشرين وانما شك شعبة في هذا
الحرف هي الليلة التي امرنا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وحدثني بها صاحب لي عنه
ترجمہ زرنے ابی ابن کعب سے روایت کی کہ ابی نے کہا شبقدر کے باب میں کہ قسم ہے اللہ کی میں اسے
خوب جانتا ہوں شعبہ نے کہا کہ اکثر راوائتیں مجھے ایسی پہونچی ہیں کہ وہ وہی رات تھی جسمیں حکم فرمایا
ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسویں شب ہے اور شک کیا شعبہ نے
اس بیان میں کہ حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اوس شب میں اور کہا کہ یہ عبارت
مجھسے ایک میرے رفیق نے بیان کی عبدہ ہے جو اون کے شیخ ہیں عن ابی هريرة رضي الله
تعالى عنه قال تذاكرنا ليلة القدر عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ايكم يذكر حين
طلع القمر وهو مثل شق جفنة ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ذکر کیا ہمنے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے شبقدر کا تو آپ نے فرمایا کون تم میں سے یاد رکھتا ہے شبقدر اور
رات میں ہے کہ طلوع کرتا ہے چاند اور وہ ایسا ہوتا ہے جیسے ایک ٹکڑا طشت کا **فائدہ** شبقدر کو شبقدر
اسلیے کہتے ہیں کہ اسمیں اقدار رزقوں کے اور اندازے عمروں کے ملائکہ کو لکھدیے جاتے ہیں جو سال میں
ہونے والے ہیں اور فرشتوں کو معلوم ہوجاتا ہے جو اس سال میں ہونے والا ہے اور اجماع ہے معتبر
لوگوں کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امت میں اور اسکے محل میں البتہ اختلاف ہے بعضوں
نے کہا کہ وہ ہر سال میں بدلتی رہتی ہے اور اسصورت میں سب حدیثوں میں تطبیق ہوجاتی ہے اور
جس حدیث میں جو تاریخ مذکور ہے جائز ہے کہ اس سال میں اوسی تاریخ میں واقعہ ہوئی پس روائتوں
میں تعارض نرہا اور اسی کے مانند ہے قول امام مالک اور ثوری اور احمد اور اسحاق کا اور ابی ثور
وغیرہم کا کہ ان سب نے کہا ہے کہ عشرہ اخیر میں رمضان کے ادلتی بدلتی رہتی ہے اور ایک قول
ضعیف یہ بھی ہے کہ سال بھر کی راتوں میں بدلتی رہتی ہے مگر یہہ قول احادیث کے روسے بہت بعید
معلوم ہوتا ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ وہ ایک شب معین ہے کہ منتقل نہیں ہوتی اور اسمیں کئی
قول ہیں ایک یہہ کہ وہ سال بھر میں ایک رات ہے اور یہہ قول ہے ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور صاحبین
کا اور دوسرا یہہ ہے کہ وہ سارے رمضان میں ہے اور یہ قول ابن عمر کا ہے اور ایک جماعت صحابہ کا
اور تیسرا یہہ ہے کہ وہ عشرہ اوسط اور عشرہ اخیر میں ہے اور چوتھا یہہ ہے کہ خاص عشرہ اخیر میں ہے اور
پانچواں قول یہ ہے کہ وہ عشرہ اخیر کی راتوں کی طاق راتوں میں ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ جفت راتوں میں ہے مگر یہہ حدیث صحیحہ کے خلاف ہے گو حدیث
ابی سعید کی اسکی مشعر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ تیئیسویں ہے اور ایک یہ کہ وہ ستائیسویں اور یہ قول ابن عباس کا ہے اور بعضوں نے سترہویں

اور بعضوں نے اکیسویں اور تیئیسویں میں ڈھونڈھنے کو کہا ہے اور یہ قول حضرت علی اور ابن مسعود سے مروی ہوا ہے اور بعضوں نے تیئیسویں کہا ہے اور یہ قول ہے اکثر صحابہ وغیرہم کا اور ایک قول ضعیف چوبیسویں کا بھی ہے اور یہ بلال اور ابن عباس اور حسن اور قتادہ کیطرف منسوب ہے اور ایک قول ستائیسویں کا ہے اور یہ قول ایک جماعت صحابہ کا ہے اور بعضوں نے سترہویں کہا ہے اور وہ زید بن ارقم اور ابن مسعود کیطرف منسوب ہو اور بعضوں نے اُنیسویں کہا ہے کہ وہ ابن مسعود سے منقول ہے اور حضرت علی سے بہی اور بعضوں نے کہا اخیر رات رمضان کی ہے قاضی عیاض نے کہا کہ ایک قول شاذ یہہ ہے کہ وہ مرفوع ہوگئی اب باقی نہیں ہے اور یہہ قول خطا ہے اور شعاع سے مراد وہ دہاریاں نورانی ہیں جو آفتاب سے دیکھنے والے کی آنکھ میں ممتد نظر آتی ہیں اور وہ آفتاب میں شبقدر کی صبح کو نہیں ہوتیں یہ ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالے نے مقرر کردی ہے اور قاضی عیاض نے جو کہا ہے کہ رویت شبقدر کی حقیقت ممکن نہیں یہہ غلط ہے اسلیئے کہ رویت اوسکی اخبار صالحین سے ثابت ہے جو بکثرت مروی ہیں اور معتبر تر ان سب اقوال میں فقیر کے نزدیک ستائیسویں رات ہو اور ابن عباس سے ایک نکتہ بھی اس بارہ میں مروی ہے کہ لیلۃ القدر کا لفظ قرآن شریف میں تین جگہہ وارد ہوا ہے سورہ انا انزلنا میں اور اسمیں نو حرف ہیں پھر نو کو تین بار رکھو تو ستائیس ہوتے ہیں اسمیں اشارہ ہے کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے اور ابی بن کعب اسپر قسم کہاتے تھے چنانچہ روایت اُن کی اوپر گذر چکی ہے اور اسکی علامت بھی وہ بیان کر چکے ہیں واللہ اعلم

کِتَابُ الاِعتِکَافِ

اعتکاف کی کتاب

ف لغت میں اعتکاف کے معنے حبس اور مکث اور لزوم کے ہیں اور شرع میں مکث مسلم کا مسجد میں بصفت مخصوصہ اور اعتکاف کو جوار بھی کہتے ہیں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیرہ میں رمضان کے اعتکاف فرمایا کرتے تھے **ف** اسحدیث سے استحباب اعتکاف کا ثابت ہوا اور اسپر اجماع ہے مسلمانوں کا اور یہ کہ وجب نہیں اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ عشرہ اخیرہ میں رمضان کے متاکد ہے اور مذہب امام شافعی اور اُن کے اصحاب کا یہہ ہے کہ اعتکاف کے لیئے روزہ شرط نہیں بلکہ افطار کی حالت میں اعتکاف روا ہے اور ایک ساعت کا بہی ہوسکتا ہے بلکہ ایک لحظہ کا اور اُن کے

نزدیک ضابطہ اسکا یہہ ہے کہ اتنا ٹھیرنا ہو جتنا رکوع میں طمانیت کے لیے ٹھیرنا ہوتا ہے
اور اس سے کچھہ زیادہ ہو لیں وہ اعتکاف ہے اور انکا صحیح مذہب یہی ہے اور یہی قول مشہور ہے۔
پس مسجد میں آنے والے کو لازم ہے کہ جب آوے اور نماز کا منتظر ہو نیت اعتکاف کی کرے تاکہ ثواب
پاوے پھر اگر باہر نکلے تو پھر جب داخل ہو دوبارہ تجدید نیت کرے اور نیت سے یہہ مراد نہیں کہ زبان
سے کچھہ کہے کہ یہہ تو بدعت ہے اور اگر دنیا کی کوئی بات کرے یا کوئی کام کرے مثلا سیوے پروے
لکھے تو اعتکاف فاسد نہیں ہوتا اور مالک اور ابوحنیفہ کا قول ہے کہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے
اور اعتکاف مفطر کا صحیح نہیں اور ان لوگوں نے انہی روایتوں سے استدلال کیا ہے جنمیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف رمضان کا مذکور ہے اور شافعی نے اس حدیث سے استدلال کیا
جسمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول شوال کا اعتکاف مذکور ہے چنانچہ وہ روایت آگے آتی
ہے اور اسکو بخاری اور مسلم دونوں نے ذکر کیا ہے اور استدلال کیا ہے حضرت عمر کی حدیث سے
کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مینے ایام جہالت میں نذر کی تھی اعتکاف کی تو آپنے فرمایا
اپنی نذر پوری کرو اور اسمیں روزہ کا ذکر نہیں ہے غرض ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط
صحت اعتکاف نہیں مگر مسجد میں ہونا شرط ہے اسلیئے کہ اصحاب و ازواج مطہرات سب مساجد میں اعتکاف
کرتے رہے حالانکہ اسمیں حرج اور مشقت ظاہر ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور
داؤد اور جمہور کا کہ سوا مسجد کے جائز نہیں اور ابوحنیفہ کا قول ہے کہ عورت نے جو جگہہ نماز کی اپنے
گھر میں مقرر کرلی ہے اسمیں اعتکاف روا ہے اور مرد کو اپنے گھر میں اسجگہہ میں روا نہیں اور امام شافعی
کا ایک قول قدیم بھی یہی ہے پھر اسمیں اختلاف ہے کہ مسجد عام شرط ہے یا جامع کہ جہاں جمعہ ہوتا ہو
امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول یہہ ہے کہ ہر مسجد میں جائز ہے اور امام احمد کا قول ہے کہ مسجد
جامع ضرور ہے کہ جسمیں جمعہ ہوتا ہو اور ابوحنیفہ کا قول ہے کہ ایسی مسجد ہو کہ سب نمازیں اسمیں ہوتی
ہوں اور زہری اور دوسرے لوگوں کا قول ہے کہ جس میں جمعہ ہوتا ہو اور حذیفہ بن الیمان صحابی
سے مروی ہے کہ تین مسجدوں کے سوا اعتکاف کہیں درست ہی نہیں ایک مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی
دوسری مسجد اقصیٰ تیسری مسجد الحرام مگر یہہ قول شاذ ہے اور اجماع ہے اسپر کہ اعتکاف کی زیادت
مدت کی کچھہ حد نہیں **مترجم** کہتا ہے کہ باجماع امت یہ امر ثابت ہو کہ اعتکاف عبادت ہے اور عبادت
خاص ہے حقتعالی کے لیئے اور جب مسجد عام میں جائز ہونا اسکا مختلف فیہ ہے حالانکہ وہ خانہ خدا ہے پھر
قبر پر مشائخوں کے تو بدرجہ اولے ناجائز ہوگا اور چونکہ عبادت ہے اسلیئے قبور پر تعظیم میت کے لیئے محض

شرک ہے اگرچہ نام اسکا بدل ڈالیں اور اوپر یہہ بھی معلوم ہو چکا کہ اعتکاف کو جو اربھی بولتے ہیں تو مجاور
معتکف کو معنی ایک ہوئے اور مجاور قبور البتہ معتکف قبور ہوا اور یہہ شرک ہی معاذ اللہ من ذلک اور اسکو عبادت
اور موجب قربت سمجھنے والا اجہل خلق اللہ ہے اور ابعد عباد شرایع انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے
اور یہہ اس زمانہ میں ایسی بلا عام ہے کہ عوام کالانعام کا تو کیا ذکر ہے خاصانِ انام بھی اس سے
غافل ہیں وذٰلک لجہلہم بالشریعۃ وحقیقۃ العبادۃ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ اَرَانِیْ عَبْدُ اللّٰہِ
الْمَکَانَ الَّذِیْ کَانَ یَعْتَکِفُ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عشرہ آخر رمضان میں اعتکاف فرماتے تھے نافع نے کہا مجھے مسجد
میں وہ جگہہ دکھائی عبد اللہ نے جہاں آپ اعتکاف کرتے تھے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے بھی وہی روایت کی عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ
الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ اسکا بھی وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اعْتَکَفَ
اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ
اخیر عشرہ میں رمضان کے اعتکاف فرماتے تھے یہانتک کہ آپ نے وفات فرمائی پھر آپ کے بعد
آپ کی بی بی صاحبوں نے اعتکاف فرمایا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَکَفَہٗ وَاِنَّہٗ اَمَرَ بِخِبَائِہٖ فَضُرِبَ
اَرَادَ الْاِعْتِکَافَ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَاَمَرَتْ زَیْنَبُ بِخِبَائِہَا فَضُرِبَ وَاَمَرَ غَیْرُہَا
مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخِبَائِہٖ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
الْفَجْرَ نَظَرَ فَاِذَا الْاَخْبِیَۃُ فَقَالَ اٰلْبِرَّ یُرِدْنَ فَاَمَرَ بِخِبَائِہٖ فَقُوِّضَ وَتَرَکَ الْاِعْتِکَافَ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ
حَتّٰی اعْتَکَفَ فِی الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہہ میں
داخل ہو جاتے اور ایکبار آپ نے حکم فرمایا اپنا خیمہ لگانے کا یعنے مسجد میں اور وہ لگا دیا گیا اور آپنے
عشرہ اخیرہ میں ارادہ کیا رمضان کے پھر زینب نے کہا انکا بھی خیمہ لگا دیا اور اور بیبیوں نے کہا اونکی
بھی خیمے لگا دیئے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکھا اور فرمایا

کہ ان لوگوں نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے (یعنے اسمیں بوئے ریا پائی جاتی ہے) اور آپنے اپنے خیمہ کو حکم دیا کہ کھولڈالا جاوے اور اعتکاف ترک کیا رمضان میں یہانتک کہ بعد عشرۂ اول میں شوال کے اعتکاف کیا **ف** اسحدیث سے امام شافعی نے استدلال کیا ہے کہ روزہ اعتکاف میں شرط نہیں **عَنْ** یحییٰ بن سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ إِسْحَاقَ ذِكْرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُنَّ أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأَخْبِيَةَ لِلْاِعْتِكَافِ **یحییٰ** نے عمرہ سے اونہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے وہی حدیث جو اوپر گذری اور ابن عیینہ اور عمرو بن حارث اور ابن اسحاق نے ذکر کیا کہ وہ خیمے حضرت عائشہ اور حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے لیئے لگائی گئی تھی **ف** اس اہتمام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ اسمیں شمول نفسانیت کا ہوگیا اور حقانیت نہ رہی بلکہ ایک کے دیکھا دیکھی دوسرے کرنے لگے اسلیئے آپ نے اپنا اعتکاف بھی موقوف کیا اور ماہ شوال میں اسکا عوض پورا کیا

بَابُ الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ عشرہ اخیرہ میں رمضان کے زیادہ عبادت میں کوشش کرنے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَى اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جہاں عشرہ اخیر رمضان آیا اور آپ نے رات بھر جاگنا اور اپنے گھر والوں کو جگاتا اور نہایت کوشش کرنا عبادت میں اور کمر ہمت باندہنا شروع کیا **فائدہ** یعنے اور معمولی باتوں سے زیادہ کوشش فرمانے لگے اور ساری رات جاگنے کی جو کراہت مذکور ہے مراد اس سے دوام جاگنے کا ہے نہ خاص اس عشرہ میں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیرہ میں رمضان کے اتنی کوشش کرتے عبادت میں کہ اتنی اور دنوں میں نہ کرتے۔

بَابُ صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ عشرہ ذیحجہ کے روزوں کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مینے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عشرہ ذی حجہ میں روزے سے نہیں دیکھا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ نے کبھی عشرہ میں روزہ نہیں رکھا **ف** عشرہ سے یہاں نو دن ذی حجہ کے مراد ہیں اور علماء نے کہا کہ

کہ اس حدیث سے ان دونوں کے روزوں کی کراہت معلوم ہوتی ہے حالانکہ وہ مکروہ نہیں ہیں بلکہ مستحب ہیں چنانچہ نویں تاریخ اوسکی عرفہ ہے اور اسکی روزہ کی فضیلت میں احادیث اوپر گذر چکی ہیں اور بخاری شریف میں مروی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسے اعمال صالحہ عشرہ اول ہیں ذی الحجہ کی افضل ہیں ایسے اور ایام میں نہیں غرض یہ جو فرمودہ ہے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ اس عشرہ میں آپ نے روزہ نہیں رکھا اسکی تاویل ضرور ہے کہ شاید کسی عارضی یا مرض کی وجہ سے نہیں رکھا یا بطریق وجوب کے نہیں رکھا یا رکھا ہو مگر آپ کو خبر نہیں ہوئی اور اس تاویل پر ایک روایت بھی دلالت کرتی ہے ہنیدہ بن خالد کی کہ وہ اپنی عورت سے اور وہ بعض ازواج نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے نویں ذیحجہ کو اور عاشورے کے دن کو اور تین دن میں ہر ماہ کے آخر حدیث تک اور روایت کی یہہ ابوداؤد نے اور یہہ لفظ ابوداؤد کے ہیں اور احمد اور نسائی میں یہہ مضمون مروی ہوا ہے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

کِتَابُ الْحَجِّ

کتاب حج کے بیان میں

ف حج بفتح حا مصدر ہے اور بفتحہ اور کسرہ سے دونوں سے اسم ہے اور اصل لغت میں بمعنے قصد ہے اور عمل پر بھی اطلاق اسکا ہوتا ہے اور عمرہ کے اصل معنے زیارت ہیں اور حج فرض عین ہے ہر مکلف و مسلم پر جو طاقت رکھتا ہو اوسطرف کی زاد و راحلہ کی اور عمرہ کے وجوب میں علماء کا اختلاف ہو بعضوں نے کہا ہے کہ واجب ہے اور بعضوں نے کہا ہے مستحب ہو اور شافعی کے دو قول ہیں اسبارہ میں اصح یہ ہے کہ واجب ہو اور اجماع ہے اسپر کہ حج و عمرہ انسان کی عمر میں ایک ہی بار واجب ہوتا ہے مگر یہہ کہ کوئی نذر کرے تو اوسکی وفا بھی واجب ہو جاتی ہے مگر جب مکہ میں داخل ہو یا حد حرم میں کسی کام کے لئے کہ وہ بار بار نہیں ہوتا تجارت ہو یا زیارت ہو تو وجوب احرام میں حج کے اور عمرہ کے اختلاف ہو اور صحیح قول امام شافعی کا یہہ ہے کہ مستحب ہو کہ جب داخل ہو احرام باندھ کر جاوے عمرہ کا بشرطیکہ قتال کے لئے نہ جاتا ہو یا چھپکر نہ جاتا ہو اور اسمیں اختلاف ہے وجوب حج کا مع التراخی ہے یا علی الفور پس امام شافعی اور ابو یوسف اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وجوب اوسکا مع التراخی ہے مگر جب ایسی حالت پر پہونچ جاوے کہ گمان اوسکے فوت کا ہو جاوے اگر تاخیر کرے تو اوسوقت علی الفور واجب ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور دوسرے فقہا

کا مذہب ہے کہ علے الفور وجب ہوتا ہے **باب** مَا یُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجَّۃٍ اَوْ عُمْرَۃٍ لُبْسُہٗ وَمَا لَا یُبَاحُ محرم کو کونسا لباس درست ہے اور کونسا درست نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَالْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا یَجِدُ النَّعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْہُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّیَابِ شَیْئًا مَسَّہُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے کپڑوں کی قسم سے تو آپ نے فرمایا کرتو نہ پہنو نہ عمامے باندہو نہ پجامے پہنو نہ باران کوٹ اوڑہو نہ موزے پہنو مگر جو چپل نپاوے وہ موزہ پہنے مگر ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ پہنو وہ کپڑے جنمیں زعفران لگی ہو یا ورس میں رنگا ہوا ہو **ف** اجماع ہے تمام علما کا کہ ان کپڑوں میں سے کوئی حالت احرام میں پہننا روا نہیں بلکہ حرام ہے اور غرض یہہ ہے کہ جو کپڑا سیا ہوا ہو اور محیط ہو سارے بدن کا یا ایک عضو کا جیسے موزہ اور تنبان اور دستانہ یا عمامہ وغیرہ ہیں اوسکو منع فرمایا اور باران کوٹ میں شامل ہو گیا وہ کپڑا جو سر کو ڈہانپے جیسے پگڑی وغیرہ یا ٹوپی یا پٹی اور خفاف میں یعنی موزوں میں آگیا وہ کپڑا جو پیروں کو ڈہانپے جیسے پاتابہ یہانتک کہ سر میں پٹی باندہنا بھی حرام ہو اور اگر ضرورت ہو مثلاً زخم ہے یا درد سر ہے تو باندہ لے اور فدیہ دیوے اور یہہ سب حکم مردوں کے واسطے ہے بخلاف عورتوں کے کہ اُن کو سیا کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈہانپنا مباح ہے سوا موہنہ کے کہ اسکا ڈہانپنا حرام ہے خواہ کسی ڈہانپنے والی چیز سے ہو اور ہاتھوں کو ڈہانپنے میں دستانوں سے اختلاف ہو اور امام شافعی کے بھی اسمیں دو قول ہیں اصح یہہ ہے کہ حرام ہے اور ورس اور زعفران کو جو منع فرمایا تو اسمیں سب خوشبوئیں داخل ہو گئیں اور ورس ایک گہانس ہے خوشبودار یمن میں ہوتی ہے غرض خوشبوئیں سب قسم کی عورت اور مرد دونوں کو منع ہیں اور مراد اس سے وہ چیزیں ہیں جو خاص خوشبو کے لیے استعمال ہوتی ہیں باقی رہے فواکہ اور میوے جیسے ترنج و سیب اور پہول اور شگوفہ ہیں انکا استعمال حرام نہیں اسلیئے کہ ان سے خوشبو ہی مقصود نہیں ہوتی اور حکمت ان چیزوں سے منع کرنے میں یہہ ہے کہ ترفہ اور امارت اور انانیت اور تزک اور تکلف کی بو جاتی رہے اور خشوع اور خضوع اور تذلل اور عجز و نیاز و عبدیت کی خو آجاوے اور یہ امر معین ہووے مراقبہ اور مشاہدہ پر اور بچاوے منکرات اور محظورات سے اور مذکر ہو موت کا اور کفن پوشی کا اور بعث و قیامت کا کہ اسدن لوگ ننگے سر اور ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہوں گے اور اس روایت میں مذکور ہوا کہ جو نعلین

نہ پاوے وہ موزہ پہن لے اور کاٹ لے اور ابن عباس کی روایت جو آگے آتی ہے اوسمیں کاٹنے کا ذکر نہیں اور علمانے اسمیں اختلاف کیا ہے چنانچہ امام احمدؒ نے فرمایا ہے کہ نعلین نہ پاوے تو موزہ کا ویسا ہی پہننا جائز ہے۔ کاٹنا ضرور نہیں اسلیئے کہ اسمیں اضاعت مال کی ہے اور اونہوں نے کہا کہ حدیث ابن عمرؓ کی جسمیں کاٹنے کا حکم ہے منسوخ ہے ابن عباسؓ اور جابرؓ کی روایت سے کہ ان میں کاٹنے کا حکم نہیں۔ اور امام مالکؒ اور ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کا اور جماہیر علما کا قول ہے کہ پہننا موزہ کا بغیر کاٹے درست نہیں اور حدیث ابن عباسؓ اور جابر کی مطلق ہے۔ اور حدیث ابن عمرؓ کی مقید ہے۔ اور حمل مطلق کا مقید پر ضرور ہے اور زیادت ثقہ کی مقبول ہے اور اضاعت مال جب ہو کہ حکم شارع نہ ہو اور جب حکم شارع ہوا تو اب ادا اسکا واجب ہوا پھر یہ بھی مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ جو موزے پہنے اور نعلین نہ پاوے اوسپر فدیہ ہے یا نہیں سو امام مالکؒ اور شافعیؒ کا قول ہے کہ اوسپر کچھ واجب نہیں۔ اگر واجب ہوتا تو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمادیتے اور ابوحنیفہؒ اور اون کے اصحاب نے کہا ہے کہ اوسپر فدیہ ہے جیسے بضرورت سرمنڈانے میں فدیہ ہے اور ورس اور زعفران میں سب خوشبو میں آگئیں کہ باجماع امت حرام ہیں اسلیئے کہ خوشبو جماع کی رغبت دلانے والی ہے کہ اوسکے حرام ہونے میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں غرض **محرمات احرام** سات ہیں۔ لباس سیا ہوا جسکی تفصیل گذر گئی اور خوشبو اور بالوں اور ناخونوں کا دور کرنا اور سر میں اور ڈاڑھی میں تیل لگانا اور عقد نکاح اور جماع اور ہر طرح کا استمتاع اور منی نکالنا خواہ کسی طرح سے ہو اور ساتویں تلف کرنا شکار کا عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِیْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّیْنِ اِلَّا اَنْ لَّا یَجِدَ نَعْلَیْنِ فَلْیَقْطَعْهُمَا حَتّٰی یَکُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اونہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ محرم کیا پہنے آپ نے فرمایا کرتا اور عمامہ اور باران کوٹ اور پائجامہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑے پہنے جسمیں ورس اور زعفران لگی ہو نہ موزے اور اگر نعلین نہ ہو دے تو موزے پہنے اور اوسکو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے (کہ جوتی کی طرح ہو جاوے)

فائدہ سائل نے پوچھا تھا کہ کیا پہنے آپ نے فرمایا یہ نہ پہنے اور سوا اسکے جو چاہے پہنے اسمیں امت
کو آسانی ہے اور دائرہ اباحت کا وسیع رہتا ہے **عن** ابن عمر انہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس وقال من لم یجد نعلین فلیلبس
الخفین ولیقطعھما اسفل من الکعبین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا محرم کو کہ زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا کہ جو نعلین نہ پاوے وہ موزے پہن
لے ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر **عن** ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وھو یخطب یقول السراویل لمن لم یجد الازار والخفاف لمن لم یجد النعلین یعنی المحرم **ترجمہ**
عبداللہ بن عباسؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پجامہ اوسکے لیے ہے جو تہمت
نہ پاوے اور موزہ اوسکے لیے ہے جو نعلین نہ پاوے یعنے محرم ہو **ف** یہی روایت ہے سند
امام احمد کی کہ موزہ بے کاٹے پہن لے **عن** عمرو بن دینار بھذا الاسناد سمع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یخطب بعرفات فذکر ھذا الحدیث **ترجمہ** عمرو بن دینار نے اس اسناد سے روایت کی کہ سنا
اُنھوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں خطبہ میں یہ بات فرمائی جو اوپر گذری **عن**
عمرو بن دینار بھذا الاسناد ولم یذکر احد منھم یخطب بعرفات غیر شعبۃ وحدہ **ترجمہ** عمرو
بن دینار رضی اللہ عنہ سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر سوائے شعبہ کے کسی اور نے
خطبہ کا ذکر نہ کیا **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجد نعلین
فلیلبس خفین ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نعلین نہ پاوے موزے پہنے اور جو ازار
یعنی تہمت نہ پاوے وہ سراویل یعنے پجامہ پہنے **عن** یعلی بن امیۃ قال جاء رجل
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ علیہ جبۃ وعلیھا خلوق او قال
اثر صفرۃ فقال کیف تامرنی ان اصنع فی عمرتی قال وانزل علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم الوحی فستر بثوب وکان یعلی یقول وددت انی اری النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وقد نزل علیہ الوحی قال فقال ایسرک ان تنظر الی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وقد انزل علیہ الوحی قال فرفع عمر رضی اللہ تعالی
عنہ طرف الثوب فنظرت الیہ لہ غطیط قال واحسبہ کغطیط البکر
قال فلما سری عنہ قال این السائل عن العمرۃ اغسل عنک

أَثَرَ الصُّفْرَةِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الْخَلُوْقِ وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجِّكَ ترجمہ
یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ جعرانہ میں تھے
اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھا اور اوسپر کچھہ خوشبو لگی ہوئی تھی یا کہا کچھہ اثر زردی کا تھا اور
اُسنے عرض کی کہ آپ مجھے عمرے میں کیا حکم فرماتے ہیں اور اوسمیں آپ کے اوپر وحی اوترنے لگی
اور آپ نے کپڑا اوڑھ لیا اور یعلی کہتے تھے کہ مجھے آرزو تھی کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں
جسوقت آپ پر وحی اترتی ہو پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ کیا تم چاہتے ہو کہ دیکھو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ پر وحی اُترتی ہو پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کپڑے کے کونا اُٹھا
دیا اور مینے آپ کو دیکھا کہ آپ ہانپتے اور خراٹے لیتے تھے راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ
اُنھوں نے کہا جیسے جوان اونٹ ہانپتا ہو پھر جب آپ سے وحی تمام ہو چکی تو فرمایا کہاں ہے
وہ سائل عمرے کا اور فرمایا دھو ڈالو اثر زردی کا اپنے کپڑے وغیرہ سے یا فرمایا اثر خوشبو کا
اور اُتار ڈالو اپنا کرتا اور عمرے میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوشبو
محرم کو حرام ہے خواہ حالت احرام میں لگا وے یا پہلے کی لگی ہو اور یہہ بھی ثابت ہوا کہ سیا ہوا کپڑا
محرم کو منع ہے اور یہہ بھی کہ اگر کوئی خوشبو بھولے سے یا چوک سے لگا لے تو جلد اُسکو چھوڑنا چاہیے
اور جسکے بھول چوک سے خوشبو لگ جاوے اوسپر کچھہ کفارہ نہیں ہے اور یہ مذہب ہے شافعی
کا اور یہی قول ہے عطا اور ثوری اور اسحاق اور داؤد کا اور امام مالک اور ابوحنیفہ اور مزنی
اور احمد کی ایک روایت صحیح میں ہے کہ فدیہ اوسپر وجب ہے اور صحیح قول مالک کا یہہ ہے کہ فدیہ جب
واجب ہوتا ہے بھولنے والے پر یا جان کر خوشبو لگانے والے پر کہ جب بہت دیر تک لگی رہے۔

عَنْ يَعْلَى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ يَعْنِي جُبَّةً وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هٰذَا وَ
أَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ
عَنِّي هٰذِهِ الثِّيَابَ وَأَغْسِلُ عَنِّي هٰذَا الْخَلُوْقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا
فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ ترجمہ یعلی نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور
آپ جعرانہ میں تھے اور یعلی کہتے ہیں کہ میں آپ کے پاس تھا اور وہ سائل جو آیا تھا کرتا پہنے ہوئے
تھا اور اسمیں خوشبو لگی ہوئی تھی اور اُسنے عرض کی کہ میں احرام باندھا ہے عمرہ کا اور اوسپر بھی یہ
خوشبو لگائے ہوں تو آپ نے فرمایا جو تم حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں بھی کرو (یعنے خوشبو سے

بچا اور سیئے ہوئے کپڑے نہ پہننا اور طواف وسعی بجالانا ہے) تو اُسنے پھر عرض کیا کہ میں یہ کپڑے اوتار ڈالوں
آپنے پھر فرمایا کہ جو تم حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں کرو۔ **ف** معلوم ہوا کہ وہ شخص حج کے ارکان سے
واقف تھا تو اسکو اتنا ہی فرما دینا کافی ہوا **عن** یعلی کان یقول لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
لیتنی اری نبی اللہ حین ینزل علیہ فلما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجعرانۃ وعلی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ثوب قد اظل بہ علیہ معہ ناس من اصحابہ فیہم عمر اذ جاءہ رجل علیہ جبۃ
متضمخ بطیب فقال یا رسول اللہ کیف تری فی رجل احرم بعمرۃ فی جبۃ بعد ما تضمخ بطیب
فنظر الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ثم سکت فجاءہ الوحی فاشار عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بیدہ الی یعلی بن امیۃ تعال فجاء یعلی فادخل راسہ فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم محمر
الوجہ یغط ساعۃ ثم سری عنہ فقال این الذی سالنی عن العمرۃ انفا فالتمس الرجل فجیئ
بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب الذی بک فاغسلہ ثلاث مرات واما الجبۃ
فانزعہا ثم اصنع فی عمرتک ما تصنع فی حجک **ترجمہ** یعلی ہمیشہ حضرت عمر سے کہا کرتے تھے کہ کبھی
میں دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ کے اوپر وحی اوترتی ہے پھر جب آپ جعرانہ میں تھے اور
آپ کے اوپر ایک کپڑے کا سایہ کیا گیا تھا اور آپ کے ساتھ چند صحابہ تھے کہ ان میں حضرت عمر بھی
تھے کہ ایک شخص آیا ایک کرتہ پہنے ہوئے کہ اسمیں خوشبو لگی ہوئی تھی اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ
آپ کا حکم کیا ہے اوسکے لیئے جو احرام باندھے عمرہ کا ایک کرتے میں کہ اسمیں خوشبو لگی ہو اور آپنے
اوسکی طرف نظر کی تھوڑی دیر اور چپ ہو رہے پھر آپ پر وحی آئی اور اشارہ کیا حضرت عمر نے
اپنے ہاتھ سے یعلی کو کہ آؤ اور یعلی آئے اور اپنا سر اندر کپڑے کے ڈالا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا کہ آپکا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا ہے اور آپ لمبی لمبی سانسیں لے رہے ہیں پھر وہ کیفیت کھل گئی
آپ سے اور آپ نے فرمایا کہاں ہے وہ سائل جو مجھ سے عمرہ کا حکم ابھی پوچھتا تھا پھر وہ ڈھونڈا گیا
اور اسکو لائے اور آپ نے فرمایا کہ خوشبو تو دھو ڈال تین بار (کہ اثر نہ رہے) اور جبہ اتار دے اور باقی
وہی کر اپنے عمرے میں جو حج میں کرتا ہے **عن** یعلی ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو
بالجعرانۃ قد اھل بالعمرۃ وھو مصفر لحیتہ وراسہ وعلیہ جبۃ فقال یا رسول اللہ
انی احرمت بعمرۃ وانا کما تری فقال انزع عنک الجبۃ واغسل عنک الصفرۃ وما کنت
صانعا فی حجک فاصنعہ فی عمرتک **ترجمہ** یعلی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے کہ ایک
شخص آیا اور اُسنے اہلال کیا تھا ساتھ عمرے کے اور اوسکی ڈاڑھی اور سر میں زردی لگی تھی یعنے خوشبو

کی اور اوسپر ایک کرتا تھا پھر اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میںنے احرام باندھا ہے عمرے کا اور میں اسحال میں ہوں جسمیں آپ مجھے دیکھتے ہیں پھر آپ نے وہی حکم دیا عَنْ يَعْلَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلُوقٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتُرُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُظِلُّهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنِّي أُحِبُّ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ أَنْ أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ خَمَّرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالثَّوْبِ فَجِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ الَّذِي بِكَ وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجِّكَ ترجمہ یعلے سے وہی مضمون مروی ہے

بَابُ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ حج کے میقات کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا ترجمہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ میقات مقرر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کیلیے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم اور یہہ سب میقاتیں اون لوگوں کے لیے بھی ہیں جو اُن ملکوں میں رہتے ہیں اور اُن کے لیے بھی ہیں جو اور ملکوں سے وہان آویں جو حج کا ارادہ رکھتے ہوں یا عمرہ کا پھر جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہوں یعنی مکہ سے قریب تو وہ اہل مکہ سے ہیں اور وہ وہیں ....

احرام باندھیں یہانتک کہ مکہ والے مکہ سے اہلال پکاریں **ف** ذوالحلیفہ جو مدینہ والوں کی میقات ہے مکہ سے بنسبت اور میقاتوں کے بہت دور ہے اور یہہ میقاتیں حد حرم میں کہ ان کے اندر شکار کرنا درختوں کے پتے توڑنا وغیرہ امور منع ہیں اور ذوالحلیفہ مکہ سے نو دس منزل ہے اور مدینہ سے چھہ میل پر واقع ہے اور جحفہ اہل شام اور اہل مصر دونوں کی میقات ہے اور اُسکو مہیعہ بھی کہتے ہیں اور وہ مکہ سے تین منزل ہے اور یلملم کو السلم بھی کہتے ہیں اور وہ ایک پہاڑ ہے تہامہ کے پہاڑوں سے اور اہل ہند کا میقات وہی ہے کہ جہاز میں احرام باندھ لیتے ہیں جب اوسکے مقابل پہونچتے ہیں اور اہل نجد کی میقات قرن منازل ہے اور وہ مکہ سے دو منزل ہے اور یہہ سب میقاتوں سے نزدیک ہے مکہ کیطرف اور ذات عرق میقات ہے اہل عراق کی اور وہ آگے آوے گی اور علما کا اسمیں اختلاف ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے یا حضرت عمر کے اجتہاد سے مقرر ہوئی ہے

اور امام شافعی نے ام میں جو اون کی کتاب ہے تصریح کی ہے توقیت عمر کی اور بخاری میں بھی اسی کی تصریح
ہے اور جنہوں نے توقیت نبی صلے اللہ علیہ سلم کا زعم کیا ہے اُن کی دلیل روایت جابر ہے مگر اوسکے
مرفوع ہونے میں کلام ہے اور دارقطنی نے اوسکی تضعیف بھی کی ہے اسلیئے کہ عراق آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں فتح نہیں ہوا تھا مگر یہہ تعلیل دارقطنی کی معقول نہیں اس لیئے کہ شام بھی آپکے
وقت میں فتح نہیں ہوا تھا اور اجماع ہے علماء کا کہ یہ مواقیت شرعی ہیں اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی
اور احمد اور جمہور کا قول ہے کہ اگر کوئی اُن سے آگے بڑہ گیا اور آگے بڑہ کر احرام باندہا تو گنہگار رہوا اور
اوسپر دم لازم آیا اور حج اسکا صحیح ہو گیا اور عطا اور نخعی کا قول ہے کہ اوسپر کچھہ واجب نہیں اور سعید
بن جبیر نے کہا کہ اوسکا حج صحیح نہیں ہوا اور غرض مواقیت کے مقرر کرنے سے یہی ہے جو حج اور عمرہ کا
ارادہ کرے اوسکو آگے بڑہنا مواقیت سے حرام ہے بغیر احرام کے اور اگر بڑہا تو دم لازم آویگا اور
اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر پھر میقات تک لوٹ آوے قبل نسک حج بجا لانے کے تو اُس سے
دم ساقط ہو جاتا ہے اور جو حج اور عمرہ کا ارادہ نہ رکھتا ہو اوسپر احرام واجب نہیں دخول مکہ کے لیئے صحیح
قول شافعیہ کا یہی ہے خواہ وہ ایسی حاجت کے لیے جاوے جو مکرر ہوتی ہے جیسے لکڑیاں لیجانا یا
گھانس لانا یا ایسے ہو جو مکرر نہ ہو جیسے اور تجارتیں ہیں اور جو میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کر گیا اور
ارادہ مکہ جانے کا نہ رکھتا تھا پھر اوسکے دل میں آیا کہ احرام باندہ لے تو وہیں سے احرام باندہ لے جہاں
پہنچا ہے پھر اگر وہاں احرام نہ باندہا اور آگے بڑہ گیا تو آثم ہوا اور اوسپر دم لازم ہوا اور اگر وہیں سے
احرام باندہا جہاں سے ارادہ کیا تھا دخول مکہ کا تو اوسپر دم نہیں ہے اور اُسکو میقات تک لوٹنا
بھی ضرور نہیں یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور مذہب ہے جمہور کا اور احمد اور اسحاق کا قول ہے کہ
اوسکو ضرور ہے کہ میقات تک لوٹ کر جاوے اور وہاں سے احرام باندہ کر آوے **عن** ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل المدینۃ ذا الحلیفۃ ولاھل الشام
الجحفۃ ولاھل نجد قرن المنازل ولاھل الیمن یلملم وقال ھن لھم ولکل اٰت اتی علیھن
من غیرھن ممن اراد الحج والعمرۃ ومن کان دون ذلک فمن حیث انشا حتی اھل مکۃ من مکۃ
ترجمہ عبد اللہ نے وہی مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ واھل الشام
من الجحفۃ واھل نجد من قرن قال عبد اللہ وبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ویھل اھل الیمن من یلملم ترجمہ عبد اللہ نے تین میقاتوں کا بیان ویسا ہی کیا اور کہا کہ مجھے پہونچا ہی

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اہل یمن یلملم سے اہلال کریں **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ذُو الْحُلَیْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ
مُهَیْعَةُ وَهِیَ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ وَزَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمُ **ترجمہ** عمر بن خطاب نے مدینہ
اور شام اور نجد والوں کی میقات ویسی ہی روایت کی اور عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ لوگوں نے ذکر کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میقات اہل یمن کی یلملم ہے مگر مینے خود اون سے نہیں سنا۔
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ اَنْ یُّهِلُّوْا
مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَاَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلَ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ وَاُخْبِرْتُ اَنَّهٗ قَالَ
وَیُهِلُّ اَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَّلَمْلَمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا مدینہ والے
ذی الحلیفہ سے اور شام والے حجفہ سے اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں اور کہا عبد اللہ نے کہ مجھے خبر لگی
کہ یمن والے یلملم سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یُسْاَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ
انْتَهٰی فَقَالَ اَرَادَهٗ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** جابر نے یہی میقاتیں روایت کی ہیں یعنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُهِلُّ
اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَیُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَیُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ قَالَ
ابْنُ عُمَرَ وَذُكِرَ لِیْ وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیُهِلُّ اَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَّلَمْلَمَ
ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی الحلیفہ
سے اور شام والے حجفہ سے اور نجد والے قرن سے اہلال کریں اور ابن عمر نے کہا کہ مجھے پونچا ہے اور مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اہلال کریں یمن والے یلملم سے **عَنْ** جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یُسْاَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ اَحْسَبُهٗ رَفَعَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَالطَّرِیْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ
الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْیَمَنِ مِنْ یَّلَمْلَمَ جابر نے وہی موقیت
مرفوعًا بیان کیے اور مدینہ کی ایک میقات ذوالحلیفہ کہی دوسری دوسرے راہ سے حجفہ کہی باقی
وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں **بَابُ** التَّلْبِیَةِ وَصِفَتِهَا لبیک کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ تَلْبِیَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ
لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَقَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ

رضی اللہ عنہما یزید فیہا لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل
ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ لبیک پکارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا لبیک سے لا شریک لک
تک یعنے حاضر ہوں میں تیری خدمت میں یا اللہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں کوئی شریک
نہیں تیرا حاضر ہوں میں بیشک سب تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور
تیرا کوئی شریک نہیں اور عبداللہ بن عمر انمیں یہہ کلمات زیادہ پڑھتے تھے لبیک سے آخر تک یعنے میں
حاضر ہوں تیری خدمت میں اور حاضر ہوں تیری خدمتمیں اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے
اور خیر تیرے ہی دونوں ہاتھوں میں ہے حاضر ہوں میں تیرے آگے اور رغبت کرتا ہوں میں تیری ہی
طرف اور عمل تیرے ہی لیئے ہے عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا استوت بہ راحلتہ قائمۃ عند مسجد ذی الحلیفۃ اہل فقال لبیک
اللہم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک قالوا وکان
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یقول ہذہ تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال نافع
وکان عبد اللہ یزید مع ہذا لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک
والعمل ترجمہ عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہوئے اونٹنی پر اور وہ
آپ کو لیکر سیدہی کھڑی ہوگئی مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک تب آپنے لبیک پکاری پھر وہی لبیک
ذکر کی جو اوپر ہو چکی اور عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ یہہ لبیک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی
اور اُسمیں وہی الفاظ بڑہاتے تھے جو اوپر ہو چکے مگر اُسمیں لبیک کا لفظ ابتدا میں تین بار ہے اور
اور اُسمیں دو ہی بار تہا عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال تلقفت التلبیۃ من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فذکر بمثل حدیثہم عبداللہ بن عمر نے کہا سیکھا مینے تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے پھر ذکر کی حدیث مثل حدیث اُنھی لوگوں کی ف اس صیغہ تلبیہ سے صاف معلوم
ہوا کہ پروردگار تعالے شانہ کے ہاتھ ہیں اور اوسکے تثنیہ سے معلوم ہوا کہ مراد ہونا قدرت کا باطل ہی
اور جن لوگوں نے دعوے کیا ہے کہ تثنیہ اُسکا تاکید کے لیئے ہے۔ یہ قول اُن کا جمیع اہل لغت اور
تمام اہل ادب کے خلاف ہے اسلیئے کہ تاکید کے لیئے لفظ کو مکرر لاتے ہیں یا حروف تاکید بڑہاتے
ہیں نہ یہ کہ واحد کو تثنیہ کردیں غرض ان صفات میں جیسے ہاتھ اور قدم اور ساق اور جنب ہے
محدثین اور صحابہ اور تابعین اور اسلاف صالحین سب کا مذہب یہی ہے کہ اُن پر ایمان لانا اور
اُن کو ظاہر معنے پر محمول کرنا اور نفی کرنا اُن سے تشبیہ و تمثیل کے اور نہ جانا تاویل و تعطیل کیطرف ضروری ہی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُھِلُّ مُلَبِّدًا یَقُوْلُ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَا یَزِیْدُ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْکَعُ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِہِ النَّاقَۃُ قَائِمَۃً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَۃِ اَھَلَّ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یُھِلُّ بِاِھْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ وَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لبیک پکارتے تھے تلبید کیے ہوئے سر میں اور کہتے تھے لبیک سے آخر تک اور عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھی ذی الحلیفہ میں پھر جب انکی اونٹنی ان کو لیکر سیدھی کھڑی ہوئی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو انہی کلمات سے آپ نے لبیک پکاری اور عبد اللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلمات لبیک پکارتے تھے اور اسکے بعد یہ کلمات زیادہ کرتے تھے لبیک سے آخر تک اور معنے ان سب کے اوپر گذر گئے

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ حج کا کیا تو مدینہ میں ظہر کے بعد خطبہ پڑھا اور احکام حج تعلیم کیے اور ظاہر یہی ہے کہ وہ دن ہفتہ کا تھا اور ابن حزم نے کہا ہے کہ پنجشنبہ تھا اور اسمیں ایک بحث طویل ہے کہ ذکر کی ہے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں پھر آپ نے کنگھی کی اور تیل ڈالا اور تہمت پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر اور عصر کے بیچ میں مدینہ سے روانہ ہوئے اور ذی الحلیفہ میں اوتر کر عصر کی دو رکعت پڑھی اور شب کو وہاں رہے اور مغرب اور عشا اور صبح اور ظہر غرض پانچ نمازیں وہاں ادا کیں اور سب بیبیاں آپ کے ساتھ تھیں اور اس رات آپ نے سب سے صحبت کی اور اخیر میں ایک غسل جنابت کیا اور جب ارادہ احرام کیا تو دوسرا غسل کیا اور ابن حزم نے اسکو ذکر نہیں کیا اور اور لوگوں سے بھی سہوًا ترک ہوا اور خطمی سے آپ نے سر دہویا اور پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی ذریرہ اور وہ ایک خوشبو ہوتی ہے جسمیں مشک ہوتا یہانتک کہ چمک مشک کی آپ کے مانگ میں نظر آتی تھی اور ڈاڑھی میں اور اسکو آپ نے رہنے دیا اور دہویا نہیں پھر آپ نے ازار پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر دو رکعت ادا کی اور لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی اپنے مصلے ہی پر اور یہیں سے لبیک شروع ہوئی اور چونکہ بار بار آپ پکارتے تھے اسلیئے جسنے جہاں سے سنا وہیں سے روایت

کیفیت حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی مگر ابتدا یہیں سے ہے اور دو رکعت احرام کی آپ سے منقول نہیں سوائے ظہر کی دو رکعتوں کے اور
احرام سے پہلے اپنے بدنہ کے گلے میں ہار ڈالدیا اور داہنی طرف سے کوہان چیر دیا جسے اشعار کہتے ہیں
اور خون اُس سے بہ چلا اور احرام آپ کا قران کا تہا اور یہی صحیح ہے چنانچہ یہیں سے اور روایتیں
اُسپر بصراحت دلالت کرتی ہیں (کذا فی زاد المعاد) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ
الْمُشْرِکُوْنَ یَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلَکُمْ
قَدْ قَدْ فَیَقُوْلُوْنَ اِلَّا شَرِیْکًا ہُوَ لَکَ تَمْلِکُہٗ وَمَا مَلَکَ یَقُوْلُوْنَ ہٰذَا وَہُمْ یَطُوْفُوْنَ بِالْبَیْتِ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ مشرکین مکہ کہتے تہے لبیک لا شریک لک تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تہے کہ خرابی ہو تمہاری یہیں تک رہنے دو یہیں تک رہنے دو (یعنے آگے نہ کہو) اور
وہ اُسکے آگے کہتے تہے کہ مگر ایک شریک ہے تیرا کہ یا اللہ تو اُسکا مالک ہے اور وہ کسی شئے کا مالک
نہیں غرض یہی کہتے جاتے تہے اور بیت اللہ کا طواف کرتے جاتے تہے **ف** غرض اس سے
معلوم ہوا کہ مشرکان مکہ بھی اپنے شریکوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تہے بلکہ اللہ تعالے کو ہر شئے
کا مالک جانتے تہے اور اُنکو کسی شئے کا مالک نہ جانتے تھے تاہم اُنکو پکارنا اور اپنا سفارشی اور
وکیل قرار دینا اللہ تعالے کی بارگاہ میں اُنکے مشرک کرنے کو اور ابدالآباد دوزخ میں جہونکنے کو کافی
تہا پس معلوم ہوا کہ جو اپنا حامی اور وکیل اور سفارشی سمجہکر بہی کسی کی عبادت کرے اور اوسکو دور
دور سے پکارے تو وہ بہی مشرک ہوجاتا ہے گو اُسکو خدا کے برابر نجانے اور اسی لیئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم لبیک لا شریک لک پر فرماتے تھے کہ یہیں تک رہنے دو اور شریک نہ ٹہیراؤ مگر وہ ملاعنین
کب سنتے تھے اور ان حدیثوں سے مشروعیت لبیک کی ثابت ہوئی اور وہ حج اور عمرہ کے لیئے ایسا
ہے جیسے تکبیر اولے نماز کے لیئے اور اوسکے وجوب میں اختلاف ہے امام شافعی وغیرہ کا قول ہے کہ یہہ
سنت ہے اور صحت حج کی شرط نہیں اور اگر اسکو ترک کیا تو حج صحیح ہے اور اوسپر دم واجب نہیں مگر
فضیلت ترک ہوگئی اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ واجب ہے اور اگر کوئی چہوڑدے تو دم
واجب ہے اور حج صحیح ہوجاتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شرط ہے صحت احرام کی اور حج اور
احرام بے اُسکے صحیح نہیں ہوتا اور امام مالک نے کہا ہے کہ واجب تو نہیں مگر تارک پر اوسکے دم لازم
آتا ہے اور حج صحیح ہوجاتا ہے اور بہرحال آواز بلند سے لبیک پکارنا مستحب ہے اور مستحب ہے کہ جب
پکارے تین بار پکارے اور بیچ میں کچہہ کلام نہ کرے اور عورت کو آواز بلند کرنا ضرور نہیں اور تغیر احوال
کے وقت لبیک کہنا ضرور ہے جیسے صبح شام اوٹھنا بیٹھنا لیٹنا سوار ہونا اوترنے کے وقت اور

حاجی تلبیہ کرتا رہے جبتک کہ یوم النحر یعنے دسویں تاریخ میں رمی جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پکارے جن لوگوں کے نزدیک حلق بھی نسک میں داخل ہے اور عمرہ میں جبتک طواف شروع نہیں کیا اور ہر حالت میں عورت و مرد کو مستحب ہی خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث **بَابُ** اَمرِ اَهلِ المَدِینَةِ بِالاِحرَامِ مِن عِندِ مَسجِدِ ذِی الحُلَیفَةِ ذی حلیفہ سے احرام باندہنے کا بیان مدینہ والوں کے لیے۔ **عَن** عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ یَقُولُ بَیدَاؤُکُم هٰذِهِ الَّتِی تَکذِبُونَ عَلٰی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فِیهَا مَا اَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِن عِندِ المَسجِدِ یَعنِی ذَا الحُلَیفَةِ **ترجمہ** عبداللہ کہتے تھے کہ یہ بیدا تمہارا وہی مقام ہے جہاں جھوٹ باندہتے ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ نے لبیک نہیں پکاری مگر مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک سے **ف** بیدا ایک ٹیلہ ہے ذی الحلیفہ کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ میں اور بیدا اُسکو کہتے ہیں جسمیں کچھ اثر بنا کا نہ ہو اور ہر چٹیل زمین کو بیدا کہتے ہیں۔ مگر یہاں وہی مقام خاص مراد ہے غرض عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام یہاں سے باندہا حالانکہ آپ نے لبیک مسجد کے پاس سے پکارے بلکہ اپنے مصلی ہی سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم اوپر لکھہ آئے ہیں **عَن** سَالِمٍ قَالَ کَانَ ابنُ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنهُمَا اِذَا قِیلَ لَهُ الاِحرَامُ مِنَ البَیدَاءِ قَالَ البَیدَاءُ الَّتِی تَکذِبُونَ فِیهَا عَلٰی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَا اَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِن عِندِ الشَّجَرَةِ حِینَ قَامَ بِهِ بَعِیرُهُ **ترجمہ** سالم نے کہا کہ ابن عمر سے جب کہا جاتا کہ احرام بیدا سے ہے تو وہ فرماتے کہ وہی بیدا جسپر تم جھوٹ باندہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے تو لبیک پکاری ہے اوس درخت کے پاس جب آپ کا اونٹ آپکو لیکر سیدھا کھڑا ہوا ہے **بَابُ** بَیَانِ اَنَّ الاَفضَلَ اَن یُحرِمَ حِینَ تَنبَعِثُ بِهِ رَاحِلَتُهُ مُتَوَجِّهًا اِلٰی مَکَّةَ لَا عَقِبَ الرَّکعَتَینِ باب بیان احرام باندہنے کا جب اونٹ اوٹھے مکہ کیطرف متوجہ ہوکر **عَن** عُبَیدِ بنِ جُرَیجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ یَا اَبَا عَبدِ الرَّحمٰنِ رَاَیتُكَ تَصنَعُ اَربَعًا لَم اَرَ اَحَدًا مِن اَصحَابِكَ یَصنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ یَا ابنَ جُرَیجٍ قَالَ رَاَیتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الاَرکَانِ اِلَّا الیَمَانِیَینِ وَرَاَیتُكَ تَلبَسُ النِّعَالَ السِّبتِیَّةَ وَرَاَیتُكَ تَصبُغُ بِالصُّفرَةِ وَرَاَیتُكَ اِذَا کُنتَ بِمَکَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الهِلَالَ وَلَم تُهِلَّ اَنتَ حَتّٰی یَکُونَ یَومُ التَّروِیَةِ فَقَالَ عَبدُ اللهِ بنُ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنهُمَا اَمَّا الاَرکَانُ فَاِنِّی لَم اَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَمَسُّ اِلَّا الیَمَانِیَینِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبتِیَّةُ فَاِنِّی رَاَیتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَلبَسُ النِّعَالَ الَّتِی لَیسَ فِیهَا شَعرٌ وَیَتَوَضَّاُ فِیهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَن اَلبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفرَةُ فَاِنِّی رَاَیتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْبَغُ بِھَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبَغَ بِھَا وَاَمَّا الْاِھْلَالُ فَاِنِّیْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُھِلُّ حَتّٰی تَنْبَعِثَ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ ترجمہ عبید بن جریج نے عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن میں تمکو چار باتیں کرتے دیکھا ہے کہ تمہارے اور یاروں میں سے کسی کو کرتے نہیں دیکھا۔ عبد اللہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہیں اے بیٹے جریج کے انہوں نے کہا اول تو میں تمکو دیکھتا ہوں کہ تم کعبہ کے کونوں میں سے طواف کے وقت ہاتھ نہیں لگاتے ہو مگر دو کونوں میں جو یمن کیطرف ہیں دوسری تم نعال سبتی پہنتے ہو۔ تیسرے ڈاڑہی رنگتے ہو زردی سے (یعنے زعفران وورس وغیرہ سے) چوتھے جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھکر لبیک پکارتے ہیں اور تم یوم الترویہ یعنے آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی لبیک پکارتے ہو پس عبد اللہ نے جواب دیا کہ سنو ارکان کو تو مینے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوتے ہوں سوا ان کے جو یمن کیطرف ہیں اور انکو رکن یمانی کہتے ہیں اور نعال سبتی تو مینے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ایسی نعل پہنتے تھے جسمیں بال نہ ہوں اور اسی میں وضو کرتے تھے (یعنے وضو کرکے گیلے پیر میں اسکو پہن لیتے تھے) سو میں بھی دوست رکھتا ہوں کہ اوسی کو پہنوں رہی زردی تو مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس سے رنگتے تھے (یعنے بالوں کو یا کپڑوں کو) تو میں دوست رکھتا ہوں کہ اس سے رنگوں اور لبیک .... سو مینے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے لبیک پکاری ہو مگر جب کہ اونٹنی آپ کو سوار کرکے اوٹھی (یعنے مسجد ذی الحلیفہ کے پاس) **ف** امام مالک اور شافعی اور جمہور کا مذہب یہہ ہے کہ افضل ہے لبیک پکارنا جب سواری اپنی کھڑی ہو متوجہ ہو کر مکہ کیطرف اور ابو حنیفہ کا مذہب یہی کہ نماز کے بعد لبیک پکارے یعنے قبل سوار ہونے کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلے ہی سے لبیک شروع کی ہے چنانچہ تصریح اوسکی زاد المعاد سے اوپر گذری اور رکنین یمانیین سے ایک رکن یمانی مراد ہے اور ایک وہ کونا جسمیں حجر اسود نصب کیا ہوا ہے اور تغلیباً ان دونوں کو رکن یمانی بولتے ہیں اور دو رکن اوسکے مقابل کے جو حطیم کی جانب ہیں انکو شامیین بولتے ہیں چنانچہ نقشہ مندرجہ حاشیہ سے بخوبی ظاہر ہے اور رکنین یمانیین دونوں بنائے ابراہیم پر باقی ہیں یعنے اوسی نیو پر بنی ہوئی ہیں جو ابراہیم علیہ السلام نے ڈالی تھی بخلاف شامیین کے کہ اودہر سے کعبہ شریفہ چھوٹا کر دیا گیا ہے اور اسیلیے حضرت نے اوسکو نہیں چھوا اور اب اتفاق ہو گیا ہے فقہا کا رکن شامیین کے نہ چھونے پر اور نعل سبتی وہ ہے جسکا چمڑا دباغت کیا گیا ہو اور بال اوسکے دور کر دیے گئے ہوں اور ابن عمر زرد رنگ سے اپنی ڈاڑہی



کرتے تھے اور ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈاڑھی زعفران اور ورس سے دھوتے تھے جو ایک زرد رنگ گھانس ہوتی ہے یمن کی اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر حج شروع کیا جب احرام باندھا اسلیے عبد اللہ بن عمر نے قیاس کیا کہ آٹھویں تاریخ لوگ منا کو جاتے ہیں اسی دن سے ابتداء حج ہوتی ہے تو ابتداء احرام بھی اوسی دن سے چاہیئے نہ اوسکے قبل سے اور امام شافعی اور اصحاب اونکے اور بعض اصحاب امام مالک کے اس بارہ میں ابن عمر کے موافق ہیں اور دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ افضل اول ذی الحجہ سے لبیک پکارنا ہے اور دونو جائز ہے باجماع امت عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعْنًى سِوٰى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ ترجمہ عبید نے کہا مینے عبد اللہ بن عمر کا ساتھ دیا حج میں قریب بارہ حج و عمرے کے اور مینے انسے وہی چار باتوں کا ذکر کیا اور وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذر مگر اہلال کے بارہ میں اُنہوں نے مقبری کے خلاف روایت کی اور مضمون روایت کیا سوا اس مضمون کے جو وہ گذرا تھا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب میں پیر رکھا اور آپ کی اونٹنی اوٹھی ذی الحلیفہ میں جب لبیک پکارا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً عبد اللہ عمر کے بیٹے خبر دیتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری جب آپ کی اونٹنی آپ کو لیکر کھڑی ہوئی عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِيْ بِهِ قَائِمَةً ترجمہ اسکا بھی وہی مضمون ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَاتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مَبْدَأَهُ وَصَلّٰى فِي مَسْجِدِهَا عبد اللہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ذو الحلیفہ میں رہے حج کے ابتدا میں اور نماز پڑھی اوسکی مسجد میں **ف** یعنے پانچ نمازیں جو ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ الطِّيْبِ قُبَيْلَ الْإِحْرَامِ فِي الْبَدَنِ وَاسْتِحْبَابِهِ فِي الْمِسْكِ وَأَنَّهُ لَا بَأْسَ بِبَقَاءِ وَبِيْصِهِ خوشبو لگانا احرام کے قبل بدن میں اور مسک کا استحباب اور اُسکی چمک باقی رہنا حالت احرام میں اسکا جواز عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِيْنَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا مینے

خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون کے احرام کے لیئے جب احرام باندھا اور اون کی احلال کے لیئے قبل طواف افاضہ کے **ف** اس سے معلوم ہوا مستحب ہونا خوشبو کے استعمال کا قبل احرام کے اور جائز ہوا باقی رہنا اوسکی خوشبو اور اثر کا بعد احرام باندھنے کے اور حرام یہی ہے کہ حالتِ احرام میں ابتدا کرے خوشبو کی یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور خلائق کثیر کا صحابہ اور تابعین میں سے اور جماہیر محدثین کا اور فقہا کا جیسے سعد اور ابن عباس اور ابن زبیر اور معاویہ اور حضرت عائشہ اور ام حبیبہ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور ابو یوسف اور احمد اور ابو داؤد وغیرہم ہیں اور بعضوں نے اسکا خلاف کیا ہے مگر قوی مذہب یہی ہے اور جو تاویلات کیئے ہیں حضرت عائشہ کی روایت کے وہ قوی نہیں اور یہہ جو فرمایا کہ اون کے احلال کے لیئے قبل طواف کے اس سے معلوم ہوا کہ بعد رمی جمرہ عقبے کے خوشبو کا استعمال مباح ہے اور حلق بھی روا ہے اگرچہ ابھی طواف افاضہ نہ کیا ہو اور یہ مذہب ہے شافعی کا اور تمام علما کا مگر امام مالک نے اسکو مکروہ کہا ہے قبل طواف افاضہ کے اور یہ حدیث اوپر حجت ہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِينَ حَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے کہ مینے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ **ترجمہ** اسکا بھی مضمون وہی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگائی مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کہولنے کے لیئے بہی اور باندہنے کے لیئے بھی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگائی مینے ذریرہ سے (اور وہ ایک قسم کی خوشبو ہے نووی نے لکھا ہے کہ ہند سے آتی ہے) حجۃ الوداع میں احرام اور حل کے لیئے **عَنْ** عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيبِ **ترجمہ** عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ تمنے کون سی خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت تو اونہوں نے فرمایا سب سے عمدہ خوشبو (یعنے مسک جیسے آگے آتا ہے) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ **ترجمہ** حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ملتے تھے قبل احرام کے
پھر احرام باندھتے تھے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا قَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِہٖ
حِیْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّہٖ قَبْلَ اَنْ یُّفِیْضَ بِاَطْیَبِ مَا وَجَدْتُ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے قبل اور ان کو احرام کھولنے کے وقت قبل اسکے کہ طواف افاضہ کریں عمدہ
خوشبو جو پائی عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا قَالَتْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلیٰ وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ یَقُلْ خَلَفٌ وَلٰکِنَّہٗ قَالَ وَذَاکَ طِیْبُ اِحْرَامِہٖ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا
گویا میں ابھی نظر کر رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ میں چمک خوشبو کی اور وہ احرام باندھے ہوئے
تھے اور خلف جو راوی ہیں اونہوں نے یہہ نہیں کہا کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے مگر یہہ کہا کہ وہ خوشبو تھی اون کے
احرام کی یعنے جو احرام کے قبل لگائی تھی عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلیٰ وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُھِلُّ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ میں گویا نظر کر رہی ہوں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں چمک خوشبو کی اور آپ لبیک پکار رہے تھے۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا قَالَتْ
کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلیٰ وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُلَبِّیْ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا قَالَتْ لَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا قَالَتْ کَاَنَّمَا
اَنْظُرُ اِلیٰ وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وہی مضمون ہے اور اسمیں یہہ ہے کہ میں دیکھتی
تھی اور وہ محرم تھے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا قَالَتْ اِنْ کُنْتُ لَاَنْظُرُ اِلیٰ وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّحْرِمَ یَتَطَیَّبُ بِاَطْیَبِ مَا اَجِدُ ثُمَّ اَرٰی وَبِیْصَ الدُّھْنِ فِیْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ بَعْدَ ذٰلِکَ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے احرام کا تو عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتے جو پاتے پھر میں
دیکھتی تھی چمک تیل کی آپ کے سر اور ڈاڑھی میں احرام باندھنے کے بعد عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلیٰ وَبِیْصِ
الْمِسْکِ فِیْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ گویا میں دیکھتی
ہوں چمک مشک کی آپ کی مانگ میں اور آپ احرام میں ہیں عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ
حسن نے اس اسناد سے مثل روایت سابق کے روایت کی عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَیَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ بِطِیْبٍ فِیْہِ مِسْکٌ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالے عنہا نے فرمایا کہ میں خوشبو لگاتی تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام کے اور نحر کے
دن یعنی بعد رمی جمرہ عقبہ کے قبل اسکے کہ آپ طواف افاضہ کریں بیت اللہ کا اور اس خوشبو میں مسک

ہوا تہا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا محمد منتشر کے بیٹے نے کہا مینے عبداللہ بن عمر سے پوچہا کہ جو شخص خوشبو لگاوے اور صبح کو احرام باندہے تو اوسکے لیے کیا حکم ہے تو اونہوں نے کہا کہ میں خوب نہیں جانتا کہ صبح کو احرام باندہوں ایسے حال میں کہ خوشبو جہاڑتا ہوں اور اگر میں ڈانبر اپنے اوپر مل لوں تو مجہے اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں خوشبو لگاؤں پہر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس گیا اور اون سے یہہ سب کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ مینے خوشبو لگائی رسول اللہ علیہ وسلم کو اون کے احرام کے قریب اور آپ نے اپنی سب بیبیوں سے صحبت کی پہر صبح کو احرام باندہا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ اپنے بیبیوں پر طواف کرتے تہے (یعنے سب سے صحبت کرتے تہے) پہر صبحکو احرام باندہتے اور خوشبو جہڑتی رہتی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا ترجمہ محمد بن منتشر سے وہی مضمون مروی ہوا جو ابہی اوپر گذرا اور قطران ایک روغن کالا ہے جو کشتیوں پر پہیرا جاتا ہے اب اوسے ڈانبر بولتے ہیں۔ **ف** غرض ان سب روایتوں سے بخوبی معلوم ہوا کہ بقا اوس خوشبو کی جو قبل احرام لگائی ہو مضر نہیں اور ابتداءً خوشبو نہ لگاوے وذالک المقصود

بَابُ تَحْرِيمِ الصَّيْدِ الْمَأْكُولِ الْبَرِّيِّ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا صید ماکول جنگل کی حرمت محرم کے لیے

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ ترجمہ صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم کو ایک گدہا جنگلی ہدیہ دیا اور آپ ابوا یا ودان میں تھے (یہ نام مقام کا ہے) اور آنہیں
پھیر دیا جب آپ نے دیکھا اُن کے چہرے کا ملال تو فرمایا کہ ہم نے کسی اور وجہ سے نہیں پھیرا
فقط اتنا ہے کہ ہم لوگ احرام باندہے ہوئے ہیں عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَهْدَيْتُ لَهُ
حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ اَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهُ مضمون
وہی ہے کچھ لفظوں کا فرق ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ
ترجمہ اس روایت میں وحشی گدہے کے گوشت ہدیہ دینے کا ذکر ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَى
الصَّعْبُ ابْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ
عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا اَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ ترجمہ اسمیں بھی وہی مضمون ہے مگر آپ نے فرمایا
ہم محرم نہ ہوتے تو قبول کر لیتے عَنِ الْحَكَمِ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارٍ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ يَقْطُرُ
دَمًا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقُّ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ
ترجمہ حکم نے کہا صعب نے حمار وحشی کا پیر ہدیہ دیا اور شعبہ نے حکم سے سرین حمار وحش کہ اوسمیں خون
ٹپکتا تہا روایت کیا اور شعبہ کی روایت حبیب سے یوں ہے کہ ایک ٹکڑا حمار وحش کا ہدیہ دیا پھر
آپ نے پھیر دیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ اَخْبَرْتَنِيْ عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ اُهْدِيَ
اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ اُهْدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ فَقَالَ اِنَّا
لَا نَاْكُلُهُ اِنَّا حُرُمٌ عبد اللہ نے کہا زید بن ارقم آئے اور عبد اللہ نے اُن کو یاد دلا کر کہا کہ تم نے کیونکر
خبر دی تھی لحم صید کی جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دیا گیا تہا اور آپ احرام باندہے ہوئے تھے اُنہوں
نے کہا کہ ہدیہ دیا گیا ایک عضو شکار کے گوشت کا اور آپ نے پھیر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندہے ہوئے
ہیں **ف** اتفاق ہے علما کا اسپر کہ محرم کو جنگل کا شکار کرنا حرام ہے اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہے
کہ شکار کا مالک ہونا خرید کر بھی حرام ہے اور اسیطرح ہبہ سے اور میراث کی وجہ سے مالک ہونے میں
اختلاف ہے باقی رہا گوشت شکار کا اگر محرم نے خود شکار کیا ہے یا اُس کے دوسرے نے شکار کیا
ہے تو حرام ہے برابر ہے خواہ اسکے حکم سے شکار کیا ہو یا بغیر حکم کے پہر اگر کسی حلال نے اپنے لیے
شکار کیا ہے اور محرم کے دینے کا ارادہ نہیں کیا پہر محرم کو بھی اوسکے گوشت میں سے ہدیہ دیا یا بیچ ڈالا
تو اوسکو حرام نہیں اور یہ مذہب ہے شافعیہ کا اور مالک اور احمد اور داؤد کا اور ابو حنیفہ نے کہا جو ہی امانت

محرم کے محرم کے لیئے شکار کیا جاوے وہ حلال ہے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ شکار کا گوشت مطلقاً حرام ہے محرم پر کسیطرح حلال نہیں
برابر ہے کہ اُسنے خود شکار کیا ہو یا دوسرے نے اوسکے لیئے خواہ اپنے لیئے غرض بہر طور حرام ہے
اور قاضی عیاض نے یہہ قول حضرت علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے
اور اُنہوں نے استدلال کیا ہے اس آیت کے ظاہر سے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا کہ اُنہوں
نے کہا ہے کہ مراد صید سے وہ جانور ہے جو بذریعہ شکار ہاتھ آیا ہے۔ غرض وہ بہر حال حرام ہے اور
ظاہر حدیث صعب بن جثامہ بھی اسی پر دال ہے کہ آپ نے اُنکا ہدیہ واپس فرمایا اور بیان فرمایا
کہ ہم لوگ محرم ہیں اور یہہ نہیں فرمایا کہ تمنے ہمارے لیئے شکار کیا اسلیئے ہم واپس کرتے ہیں۔
اور احتجاج کیا ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین نے ابی قتادہ کی روایت سے جو مسلم میں آگی
آتی ہے اسلیئے کہ ابو قتادہ نے جو شکار کیا تھا اور وہ حلال تھے اوسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اور محرمین سے بھی فرمایا کہ کھاؤ یہہ حلال ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپنے پوچھا تمہارے
پاس اُسمیں کا بچا ہوا کچھہ ہے اونہوں نے عرض کی کہ ہاں اُسکا پیر آپ نے اوسے لیا اور کھایا
اور سنن ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
شکار جنگل کا تمکو حلال ہے جبتک تمنے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے واسطے شکار نہ کیا گیا ہو اور
توفیق صعب اور ابو قتادہ کی روایت میں یوں ہے کہ صعب کی روایت اسپر محمول کیجاوے کہ
اونے محرموں کے لیئے شکار کیا اور ابو قتادہ نے اپنے لیئے اور اسصورت میں مذہب شافعی بہت
صحیح اور قوی ہوگیا اور سب روایتوں میں توفیق بھی ہوگئی اور آیت قرآنی کو حمل کریں خود شکار کرنے
پر اور اُسپر جو محرم کے لیئے شکار کیا گیا ہو اور یہہ فرمانا آپ کا صعب سے کہ ہم محرم ہیں اسکے منافی
نہیں کہ احتمال ہے کہ اُنہوں نے آپ کے لیئے شکار کیا ہو (النووی) عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ
يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ
فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ رُمْحِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي فَقُلْتُ
لِأَصْحَابِي وَكَانُوا مُحْرِمِينَ نَاوِلُونِي السَّوْطَ فَقَالُوا وَاللهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ
ثُمَّ رَكِبْتُ فَأَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي
فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ

فَرِهِيَ فَاَدْرَكْتُهٗ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوْهُ ترجمہ ابی محمد غلام آزاد ابو قتادہ کے کہتے ہیں کہ مینے
ابو قتادہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ یہانتک کہ جب پہونچے
ہم قاحہ میں (اور وہ ایک میدان ہے سقیا سے ایک میل پر اور مدینہ سے تین منزل پر) اور بعض لوگ ہم میں
سے محرم تھے اور بعض غیر محرم کہ اتنے میں میرے یاروں کو مینے دیکھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں
جب مینے نظر کی تو ایک گدہا وحشی تھا اور مینے اپنے گھوڑے پر زین رکھا اور اپنا نیزہ لیا اور سوار
ہوا اور میرا کوڑا گر پڑا اور مینے اپنے یاروں سے کہا کہ وہ محرم تھے کہ میرا کوڑا اٹھا دو اونہوں نے
کہا اللہ کی قسم ہم تمہاری کچھہ مدد نہ کرینگے پھر مینے اوتر کر کوڑا لیا اور سوار ہوا اور اس گدہے تک پہونچا
اوسکے پیچھے سے اور وہ ٹیلے کے پیچھا تھا پھر اسکو نیزہ مارا اور اوسکی کونچی کاٹ ڈالی اور اپنے یاروں
کے پاس لایا اور کسی نے کہا کھاؤ کسی نے کہا مت کھاؤ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے
سو مینے اپنا گھوڑا اڑہایا اور اُن تک پہونچا اور اُن سے عرض کی اُنہوں نے فرمایا وہ حلال ہے
اور کھاؤ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى
اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا
فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَيْهِ
فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ
طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابو قتادہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھہ تھے کسی راہ میں مکہ کے اور وہ چند یاروں کے ساتھ حضرت سے پیچھے رہ گئے اور وہ غیر محرم
تھے اور یار اوسکے محرم پھر ایک وحشی گدہا دیکھا اور اپنے گھوڑے پر چڑھے اور یاروں سے کوڑا مانگا
کسی نے نہ دیا پھر نیزہ مانگا کسی نے نہ دیا پھر اُنہوں نے آپ لے لیا اور گھوڑے کو دوڑایا اور گدہے کو
مار لیا اور اصحاب میں سے کسی نے کھایا کسی نے نہیں پھر جب حضرت ؐ کے پاس پہونچے اور آپ سے
پوچھا آپ نے فرمایا وہ تو ایک خوراک ہے کہ اللہ عز وجل نے تم کو دی عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
اَبِيْ قَتَادَةَ فِيْ حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلُ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَّحْمِهٖ شَيْءٌ عطا نے ابو قتادہ سے جنگلی گدہے
کے بارہ میں وہی مضمون روایت کیا جو ابی النضر سے اوسکے اوپر گذرا مگر زید بن اسلم کی روایت میں
یہہ بھی ہے کہ آپ نے پوچھا کہ اوسکے گوشت میں سے کچھہ ہے تمہارے پاس عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ

قَالَ انْطَلَقَ اَبِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ فَاَحْرَمَ
اَصْحَابُہٗ وَلَمْ یُحْرِمْ وَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَدُوًّا بِغَیْقَۃَ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَیْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِہٖ یَضْحَکُ بَعْضُہُمْ اِلٰی اِذْ نَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِحِمَارِ
وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَیْہِ فَطَعَنْتُہٗ فَاَثْبَتُّہٗ فَاسْتَعَنْتُہُمْ فَاَبَوْا اَنْ یُّعِیْنُوْنِیْ فَاَکَلْنَا مِنْ لَحْمِہٖ وَ
خَشِیْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرَفِّعُ فَرَسِیْ شَاْوًا وَ
اَسِیْرُ شَاْوًا فَلَقِیْتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ غِفَارٍ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَقُلْتُ اَیْنَ لَقِیْتَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَکْتُہٗ بِتَعْہِنَ وَہُوَ قَائِلٌ السُّقْیَا فَلَحِقْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّ اَصْحَابَکَ یَقْرَءُوْنَ
عَلَیْکَ السَّلَامَ وَرَحْمَۃَ اللہِ وَاِنَّہُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ یُّقْتَطَعُوْا دُوْنَکَ اِنْتَظِرْہُمْ فَانْتَظَرَہُمْ فَقُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنِّیْ اَصَدْتُ وَمَعِیَ مِنْہُ فَاضِلَۃٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْقَوْمِ کُلُوْا
وَہُمْ مُحْرِمُوْنَ ترجمہ عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہا میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے حدیبیہ کے سال اور اصحاب نے احرام باندہا تہا اور اونہوں نے نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو خبر لگی کہ دشمن غیقہ میں ہے اور آپ چلے اور ابو قتادہ نے کہا کہ مین اپنے یاروں کے
ساتھ تہا کہ بعض لوگ میری طرف دیکھکر ہنسنے لگے اور مینے جو نظر کی تو میرے آگے ایک وحشی
گدہا تھا اور مینے اوسپر حملہ کیا اور اُسکو نیزہ مارکر روک دیا اور اپنے لوگوں سے مدد چاہی اور کسی نے میری
مدد نہ کی (بسبب احرام کے) پھر ہمنے اُسکا گوشت کہایا اور خوف ہوا کہ ہم راہ میں حضرت سے چھوٹ
نہ جاءیں اسلیئے میں آپ کو ڈہونڈہتا چلا اور کبھی اپنے گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی قدم قدم چلاتا کہ
ایک آدمی ملا بنی غفار کا اندہیری رات میں اور مینے اوس سے پوچھا کہ تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کہاں ملے اوسنے کہا کہ میں نے اُنکو تعہن میں چھوڑا ہے (نام ہے ایک مقام کا اور وہ ایک نہر ہے
پانی کی سقیا سے تین میل پر اور سقیا ایک گاؤں ہے مدینہ سے تین منزل مکہ کی راہ میں) اور وہ
سقیا میں دوپہر کو ٹہیرا چاہتے ہیں غرض میں آپ سے ملا اور مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کے
اصحاب آپ پر سلام اور رحمت بھیجتے ہیں اور اُن کو خوف ہے کہ دشمن اُن کو آپ سے دور کرکے کاٹ
نہ ڈالے تو آپ انکا انتظار کریئے سو آپنے اُن کا انتظار کیا پہر مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ مینے
شکار کیا ہے اور اُسمیں سے کچھ میرے پاس بچا ہوا ہے تو آپنے فرمایا لوگوں سے کہ کہاؤ اور وہ لوگ
سب احرام باندہے ہوئے تہے عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ
رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجًّا وَّخَرَجْنَا مَعَہٗ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ اَصْحَابِہٖ فِیْہِمْ اَبُوْ قَتَادَۃَ

فقال خذوا ساحل البحر حتى تلقوني قال فاخذوا ساحل البحر فلما انصرفوا اقبل رسول الله صلى
الله عليه وسلم احرموا الا ابا قتادة فانه لم يحرم فبينا هم يسيرون اذ راوا حمر وحش فحمل
عليها ابو قتادة فعقر منها اتانا فنزلوا فاكلوا من لحمها قال فقالوا اكلنا لحما ونحن محرمون
قال فحملوا ما بقي من لحم الاتان فلما اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله
انا كنا احرمنا وكان ابو قتادة لم يحرم فراينا حمر وحش فحمل عليها ابو قتادة فعقر
منها اتانا فنزلنا فاكلنا من لحمها فقلنا ناكل لحم صيد ونحن محرمون فحملنا ما بقي من
لحمها فقال هل منكم احد امره او اشار اليه بشيء قال قالوا لا قال فكلوا ما بقي من
لحمها ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے روایت کیے اپنے باپ سے کہ انہوں نے کہا نکلے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم حج کو اور ہم نکلے آپکے ساتھ اور کہا ابی قتادہ نے کہ آپ نے اور راہ لی اور اپنے
بعض اصحاب سے فرمایا کہ تم ساحل بحر کی راہ لو اور انہی میں ابو قتادہ بھی تھے یہانتک کہ ملو مجھسے اور ان
لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی پھر جب پھرے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو ان لوگوں نے
احرام باندہ لیا تمام لوگوں نے سوا ابو قتادہ کے کہ انہوں نے احرام نہیں باندہا غرض وہ راہ میں چلے جاتے
تھے کہ انہوں نے چند وحشی گدہوں کو دیکھا اور ابو قتادہ نے انپر حملہ کیا اور ایک گدہے کی انہیں نے
کونچیں کاٹیں اور سب یاراون کے اترے اور اسکا گوشت کھایا اور پھر کہا انہوں نے کہ ہمنے گوشت
کھایا اور ہم محرم تھے اور باقی گوشت اسکا ساتھ لے لیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس پہونچے تو عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہمنے احرام باندہ لیا تھا اور ابو قتادہ نے احرام نہیں
باندہا تھا پھر ہمنے چند وحشی گدہے دیکھے اور ابو قتادہ نے انپر حملہ کرکے ایک کی کونچیں کاٹیں پھر
ہم اترے اور ہم سب نے اسکا گوشت کھایا اور پھر کہا کہ ہم شکار کا گوشت کھاتے ہیں اور احرام
باندہے ہوئے ہیں اور باقی گوشت اسکا ہم لیتے آئے ہیں تب آپنے فرمایا کہ کسی نے تم میں سے
اسکا حکم کیا تھا یا اوسکی طرف اشارہ کیا تھا تو انہوں نے عرض کی کہ نہیں آپ نے فرمایا تو
کھاؤ جو گوشت اسکا باقی ہے ۔ عن عثمان بن عبد الله بن موهب رضي الله تعالى عنه بهذا
الاسناد في رواية شيبان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم امنكم احد امره
ان يحمل عليها او اشار اليه وفي رواية شعبة قال اشرتم او اعنتم او اصدتم قال شعبة
ولا ادري قال اعنتم او اصدتم ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے اس اسناد سے یہی مضمون
مروی ہوا اور شیبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے

کسی نے اُسکے شکار کا حکم کیا کہ اُسپر حملہ کیا جاوے یا اوسکی طرف اشارہ کیا اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ تم نے اشارہ کیا یا مدد کی یا تمنے شکار کیا شعبہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ مدد کی فرمایا یا شکار کیا فرمایا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَیْبِیَةِ قَالَ فَاَهَلُّوْا بِعُمْرَةٍ غَیْرِیْ قَالَ فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِیْ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْبَاْتُهٗ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهٖ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوْهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ترجمہ عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ اُن کے باپ نے خبر دی اُنہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں تو اور لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھ لیا سوا میرے اور مینے ایک حمار وحشی شکار کیا اور اپنے یاروں کو کھلایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اُن کو خبر دی کہ ہمارے پاس اُسکا گوشت بچا ہوا ہے آپنے فرمایا کھاؤ اور وہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَبُوْ قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهٗ قَالَ فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهَا ترجمہ عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور سب لوگ محرم تھے اور ابو قتادہ غیر محرم اور بیان کی حدیث اور اسمیں یہہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھ اُسمیں سے کچھ ہے۔ اُنہوں نے کہا ہمارے ساتھ اُسکا پیر ہے پھر لیا اوسکو آپ نے اور کھایا۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ فِیْ نَفَرٍ مُحْرِمِیْنَ وَاَبُوْ قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ وَفِیْهِ هَلْ اَشَارَ اِلَیْهِ اِنْسَانٌ مِنْكُمْ اَوْ اَمَرَهٗ بِشَیْءٍ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُوْهُ ترجمہ عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ ابو قتادہ چند محرم لوگوں میں تھے اور وہ احرام باندھے ہوئے نہ تھے اور حدیث بیان کی اور اُسمیں یہہ ہے کہ آپ نے فرمایا آیا اشارہ کیا تم میں سے کسینے اُسکی طرف یا حکم کیا کسی طرح کا اُنہوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو کھاؤ اوسکو ف غرض ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی غیر محرم اپنے واسطے شکار کرے اور محرم کا اوسمیں حکم و اشارہ و تائید و نصرت نہ ہو تو اُسکا کھانا محرم کو بھی روا ہے۔ جب اوسکا گوشت محرم کو ہدیہ دیا جائے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا جیسا ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور یہی صحیح ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ

التَّیْمِیِّ قَالَ کُنَّا مَعَ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُھْدِیَ لَہٗ طَیْرٌ وَطَلْحَۃُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَکَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ طَلْحَۃُ وَفَّقَ مَنْ اَکَلَہٗ وَقَالَ اَکَلْنَاہُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عبد الرحمن نے کہا ہم طلحہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اور ایک پرندہ شکار انکو ہدیہ دیا گیا (یعنے پکا ہوا) سو بعضوں نے ہم میں سے کھایا تہا اور کہا اونہوں نے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے **بَاب** مَا یُنْدَبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَیْرِہٖ قَتْلُہٗ مِنَ الدَّوَابِّ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ جن جانوروں کا مارنا حل اور حرم میں مستحب ہے انکا بیان **عَنْ** عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرْبَعٌ کُلُّھُنَّ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَاَۃُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ قَالَ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ اَفَرَاَیْتَ الْحَیَّۃَ قَالَ تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَّھَا ترجمہ حضرت عائشہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ فرماتی ہیں کہ مینے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے چار چیزیں شریر ہیں کہ قتل کیجاتی ہیں حل و حرم میں چیل اور کوا اور چوہا اور کٹہا کتا (راوی نے) کہا کہ مینے قاسم اپنے شیخ سے پوچہا کہ بہلا فرمایئے سانپ کو تو اونہوں نے کہا مارا جاوے ذلت سے **ف** اور بچہو میں بہی حکم آیا ہے غرض یہہ چہہ چیزیں منصوص ہیں اور جماہیر علماء کا اتفاق ہے اُنکے قتل پر حل و حرم و احرام میں اور اتفاق ہے اسپر کہ جو ان کی مثل ہیں معنے میں وہ بہی ان میں داخل ہیں اور اختلاف ہے اسمیں کہ وہ معنے کیا ہے امام شافعی کا قول ہے کہ جو چیزیں کہائی نہ جاتی ہوں اور نہ وہ متولد ہیں ماکولات وغیرہ سے تو قتل اُن کا جائز ہے محرم کو اور اسکو فدیہ دینا ضرور نہیں اور امام مالک نے کہا وہ معنے موذی ہونا ہے غرض جو موذی ہے اُسکا قتل روا ہے اور جو موذی نہ ہو اسکا قتل روا نہیں اور کلب میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس سے یہی کتا مراد ہے بعضوں نے کہا ہر درندہ مراد ہے حملہ کرنے والا چنانچہ لغت میں ہر درندے کو کلب عقور کہتے ہیں۔ غرض اوزاعی اور ابو حنیفہ اور حسن بن صالح نے کہا کہ اُس سے یہی کتا مراد ہے اور بہیڑیے کو بہی اُسمیں داخل کیا ہے اور امام زفر نے صرف بہیڑیا ہی مراد لیا ہے۔ اور جمہور کا قول ہے کہ ہر حملہ کرنے والا درندہ مراد ہے جیسے چیتا اور شیر اور شرزہ وغیرہ ہے اور یہ قول ہے زید بن اسلم اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شافعی اور احمد وغیرہم کا **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَیَّۃُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَیَّا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ شریر ہیں کہ مارے

ف اور بعضوں نے پرہیز کیا ہے طلحہ جو سو رہے تھے جاگے تو ان لوگوں کے موافق ہوئے جنہوں نے کھا لیا ۱۲

جاویں حل و حرم میں سانپ اور چنکبرا کوا اور چوہا اور کٹہا کتا اور چیل عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ حضرت عائشہ سے وہی جانور مروی ہوئی اسمیں سانپ کی جگہہ بچھو مذکور ہے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ہشام سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ترجمہ حضرت عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ زہری سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وہی مضمون ہے اور پانچ جانوروں کے قتل کا حکم ہے عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ ترجمہ سالم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو انکو مارے گناہ نہیں حرم میں خواہ احرام میں عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ لَا حَرَجَ عَلَى مَا قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ترجمہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ أَوْ أُمِرَ أَنْ يَقْتُلَ الْفَارَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے کسی نے پوچھا تو انہوں نے ایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ سے یہی مضمون بیان کیا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ

والفارۃ والعقرب والحدیا والغراب والحیۃ قال وفی الصلوۃ ایضا ترجمہ عبداللہ بن عمر
سے کسی آدمی نے پوچھا کہ محرم کون کون جانور کو قتل کرسکتا ہے عبداللہ نے کہا مجھسے حضرت
کی ایک بی بی نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتا اور چوہا اور بچھو
اور چیل اور کوا اور سانپ کے مارنے کے لیے ارشاد فرماتے تھے اور کہا کہ نماز میں بھی (مارے
جاویں) عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس
من الدواب لیس علی المحرم فی قتلہن جناح الغراب والحداۃ والعقرب والفارۃ و
الکلب العقور عبداللہ بن عمر نے وہی مضمون روایت کیا ہے عن نافع قال عبد اللہ
سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس من الدواب لاجناح علی من قتلہن فی قتلہن
الغراب والحداۃ والعقرب والفارۃ والکلب العقور عبداللہ بن عمر نے وہی مضمون مرفوعا
روایت کیا ہے عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک وابن جریج
ولم یقل احد منہم عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ابن
جریج وحدہ وقد تابع ابن جریج علی ذلک ابن اسحاق ابن عمر نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے وہی مضمون مثل حدیث مالک اور ابن جریج کی روایت کیا اور ان راویوں میں سے
کسی نے یہ نہیں کہا کہ روایت ہے نافع سے وہ راوی ہیں ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے سنا میں نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر ابن جریج نے اکیلے اور ابن جریج کی اتباع کی ہے اس بیان میں ابن
اسحاق نے عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس لا
جناح فی قتل ما قتل منہن فی الحرم فذکر بمثلہ ترجمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما نے
کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کچھ حرج نہیں پانچ جانوروں کے
قتل میں پھر مثل اسی کی بیان کیا عن ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس
من قتلہن وھو حرام فلا جناح علیہ فیہن العقرب والفارۃ والکلب العقور والغراب و
الحدیا واللفظ لیحیی بن یحیی ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ارشاد ہوا کہ پانچ جانور ہیں کہ ان کو جس نے حالت احرام میں مارا اوس پر کچھ گناہ نہیں انکے قتل
میں بچھوا اور چوہا اور کٹکھنا کتا اور کوا اور چیل **باب** جواز حلق الراس للمحرم اذا کان بہ
اذی ووجوب الفدیۃ لحلقہ وبیان قدرھا عذر کے سبب سے سر منڈانے اور فدیہ دینے کا
بیان عن کعب بن عجرۃ قال اتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ وانا

اَوْ قِدْرٍ تَحْتَ قَالَ الْقَوَارِيْرِيُّ قِدْرٍ لِيْ وَقَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ بُرْمَةٍ لِيْ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ قَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ اَيُّوْبُ فَلَا اَدْرِيْ بِاَيِّ ذٰلِكَ بَدَاَ ۔ کعب نے کہا میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ میں اور میں اپنی ہانڈی کے نیچے آگ پھونک رہا تھا اور جوئیں میرے مونھ پر چلی آتی تھیں۔ تو آپ نے فرمایا تمہارے سر کے کیڑوں نے بہت ستایا ہے مینے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم سر منڈا دو اور تین دن روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک قربانی کرو۔ ایوب نے کہا مجھے یاد نہیں کہ پہلے کیا چیز فرمائی

عَنْ اَيُّوْبَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَاَظُنُّهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَمَرَنِيْ بِفِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ مَا تَيَسَّرَ ترجمہ کعب نے کہا یہ آیت فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ میرے ہی حق میں اتری اور میں آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ نے فرمایا نزدیک آؤ میں نزدیک آیا پھر فرمایا اور نزدیک آؤ میں اور نزدیک آیا پھر فرمایا تمکو جوئیں تمہاری بہت ستاتی ہیں ابن عون نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہاں پھر مجھے حکم فرمایا فدیہ کا روزہ ہو خواہ صدقہ ہو خواہ قربانی ہو **ف** یہ آیت پارہ سیقول میں ہے معنے یہ ہیں کہ جو بیمار ہو تم میں سے یا تکلیف ہو اوسکی سر میں (اور وہ سر منڈا لے) تو فدیہ اسکا روزے ہیں یا صدقہ یا قربانی اور آگے تفصیل اوسکی آوے گی۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَاْسُهٗ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ مَا تَيَسَّرَ ترجمہ کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر میں جوئیں جھڑ رہی تھیں اور فرمایا کہ تمکو جوئیں ستاتی ہیں مینے کہا ہاں آپ نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور یہ آیت میرے ہی حق میں اتری پھر مجھ سے آپنے فرمایا تین روزے رکھو یا ایک ٹوکرا خیرات دو یعنے غلہ بھر کر چھ مساکین کو یا قربانی کرو جو

میسر ہو عن کعب ابن عجرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ وھو بالحدیبیۃ
قبل ان یدخل مکۃ وھو محرم وھو یوقد تحت قدر والقمل یتھافت علی وجھہ فقال
ایوذیک ھوامک ھذہ قال نعم قال فاحلق راسک واطعم فرقا بین ستۃ مساکین
والفرق ثلثۃ اصع اوصم ثلثۃ ایام اوانسک نسیکۃ قال ابن نجیح اواذبح شاۃ ترجمہ
کعب نے وہی مضمون اوپر کا بیان کرکے کہا کہ آپ نے فرمایا سر منڈاڈالو اور ایک ٹوکرا غلہ
چھہ مسکینوں کو بانٹ دو اور ٹوکرا تین صاع ہے (اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوۃ میں گذری)
یا تین دن روزے رکھو یا ایک قربانی کرو ابن نجیح کی روایت میں ہے کہ ایک بکری ذبح کرو
عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن
الحدیبیۃ فقال اذاک ھوام راسک قال نعم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلق
ثم اذبح شاۃ نسکا اوصم ثلثۃ ایام او اطعم ثلثۃ اصع من تمر علی ستۃ مساکین ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ بن معقل قال قعدت الی کعب رضی اللہ تعالی عنہ و
ھو فی المسجد فسالتہ عن ھذہ الایۃ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک فقال کعب نزلت
فی کان بی اذی من راسی فحملت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والقمل یتناثر علی وجھی
فقال ما کنت اری ان الجھد بلغ منک ما اری تجد شاۃ فقلت لا فنزلت ھذہ الایۃ فدیۃ
من صیام او صدقۃ او نسک قال صوم ثلاثۃ ایام او اطعام ستۃ مساکین نصف صاع
طعاما لکل مسکین قال فنزلت فی خاصۃ وھی لکم عامۃ ترجمہ کعب کے پاس عبد اللہ
بن معقل بیٹھے اور کعب مسجد میں تھے اور یہ آیت پوچھی ففدیۃ من صیام تو انہوں نے کہا
یہہ میرے لیے اوتری ہے پھر سارا قصہ بیان کیا جو کئی بار گزرا آخر میں حضرت نے فرمایا روزے
تین دن کے یا کھانا چھہ مسکینوں کا ہر مسکین کو نصف صاع پھر کہا کعب نے یہہ آیت اوتری
ہے خاص میرے لیے (اور باعتبار لفظ کے) عام ہے تم سب کے لیے فائدہ قربان انکے
خلوص اور حسن ایمان کے لیے کہ باوجود اس مسکنت اور سادگی کے اللہ پاک جل جلالہ نے
اُن کیطرف التفات فرمایا اور اُن کے لیے بالائے عرش سے فرمان عمیم الاحسان اوتارا غرض
اُن کی جوؤں کا سب کے سر پر احسان ہے عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ خرج
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم محرما فقمل راسہ ولحیتہ فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فارسل الیہ فدعا الحلاق فحلق راسہ ثم قال لہ ھل عندک نسک قال ما اقدر علیہ فامرہ

أَنْ يَصُومَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ
خَاصَّةً ثُمَّ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً " ترجمہ وہی ہے
ف) ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ نسک سے مراد ایک بکری ہے اور سب روایتیں
مقصود میں موافق ہیں اور وہ مقصود یہی ہے کہ جو سر منڈانے کا محتاج ہو کسی ضرر کے سبب سے
مثلاً سر میں جوویں پڑ جاویں یا اور کوئی مرض ہو حالت احرام میں سو وہ سر منڈا لے اور فدیہ دیوے یعنی
تین روزے رکھے یا تین صاع طعام چھ مسکینوں کو کھلاوے اور آیت و روایت دونوں متفق ہیں
اسمیں کہ ان تینوں باتوں میں وہ مختار ہے جو آسان ہو اُسکو بجا لاوے اور علما سب متفق ہیں اسکے ظاہر
پر عمل کرنے میں مگر ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کہ اُن سے منقول ہے کہ نصف صاع گیہوں میں ہے
اور کھجور اور جو وغیرہ میں ایک صاع ہر مسکین کو دینا چاہیے اور یہہ خلاف احادیث ہے اور یہہ
احادیث اُنپر حجت ہیں کہ اُن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے ثلاثة آصع من
تمر یعنے تین صاع ہیں کھجور کے اور حسن بصری وغیرہ سے اور اقوال مذکور ہیں مگر سب ان احادیث
کے رو سے مردود ہیں۔ **باب** جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ پچھنی لگانے کا جواز محرم کو **عن** ابنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **عبد اللہ بن عباس**
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی مکہ کی راہ میں اور آپ احرام باندھے
ہوئے تھے **عن** ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ
وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ ترجمہ ابن بحینہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی مکہ کی راہ میں
اپنی سر کے بیچ میں اور آپ احرام سے تھے **ف** ان روایتوں کے سبب سے اجماع کیا ہے علما نے
پچھنی لگانے کے جواز پر خواہ سر میں لگاوے یا اور کہیں جب ضرورت ہو اگرچہ بال ٹوٹ جاویں
اور بال ٹوٹنے میں فدیہ ہے اور اگر بال نہ ٹوٹے تو کچھہ فدیہ نہیں غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے
اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہے اور اگر بالوں کی جگہہ نہیں تو بغیر ضرورت کے بھی ہو تو روا ہے یہی مذہب
ہے شافعیہ کا اور جمہور کا اور اسمیں فدیہ نہیں اور ابن عمر اور مالک سے اسصورت میں کراہت منقول
ہے اور یہہ حدیث محمول ہے اسپر کہ حضرت کو ضرورت ہو گی اور اس حدیث میں ایک قاعدہ ہے
مسائل احرام کا کہ سر منڈانا اور کپڑے پہننا اور قتل صید وغیرہ محرمات احرام مباح ہیں بحسب ضرورت
و وقت حاجت اور ان سب میں فدیہ واجب ہے **باب** جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ محرم کو
آنکھوں کا علاج جائز ہونا **عن** نُبَيْهِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ

اشتکی عمر بن عبید اللہ عینیہ فلما کنا بالروحاء اشتد وجعہ فارسل الی ابان بن عثمان یسئلہ فارسل الیہ ان اضمدھما بالصبر فان عثمان رضی اللہ عنہ حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل اذا اشتکی عینیہ وھو محرم ضمدھا بالصبر ترجمہ نبیہ وہب کے بیٹے نے کہا ہم نکلے ابان بن عثمان کے ساتھ اور جب ملل میں پہونچے (نام ہے ایک موضع کا کہ مدینہ سے اٹھائیس میل ہے مکہ کی راہ میں) تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں پھر جب روحا میں آئے بہت درد ہوا تو ابان بن عثمان سے کہلا بھیجا انہوں نے کہا کہ ایلوے کا لیپ کرو اسلیے کہ عثمان نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب ان کی آنکھیں دکھیں تھیں اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا لیپ کرو ایلوے کا **ف** اتفاق علما کا ہے کہ موافق اس حدیث کے لیپ کرنا ایلوے وغیرہ کا جسمیں خوشبو نہیں ہے دوا کے لیے روا ہے اور اسمیں فدیہ نہیں اور ضرورت ہو خوشبودار دوا کی تو لگا وے اور فدیہ دے اور سرمہ لگانا زینت کے لیئے مکروہ ہے شافعی کے نزدیک اور دوسرے فقہا کے نزدیک اور احمد و اسحاق اور ایک جماعت نے بالکل منع کیا ہے اور مالک کے اسمیں دو قول ہیں اور اسمیں فدیہ کے وجب ہونے میں بھی ان کے دو قول ہیں **عن** نبیہ بن وھب ان عمر بن عبید اللہ بن معمر رمدت عینہ فاراد ان یکحلھا فنھاہ ابان بن عثمان وامرہ ان یضمدھما بالصبر وحدث عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعل ذلک ترجمہ نبیہ نے کہا عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھیں اور سرمہ لگانا چاہا ابان نے منع کیا اور صبر کے لگانے کو بتایا اور روایت کی عثمان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا

باب جواز غسل المحرم راسہ وبدنہ محرم کو بدن اور سر دھونا روا ہے

عن ابراھیم بن عبد اللہ بن حنین عن ابیہ عن عبد اللہ بن عباس والمسور بن مخرمۃ رضی اللہ تعالی عنھم انھما اختلفا بالابواء فقال عبد اللہ بن عباس یغسل المحرم راسہ وقال المسور لا یغسل المحرم راسہ فارسلنی ابن عباس الی ابی ایوب الانصاری اسئلہ عن ذلک فوجدتہ یغتسل بین القرنین وھو یستتر بثوب قال فسلمت علیہ فقال من ھذا فقلت انا عبد اللہ بن حنین ارسلنی الیک عبد اللہ ابن عباس اسالک کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسہ وھو محرم فوضع ابو ایوب یدہ علی الثوب فطاطاہ حتی بدا لی راسہ ثم قال لانسان یصب فصب علی راسہ ثم حرک راسہ بیدیہ فاقبل بھما وادبر ثم قال ھکذا رایتہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ترجمہ ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عباس

اور مسور بن مخرمہ دونوں میں تکرار ہوئی ابوا میں ابن عباس نے کہا محرم سر دہووے اور مسور نے
کہا نہیں تو عبد اللہ نے کہا مجھے بہیجا ابن عباس نے ابو ایوب کے پاس کہ اُن سے پوچہیں تو مینے
اُن کو پایا کہ وہ کنوئیں کی دو لکڑیوں کے بیچ میں نہا رہی تہی اور وہ ایک کپڑے کی آڑ میں تھے اور
مینے اُن پر سلام علیک کی اور اُنہوں نے پوچھا کہ کون ہے مینے کہا کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں او
عبد اللہ بن عباس نے مجھے تمہاریطرف بہیجا ہے کہ میں پوچھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام
میں کیونکر سر دہوتے تہے پس ابو ایوب نے اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھے اور سر جھکایا یہانتک
کہ مجھے نظر آیا اور اوس آدمی سے کہا جو اوپر پانی ڈالتا تہا کہ ڈالو پہر وہ اپنے سر کو ہلاتے تھے۔
اور اپنے ہاتھ سے ڈالتے تھے آگے اور پیچھے پہر کہا مینے ایسے ہی دیکھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **ف** اس حدیث میں کئی فوائد ہیں اول محرم کو نہانا جائز ہے۔ دوسرے سر دہونا
اُسکو روا ہے اسطرح کہ بال نہ ٹوٹیں تیسرے خبر واحد کا قبول کرنا کہ یہ صحابہ میں مشہور و معروف تھا
چوتھے رجوع کرنا سنت کیطرف جب اختلاف واقعہ ہوا اور ترک کرنا اجتہاد اور قیاس کا خواہ اپنا قیاس
ہو خواہ دوسرے کا اور یہی لازم ہے ساری امت کو اور یہی سبیل مومنین ہے صحابہ و تابعین و اسلاف
صالحین کی ولو کرہ المقلدون او المتعصبون۔ پانچویں سلام کا جائز ہونا متوضی اور مغتسل پر بخلاف اوسکی
جو پاخانہ پھرتا ہو یا پیشاب کرتا ہو۔ چھٹی جائز ہونا استعانت کا وضو و غسل وغیرہ میں ساتویں معلوم
ہوا اس سے طریقہ مسئلہ پوچھنے کا کہ جب کسی عالم سے پوچھیں تو یہ پوچھیں کہ کیا ہے اُسمیں حکم خداوند
تعالے کا یا کیا ہے سنت رسول الثقلین کی یا کیا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ
سوال کریں کسی کے قیاس سے اور نہ کسی کی رائے سے اور اجتہاد سے کہ یہ طریقہ نہیں سلف
کا بلکہ شناعت اور ملامت کی ہے اُسپر بہت سی اکابر نے صحابہ اور تابعین میں سے اور جھڑکا ہی
اور زجر کیا ہے سائلین کو جب پوچھی گئی ہے اُن سے رائے اُن کی یا قیاس اُنکا اور اتفاق کیا ہی
علماء نے اسپر کہ محرم کو اپنا سر دہونا اور بدن دہونا واجب ہے جنابت کیوقت اور باقی رہا غسل
صرف آرام و راحت اور تبرید اور استراحت کے لیئے اسمیں مذہب شافعیہ کا اور جمہور کا جواز ہے
بلا کراہت اور جائز ہے شافعیہ کے نزدیک سر دہونا بیری کے پتوں سے یا خطمی سے اسطرح کہ
بال نہ ٹوٹیں اور جبتک بال نہ ٹوٹیں فدیہ نہیں اور مالک اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ وہ حرام ہے
اور موجب فدیہ ہے مگر یہ روائتیں اُنپر حجت میں **عن** زید بن اسلم بھذا الاسناد وقال فامر
ابو ایوب بیدیہ علی رأسہ جمیعا علی جمیع رأسہ فاقبل بھما وادبر فقال المسور لابن عباس لا اماریک

ابدا زید بن اسلم نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور کہا ابو ایوب نے اپنے دونوں ہاتھ پھیرے
اپنے سارے سر پر آگے اور پیچھے اور مسور نے ابن عباس سے کہا کہ میں آج سے آپکے ساتھ تکرار نہ
کرونگا۔ **باب** ما یفعل بالمحرم اذا مات محرم مرجاوے تو کیا کریں **عن** ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خر رجل من بعیرہ فوقص فمات فقال اغسلوہ بماء
وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تخمروا راسہ فان اللہ عزوجل یبعثہ یوم القیمۃ ملبیا عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے کہ ایک آدمی اونٹ پر سے گر پڑا اور اسکی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو غسل دو پانی اور بیری کے پتوں سے اور کفن
دو اسکو دو کپڑوں میں اسی کے اور سر نہ ڈھانپو اسلیے کہ اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن اوٹھاویگا
لبیک پکارتا ہوا **عن** ابن عباس قال بینما رجل واقف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعرفۃ اذ وقع من راحلتہ قال ایوب فاوقصتہ او قال فاقعصتہ وقال عمرو فوقصتہ
فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین
ولا تحنطوہ ولا تخمروا راسہ قال ایوب فان اللہ یبعثہ یوم القیمۃ ملبیا وقال عمرو
فان اللہ یبعثہ یوم القیمۃ یلبی **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی پر سے گر پڑا۔ ابو ایوب نے
کہا کہ گردن ٹوٹ گئی اوسکی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
اوس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا غسل دو اسکو پانی
اور بیری کے پتوں سے اور کفن دو اسکو دو کپڑوں میں اور خوشبو نہ لگاؤ اور نہ سر ڈھانپو اسکا
ایوب نے کہا کہ اللہ تعالے اسکو اٹھاویگا قیامت کے دن لبیک پکارنے والا اور عمرو نے کہا
پکارتا ہوا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان رجلا کان واقفا مع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وھو محرم فذکر نحو ما ذکر حماد عن ایوب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال اقبل رجل حرام مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فخر من بعیرہ فوقص وقصا فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ
بماء وسدر والبسوہ ثوبیہ ولا تخمروا راسہ فانہ یاتی یوم القیمۃ یلبی **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال اقبل رجل حرام مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال فانہ یبعث یوم القیمۃ ملبیا وزاد لم یسم سعید بن جبیر

حَيْثُ خَرَّ ترجمہ ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہوا صرف اتنا فرق ہے کہ اُنہوں نے کہا اُٹھایا جائیگا
قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اور سعید بن جبیر نے اسجگہہ کا نام نہیں لیا جہاں وہ گرا تھا عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهٗ
وَلَا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا ترجمہ وہی مضمون ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹنی
نے اوسکی گردن توڑ ڈالی اور آپ نے فرمایا کہ اُسکا مونہہ بھی نہ ڈھانپو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ فَمَاتَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ
بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا ترجمہ وہی مضمون ہے صرف اتنا فرق ہے
کہ وہ قیامت کے دن سر میں تلبید کیے ہوئے اوٹھیگا (تلبید کسی چیز سے بال جمانے کو کہتے ہیں اس سے
تلبید کا استحباب ثابت ہوا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا وَّقَصَهٗ بَعِيْرُهٗ وَهُوَ
مُحْرِمٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّغْسَلَ بِمَاءٍ
وَّسِدْرٍ وَّلَا يُمَسَّ طِيْبًا وَّلَا يُخَمَّرَ رَاْسُهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا وہی مضمون ہے فقط اتنا فرق
ہے کہ اوسکے اونٹ نے اوسکی گردن توڑ ڈالی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا
اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَقَعَ مِنْ نَّاقَتِهٖ فَاَقْعَصَتْهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يُّغْسَلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاَنْ يُّكَفَّنَ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا يُمَسَّ طِيْبًا خَارِجٌ رَاْسُهٗ قَالَ شُعْبَةُ
ثُمَّ حَدَّثَنِيْ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ خَارِجٌ رَاْسُهٗ وَوَجْهُهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا ترجمہ ابن عباس نے
وہی مضمون بیان کیا اور اسمیں یہہ ہے کہ کفن دو اوسکو انہیں دو کپڑوں میں کہ سر باہر نکلا رہے اور خوشبو
نہ لگاؤ اور شعبہ نے کہا پھر مجھہ سے میرے شیخ نے یوں روایت کی کہ سر اور مونہہ دونوں باہر نکلے رہیں
باقی مضمون وہی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهٗ وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ
وَّاَنْ يَّكْشِفُوْا وَجْهَهٗ حَسِبْتُهٗ قَالَ وَرَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ يُهِلُّ ترجمہ وہی ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ
نَاقَتُهٗ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا وَّلَا تُغَطُّوْا وَجْهَهٗ
فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يُلَبِّيْ وہی مضمون ہے۔ **فائدہ** ان سب روایتوں سے مذہب امام شافعی او

احمد اور اسحاق کی تائید ہوتی ہے کہ محرم جب مرجاوے اسکو سیا کپڑا نہ پہناویں اور نہ سر ڈہانپیں نہ خوشبو لگاویں اور مالک اور اوزاعی نے اور ابو حنیفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اسکا حکم مثل غیر محرم کی ہے اور یہ احادیث اُنپر حجت ہیں اور اونکو مذہب کی رد ہیں اور بیری کے پتوں سے غسل دینے کا استحباب بہی ثابت ہوا اور محرم و غیر محرم اُسمیں دونو برابر ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور طاؤس اور عطا اور مجاہد اور ابن منذر اور دوسرے فقہا کا اور منع کیا ہے مالک اور دوسرے لوگوں نے اور یہہ روایتیں اونکی رد ہیں۔

باب جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهٖ محرم اگر یہ شرط کرے کہ بیمار ہونگا تو احرام کہول ڈالونگا اسکا جواز

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَجِدُنِيْ إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ضباعہ بنت زبیر کے پاس اور فرمایا کہ تمنے ارادہ کیا ہے حج کا اُنہوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اللہ کی اور میں اکثر بیمار ہوجاتی ہوں تو آپنے فرمایا حج کرو اور شرط کرو اور یوں کہو کہ ای اللہ احرام کہولنا میرا وہیں ہے جہاں تو مجہے روکدے اور وہ مقداد کے نکاح میں تہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُرِيْدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ أَنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ **حضرت** عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا اسمیں ضباعہ نے عرض کی کہ میں حج کا ارادہ کرتی ہوں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ **وہی** مضمون جو اوپر گذرا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيْلَةٌ وَإِنِّيْ أُرِيْدُ الْحَجَّ فَمَا تَأْمُرُنِيْ قَالَ أَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِيْ أَنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ قَالَ فَأَدْرَكَتْ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے وہی مضمون روایت کیا آخر میں یہہ ہے کہ اُنہوں نے حج پالیا احرام کھولنے کی ضرورت نہیں پڑی

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ ضُبَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَرَادَتِ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ عَنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ ضباعہ نے حج کا ارادہ کیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اُنکو کہ اپنے احرام میں شرط کرلیں تو اُنہوں نے حضرت کے حکم سے ویسا ہی کیا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِضُبَاعَۃَ حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ وَفِیْ رِوَایَۃِ اِسْحَاقَ اَمَرَ ضُبَاعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ترجمہ ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو کسی مرض کا دورہ ہوتا ہو اور اسکا خوف ہو جیسے دمہ اور بخار اور اور امراض ہیں اُسکو جائز ہے کہ احرام کے وقت شرط کر لے کہ اگر میں بیمار ہونگا تو احرام کہول ڈالونگا۔ پہر بیماری کے وقت احرام کہول ڈالے اور یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ اور علی اور مسعود کا اور دوسرے صحابہ کا اور ایک جماعت کا تابعین سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو ثور کا اور یہی صحیح روایت ہے شافعی سے اور حجت ان سب لوگوں کی یہی حدیث ہے ضباعہ کی اور ابو حنیفہ اور مالک اور بعض تابعین کا قول ہے کہ اشتراط روا نہیں اور اُنہوں نے اسحدیث کو ایک قضیہ خاصہ میں محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اُن کے لیئے خاص تہا اور قاضی عیاض وغیرہ بعض لوگوں نے اسحدیث کو ضعیف کہا ہے اور اصیلی نے کہا ہے کہ اشتراط کے بارے میں کوئی اسناد حدیث صحیح نہیں ہوئی اور نسائی نے کہا ہے کہ کسی نے اس روایت کو مرفوع نہیں کیا سوا زہری کے معمر سے حالانکہ یہ قول قاضی اور اصیلی کا غلط فاحش ہے اور نووی نے اسکی تغلیط پر تصریح کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے صحیح بخاری میں اور مسلم اور ترمذی اور ابی داؤد اور نسائی اور تمام کتب حدیث میں جنپر اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے اور طرق متعددہ سے باسانید کثیرہ متنوعہ مروی ہوئی صحابہ سے اور صرف مسلم ہی نے جن طرق سے بیان کیا ہے وہی اُسکی تصحیح واثبات کو کافی ہیں اور جب حدیث صحیح ہوئی اشتراط روا ہوا اور دعوے تخصیص کا بلا دلیل ہے۔

باب اِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِہَا لِلْاِحْرَامِ وَکَذَا الْحَائِضِ ترجمہ حائضہ اور نفساء کے احرام کا بیان اور غسل مستحب ہونا انکو **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ بِالشَّجَرَۃِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُہِلَّ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نفاس ہوا اسماء بیٹی عمیس کو محمد بن ابی بکر کے پیدا ہونے کا ذی الحلیفہ کے سفر میں سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو کہ اُن سے کہیں کہ نہادیں اور لبیک پکاریں۔ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ حَدِیْثِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ حِیْنَ نُفِسَتْ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَکْرٍ فَاَمَرَہَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُہِلَّ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہوا **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ احرام نفسا اور حائضہ کا صحیح ہے اور احرام کے لیئے اونہیں غسل کرنا مستحب ہے

اور مذہب شافعیہ اور مذہب مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور کے نزدیک یہ غسل مستحب ہی اور حسن اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب اور حائض اور نفساء جمیع افعال حج بجالاویں سوا طواف اور دو رکعت طواف کے اور احادیث سی یہ بھی معلوم ہوا کہ دو رکعتیں احرام کی واجب نہیں اور نہ مروی ہوئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تصریح کی ہے اسکی ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں ف اور تلبید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے ساتھ اور غسل بکسر غین وہ چیز ہے جس سے سر دھویا جاوے جیسے خطمی وغیرہ اور تلبید بالوں کا جمانا ہے کسی لیسدار چیز سے کہ پریشان نہ ہوں اور اپنے مصلے ہی پر لبیک پکارے بعد ظہر کے پھر اونٹنی پر سوار ہوئے اور پھر لبیک پکاری پھر جب بیدا پر پہونچے تو لبیک پکاری ابن عباس نے کہا کہ اللہ کی قسم ہے آپ نے واجب کیا حج کو اپنے مصلے میں اور اہلال کیا اور جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوئی جب بھی اہلال کیا جب بیدا کے ٹیلے پر چڑھے جب بھی اہلال کیا اور کبھی آپ حج اور عمرے کے ساتھ اہلال فرماتے اور کبھی صرف حج کے ساتھ کہ عمرہ اوسکا ایک جزء ہے اور اسی وجہ سے یہ قول ثابت ہوا کہ آپ قارن تھے اور اسی سبب سے شبہ ہوا کہ آپ متمتع تھے اور شبہ ہوا کہ آپنے افراد کیا تھا اور ابن حزم نے کہا کہ یہ سب قبل ظہر کے تھا اور حالانکہ یہ وہم ہے اور صحیح یہی ہے کہ آپ قارن تھے اور یہ سب بعد ظہر ہوا اور آپنے اہلال ظہر کے بعد کیا اور اسکا کوئی قائل نہیں ہے کہ احرام آپکا ظہر کے قبل تھا اور ابن عمر نے کہا کہ شجرے کے پاس سے آپ نے اہلال شروع کیا جب اونٹ آپ کا کھڑا ہوا اور انس نے کہا کہ نماز ظہر انہوں نے پڑھی اور سوار ہوئے اور دونوں حدیثیں صحیح بخاری میں ہیں اور ان دونوں روایتوں کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بعد نماز ظہر کے اہلال کیا اور پھر لبیک آواز بلند کی اور آپ کی آواز اور صحابہ نے اپ سنی اور حکم کیا ان کو بامر اللہ تعالے کہ اپنی آوازیں بلند فرماویں تلبیہ کے ساتھ اور آپ کی سواری حج میں شتر تھا پالان کے ساتھ نہ محمل تھا نہ ہودج نہ عماری اور زنبیل توشہ کی پیچھے بندھی تھی۔ اور محرم کے محمل اور ہودج اور عماری پر سوار ہونے میں اختلاف ہے اور اسکے جواز میں امام احمد کے دو قول ہیں ایک یہ کہ جائز ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کا اور دوسرے یہ کہ منع ہے اور یہ مذہب ہی مالک کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخیر کیا اپنے اصحاب کو نسک ثلاثہ یعنے افراد و تمتع و قران میں پھر ترغیب دی جب کہ مکہ کے قریب پہونچے کہ حج کو اور قران کو فسخ کر ڈالیں اور عمرہ بجا لا کر احرام کھول لیں جن لوگوں کے پاس ہدی (قربانی) نہیں ہے پھر مروہ کے قریب اسکا حکم حتمی فرمایا اور ذی الحلیفہ میں اسماء بنت عمیس زوجہ ابی بکر صدیق کو وضع حمل ہوا اور محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے تو حکم فرمایا انکو جو اس باب میں گذرا (زاد المعاد

اور ان کے قصہ سے تین مسئلے معلوم ہوئے اول غسل محرم کا ثانی یہہ کہ حائض اپنے احرام کے لئے غسل کرے ثالث یہہ کہ احرام صحیح ہے حائض کا پہر جب حضرت چلے اور لبیک پکارتے تہے اور صحابہ لبیک میں جو چاہتے بڑہاتے گھٹاتے تہے اور حضرت منع نہیں کرتے تہے اور پسند فرماتے تہے پہر جب روحاء میں پہونچے وہاں ایک گدہا کونچیں کٹا ہوا ملا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کہ اسکے مارنیوالا آویگا یہانتک کہ وہ آیا اور اوسنے کہا یا رسول اللہ یہہ گدہا آپ کے اختیار میں ہے آپ نے ابوبکر کو حکم کیا کہ اسکو بانٹ دو اور اس سے ثابت ہوا کہ محرم کو اوس شکار کا کہانا حلال ہے جو اوسکے واسطے نہ مارا گیا ہو اور صاحب اوسکا جسنے اوسکو شکار کیا تہا شاید وہ ذی الحلیفہ پر سے نہیں گذرا جیسے ابو قتادہ غیر محرم تہے (اور حال اونکا اوپر گذر چکا اور اس قصہ سے معلوم ہوا کہ ہبہ میں وہبت کہنا ضرور نہیں بلکہ کوئی بہی لفظ ہو ہبہ صحیح ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ تقسیم گوشت کی ہڈیوں سمیت اندازسے جائز ہے اور معلوم ہوا کہ شکار شکاری کے ملک میں ہو جاتا ہے جب اوسکو بہاگنے سے روکدے اور اوسی کے ملک ہو جاتا ہے جسنے روکلیا ہے زخمی وغیرہ کرکے نہ اوسکے جو پاوے اور معلوم ہوا کہ گوشت جنگلی گدہے کا حلال ہے اور معلوم ہوا کہ وکیل کرنا تقسیم میں روا ہے اور معلوم ہوا کہ قاسم ایک ہونا چاہیے (زاد المعاد)

بَابُ بَيَانِ وُجُوْهِ الْاِحْرَامِ احرام کی قسموں کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَانُوْا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال میں اور لبیک پکاری ہمنے عمرہ کی پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے ساتھ ہدی ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا لبیک پکار لے اور بیچ میں احرام نہ کہولے یہانتک کہ دونوں سے فارغ ہوکر حلال ہووے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پہر جب میں مکہ کو آئی حائض تہی اور نہ طواف کیا بیت کا نہ صفا مروہ کا اور اوسکی شکایت کی مینے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا تم اپنے سر کے بال کھول ڈالو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کو چھوڑ دو فرماتی ہیں کہ پھر میں نے ایسا ہی کیا پھر جب ہم حج سے فارغ ہوئے بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کی طرف اور میں نے وہاں سے عمرہ کیا اور فرمایا کہ یہ تمہاری عمرہ کی جگہہ ہے پھر طواف کیا اُن لوگوں نے کہ اہلال کیا تہا عمرہ کا بیت اللہ کے گرد اور پھرے صفا اور مروہ پر پھر احرام کھول ڈالا پھر طواف کیا دوبارہ اسکے بعد کہ لوٹ کر آئے منی سے حج کرکے اور جن لوگوں نے کہ حج و عمرہ کو جمع کیا تہا یعنے قارن تھے) انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔ (عمرہ و حج دونوں کی طرف سے) **ف** یہ احادیث سب جواز تمتع و افراد و قران پر دال ہیں اور اجماع ہے اسپر کہ تینوں قسمیں حج کی روا ہیں۔ اور وہ نہی جو حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اوسکی توضیح آگے آوے گی **افراد** یہہ ہے کہ احرام باندھے صرف حج کا اور اوس سے فارغ ہوجائے اور **تمتع** یہہ ہے کہ احرام باندھے عمرے کا اشہر حج میں اور اُس سے فارغ ہوکر پھر اسی سال حج کرے اور **قران** یہہ ہے کہ ان دونوں کا احرام ایک ساتھ ہی باندھے اور اسیطرح اگر ایک شخص نے احرام باندھا عمرے کا اور پھر حج کا احرام باندھ لیا عمرہ کے طواف سے پہلے تو بھی قارن ہوگیا پھر اگر احرام حج کا باندھا اور پھر احرام عمرے کا باندھا تو اسکے لیے شافعی کے دو قول ہیں اصح قول اُن کا یہہ ہے کہ احرام عمرہ کا صحیح نہیں اوسکو اور دوسرا قول یہ ہے کہ صحیح ہے اور وہ قارن ہوجاتا ہے بشرطیکہ احرام عمرہ کا احرام حج کھولنے کے قبل باندھے اور ایک قول ہے کہ قبل وقوف عرفات کے باندھے اور ایک قول ہے کہ قبل فعل فرض کے باندھے اور ایک قول ہے کہ قبل طواف قدوم کے باندھے اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ ان تینوں میں افضل کون ہے سو شافعی اور مالک کا اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران اور امام احمد اور دوسرے فقہا کا قول ہے کہ افضل تمتع ہے اور ابو حنیفہ اور دوسروں کا قول ہے کہ افضل قران ہے اور یہہ دونوں مذہب آخر کے دوسرا قول ہے شافعی کا اور نووی کے نزدیک صحیح تفضیل افراد کی ہے۔ پھر تمتع کی پھر قران کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں بھی اختلاف ہے علما کا کہ آپ مفرد تھے یا متمتع یا قارن **مترجم** کہتا ہے کہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی قول اختیار کیا ہے کہ آپ قارن تھے اور قران افضل ہے اور زاد المعاد میں اسکو خوب دلائل قویہ سے ثابت کیا ہے انتہی پھر فرمایا نووی نے اور ہر فرقہ اپنے مذہب کے موافق حضرت کے حج کو ٹھیراتا ہے اور صحیح یہہ ہے کہ پہلے آپ مفرد تھے پھر احرام عمرہ کا بھی باندھ لیا جیسے اُسکے اور داخل کیا اوسکو حج پر اور

قارن ہوگئے اسکے بعد نووی نے دلائل تینوں مذہبوں کے ذکر کیئے ہیں اور ترجیح دی ہے قول
شافعی کو کہ افراد افضل ہے پہر اُسکے بعد وجہ اختلاف صحابہ بیان کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے حج میں واقعہ ہوا کہ خلاصہ اُسکا یہہ ہے کہ اول احرام آپ نے افراد کا کیا اسلیئے مفرد کہلائے
اور حکم تمتع کا دیا اسلیئے متمتع ہوئے اور اکیلے حج کے احرام کے بعد عمرہ کے تئیں بہی اسمیں منضم
کیا اسلیئے قارن کہلائے غرض حالت ثانیہ آپ کی قران ہی تہی اور اسمیں اخبار ہے اُسوقت
کا کہ آپ نے حکمدیا اپنے یاروں کو کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالیں جنکے پاس ہدی نہ ہو اور
جنکے پاس ہدی تہی وہ قارن رہے اس معنے سے کہ اُنہوں نے عمرہ کو حج میں ملا لیا اور وہ احرام
نہ کہول سکے اسلیئے کہ اُنکے ساتھ ہدی تہی اور آپ نے اسلیئے عمرہ کو حج میں داخل کر دیا کہ اسمیں
دلجوئی اور تسکین تہی صحابہ کی اور اطمینان کا موجب تہا اون کے واسطے اسلیئے کہ اُن کے
نزدیک مدت سے اشہر حج میں عمرہ بجا لانا بہت بُرا تہا اور بسبب ساتھ ہونے ہدی کے
آپ یاروں کے ساتھ احرام نہیں کہول سکے اور اس عذر کو بیان فرما دیا غرض آپ آخر حج
میں قارن ہو چکے اور متفق ہو چکے ہیں علماء اسپر کہ جائز ہے ملانا حج کا عمرہ پر اور بعض لوگوں
نے بطور شذوذ کے اسمیں خلاف کیا ہے اور اسکے مانع ہوئے ہیں اور کہا ہے کہ ایک احرام
دوسرے احرام پر داخل نہیں ہو سکتا جیسے ایک نماز دوسری نماز میں نہیں مل سکتی اور اختلاف
کیا ہے عمرے کو حج پر ملانے میں اور اُسکو اصحاب الراے نے جائز کہا ہے (یعنے دین میں رائے
کو دخل دینے والوں نے اور یہہ شرف خاص ہے اہل کوفہ کے لیئے) اور یہی قول ہے
شافعی کا ان روایتوں کے روسے اور بعض لوگوں نے اسکو منع کیا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے ساتہہ خاص کیا ہے اسلیئے کہ اُسوقت عمرہ کی ضرورت تہی اشہر حج میں (مگر نووی نے
اس ضرورت کو بیان نہیں کیا) اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ آپ متمتع تہے۔ مطلب اُن کا یہہ
ہے کہ آپ نے اشہر حج میں عمرہ سے تمتع یعنے برخورداری پائی۔ اور اسصورت میں تمام
حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے پہلے تو حج کا احرام
باندہا تہا جیسے اکثر رواۃ سے مروی ہے بعد اُسکے حضرت نے اُن کو حکم کیا کہ حج کو فسخ کر کے
عمرہ کر لو جیسے اور یاروں کو حکم فرمایا جنہوں کے ساتہہ ہدی نہ تہی اسی لیئے حضرت عائشہ کے احرام
میں رواۃ نے اختلاف کیا ہے کسی نے عمرہ کا کہا کسی نے حج کا اور اس روایت میں تصریح ہے
اسکی کہ جب آپ حائضہ ہوگئیں تو حضرت نے فرمایا اپنا عمرہ چہوڑ دو اور حج کا احرام باندہ لو اور اسصورت

میں سب روایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے کہ جسنے حج کا احرام کہا اوسنے باعتبار اول احرام کے کہا اور جسنے عمرہ کا کہا اُسنے باعتبار آخر حال کے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا عمرہ چہوڑ دو اس سے یہہ مراد نہیں ہے کہ اُسے باطل کر دو بلکہ مطلب یہہ ہے کہ ابہی اُسکے افعال میں دیر کرو یہانتک کہ پاک ہو جاؤ اور افعال حج بجالانا شروع کر دو اسلیئے کہ افعال حج جیسے وقوف عرفات ہے یا رمی جمار ہے یہہ حیض کی حالت میں بہی ہو سکتی ہے بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا فعل ہے اور وہ مسجد کے اندر ہوتا ہے پہر وہ حائضہ سے کیونکر ہو سکتا ہے چنانچہ موید ہے اس تاویل کی وہ روایت جو مروی ہے ابن طاؤس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ اُنہوں نے احرام باندہا عمرہ کا اور جب آئیں مکہ میں تو قبل طواف کے حائضہ ہو گئیں اور حج کا احرام باندہ لیا اور مناسک حج ادا کیئے اور آپ نے منا سے لوٹنے کے دن اُن سے فرمادیا کہ تم جواب طواف و سعی کروگے اوسمیں حج و عمرہ دونوں کے طواف و سعی ادا ہو جاوے گی غرض اس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ عمرہ باقی ہے اور باطل و لغو نہیں ہوا اور دوسری روایت میں جو یہہ آیا ہے کہ آپنے جب اُن کو عبدالرحمن کے ساتھ بہیجا تنعیم کو تو فرمایا یہہ تمہاری عمرے کی جگہہ ہے تو اسکا مطلب یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نے ارادہ کیا کہ عمرہ اُنکا حج سے جدا ہو جاوے جیسے اور امہات مومنین وغیرہن کا ہوا یعنی جیسے اون صحاب کا ہوا جو اپنے ساتھ ہدی نہ لائے تھے اور اونہوں نے حج کو عمرہ کر کے فسخ کر دیا تہا اور پہر احرام کہول ڈالا اور حج کا احرام دوبارہ یوم الترویہ میں باندہا غرض اُنکا عمرہ الگ ہوا اور حج الگ ہوا تو انہوں نے بہی ارادہ کیا کہ میرا عمرہ بھی الگ ہو جاوے تو آپنے فرمایا کہ تنعیم سے ایک عمرہ لیاؤ اور یہہ اُسی عمرہ کی جگہہ ہے جو تم نے کیا تھا اور یہہ جو کہا کہ جن لوگوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج و عمرہ دونوں کیطرف سے اور عمرہ اُسکا حج میں مندرج ہو جاتا ہے اور امام شافعیؒ اسی کے قائل ہیں اور یہی منقول ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ اور مالک اور احمد اور اسحاق اور داؤد سے اور ابوحنیفہ نے کہا کہ لازم ہیں اوسکو دو طواف اور دو سعی اور وہ منقول ہے علی بن ابیطالب اور ابن مسعود اور شعبی سے اور نخعی سے انتہی من النووی بالاختصار۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَاَهْدٰى فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهٗ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ

فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰی کَانَ یَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِیْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِحَجٍّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰی اِذَا قَضَیْتُ حَجِّیْ بَعَثَ مَعِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِیْمِ مَکَانَ عُمْرَتِیَ الَّتِیْ اَدْرَکَنِی الْحَجُّ وَلَمْ اَحْلِلْ مِنْهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا۔ جب مکہ میں آئے تو حضرت نے فرمایا جسنے عمرہ کا اہلال کیا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کہول ڈالے اور جسنے عمرہ کا احرام کیا اور قربانی لایا وہ نکہولے جب تک قربانی نحر نہ کرلے اور جسنے حج کا اہلال کیا وہ حج پورا کرے حضرت عائشہ نے کہا مجھے حیض ہوگیا اور میں عرفہ کے دن تک حائض رہی اور مینے عمرہ کا اہلال کیا تہا پھر مجھے آپ نے فرمایا چوٹی کہولڈالو کنگہی کرو اور حج کا اہلال کرو عمرہ چہوڑدو مینے ایسا ہی کیا جب حج کرچکے تو میرے ساتہہ عبد الرحمن کو بہیجا کہ میں تنعیم سے عمرہ لاؤں وہ عمرہ جسکو مینے پورا نہیں کیا تہا اور حج کا احرام باندہ لیا تہا اوسکا احرام کہولنے کے قبل **ف** مطلب اسکا بہت تفصیل کے ساتھ اوپر گذر گیا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ اَکُنْ سُقْتُ الْهَدْیَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهٖ لَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِیْعًا قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَیْلَةُ عَرَفَةَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَکَیْفَ اَصْنَعُ بِحَجَّتِیْ قَالَ انْقُضِیْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِیْ وَاَمْسِکِیْ عَنِ الْعُمْرَةِ وَاَهِلِّیْ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَیْتُ حَجَّتِیْ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرْدَفَنِیْ فَاَعْمَرَنِیْ مِنَ التَّنْعِیْمِ مَکَانَ عُمْرَتِیَ الَّتِیْ اَمْسَکْتُ عَنْهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا نکلے ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور مینے عمرہ کا اہلال کیا اور ہدی نہیں لائی تو آپ نے فرمایا جسکے ساتھ ہدی ہو وہ حج و عمرہ دونوں کا اہلال کرے اور احرام نہ کہولے جبتک دونوں سے فارغ نہ ہو اور میں حائضہ ہوگئی پہر جب شب عرفہ ہولی مینے عرض کی یا رسول اللہ مینے عمرہ کا اہلال کیا تہا تو اب حج کیونکر کروں فرمایا سر کہول ڈالو کنگہی کرو عمرہ کے افعال سے باز رہو حج کا اہلال کرو پہر جب میں حج کرچکی عبد الرحمن کو حکم فرمایا وہ مجھے پیچہے بٹہا لے گئے یعنے اونٹ پر اور عمرہ کو لائے اس عمرہ کی جگہہ جسکی بجا آوری افعال میں سے باز رہی تہی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ مِنْکُمْ اَنْ یُّهِلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّهِلَّ بِحَجٍّ فَلْیُهِلَّ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْیُهِلَّ قَالَتْ

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ بِهٖ نَاسٌ مَعَهٗ وَاَهَلَّ بِهٖ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَكُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپ کے ساتھ اور آپ نے فرمایا جو چاہے حج و عمرہ دونوں کا اہلال کرے جو چاہے حج کا جو چاہے عمرہ کا اور حضرت نے حج کا اہلال کیا اور آپ کے ساتھ اور لوگوں نے بھی اور بعضوں نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعضوں نے فقط عمرے کا اور میں انہی میں تھی۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَلَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِيْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا اَرْسَلَ مَعِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ وَخَرَجَ بِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا نکلے ہم حجۃ الوداع میں ہلال ذی الحجہ کے قریب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ کرے عمرہ کا اہلال کرے اور اگر میں ہدی نہ لاتا تو عمرہ ہی کا اہلال کرتا اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا اور میں اُنہی میں تھی جنہوں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر جب مکہ آئے اور عرفہ کا دن ہوا۔ میں حائضہ ہو گئی اور ابھی اپنے عمرے سے احرام نہیں کھولا تھا۔ پھر حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا اہلال کرو۔ پھر مینے ایسا ہی کیا۔ پھر جب شب محصب ہوئی اور اللہ تعالے نے ہمارا حج پورا کیا میرے ساتھ آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو بھیجا اور وہ مجھے تنعیم لے گئے اور مینے اہلال عمرے کا کیا اور اللہ تعالے نے ہمارے حج اور عمرہ دونوں پورے کیئے اور نہ اُسمیں قربانی واجب ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ جانور پر دو آدمی کا بیٹھنا روا ہے اگر جانور کو طاقت ہو اور معلوم ہوا کہ تینوں قسم مناسک کے روا ہیں افراد و تمتع و قران اور اُسپر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا اور شب محصب بعد ایام تشریق کے ہے۔ جس رات محصب میں آپنے شب کاٹی اور منٰے سے کوچ کیا اور تاریخ مدینہ سے چلنے کی اوپر بیان ہو چکی ہے اور یہہ جو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ نہ اُسمیں قربانی ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ یہہ مشکل ہے اسلیئے کہ قارن اور متمتع دونوں پر قربانی ہے اور تاویل اوسکی یہہ ہے

کہ اس قربانی سے مراد وہ قربانی ہے جو بسبب ارتکاب محظورات کے لازم آتی ہے جیسے خوشبو لگا لینی حالت احرام میں یا موںہہ ڈہانپ لینا یا شکار کرنا یا بال اوکھاڑنا یا خون لینا وغیرہ ہو غرض مطلب یہہ ہو کہ ان وجوہ سے کوئی قربانی لازم نہیں آتی اور یہہ تاویل مختار ہے نووی نے اسی پر تصریح کی ہے عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت خرجنا موافين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لهلال ذي الحجة لا نرى الا الحج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احب منكم ان يهل بعمرة فليهل بعمرة وساق الحديث بمثل حديث عبدة وہی مضمون دوسری سند سے عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم موافين لهلال ذي الحجة منا من اهل بعمرة ومنا من اهل بحجة وعمرة ومنا من اهل بحجة فكنت فيمن اهل بعمرة وساق الحديث بنحو حديثهما وقال فيه قال عروة في ذلك انه قضى الله حجها وعمرتها قال هشام ولم يكن في ذلك هدي ولا صيام ولا صدقة حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا عن عائشة رضي الله تعالى عنها انها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فمنا من اهل بعمرة ومنا من اهل بحج وعمرة ومنا من اهل بالحج واهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج فاما من اهل بعمرة فحل واما من اهل بحج او جمع بين الحج والعمرة فلم يحلوا حتى كان يوم النحر وہی مضمون ہے آخر میں یہہ ہے کہ جسنے حج کا احرام باندہا تہا یا حج وعمرہ دونوں کا انہوں نے احرام نہیں کہولا مگر جب نحر کا دن ہوا یعنے دسویں تاریخ ذی الحجہ کی عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ولا نرى الا الحج حتى اذا كنا بسرف او قريب منها حضت فدخل علي النبي صلى الله عليه وسلم وانا ابكي فقال انفست يعني الحيضة قالت قلت نعم قال ان هذا شيء كتبه الله على بنات آدم فاقضي ما يقضي الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت حتى تغتسلي قالت وضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نسائه بالبقر ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپ کے ساتھ اور خیال نہیں کرتے تھے مگر حج کا اسلیئے کہ عمرہ ایام حج میں برا جانتے تھے جہالت کے دنوں میں کہ حضرت نے اسخیال کو مٹایا جب سرف میں آئی میں حائضہ ہوگئی اور رونے لگی حضرت نے آکر پوچہا کیا تمکو حیض ہوا مینے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہہ تو آدم کے بیٹیوں کے لیئے اللہ نے لکہدیا ہے۔ سواب تم حج کے کام کرو سوا طواف کے کہ وہ غسل کے بعد کرنا اور آپ نے اپنی بیبیوں کیطرف سے قربانی میں گائے کی۔ ف اس سے

معلوم ہوگیا کہ حائضہ اور نفسا کو جمیع افعال حج سوا طواف کے روا ہے۔ جیسا اوپر گذر گیا اور سرف ایک مقام ہے مکہ سے قریب کئی میل پر اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے بخاری نے کہ حیض جمیع عورتوں پر آتا ہے بخلاف اسکے جو قائل ہے کہ یہہ بلا بنی اسرائیل سے شروع ہوئی اور بخاری نے اس قائل پر انکار کیا ہے اور استدلال امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا صحیح ہے اور معلوم ہوا کہ حائضہ کو غسل مسنون جیسے احرام کا غسل ہے روا ہے اور معلوم ہوا کہ طواف حائضہ سے صحیح نہیں اور یہہ بالاتفاق مسلّم ہے مگر اسکی علت میں اختلاف ہے اور سبب اسکا شرط کرنا ہو طہارت کا طواف میں سو امام مالک اور شافعیؒ اور احمدؒ نے کہا ہے کہ طہارت شرط طواف ہے اور ابو حنیفہؒ نے کہا شرط نہیں ہے اور یہی مذہب ہے داؤد کا غرض جسنے طہارت کو شرط کہا ہے اوسکے نزدیک عدم طہارت کو سبب سے طواف حائضہ باطل ہے اور جنہوں نے اسے شرط نہیں کہا۔ اُنہوں نے کہا کہ طواف سے حائضہ اسلیئے روکی گئی کہ اُسے مسجد میں ٹھیرنا پڑتا ہے اور یہہ جو فرمایا کہ آپنے قربانی کی بیبیوں کیطرف سے اسمیں احتمال ہے کہ آپ نے اُن سے پوچھ لیا ہوا سلیئے کہ قربانی غیر کیطرف سے بے اُسکے پوچھے صحیح نہیں ہوتی اور امام مالکؒ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قربانی گائے کے اونٹ سے افضل ہے اور شافعی کے نزدیک اونٹ افضل ہے اسلیئے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن اول ساعت میں آوے وہ ایسا ہے جیسے اونٹ کی قربانی کرنے والا اور اس حدیث سے شافعی نے استدلال کیا ہے اور ان رواتوں سے معلوم ہوا کہ حج عورت پر بھی واجب ہے جب استطاعت راہ کی ہو اور محرم کا ساتھ ہونا یہہ بھی استطاعت میں داخل ہے یا نہیں اسمیں اختلاف ہے اور اسپر اجماع ہے کہ زوج حج نفل سے زوجہ کو روک سکتا ہے۔ رہا حج فرض تو جمہور کا کا قول ہے کہ نہیں روک سکتا اور شافعی کے دو قول ہیں ایک جمہور کے موافق اور اصح قول اُنکا یہہ ہے کہ روک سکتا ہے رہا حج فرض تو جمہور کا قول ہے کہ نہیں روک سکتا اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہیں ایک جمہور کے موافق اور اصح قول اُنکا یہہ ہے کہ روک سکتا ہے اسلیئے کہ حق اُسکا علے الفور زوجہ پر واجب ہے بخلاف حج کے کہ وہ علے الفور واجب نہیں اور اصحاب شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ عورت کو مستحب تو یہی امر ہے کہ شوہر کے ساتھ حج کرے جیسا احادیث صحیحہ میں وارد ہو چکا ہے اور اب چونکہ زمانہ فتنہ کا ہے لہذا اگر اسکے وجوب پر فتوے دیا جاوے تو بھی شاید بنظر مصلحت بعید نہ ہو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ

اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰی جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ مَالَکِ لَعَلَّکِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ھٰذَا شَیْءٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِفْعَلِیْ مَا یَفْعَلُ الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَطْھُرِیْ قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْتُ مَکَّۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ اجْعَلُوْھَا عُمْرَۃً فَاَحَلَّ النَّاسُ اِلَّا مَنْ کَانَ مَعَہُ الْھَدْیُ قَالَتْ فَکَانَ الْھَدْیُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِی الْیَسَارِ ثُمَّ اَھَلُّوْا حِیْنَ رَاحُوْا قَالَتْ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ النَّحْرِ طَھُرْتُ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَفَضْتُ قَالَتْ فَاُتِیْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا فَقَالُوْا اَھْدٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَائِہِ الْبَقَرَ فَلَمَّا کَانَتْ لَیْلَۃُ الْحَصْبَۃِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ وَاَرْجِعُ بِحَجَّۃٍ قَالَتْ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرْدَفَنِیْ عَلٰی جَمَلِہٖ قَالَتْ فَاِنِّیْ لَاَذْکُرُ وَاَنَا جَارِیَۃٌ حَدِیْثَۃُ السِّنِّ اَنْعَسُ فَیُصِیْبُ وَجْھِیْ مُؤْخِرَۃُ الرَّحْلِ حَتّٰی جِئْنَا اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاَھْلَلْتُ مِنْھَا بِعُمْرَۃٍ جَزَاءً بِعُمْرَۃِ النَّاسِ الَّتِیْ اعْتَمَرُوْا حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین مبراۃ من فوق اسمار رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں خیال کرتے تھے ہم مگر حج کا پھر جب سرف میں آئے میں حائضہ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میں رو رہی تھی۔ آپ نے سبب پوچھا مینے عرض کی کہ کاش اس سال نہ آتی آپنے فرمایا شاید تمکو حیض ہوا مینے عرض کی ہاں آپنے فرمایا یہ بلا تو اللہ پاک نے آدم کی سب لڑکیوں کے لیئے لکھی ہے تو اب تم وہی کرو جو حاجی کرتا ہے بجز اسکے کہ طواف نکرو بیت کا جب تک پاک نہ ہو فرماتی ہیں کہ پھر جب ہم مکہ میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے یاروں کو کہ اس احرام کو عمرہ کرڈالو سو لوگوں نے احرام کہول ڈالا (یعنے عمرہ کر کے) مگر جسکے ساتھ ہدی تھی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدی تھی اور ابوبکر رض اور عمر اور مالداروں کے ساتھ بھی پھر احرام باندھا انہوں نے (یعنے جنہوں نے کہول ڈالا تھا) جب چلے یعنے حج کو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ جب دن ہوا النحر کا تو میں پاک ہوئی اور مجھے آپنے حکم فرمایا سو مینے طواف افاضہ کیا اور ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا مینے کہا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کیطرف سے گائی کی ہے پھر جب شب محصب ہوئی مینے عرض کی یا رسول اللہ لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹتے ہیں اور میں صرف حج کر کے تب آپنے حکم فرمایا عبد الرحمن کو انہوں نے مجھے اپنے اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فرماتی ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے اور میں ان دنوں کم سن لڑکی تھی اور اونگھ جاتی تھی اور میرے مونہہ میں کجاوے کے پیچھے کی

لگڑی لگ لگ جاتی تھی یہانتک کہ ہم تنعیم پونچے اور وہاں سے مینے عمرے کا احرام باندھا اوس عمرہ کو بدلے میں جو اور لوگوں نے کیا تھا **ف** امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ فقہا نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے جسکے بنا قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا ہے اور وہ مسئلہ یہہ ہے کہ عورت جب احرام باندہے عمرے کا اور حائضہ ہو جاوے اور طواف نہ کر سکے قبل وقوف عرفات کے تو احرام عمرے کا توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے یا حج کو عمرے میں ملا وے اور قارن ہو جاوے سو فقہا کوفہ نے جیسے امام اعظم اور اُن کے اصحاب ہیں اُنہوں نے کہا ہے کہ عمرہ توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے اور فقہاے حجاز نے کہا ہے جیسے امام شافعی اور مالک ہیں اور حج کو عمرے میں ملا وے اور یہی مذہب ہے اہلحدیث کا جیسے امام احمد اور اُن کے اتباع ہیں اور کوفیوں نے عروہ کی روایت سے استدلال کیا ہے جسمیں مذکور ہے کہ حضرت نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ تم اپنے عمرے کو چھوڑ دو اور چوٹی کھول ڈالو اور اخیر میں فرمایا کہ یہہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے اور یہہ روایت مع ترجمہ اوپر گذر چکی غرض یہہ روایت دلالت کرتی ہے کہ وہ متمتع تھیں اور دلالت کرتی ہے کہ اُنہوں نے عمرہ چھوڑ دیا احرام حج کا باندہ لیا اور اگر وہ اپنے احرام پر باقی رہتیں تو کنگھی کرنا اُن کو روا نہ ہوتا اور اسلیئے جب وہ عمرہ تنعیم سے لائیں تو حضرت نے فرمایا یہہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے۔ پھر اگر عمرہ اول باقی رہتا تو آپ یہہ کیوں فرماتے کہ یہہ اُسکا بدلا ہے بلکہ عمرہ تنعیم ایک عمرہ مستقلہ ہوتا اور اہلحدیث نے اسکا یہہ جواب دیا ہے کہ اگر تم تامل کرو اس روایت میں اور سب الفاظ و عبارت کو جو اسمیں بہ طریق مختلفہ مروی ہوئے ہیں اسمیں غور کرو تو بخوبی واضح ہو جاوے کہ وہ قارن تھیں اور انہوں نے عمرے کو نہیں چھوڑا تھا چنانچہ مسلم کی رواتوں میں اس بات کی تصریح ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے حج کا طواف کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ طواف تمہارے حج اور عمرے دونوں کو کافی ہے اور انہوں نے عرض کی کہ میرے دلمیں خلجان ہے کہ مینے جبتک حج نہیں کیا طواف نہیں کیا اوسپر آپنے عبد الرحمن سے فرمایا کہ انکو تنعیم لے جاؤ اور طاؤس کی روایت میں بھی یہی ہے کہ آپ نے منٰے سے کوچ کے دن فرمایا کہ تمہارا یہہ طواف (یعنے طواف افاضہ) حج اور عمرے دونوں کو کافی ہوگا۔ غرض یہہ نصوص صریحہ دال ہیں کہ وہ قارن تھیں اور حج و عمرہ دونوں کو انہوں نے ادا کیا چنانچہ اوپر نووی نے اسپر تصریح کی ہے کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور دال ہیں یہہ نصوص کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور بصراحت دال ہیں کہ اُنہوں نے عمرہ ترک نہیں کیا۔ اور احرام اوسکا باقی ہے مگر اوسکی افعال بجا لانے میں دیر کی اور یہہ جو فرمایا کہ اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو اسمیں البتہ اشکال ہے اور اسکی افعال

بجالانے میں دیر کی اور یہہ جو فرمایا کہ اپنا سر کہول ڈالو اور کنگھی کرو اسمیں البتہ اشکال ہے اور اسکی حل میں فقہا کے چار مسلک ہیں **مسلک اول** یہہ ہے کہ یہہ قول ذلیل ہے عمرہ کی ترک کی جیسے حنفیہ کا قول ہے **مسلک ثانی** یہہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے اسکی کہ محرم کو اپنی کنگھی کرنا روا ہے اور کنگھی کے منع ہونے پر نہ کوئی دلیل کتاب سے ہے نہ سنت سے نہ اجماع امت سے اور یہہ قول ابن حزم وغیرہ کا ہے **مسلک ثالث** یہہ ہے کہ اس لفظ کو رد کرنا اور کہنا کہ یہ لفظ فقط عروہ نے بیان کیا ہے اور تمام راویوں کے خلاف کہا ہے اور طاؤس و قاسم و اسود وغیرہم نے یہہ روایت بیان کی ہے مگر کسی نے یہہ لفظ نہیں کہا کہ آپ نے سر کہولنے اور کنگھی کرنے کو فرمایا ہو اور اس گروہ نے کہا ہے۔ کہ حماد نے زید سے اونسنے ہشام سے اونسنے اپنے باپ عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے کہا مجھسے کئی شخصوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا عمرہ چہوڑ دو اور سر کہول ڈالو اور کنگھی کرو غرض اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کھولنے کی بات عروہ نے خود حضرت عائشہ سے نہیں سنی **مسلک رابع** یہہ ہے کہ عمرہ چہوڑ دینے سے مراد یہہ ہے کہ اسکو اپنے حال پر رہنے دو اور یہہ مراد نہیں ہے کہ بالکل ترک ہی کر دو اور اوسکی دو دلیلیں بڑی پکی ہیں۔ **اول** یہہ فرمانا آپ کا طواف افاضہ کیوقت کہ یہہ طواف تمہارا تمہارے حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ بالکل باطل نہیں ہوا **دوسرے** یہہ فرمانا آپ کا کافی ہے کُونِي فِي عُمْرَتِكِ یعنی اپنے عمرے میں رہو اور یہہ جو آپنے فرمایا عمرہ تنعیم کو کہ یہ تمہارے عمرے کی جگہہ ہے اس سے مراد یہہ ہے کہ حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین نے چاہا کہ ایک عمرہ مفردہ بجالاویں اور آنحضرت نے انکو خبر دی کہ طواف تمہارا تمہارے عمرہ و حج دونوں کو کافی ہو گیا اور عمرہ حج میں داخل ہو گیا تو انہوں نے اصرار کیا کہ جیسے اور امہات مومنین کا عمرہ ہو لیا اون لوگوں کا جو ہدی نہ لائے تھے کہ اُن کے عمرے کا احرام الگ اور حج کا احرام الگ تھا ایسا ہی میرا بھی ایک عمرہ جدا احرام کا ہو جاوے پہر جب تنعیم سے عمرہ لائیں تو آپنے فرمایا یہ ویسا ہی عمرہ ہے جیسا تمنے چاہا تہا اور اسمیں بہی اختلاف ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے احرام کسکا باندہا تہا اور اسمیں دو قول ہیں **اول** یہہ کہ عمرہ مفردہ کا احرام تھا اور یہی صواب ہے اسلیئے کہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ حضرت نے صحابہ کو تینوں نسک کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی عمرہ کا احرام باندہتا اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ عمرہ رہنے دو اور حج کا احرام باندہو یہہ بھی اسی پر دال ہے اور دوسرا قول یہہ ہے کہ انہوں نے اول احرام حج کا باندہا تھا اور وہ مفردہ تہیں چنانچہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ روایت کی قاسم بن محمد اور اسود بن یزید اور عمرہ ان سب

لوگوں نے حضرت عائشہ سے وہ بات جو دلالت کرتی ہے کہ انہوں نے احرام حج کا باندہا تھا نہ عمرہ کا پھر دلائل ان کے بیان کیے اور مذہب اول کو ثابت کیا اور آخر میں کہا کہ محرم کو اگرچہ بال اوکھاڑنا منع ہے مگر کنگھی کرنا کس نے منع کیا ہے اور کنگھی میں نزاع ہے اور وہ البتہ محل اجتہاد ہے (زاد المعاد) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْمَاجِشُونِ غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا وَلَا قَوْلُهَا وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ **ترجمہ** اس سند سے وہی مضمون مروی ہو مگر اسمیں یہہ نہیں ہے کہ ہدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور مالداروں کے ساتھ بھی پھر اُن لوگوں نے اہلال کیا جب چلے اور نہ یہ ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ میں کم سن لڑکی تھی اونگھتی تھی اور میرے مونہہ میں کجاوے کی لکڑی لگ جاتی تھی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا **ف** حضرت عائشہ اور ابن عمر سے جو یہہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا اسکے تین معنے ہوسکتے ہیں **اول** یہہ کہ صرف حج کا اہلال کیا ہو **دوسرے** یہہ کہ عمل میں افراد کیا ہو یعنے حج وعمرہ دونوں کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی بجالائے ہوں **تیسرے** یہہ ایک ہی حج کیا بعد ہجرت کے اور دوسرا حج نہیں کیا بخلاف عمرے کے کہ وہ چار بار کیا اور صحیح معنے افراد حج کے وہی دوسرے معنے ہیں اور یہاں اور ابن عمرؓ کے قول میں وہی معنے مراد ہیں کہ افعال دونوں کے ایک ہی بار بجا لائے اور اسمیں سب روایتوں میں توفیق بھی ہو جاتی ہے اور حضرت کے شان کے لائق بھی ہے اس نظر سے کہ آپ اپنی امت پر رفق اور آسانی چاہتے تھے اور اسی آسانی کی راہ سے آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بھی فرمایا تہا کہ تمہارا یہہ طواف (یعنے طواف افاضہ) حج وعمرہ دونوں کو کافی ہو اور اسصورت میں اون روایتوں کی تاویل نہیں کرنی پڑتی جنمیں قران وتمتع کی تصریح آئی ہے۔ (زاد المعاد) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي حُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ حَتَّى نَزَلْنَا بِسَرِفَ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا فَمِنْهُمُ الْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ

حج کے مہینوں کا بیان

وَمَعَہٗ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ قَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ وَمَا لَكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجِّكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا وَاِنَّمَا اَنْتِ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِيْ حَجَّتِيْ حَتّٰى نَزَلْنَا مِنًى فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَخْرِجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لِتَطُفْ بِالْبَيْتِ فَاِنِّيْ اَنْتَظِرُكُمَا هٰهُنَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فَاَهْلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مَنْزِلِہٖ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ فِيْ اَصْحَابِہٖ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِہٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نکلے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتے حج کی حج کے مہینوں میں اوقات وموضع حج میں (یا ممنوعات شرعیہ حج سے بچتے ہوئے) اور حج کی راتوں میں (مراد اس سے یہہ قول ہے اللہ تعالے کا اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ اور امام شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک صحابہ وتابعین سے اور اسلاف صالحین سے حج کے مہینے شوال اور ذی قعدہ اور دس راتیں ہیں ذی الحجہ کی تمام ہوتی ہیں نحر کی رات کی صبح تک یعنی دسویں تاریخ کی صبح تک۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی مروی ہے۔ اور مشہور روایت مالک کی یہہ ہے کہ وہ شوال اور ذیقعدہ اور ذیحجہ کا سارا مہینہ ہے۔ اور یہی مروی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور مشہور روایت ان دونوں کی وہی ہے جو ہمنے اوپر جماہیر سے نقل کی) یہانتک کہ سرف میں اتری اور آپ اصحاب کی طرف نکلے اور فرمایا جسکے ساتھ ہدی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کرے اور جسکے ساتھ ہدی ہو وہ نہ کرے سو بعضے لوگوں نے اسپر عمل کیا اور بعضوں نے نہیں (اسلیئے کہ امر وجوب کے طور پر نہ تھا بلکہ استحباب کے طور پر تھا) حالانکہ ان کے ساتھ ہدی نہ تھی (مگر تاہم وہ احرام حج ہی کا باندھے رہے اور نیت حج ہی کی کی رہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہدی تھی۔ اور اون لوگوں کے ساتھ بھی جنکو طاقت تھی ہدی کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپنے فرمایا تم کیوں روتی ہو مینے عرض کی کہ آپ نے جو یاروں سے فرمایا مینے سنا کہ آپنے عمرے کا حکم دیا (اور میں اُسکی بجاآوری سے بسبب حیض کے مجبور ہوں) آپنے فرمایا کیوں مینے عرض کی کہ میں نماز نہیں پڑھتی (یہاں سے معلوم ہوا کہ حیض کو بے نمازی آگئی بولنا مستحب ہے کہ اسمیں حیا اور تہذیب ہے اور یہہ اصطلاح گویا اسی حدیث سے نکلی ہے) آپنے فرمایا تمہے کیا نقصان ہے تم حج میں مشغول رہو (مینے

ابھی افعال عمرہ میں تاخیر کرو اگرچہ احرام عمرہ کا ہے) تو اللہ سے امید ہے کہ تمکو وہ بھی عنایت فرماوے اور
بات تو یہہ ہے کہ آخر تم آدم کی اولاد ہو اور اللہ تعالے نے تمہارے اوپر بھی لکھا ہے جو اُن سب پر
لکھا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ تخصیص حیض کی اور ابتدا اسکی بنی اسرائیل سے باطل ہے) پھر فرماتے ہیں
کہ ہیں حج میں نکلی اور ہم منا میں اوترے اور میں پاک ہوئی اور طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم محصب میں اُترے اور آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے فرمایا کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر
لے جاؤ اور وہ عمرہ کا احرام باندہے (اس سے استدلال کیا ہے اُن لوگوں نے جو قائل ہیں کہ مکہ
والا جب عمرہ کرے تو حل میں یعنے حرم سے باہر اور روا نہیں ہے کہ حرم ہی سے احرام باندہ لیوے اور اگر
اُسنے حرم ہی میں احرام باندہا اور پھر حل میں گیا طواف سے پہلے تو بھی کافی ہے اور اوسپر دم واجب
نہیں اور اگر حرم میں احرام باندہ کر بھی حل میں نہ نکلا اور طواف و سعی و حلق کیا تو ہمیں دو قول ہیں ایک یہ کہ عمرہ اسکا صحیح نہیں جبتک کہ حل کیطرف نہ نکلے پھر طواف
و سعی کرے اور حلق اور دوسرا قول یہ ہے کہ عمرہ صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے (یعنے ایک بکری) اسلیئے کہ اوسنے میقات کو
ترک کیا اور علماء نے کہا ہے کہ واجب ہے حل کیطرف نکلنا تاکہ نسک اُسکا حل و حرم دونوں میں
ہو جاوے جیسے حاجی دونوں میں جاتا ہے اور عرفات میں وقوف کرتا ہے اور وہ حل میں ہے
پھر مکہ میں داخل ہوتا ہے طواف وغیرہ کے لیئے یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور یہی کہا ہے جمہور علما
نے کہ واجب ہی نکلنا حل کیطرف عمرہ کے احرام کے لیئے جدہر سے حل قریب ہو اور امام مالک ہی کا مذہب
ہے کہ احرام عمرہ کا تنعیم سے اور معتمرین کی میقات وہی ہے مگر یہہ قول شاذ و مردود ہے اور جماہیر کا
وہی قول ہے کہ تمام جوانب حل کے برابر ہیں خواہ تنعیم ہو یا اور کوئی (نووی) اور طواف کرے بیت اللہ
کا اور فرمایا آپنے کہ میں تم دونوں کا منتظر ہوں یہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں
کہ پھر ہم دونوں نکلے اور مینے لبیک پکاری اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی اور ہم
آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اوسی منزل میں تھے رات میں پھر آپ نے فرمایا کہ
تم فارغ ہو گئیں مینے عرض کی کہ ہاں آپ نے اپنے اصحاب میں کوچ پکار دی اور نکلے اور بیت اللہ پر
سے گذرے اور طواف کیا (یہ طواف وداع کیا) نماز صبح کے پہلے پھر مدینہ کو چلے **فائدہ** قولہ اور آپ
اصحاب کیطرف نکلے اور فرمایا جسکے ساتھ ہدی نہ ہو الخ زاد المعاد میں ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا نسک ثلاثہ میں پھر جب مکہ کے قریب پہونچے تو حکم دیا کہ جو لوگ حج
اور قران کا احرام باندہے ہیں اور ہدی نہیں لائے وہ اُسکو فسخ کر دیں عمرہ کے ساتھ پھر مروہ پر پہونچکر
بطریق وجوب کے انکو بھی حکم دیا قولہ اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاوے الخ زاد المعاد میں ہے

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عمروں میں ایک بھی ایسا عمرہ نہیں ہے کہ آپ نے مکہ سے باہر نکل کر
حل سے عمرہ کا احرام باندہا ہو جیسے آجکل لوگ کیا کرتے ہیں اور آپ کے تمام عمرے وہی تھے جو کہ
مکہ میں باہر سے آنے والے کے ہوتے ہیں (یعنے اوپر قیاس کرنا مکہ والوں کے عمرے کا جو ساکنانِ مکہ ہیں
اور اونکو حکم دینا کہ حل میں جاکر احرام باندہیں قیاس مع الفارق ہی اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعد وحی کے تیرہ برس مکہ میں مقیم رہے مگر ہرگز اُن سے یہہ مروی نہیں ہوا کہ آپ نے اس مدت میں کبھی
مکہ سے حل میں جاکر عمرہ کا احرام باندہا اور آپ نے جو عمرہ کیا ہے اور اوسکو مشروع ٹھیرایا ہے وہ
اوس شخص کا عمرہ ہے جو باہر سے مکہ میں آوے نہ اُسکا جو مکہ ہی میں رہتا ہو کہ وہ باہر نکل کر احرام باندہے
اور یہہ آپکے زمانہ میں کسی نے بھی نہیں کیا سوا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حالانکہ ہزاروں صحابہ
آپکے ساتھ تھے اور وجہ حضرت عائشہ کے فعل کی یہہ تھی کہ وہ عمرہ کا احرام باندہ کر حائضہ ہوگئیں اور آپنے
حکم کیا عمرہ پر حج کو ملا لو اور وہ قارنہ ہوگئیں اور حضرت نے فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو
کافی ہو جاوے گا تو اونہے یہہ ملال ہوا کہ اور بیبیاں تو حج اور عمرہ دونوں مستقل (یعنے الگ الگ
احرام سے) ادا کرکے جاتی ہیں اسلیئے کہ وہ متمتعات تھیں اور اُن کو حیض بھی نہیں آیا اور اُنہوں
نے قران بھی نہیں کیا اور میں ایسے عمرے کے ساتھ جاتی ہوں جو حج کے ضمن میں ہوا ہے اس سے انکو
ملال ہوا تو آپنے اُنکے بھائی کو حکم دیا کہ تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ کہ اُن کا دل خوش ہو جاوے اور حالانکہ
نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے عمرہ کیا اوس حج میں اور کسی صحابی نے جو آپ کے ساتھ تھے
انتہی غرض اس کلام سے یہہ ہے کہ آجکل جو مکے کے لوگ احرامِ عمرہ کے لیئے حل میں جانا واجب جانتے
ہیں اور احرام اسکا مکہ کے اندر درست نہیں جانتے یہ خلاف ہے اور قصہ حضرت عائشہ سے استدلال اُنکا
باطل ہے اسلیئے کہ فعل کو عموم نہیں علے الخصوص جب اِس فعل کی ایک علت خاص پائی جاوے اور وہ ہم اوپر
بیان کر چکے اور کلیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہمارے لیئے علے العموم موجود ہے کہ آپ نے فرمایا
کہ جو ارادہ رکھتا ہو حج اور عمرہ کا اور میقات کے اندر ہو وہ وہیں سے جہاں رہتا ہے لبیک پکارے
یہانتک کہ اہل مکہ مکہ سے اور یہہ لفظ حدیث باسانید متعددہ باب المواقیت میں مسلم کے اوپر گذر چکا
پس مکی کو احرام عمرہ کے لیئے حل میں جانا ضرور نہیں وذالک المقصود اور منسک الختام میں ہے کہ صاحب
سبل نے کہا ہے کہ اہل مکہ عام ہیں خواہ ساکنانِ مکہ ہوں یا مجاوران مکہ یا واردانِ مکہ اور احرام حج کے لیئے
باندہا ہو یا عمرہ کے لیئے اور اس سے معلوم ہوا کہ میقات عمرہ کی اہل مکہ کے لیئے مکہ ہی ہے جیسے حج
کی مکہ ہی ہے اور یہی طرح میقات قارن کی بھی مکہ ہی ہے مگر محب طبری نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا

کسی کو کہ اُسنے مکہ کو عمرہ کے میقات کہا ہو اور جواب اسکا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود میقات عمرہ کی بہی مکہ ٹہیرایا ہے اسی حدیث کے رو سے (جسکا ترجمہ ہم مسلم سے ابھی لکھ چکے ہیں) اور ابن عباسؓ سے جو مروی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا اے اہل مکہ جو کوئی تم میں سے چاہے کہ عمرہ بجا لاوے تو اوسکو چاہئے کہ اپنے اور اسکے درمیان میں بطن محسّر کو کرلیوے اور یہہ بھی کہا کہ جو ارادہ کرے اہل مکہ سے عمرہ کا وہ تنعیم کو جاوے اور حرم سے باہر ہو جاوے۔ پس یہہ آثار موقوفہ ہیں اور حدیث مرفوع صحیح کے مقابل نہیں ہو سکتی اسکے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کی تنعیم جانے کی وہی وجہہ بیان کی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے پھر کہا اسحدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے یہہ نہیں ثابت ہوتا کہ عمرہ بغیر حل کی جائے صحیح نہیں اوس شخص کے لیئے جو مکہ میں رہتا ہے اور جب اسمیں یہہ احتمال نکل آیا تو اور بھی حدیث مسلم مذکور کے مقابل اور برابر نہیں ہو سکتی اور طاؤس نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ جو لوگ تنعیم سے عمرہ لاتے ہیں وہ ثواب پاتے ہیں یا عذاب لوگوں نے کہا عذاب کیوں پانے لگے اُنہوں نے کہا بیت اللہ اور اوسکا طواف چھوڑ کر چار میل جاتے ہیں اور اس مدت میں دو سو طواف کر سکتے اور ہر طواف اُن کا اس آمد و رفت بے معنے سے افضل و بہتر ہے اگرچہ یہ کلام اُن کا تفضیل میں طواف کی ہے عمرہ پر مترجم کہتا ہے کہ تاہم دلالت کرتا ہے اس آمد و رفت کے بے معنے ہونے اور بلا وجہہ اور لاشے ہونے پر انتہے۔ قال المترجم اور امام احمدؒ نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عمرہ کو مکہ میں طواف سے افضل کہا ہے اور بعضنے مکہ میں رہنا اور طواف کو افضل کہا ہے اور اصحاب احمدؒ کے نزدیک عمرہ مکے کا جب مکہ سے احرام باندہے صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے اسلیئے کہ اوسنے میقات سے احرام کو ترک کیا اور صاحب نے کہا ہے واجب کہنا دم کو اسپر بے دلیل ہے انتہے ما قال فی اسک الختام غرض مترجم حقیر کے نزدیک مختار یہی ہے کہ مکی کو احرام عمرہ مکہ سے باندہنا بقول رسول معصوم صلے اللہ علیہ وسلم کے جائز ہے اور اوسکے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ حل میں نکلے اور قضیہ حضرت عائشہ مثبت وجوب نہیں ہو سکتا اور اگرچہ بڑے بڑے لوگوں نے اسکا خلاف کیا ہے مگر الحق احب من قولا۔ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا مسلمانوں کی ماں فرماتی ہیں کہ بعض لوگوں نے ہم میں سے اہلال کیا تھا حج مفرد کا اور بعضوں نے قران کیا تہا اور بعضوں نے تمتع عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَاجَّةً ترجمہ قاسم نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کا احرام باندھکر آئیں تھیں ف یعنے پہلے عمرے کا اہلال کیا تھا پہر بوجہ حیض کے عمرے کو چھوڑ دیا اور حج کا اہلال کیا مکہ سے اور یہہ کہنا صحیح ہو گیا۔

کہ وہ حج کو آئیں تھیں اسلیے کہ اگر حیض نہ بھی ہوتا تو عمرہ کے بعد ضرور حج ادا کرتیں جیسے متمتع کو کہہ سکتے
ہیں کہ حج کو آیا ہے اگرچہ اول احرام اسکا عمرہ ہی کا ہوتا ہے عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ
لَا نُرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ حَتّٰى اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ
اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ
بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيلَ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا
الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهٖ **ترجمہ** عمرہ نے کہا مینے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ فرماتی تھیں ہم نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب پانچ تاریخیں
ذیقعدہ کی باقی رہ گئیں اور ہم خیال حج ہی کا کرتے تھے یہانتک کہ جب مکہ کے پاس آئے تو آپ نے
حکم فرمایا کہ جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ طواف وسعی کے بعد احرام کھولڈالے (یعنے حج کو عمرہ کردے) حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہمارے پاس نحر کے دن یعنے دسویں تاریخ گاے کا گوشت آیا
مینے کہا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کیطرف سے ذبح کیا ہے
پھر مینے یہہ حدیث قاسم بن محمد سے ذکر کی (یہہ قول عمرہ کا ہے) اُنہوں نے کہا تم نے خوب برابر جیسی
تھی ویسی روایت کی عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ یحییٰ نے اس اسناد سے مثل
اسکی روایت کی عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَصْدُرُ
النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ قَالَ انْتَظِرِي فَاِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي اِلَى التَّنْعِيمِ فَاَهِلِّي
مِنْهُ ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَظُنُّهُ قَالَ غَدًا وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ اَوْ قَالَ نَفَقَتِكِ **ترجمہ**
حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اونہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ لوگ
مکہ سے لوٹتے ہیں دو عبادتوں کے ساتھ (یعنے حج اور عمرہ جداگانہ کے ساتھ) اور میں لوٹتی ہوں ایک کے ساتھ
آپ نے فرمایا تم ٹھیرو جب تم پاک ہوگی تو تنعیم کو جانا اور لبیک پکارنا اور پھر ہمسے فلان فلان مقام پر
ملنا گمان کرتا ہوں میں کہ آپنے فرمایا کل کے روز اور ثواب تمہاری اس عمرے کا تمہاری تکلیف اور خرچ
کے موافق ہے **ف** یعنے حضرت نے فرمایا کہ وہاں سے لوٹتے وقت فلان مقام پر ہمسے ملنا اور اس
سے معلوم ہوا کہ عبادت کے ثواب تکلیف اور مشقت اور نفقہ کے موافق گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں مگر
سے وہی نفقہ مراد ہے جو شرع میں منع نہ ہوا اور تکلیف وہ جو حد رہبانیت اور بدعت کو نہ پہونچے عَنْ
اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا
أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ
يَحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ
وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ
أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ
قَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهَا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ
وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا وَقَالَ إِسْحَاقُ وَمُتَهَبِّطٌ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اور
سب لوگ نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارا حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہ تھا پھر جب سب
لوگ مکہ میں آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جسکے ساتھ ہدی نہو
وہ احرام کھولڈالے غرض اُن لوگوں نے کھولڈالا اور آپ کی بیبیاں ہدی نہیں لائیں تھیں سو اُنہوں نے
بھی احرام کھولڈالا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حیض ہوا اور مینے طواف
نہیں کیا۔ پھر جب شب حصبہ ہوئی تو مینے عرض کی آپ سے کہ لوگ تو حج و عمرہ کرکے لوٹتے ہیں اور میں
صرف حج کرکے آپ نے فرمایا کیا جن راتوں ہم مکہ میں آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا تھا مینے عرض کی
کہ نہیں فرمایا اچھا تم اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو اور پھر ہمارے تمہارے ملنے
کی فلاں جگہہ ہے۔ اتنے میں صفیہ نے کہا کہ میں خیال کرتی ہوں کہ شاید میں تم سب کو روکوں یعنے مجھے
بھی حیض عارض ہوا اور طواف وداع کی انتظار میں میرے لیئے سب کو ٹھیرنا پڑے۔ حضرت نے فرمایا
نگوری سر منڈی کیا تو نے نحر کے دن طواف نہیں کیا (یعنے طواف افاضہ) اُنہوں نے عرض کی کیوں نہیں
اور یہ فرمانا آپ کا بطور روزمرہ عرب کے اور بول چال کے تھا جیسے زبان میں مستعمل ہے نہ بطریق بددعا
کے اور نہ اس راہ سے کہ معنے اصلی اُسکے مراد ہوں جیسے تربت یداک اور قاتلہ اللہ مستعمل ہے اور براہ
بے تکلفی اور اختلاط کے تھا اور بی بی صاحبہ نے یہ خیال فرمایا کہ شاید طواف وداع کے لیئے ہمکو انتظار کرنا
پڑے پھر آپنے فرمادیا کہ طواف وداع حائضہ کو معاف ہی آپنے فرمایا اب کچھہ مضائقہ نہیں کوچ کرو
جناب صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں پھر ملے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلندی پر
چڑھتے ہوئے مکہ سے اور میں اوترتی تھی اوسپر سے یا میں چڑھتی تھی اور آپ اُترتے تھے ف اس حدیث کو

معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہیں اور نہ اسکو انتظار طہر کا اسکے لیئے ضرور ہے اور نہ اوسپر
اوسکی وجہہ سے دم لازم ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور تمام علما کا کافۃ مگر جو نقل کیا ہے
قاضی عیاض نے خلاف بعض سلف کا وہ قول شاذ و مردود ہے انتہے۔ زاد المعاد میں ہمارے شیخ ابن
القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہہ عمرہ جو جناب صدیقہ محبوبہ محبوب خدا رضی اللہ تعالی عنہا تنعیم سے لائیں ہیں
اسمیں فقہائے امت کے چار مسلک ہیں **اول** یہہ کہ یہہ عمرہ صرف اُن کے دل خوش کرنے کے لیئے
تھا اور نہیں تو طواف اور سعی اون کے عمرہ اور حج دونوں کو کافی ہوگئی تھی **دوسرے** یہہ کہ
جب وہ حائضہ ہوئیں تو آپ نے حکم فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دیں اور حج مفرد بجا لائیں۔ پھر حج کے بعد اوسکی
قضا کا حکم دیا اور عمرہ تنعیم قضا تھی عمرہ سابقہ کی اور یہہ مسلک ہے ابو حنیفہ اور اُن کے اتباع کا۔ اور
اس قول کیموافق یہہ عمرہ اونپر واجب تہا اور قول اول کی رو سے جائز اور جو متمتعہ حائضہ ہوجاوے اوسکا اونہی دونوں قول کے موافق حال ہو کہ
یا تو حج کو عمرہ پر ملا کر قارنہ ہوجاوے یا عمرہ کو چھوڑ کر مفردہ ہوجاوے اور پھر اوسکی قضا کرے **تیسرے** یہہ کہ جب وہ قارنہ ہوگئیں تو ایک عمرہ مفردہ الگ بجا لانا ضرور
ہوا اسلیئے کہ عمرہ قارن کا عمرہ اسلام کو کافی نہیں اور یہہ ایک روایت ہے احمد کی دو روایتوں
میں سے **چوتھے** یہہ کہ وہ مفردہ تہیں اور طواف قدوم سے بہ سبب حیض کے باز رہیں اور افراد ہی
بجا لائیں یہانتک کہ پاک ہوئیں اور حج پورا کیا اور یہہ عمرہ تنعیم عمرہ اسلام تہا اور یہہ مسلک ہے قاضی
اسمٰعیل بن اسحاق وغیرہ کا مالکیہ میں سے اور یہہ مسلک مترجم کے نزدیک نہایت ہی ضعیف ہے
بہ نسبت اور مسالک کے تنصیص کی ہے اسکے ضعف پر ابن قیم وغیرہ نے انتہے **ف** پہر حال
اس عمرے سے اور اس روایت سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے بڑے بڑے اصول مناسک
معلوم ہوئے کہ جزائے خیر دیوے اللہ تعالے ہماری ماں کو اور بلند کرے درجہ اُن کا اعلے علیین
میں۔ **اول** یہہ کہ معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عمرہ اور حج دونوں کے
لیئے **دوسرے** یہہ کہ طواف قدوم ساقط ہوجاتا ہے حائضہ سے اور حال صفیہ کا جو جناب
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے بیان کیا وہ اصل اصیل ہے اس مسئلہ کی **تیسرے** یہہ کہ داخل
و شامل کر دینا حج کا عمرہ پر حائضہ کو جائز ہے جیسے طاہر کو جائز ہے اور کیوں نہ ہو کہ وہ زیادہ تر اوسکی محتاج
ہے اسلیئے کہ معذور ہے **چوتھی** یہہ کہ حائضہ سب افعال حج بجا لاوے سوا طواف کے **پانچویں** یہہ کہ
تنعیم حل میں سے ہے **چھٹی** یہہ کہ دو عمروں کا ایک سال میں بلکہ ایک ماہ میں بجا لانا روا ہے **ساتویں**
یہہ کہ متمتع جب فوت کا خوف رکھتا ہو تو اسکو روا ہے کہ حج کو عمرہ پر داخل کرے اور یہہ روایت اس مسئلہ کی
اصل ہے **آٹھویں** یہہ کہ مکے کو عمرے کے لیئے یہہ روایت اصل ہے اور جو اسکو مستحب جانتا ہے اوسکو ہاتھ

میں اس روایت کے سوا اور کوئی دلیل نہیں اسلیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی مکہ سے باہر نکلکر
عمرہ نہیں کیا نہ کسی اور صحابی نے جو آپ کے ساتھ تھے سوا جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے
اور عمرہ مکیہ والیوں نے اسی روایت کو اپنے اس قول کی دلیل ٹہیرایا ہے کہ حل میں جانا ضروری ہے
احرام عمرہ کے لیئے حالانکہ اسمیں کوئی باہر جانے کے وجوب پر ہرگز دلالت نہیں اسلیے کہ عمرہ جناب
صدیقہ کا یا تو عمرہ قضا تھا اوس عمرہ کے عوض میں جو انہوں نے ترک کیا تہا ان لوگوں کے قول
کے موافق جو اوسکو وجب کہتے ہیں جیسے ہمنے اوپر تصریح کردی ہے یا زیادت محض تھی صرف اون کی
دلجوئی کے لیے اوسکے قول کے موافق جو اون کو قارنہ کہتا ہے حالانکہ طواف اور سعی اون کے دونوں
کو کافی ہو چکی تھی۔ (صرح بذلک کلہا ابن القیم فی زاد المعاد عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نلبی لا نذکر حجا ولا عمرۃ وساق الحدیث بمعنی حدیث منصور) ترجمہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتے
ہوئے نہ ارادہ خاص حج کا رکھتے تھے نہ خاص عمرے کا۔ اور بیان کی راوی نے باقی حدیث مثل روایت
منصور کی جو اوپر گذری **ف** کہا ہمارے محقق زمان شیخ ابن قیم علیہ الرحمۃ والغفران نے زاد المعاد میں کہ مطلق
احرام باندھنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بلا تعین نسک کے یہہ ایک قول ہے امام شافعیؒ کا اون کے
دو قولوں میں سے کہ تصریح کی ہے اُنہوں نے اوسکی کتاب اختلاف حدیث میں اسکے بعد مفصل قول
شافعی کا نقل کیا اور تصریح کی ہے شیخ مذکور نے اس کتاب میں جابجا اسپر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قارن تھے اور یہی صحیح ہے محدثین کے نزدیک اور جو قائل ہیں کہ آپ کا احرام مطلق تھا بغیر
تعین نسک کے اون کے اعذار میں سے یہہ روایت بھی ہے جناب صدیقہ کی جبکی ذیل میں ہم فائدہ
لکھ رہے ہیں کہ یہی روایت بخاری میں بھی مروی ہوئی ہے اور طاؤس نے بھی اسمضمون کو روایت کیا ہے
کہ ہم نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ نہ حج کا نام لیتے تھے نہ عمرہ کا اور حکم آلہی
کے منتظر تھے کہ حکم آلہی صفا اور مروہ کے بیچ میں اوترا اور جابر نے بھی روایت کی ہے کہ ہمنے
عمل کیا جو آپ نے کیا اور آپنے لبیک پکاری توحید کے ساتھ پھر ذکر کیا تلبیہ کا اور کہا کہ لوگوں
نے بھی وہی تلبیہ کہا جو آپنے کہا غرض ان روایتوں میں کسی نسک کی تعیین نہیں ہے پھر اسکا جواب
دیا ہے کہ ان روایتوں میں کوئی بات ایسی مروی نہیں جو اون روایتوں کے مخالف ہو جنمیں تعیین
آپ کے نسک کی مذکور ہے۔ اب سنو کہ روایت طاؤس کی تو مرسل ہے اور وہ معارض نہیں ہو
سکتی اون روایات صحیحہ متصل الاسناد کے ثبوت تعین کے باب میں مروی ہو چکی ہیں اور طاؤس

کی روایت کا اتصال سند نہ کسی طریق صحیح سے معلوم ہوتا ہے نہ حسن سے اور اگر صحیح بھی ہو تو جس حکم آلہی کے آپ منتظر تہے وہ میقات سے پیشتر آپ کو پہونچا اور آپ کے پاس ایک فرشتہ پروردگار عالم کیطرف سے آیا اور اُسنے کہا کہ اس وادی مبارک میں نماز ادا کرو اور کہو عمرہ ہے حج میں ملا ہوا غرض یہہ حکم آلہی آپ کو قبل احرام کے پہونچ چکا اور آپ قرآن کا احرام باندہ چکے اور طاوس اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ حکم آلہی آپ پر صفا اور مروہ کے بیچ میں اوترا اور یہہ حکم اور ہے اوس حکم اول کے سوا جو آپ کو وادی عقیق میں اوترا تھا (یعنے قبل احرام) اور یہہ حکم جو صفا اور مروہ پر اوترا یہہ فسخ حج کا حکم ہے کہ آپنے صحابہ کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ بجا لاکر فسخ کردیں جنکے ساتھ ہدی نہ ہو اور پہر پر آپنے فرمایا کہ اگر پہلے سے میں جانتا اپنے کام کو جسکو میںنے آخر میں جانا تو ہدی ساتھ نہ لاتا (یعنے آرزو کی احرام کے کہولڈالنے کی مگر بسبب ہدی لانے کے مجبور تھے اور یہہ آرزو اسلیئے تھی کہ اسمیں امتکی آسانی اور صحابہ کی دلجوئی اور اون کی موافقت تھی) اور یہاں آپنے فسخ حج کا حکم وجوب کے طور پر دیا اور جب صحابہ نے تامل کیا تو آپنے فرمایا وہی کرو جو میں تمہیں حکم دیتا ہوں باقی رہا یہہ فرمانا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کا نہ خیال رکھتے تھے ہم حج کا نہ عمرہ کا یہہ کہ اگر محفوظ ہو تو مطلب اُسکا یہہ ہے کہ یہہ بات احرام سے پہلے تھی اور نہیں تو آپکے کلام میں مخالفت ہوگی کہ اور روایات صحیحہ میں آچکا ہے کہ کچھہ لوگوں نے ہم میں سے حج کا کچھ لوگوں نے عمرہ کا احرام باندہا تھا اور آپنے بھی خود احرام عمرہ کا باندہا تھا اور یہہ جو ام المومنین سے مروی ہے کہ ہم لبیک پکارتے تھے نہ حج کا خیال تھا نہ عمرہ کا یہہ بھی احرام سے پہلے تھا اور یہہ اون سے کہیں مروی نہیں کہ مکہ تک ہمارا یہی حال تھا کہ یہہ محض باطل ہے یقیناً اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لبیک سنا ہے اور حج اور عمرہ بیان کیا ہے اُن کی روائتیں کیونکر روکی جاویں گی اور یہہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے صحیح بھی ہو تو انتہا درجہ اسکا یہہ ہوگا کہ اُن کو صحابہ کا لبیک جو میقات پر ہوا یاد نہ رہا اور مرد بہ نسبت عورتوں کے اس سے زیادہ واقف ہیں) مگر اس کہنے کی ضرورت نہیں اسلیئے کہ ہماری ماں نے خود تصریح کردی ہے کہ بعض ہم میں سے عمرہ کا احرام باندہے تھے اور بعض حج کا) اور جابر سے جو مروی ہے کہ آپنے توحید کا لبیک پکارا تو اسمیں نہ الفاظ لبیک کے مروی ہیں نہ عدم تعیین نسک کے اور روایات اثبات تعیین میں ایک زیادت ہے اور زیادت ثقات کی مقبول ہے انتہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ قَالَ أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي

أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ قَالَ الْحَكَمُ كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ أَحْسِبُ وَلَوْ أَنِّي اِسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتھی یا پانچویں کو آئے اور میرے پاس تشریف لائے غصہ میں بھرے ہوئے مینے عرض کی کہ آپ کو کسنے غصہ دلایا اے اللہ کے رسول اللہ اوسکو دوزخ میں ڈالے آپ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتی ہو کہ مینے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا اور وہ اسمیں تردد کرتے ہیں حکم نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا گویا وہ تامل کرتے ہیں اور فرمایا کہ اگر میں پہلے سے جانتا ہوتا اپنے کام کو جو مینے بعد جانا تو ہدی کو اپنے ساتھ نہ لاتا (اس قول سے معلوم ہوا کہ انبیا کو علم غیب نہیں) اور یہاں مکہ میں خرید لیتا اور ان لوگوں نے جیسا احرام کھول ڈالا ہے۔ ویسا ہی میں بھی کھول ڈالتا **ف** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غصہ اس نظر سے تھا کہ آپکے حکم میں تردد کرنا شیوہ ایمان نہیں اور ایمانداری کی بات یہی ہے کہ جب امر دین میں آپ کا حکم معلوم ہو جاوے کسی بھی امتی کو تو اوسکو دل سے ماننا اور اُسیکو بہتر و افضل جاننا ضرور ہے اور اسی پر عمل کرنا اولے اور انسب ہو اور یہی مضمون ہے اس آیت کا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اور یہہ حکم عام ہے تمام اہل اسلام کو قیامت تک اور تامل اور تردد کی جگہہ مجتہدوں اور مولویوں اور درویشوں کی باتیں ہیں جنہیں احتمال خطا کا موجود ہے نہ رسول معصوم میں جنکا دامن احتمال خطا کی آلائشوں سے پاک ہے اور رسول کی بات کو محل تردد و تامل جاننا نقص ایمان ہے اور زوال ایقان اور شریعت کی بے ادبی ہے اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ جو رسول کے حکم میں ذرا بھی تردد کرے اوسکے لیئے بددعا کرنا کہ اللہ تعالے اوسے جہنمی کرے دوزخ میں ڈالے روسیاہ کرے روا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے یہہ دعا کی اور حضرت نے اُسکو منع نہیں فرمایا یہاں سے مقلدان متعصبین کو کوسنا روا ہوا اور اُن کا حال بدتّل کھل گیا (نووی) اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ افسوس کرنا کسی امر دین کے فوت ہونے پر روا ہے اور لَا تَأَسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ میں داخل نہیں اور نہ اسحدیث میں جو حضرت نے فرمائی کہ اگر کا لفظ کہنا شیطان کا دروازہ کہولنا ہے اور معلوم ہوا کہ یہہ آیت اور حدیث کا مطلب ہے کہ دنیا کی نعمتیں فوت ہونے پر افسوس کرے کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا اور اس تقریر سے حدیثوں میں اور آیت میں مطابقت ہوگئی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِيْ قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُوْنَ وہی مضمون ہے

مگر اسمیں حسکم راوی کا شک ہے کو نہیں تامل کے ذکر میں **ف** غرض ان روایتوں سے معلوم ہوا
کہ آپ چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی مکہ میں داخل ہوئے اور گویا دس دن پہونچے اور نکلنا آپ کا ہم اوپر
ذکر کر آئے ہیں فلانعودہٗ اور ذی طوے میں جسکو آبار الزاہر کہتے ہیں اتوار کی شب کو اوترے
اور صبح کی نماز وہیں ادا کی پھر اتوار کے دن غسل کیا اور مکہ کو چلے اور دن میں اعلائے مکہ سے
ثنیۃ العلیا سے جو حجون کے قریب ہے داخل مکہ ہوئے (ثنیّۂ علیا بلند اور اوپر کا حجون میں پہلے
حائے حطی ہے پھر جیم ایک مقام کا نام ہے) اور عمرون میں مکہ کی نیچے کی جانب سے داخل ہوتے
تھے اور حج میں اوپر کی جانب سے داخل ہوئے اور نکلے نیچے کی جانب سے پھر مسجد میں چاشت
کے وقت داخل ہوئے اور طبرانی نے کہا کہ جب آپ کی نظر بیت اللہ کیطرف پڑتی تھی دعا کرتے
تھے اللّٰھم زد بیتک ہٰذا تشریفاً وتعظیماً وتکریماً ومہابۃً۔ پھر جب مسجد میں آئے تحیۃ المسجد نہیں پڑہی
اسواسطے کہ مسجد الحرام کی تحیت طواف ہے اور جب حجر اسود کے روبرو آئے اُسے استلام کیا (استلام
ہاتھ سے یا لکڑی سے چھونا یا بوسہ دینا یا ہاتھ سے چھوکر ہاتھ کو یا لکڑی سے چھوکر لکڑی کو بوسہ دینا)
اور حجر اسود سے رکن یمانی کیطرف نہیں بلکہ باب کعبہ کیطرف گئے اور طواف شروع کیا اور ہاتھ نہیں اٹھائے
اور نہ زبان سے طواف کی نیت کی اور نہ تکبیر کہی جیسے نماز کے لئے کہتے ہیں جیسے عوام الناس سنت
کے نہ جاننے والے کرتے ہیں اور یہہ امور سب بدعات ومنکرات میں سے ہے (زاد المعاد) **عَنْ**
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا اَنَّہَا اَھَلَّتْ بِعُمْرَۃٍ فَقَدِمَتْ مَکَّۃَ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی حَاضَتْ
فَنَسَکَتِ الْمَنَاسِکَ کُلَّہَا وَقَدْ اَھَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّفْرِ یَسَعُکِ طَوَافُکِ
لِحَجِّکِ وَعُمْرَتِکِ فَاَبَتْ فَبَعَثَ بِہَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ **ترجمہ** حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اُنہوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور آئیں اور طواف نہیں کیا تھا کہ حائضہ
ہو گئیں پھر سب مناسک حج کے ادا کیے حج کا احرام باندھ کر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منے
سے کوچ کے دن کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو جاوے گا اونہوں نے اسبات سے
اپنی خوشی ظاہر نہ کی تو آپ نے عبد الرحمٰن کے ساتھ بھیجدیا تنعیم کو کہ بعد حج کے عمرہ لائیں **ف**
اس روایت میں تصریح ہو گئی کہ اونہوں نے عمرہ چھوڑا نہیں صرف اُسکے اعمال میں بسبب حیض
کے دیر کی اور معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف وسعی عمرہ وحج دونوں کے لیئے کافی ہو جاتی ہے
اور معلوم ہوا کہ عمرہ پر حج کو داخل کرنا جائز ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ تنعیم صرف اُن کی دلخوشی کے
لیئے تھا ورنہ طواف دونو کو کافی تھا **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّہَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَہَّرَتْ بِعَرَفَۃَ فَقَالَ لَہَا

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو حیض ہوا سرف میں اور طہارت کی اونہوں نے (یعنے غسل کیا وقوف کے لیئے) عرفہ میں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو طواف تمہارا صفا اور مروہ کا حج او عمرہ دونوں کو کافی ہے (طواف سے سعی مراد ہے) **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَرْجِعُ النَّاسُ بِاَجْرَیْنِ وَاَرْجِعُ بِاَجْرٍ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ اَنْ یَّنْطَلِقَ بِھَا اِلَی التَّنْعِیْمِ قَالَتْ فَاَرْدَفَنِیْ خَلْفَهٗ عَلٰی جَمَلٍ لَهٗ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَرْفَعُ خِمَارِیْ اَحْسُرُهٗ عَنْ عُنُقِیْ فَیَضْرِبُ رِجْلِیْ بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهٗ وَھَلْ تَرٰی مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ فَاَھْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰی انْتَھَیْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِالْحَصْبَةِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مینے عرض کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یارسول اللہ کہ لوگ دو ثواب لیکر لوٹتے ہیں اور میں ایک لیکر تو آپنے حکم دیا عبدالرحمن کو کہ انکو لے جاؤ تنعیم تک اور وہ مجھے لے گئے اور اپنے اونٹ پر لے گئے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا اور میں اپنے اوڑھنی سے اپنی گردن کھولدیتی تھی اور عبدالرحمن (اس خیال سے کہ بے پردگی کیوں کرتی ہے) میرے پیر پر مارتے تھے اس ڈہب سے کہ کوئی جانے اونٹ کو مارتے ہیں اور میں اُن سے کہتی تھی کہ یہاں تم کسیکو دیکھتے بھی ہو (یعنے یہاں کوئی نہیں ہے اسلیے مینے اپنا سر کھول دیا ہے) پھر فرماتی ہیں کہ مینے احرام باندہا عمرے کا اور پھر ہم لوٹ کر آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچے اور آپ حصبہ میں تھے۔ **ف** ان روایتوں میں ایک طرح کا اختلاف معلوم ہوتا ہے اسلیئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لوٹ کر آنا ایک روایت میں تو یوں مذکور ہوا کہ جب وہ آئیں تو حضرت بلندی پر چڑہتے تھے اور یہہ اترتی تھیں دوسرے وہ اترتے تھے اور یہہ چڑہتی تھیں اور ایک میں یوں ہے کہ جب وہ آئیں تو آپ اپنی منزل میں تھے محصب میں اور آپ نے اوسکے بعد کوچ کا حکم دیا اور پھر طواف کیا بیت اللہ کا اور ایک میں یہہ ہے کہ جب وہ آئیں تو اُن کو حصبہ میں پایا (یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جیسے ابھی مذکور ہوا) اور تطبیق اسمیں یہہ ہے کہ اصل اسمیں یہہ ہے کہ آپ نے ایام تشریق کی اخیر راتوں میں ایک شب انکو عمرہ کیطرف رخصت کیا اور فرمایا کہ ہم یہیں ملینگے محصب میں اور بعد ان کی روانگی کے آپ نے قصد کیا کہ طواف افاضہ سے فارغ ہو جائیں اور حضرت ام المومنین آپ سے جب ملیں کہ آپ فارغ ہو کر محصب میں آچکے تھیں اور یہہ جو فرمایا ام المومنین نے کہ پھر آپ نے کوچ کا حکم دیا اس بیان میں تقدیم و تاخیر ہو گئی ہے غرض طواف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا

حضرت عائشہ کی روانگی کے بعد تھا اور آپ فارغ ہو چکے تھے طواف سے قبل اون کے آنے کے
اور اوسمیں بھی تصریح ہے کہ حضرت عائشہ کے دل خوش کرنے کو تنعیم بھیجا تھا ورنہ طواف اُن کا حج
وعمرہ دونوں کو کافی تھا عن عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
امرہ ان یردف عائشۃ فیعمرھا من التنعیم ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
حکم دیا اُن کو کہ اپنے پیچھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بٹھا کر لے جاویں او تنعیم سے عمرہ کرا دیں
عن جابر انہ قال اقبلنا مھلین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحج مفرد واقبلت عائشۃ
رضی اللہ عنہا بعمرۃ حتی اذا کنا بسرف عرکت عائشۃ حتی اذا قدمنا طفنا بالکعبۃ والصفا والمروۃ
فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحل منا من لم یکن معہ ھدی قال فقلنا حل ماذا
قال الحل کلہ فواقعنا النساء وتطیبنا بالطیب ولبسنا ثیابنا ولیس بیننا وبین عرفۃ الا
اربع لیال ثم اھللنا یوم الترویۃ ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ فوجدھا تبکی
فقال ماشانک قالت شانی انی قد حضت وقد حل الناس ولم احلل ولم اطف بالبیت والناس یذھبون
الی الحج الان فقال ان ھذا امر کتبہ اللہ علی بنات ادم فاغتسلی ثم اھلی بالحج ففعلت
ووقفت المواقف حتی اذا طھرت طافت بالکعبۃ والصفا والمروۃ ثم قال قد حللت من حجک وعمرتک
جمیعا قالت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی انی لم اطف بالبیت حتی حججت قال فاذھب
بھا یا عبد الرحمن فاعمرھا من التنعیم وذلک لیلۃ الحصبۃ ترجمہ جابر نے کہا کہ آئے ہم احرام باندھے الحصباء
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد میں (شاید اُن کا اور بعض صحابہ کا احرام ایسا
ہی ہوا ور حضرت تو قارن تھے) اور آئیں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عمرہ کے احرام کے
ساتھ یہانتک کہ جب سرف میں پہونچے تو حضرت عائشہ صدیقہ حائضہ ہو گئیں پھر جب ہم مکہ میں
آئے طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
جسکے ساتھ ہدی (قربانی) نہ ہو وہ احرام کھولڈالے ہمنے کہا کیسا کہا کہ بالکل کھول ڈالے کہا
راوی نے کہ پہر ہم پڑ گئے عورتوں کے پاس (یعنے دہڑے سے جماع کرنے لگے) اور خوشبو لگائی
اور کپڑے پہنے اور ہمارے اور عرفہ میں چار شب کا فرق باقی تھا پھر ترویہ کے دن (یعنے آٹھویں
تاریخ ذی حجہ کی) احرام باندھا یعنے حج کا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے جناب عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اور اون کو روتے ہوئے پایا۔ پوچھا کیوں کیا حال ہے تمہارا اونہوں
نے عرض کی کہ میں حائضہ ہو گئی اور لوگ احرام کھول چکے اور مینے نہ احرام کھولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا

اور لوگ اب حج کو چلے تو آپ نے فرمایا یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالے نے آدم کی سب لڑکیوں پر لکھہ
دی ہے سو تم غسل کرو (یعنے احرام کے لیئے) اور احرام باندہو حج کا اور اونہوں نے وہی کیا اور وقوف
کیا وقوف کی جگہوں میں یہانتک کہ جب طاہر ہوئیں تو طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا اور مروہ
کا اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہو گیا حج اور عمرہ دونوں کا تو اونہوں نے عرض کی کہ یا رسول
اللہ میں اپنے دل میں ایک بات پاتی ہوں کہ مینے طواف نہیں کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی تو آپ نے
فرمایا اے عبدالرحمن ان کو تنعیم میں لے جاکر عمرہ کرا لاؤ اور یہہ معاملہ اوس شب ہوا جب محصب میں ٹہیرے
تھے **ف** ان سب روایتوں میں یہ تصریح بخوبی ہو چکی کہ حیض جناب صدیقہ کا سرف میں تھا۔ مگر یہہ نہیں
آیا کہ طہر کہاں ہوا سو مجاہد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ عرفات میں
پاک ہوئیں اور عروہ نے اون سے روایت کی کہ عرفہ کا دن آن پہونچا اور وہ حائضہ تہیں اور ابن حزم
نے کہا ہے کہ عرفہ میں پاک ہونے سے مراد یہہ ہے کہ عرفات میں وقوف کے لیئے غسل کیا اور
ابہی تک حیض باقی تہا پس ان دونوں روایتوں میں تطبیق ہو گئی پہر اور عروہ نے اون سے روایت
کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں حائضہ تھی عرفہ کے دن اور مجاہد نے بہی اسی انتہا کو بیان کیا غرض قول
محقق یہی ٹہیرا کہ عرفہ تک حیض تھا اور عرفات کی وقوف کے لیئے غسل کیا اور یوم النحر میں حیض تمام
ہوا اسی کی تصریح کی ہے ابن قیم نے زاد المعاد میں اور یہی صحیح ہے قولہ پہر ترویہ کے دن احرام باندہا یہی مذہب
ہے امام شافعی کا کہ جو مکہ میں ہوا اور ارادہ حج کا کرے اوسے مستحب ہے کہ ترویہ کے دن احرام باندہے
نہ اوس کے آگے سے قولہ سو تم غسل کرو الخ یعنے غسل احرام کا کرو معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل کرنا احرام
کے لیئے خواہ عورت حائضہ ہو یا پاک اور یہہ حکم ہے ہر مرد و عورت کو اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا
احرام پورا ہو گیا حج و عمرہ دونوں کا اس سے تین مسئلہ نکلے اول یہہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالے عنہا قارنہ تہیں عمرہ کو بالکل چھوڑا نہ تھا۔ دوسرے یہہ کہ قارن کو ایک ہی طواف و سعی
کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور جمہور کا اور ابو حنیفہؒ نے اور ایک گروہ نے جنکا تمسک
محض رائے ہے اور مخالفت احادیث صحیحہ سے کچھہ باک نہیں رکھتے اونہوں نے اسکا خلاف کیا ہے
اور کہا ہے کہ اوسکو دو طواف اور دو سعی لازم ہے تیسرے یہہ کہ سعی اور صفا اور مروہ کے طواف صحیح
کے بعد چاہیئے اور طواف سے پہلے نہیں ہو سکتی اسلیئے آپ نے ام المومنین کو جیسا طواف سے بسبب
حیض کے روکا ویسا ہی سعی سے بہی روکا اور ابتدا اسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کا ہفتہ
کا دن تھا سرف میں اور انتہا بہی اوسکی ہفتہ کے دن ہوئی یوم النحر میں اسلیئے کہ عرفہ کے دن حجۃ الوداع

یں جمعہ تھا اور تیسری تاریخ ذیحجہ کو ابتداے حیض تہی اور دسویں سال میں ہجرت کی یہ حج ہوا یہی ذکر کیا ہے
ابن حزم نے کتاب حجۃ الوداع میں **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول دخل النبی صلی
اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وھی تبکی فذکر مثل حدیث اللیث الی اخرہ
ولم یذکر ما قبل ھذا من حدیث اللیث **جابر** سے مثل حدیث لیث کے مروی ہوا (جو اوپر گذری) مگر اس روایت میں اتنا ہی مضمون
ہے جہاں سے حضرت عائشہ کے رونیکا ذکر ہے اور اوسکے اوپر کا مضمون مذکور نہیں **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا فی حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھلت بعمرۃ وساق الحدیث بمعنی حدیث اللیث وزاد
فی الحدیث قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا سھلا اذا ھویت الشیٔ تابعھا علیہ فارسلھا
مع عبد الرحمن ابن ابی بکر فاھلت بعمرۃ من التنعیم قال مطر قال ابو الزبیر فکانت عائشۃ اذا حجت
صنعت کما صنعت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **جابر** نے روایت کی کہ جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حج میں احرام عمرہ کا باندھا تہا اور حدیث روایت کی مانند حدیث
لیث کی اور اتنا زائد بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نرم دل تہے جب اون سے جناب صدیقہ
کچھہ فرمائش کرتی تہیں تو آپ مان لیتے تھے۔ (یہ کمال اخلاق تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اپنی
بی بیوں کی خاطر داری فرماتے تھے اور اُن کی فرمائشیں پوری کر دیتے تھے جب تک اللہ پاک کی
نافرمانی نہ ہو اور جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خاطر تو سب سے زیادہ تھی اللہ پاک اونکا درجہ بلند کرے
اعلے علیین میں اور اُن سے راضی ہو اور ہمکو اُن کی کفش برداری میں قبول فرماوے آمین یارب العالمین)
غرض بہیجدیا اُن کو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ اور وہ تنعیم سے عمرہ لائیں مطر جو راوی ہیں انہوں
نے ابو الزبیر سے روایت کی کہ اُنہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ جب حج کرتی تہیں جیسا حضرت کے
کے ساتھہ حج میں کیا تہا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مھلین بالحج معنا النساء والولدان فلما قدمنا مکۃ طفنا بالبیت وبالصفا والمروۃ فقال لنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ ھدی فلیحلل قال قلنا ای الحل قال الحل کلہ
قال فاتینا النساء ولبسنا الثیاب ومسسنا الطیب فلما کان یوم الترویۃ اھللنا بالحج وکفانا
الطواف الاول بین الصفا والمروۃ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نشترک فی الابل
والبقر کل سبعۃ منا فی بدنۃ **ترجمہ** جابر نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
حج کا لبیک پکارتے ہوئے ہمارے ساتھ عورت اور بچے بہی تہے پھر جب مکہ آئے طواف کیا بیت اللہ
کا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ

احرام کھول ڈالے اور حلال ہو جاوے ہمنے جابر سے کہا کیسا حلال ہونا اونہوں نے کہا پورا پھر ہم
عورتوں کے پاس آے (یعنے جماع کیا) اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی
حج کی لبیک پکاری اور کفایت کرگئی ہمکو سعی صفا اور مروہ کی جو پہلے کی تھی اور حکم کیا ہمکو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شریک ہوجاویں اونٹ اور گاے میں سات سات آدمی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج چھوٹے نابالغ لڑکے کا بھی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک
اور شافعی اور احمد اور تمام علما کا صحابہ اور تابعین سے اور جو لوگ اُن کے بعد میں سب قائل ہیں
کہ حج اوسکا صحیح ہے اور وہ بھی ثواب پاتا ہے اور حج بالغ کے احکام اوسپر جاری ہوتے ہیں
مگر اتنا ہے کہ فرض اسلام سے وہ حج کافی نہیں ہوتا اور جب بالغ ہو تو اوسکو حج پھر فرض ہوتا ہے
بہ شرطیکہ زاد راہ کی طاقت ہو جیسے اوروں پر فرض ہوتا ہے اور ابو حنیفہ نے اس مسئلہ میں
صریح جمہور علما کا سلف سے خلف تک خلاف کیا اور صراحۃً خلاف حدیث کہا ہے اور قائل ہوے ہیں
کہ نہ اوسکا احرام صحیح ہے نہ حج اور نہ اسمیں ثواب ہے اور نہ اوسپر احکام حج مرتب ہوتے ہیں اور کہا
ہے کہ حج اوسکا صرف اسواسطے ہے کہ اُسے مشق ہو اور احکام سیکھے اور اُسکے محظورات سے
بچے حالانکہ یہہ قول ایک ادنے بچے کے نزدیک بھی صریح نادانی ہے اسلیئے کہ ہم کہتے ہیں کہ اس
مشق کرنے اور احکام شرعیہ سیکھنے میں بھی اوسکو ثواب ہے یا نہیں اگر ثواب ہے تو ابو حنیفہ کا
وہ قول باطل ہو گیا جو اوپر کہا تھا کہ اوسمیں ثواب نہیں اور اگر فرض کرو کہ ثواب نہیں ہے تو فعل
عبث اور لغو ہے حالانکہ لغو و عبث سے شارع نے منع کیا ہے اور مومنوں کی شان لغو سے بچنا
ہے وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ یعنے مومن وہ ہے کہ لغو سے کنارہ کرتے ہیں پھر کیوں لاے
صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بچوں کو اور کیوں کیا وہ فعل جو شریعت میں لغو تھا غرض معلوم
ہوا اس قول سے اور اکثر مسائل ابو حنیفہ سے کم مائگی اونکی علم حدیث میں ورنہ مخالفت حدیث
کی ایسے اکابر سے باوجود علم کے ممکن نہیں اور اسیطرح قائل ہوے ہیں ابو حنیفہ کہ بچے کی نماز
بھی صحیح نہیں اور اُسکو حکم نماز صرف تعلیم کے لیے ہے. اور اسمیں بھی ہماری وہی تقریر ہے جو
حج میں ہوئی اور یہی حال اونکے نزدیک تمام عبادتوں کا اور نووی نے کہا ہے کہ ثواب اور صحیح مذہب
اسمیں جمہور کا ہے چنانچہ ابن عباس نے روایت کی کہ ایک عورت نے ایک بچہ کو اوٹھایا اور
عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا حج ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر مخالف حدیث کے جو مذہب یا قول
یا فعل ہو وہ مردود و مطرود دور از مقصود سراسر نابہبود خلاف مرضی معبود ہے اور یہہ جو

فرمایا کہ کفایت کر گیا ہمکو سعی کرنا صفا اور مروہ کا اس سے معلوم ہوا کہ قارن جب پہلے سعی کر چکا تو طواف افاضہ کے بعد اسکو سعی کرنا ضرور نہیں بخلاف متمتع کے کہ اسکو طواف فاضہ کے بعد پھر دوبارہ سعی ضرور ہے اور یہہ جو فرمایا کہ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو گئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گائے اور اونٹ سات آدمیوں کو کافی ہے اور گویا ایک گائے اور ایک اونٹ سات بکریوں کے برابر ہے اور معلوم ہوا کہ شریک ہونا قربانی میں اور ہدی میں روا ہے اور یہی قول ہے امام شافعیؒ اور اُن کے موافقین محدثین کا کہ اون کے نزدیک اونٹ میں شریک ہو سکتے ہیں خواہ وہ الگ الگ رہتے ہوں خواہ ایک گھر میں ہوں اور خواہ وہ سب مفترض ہوں خواہ متنفل اور خواہ وہ سب تقرب کی نیت سے کرتے ہوں خواہ بعض اُن میں کے گوشت کھانے کی نیت کرتے ہوں اور یہی مذہب مروی ہے ابن عمر اور انس سے اور یہی قول ہے احمد کا اور امام مالک نے کہا کہ اگر وہ ذبح و نحر بطور فرض کے ہو سب پر تو شراکت روا ہے اور بطور نفل کے ہو تو روا نہیں اور ابو حنیفہؒ نے کہا ہے کہ اگر قربت آلٰہی کی نیت ہو تو شراکت روا ہے برابر ہے کہ قربت کے نوع میں اختلاف ہو یا اتفاق مگر بہر حال سب قربت چاہتے ہوں اور اگر بعض اُن میں گوشت کا ارادہ رکھتے ہوں تو شراکت روا نہیں مگر ان سب سے مذہب امام شافعی کا صحیح معلوم ہوتا ہے جبتک عدم جواز پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور برائت اصلیہ اون کے مذہب کے ساتھ لگی ہوئی ہے جبتک کوئی دلیل معارض نہ پائی جاوے اور صحابہ سے بھی یہی منقول ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَحْلَلْنَا أَنْ نُحْرِمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مِنًى قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا حکم کیا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہمنے احرام کھول ڈالا کہ جب ہم منے کو چلیں (یعنے آٹھویں تاریخ) تو لبیک پکاری ہمنے حج کی ابطح سے ف ابطح کنکریلی زمین کو بھی کہتے ہیں اور یہاں ابطح سے ایک خاص میدان مراد ہے جو محصب سے قریب ہے اور اس روایت سے شافعیؒ نے استدلال کیا ہے کہ متمتع کو مستحب یہی ہے کہ احرام حج کا آٹھویں تاریخ باندہے اور یہی حکم ہے اُسکا جو مکہ سے حج کو چلے اور مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ مستحب یہہ ہے کہ اول ذیحجہ سے احرام باندہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ طَوَافَهُ الْأَوَّلَ ترجمہ جابر عبد اللہ کے بیٹے کہتے تھے کہ طواف نہیں کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نہ آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ میں مگر ایک بار زیادہ کیا محمد بن بکر کی روایت میں کہ وہی طواف اول

ف یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن کو ایک ہی بار سعی کافی ہے صفا اور مروہ کی اور جو متمتع ہو اوسکو دو سعیاں ضرور ہیں اور اسمیں صاف صراحتہ مذہب شافعی کی ہے کہ جو قارن ہو اُسکو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے وہی طواف افاضہ کے وقت اور یہی مذہب ہے ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور جناب عائشہ صدیقہؓ اور طاؤس اور عطا اور حسن بصری اور مجاہد اور مالک اور ابن ماجشون اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن منذر کا اور اسی طرف گئے ہیں ابن تیمیہ اور ابن قیم اور یہی قوی ہے کہ بہت سی احادیث اسپر دال ہیں اور ایک گروہ نے انکا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو دو طواف اور دو سعیاں ضرور ہیں اور قائل ہیں اسکے شعبی اور نخعی اور جابر بن زید اور عبد الرحمن بن اسود اور ثوری اور حسن بن صالح اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم اور محکی ہوا ہے یہ قول علی اور ابن مسعود سے اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ قول ثابت نہیں اور یہ مذہب نصوص صریحہ نبی معصوم کے مخالف ہے اور اسی لیے غربائے احناف کی قسمت میں بھی ابتلا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ **عن عطاء** قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما فی ناس معی قال اھللنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالحج خالصا وحدہ قال عطاء قال جابر فقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح رابعۃ مضت من ذی الحجۃ فامرنا ان نحل قال عطاء قال احلوا واصیبوا النساء قال عطاء ولم یعزم علیہم ولکن احلھن لھم فقلنا لما لم یکن بیننا وبین عرفۃ الا خمس امرنا ان نفضی الی نسائنا فناتی عرفۃ تقطر مذاکیرنا المنی قال یقول جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیدہ کانی انظر الی قولہ بیدہ یحرکھا قال فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فینا فقال قد علمتم انی اتقاکم للہ واصدقکم وابرکم ولولا ھدیی لحللت کما تحلون ولو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الھدی فحلوا فحللنا وسمعنا واطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علی من سعایتہ فقال بما اھللت فقال بما اھل بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھد وامکث حراما قال واھدی لہ علی ھدیا فقال سراقۃ بن مالک بن جعشم یا رسول اللہ العامنا ھذا ام لابد فقال لابد **ترجمہ** عطاء نے کہا سنا مینے جابر بن عبد اللہ سے اور میرے ساتھ کئی شخص تھے کہ انہوں نے کہا لبیک پکاری ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط حج کی اور کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے پھر آئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھی ذیحجہ کی صبح کو اور ہم کو حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول ڈالیں اور عطاء نے کہا کہ پھر احرام کھول ڈالا اور عورتوں سے صحبت کی اور عطاء نے کہا کہ یہ حکم اون کو وجوب کے طور پر نہیں دیا بلکہ احرام کھولنا انکو جائز کر دیا پھر ہمنے کہا کہ اب عرفہ میں پانچ ہی دن باقی ہیں ... یہ حکم کیا

ہم کو صحبت کریں اپنی عورتوں سے اور عرفات میں جاویں اس طرح سے کہ ہماری آلتوں سے منی ٹپکتی
ہو کہا عطار نے کہ جابر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور میں گویا کہ اب دیکھ رہا ہوں ان کے ہاتھ
کو جیسے وہ ہلاتے تھے (یعنے صحابہ نے اس عذر کی راہ سے احرام کھولنے میں تامل کیا تو نبی صلے اللہ علیہ
وسلم ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم بخوبی جان چکے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ
نیک ہوں (پھر میرے حکم بجا لانے میں کیا تامل ہے) اور اگر میرے ساتھ میری ہدی نہ ہوتی
تو میں بھی احرام کھول ڈالتا جیسے تم کھول رہے ہو اور اگر مجھے پہلے سے یہہ بات معلوم ہوتی
جو بعد کو معلوم ہوئی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا غرض پھر صحابہ نے احرام کھول ڈالا اور ہم سب نے
آپ کی بات دل سے مان لی۔ عطا نے کہا کہ جابر نے کہا کہ پھر آئے حضرت علی (اموال صدقات
کی تحصیل لیکر جسکے لیئے حضرت نے اُن کو بھیجا تھا یمن کیطرف اور حقیقت میں یہہ وہاں امیر
ہو کر گئے تھے نہ صدقات کی تحصیل کے لیئے اور شاید عاملوں نے ان کے سپرد کر دیئے ہوں کہ
حضرت تک پہونچا دیں ورنہ اموال صدقات بنی ہاشم کو لینا روا نہیں) پھر حضرت نے اون سے
فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندھا اُنہوں نے عرض کی کہ جو اہلال ہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا (یعنے میں نے
لبیک میں یہی کہا کہ جو لبیک حضرت کی ہو وہی میری ہے یہہ ویسی بات ہوئی جو نیت امام کی
وہ میری) تو کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی کرو اور محرم رہو اور حضرت کے لیئے
ہدی لائے حضرت علی اور سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہہ حکم (یعنے حج کو فسخ کر دینا
عمرہ کر کے) ہمارے اسی سال کے لیئے ہے یا ہمیشہ کے لیئے یہہ امر جائز ہو گیا تو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیئے ہے **فائدہ** دوسری روایت میں آیا ہے کہ سراقہ بن جعشم
اوٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا یہہ ہمارے اسی سال کے لیئے ہے یا ہمیشہ کے واسطے تو رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور فرمایا داخل
ہو گیا عمرہ حج میں دو بار یہی فرمایا اور فرمایا کہ بلکہ یہہ ہمیشہ کیلیئے ہے ہمیشہ کیلیئے ہے اور نووی نے کہا ہے کہ علماء
نے اسمیں اختلاف کیا ہے اور اسکے چار معنے کہے ہیں اول اور اصح معنے یہہ ہیں اور جمہور بھی اسی کے
قائل ہیں کہ معنے اسکے یہہ ہیں کہ عمرہ بجا لانا حج کے ایام میں جائز ہے قیامت تک حالانکہ ایام جاہلیت
میں ایام حج میں عمرہ کرنے کو بہت برا جانتے تھے۔ غرض آپکو جاہلیت کی عادت کا باطل کرنا منظور تہا کہ وہ حج کے مہینوں میں عمرے کو ممنوع جانتے تھے۔
دوسرے معنے یہہ ہیں کہ قران روا ہے اور تقدیر اس کلام کی یہہ ہے کہ داخل ہو گئے افعال عمرے کے افعال
حج میں قیامت تک **تیسری** تاویل ہے بعض لوگوں کی کہ اونہوں نے کہا کہ عمرہ واجب نہیں

اور معنے اوسکے یہہ ہیں کہ عمرہ ساقط ہوگیا اور کہا اونہوں نے کہ داخل ہونا اسکا حج میں یہہ ہے کہ وجوب
عمرہ کا ساقط ہوگیا اور حج کی فرضیت نے اوسکے وجوب کو ساقط کر دیا اور یہہ ضعیف بلکہ باطل ہے
اور سیاق صاف دلالت کرتا ہے کہ یہہ تاویل غلط ہے **چوتھی** یہہ ہے کہ تاویل کی ہے بعض اہل
ظاہر نے کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ فسخ حج کا عمرہ کرکے جائز ہوگیا قیامت تک اور اسکو نووی
نے ضعیف کہا ہے تمام ہوا کلام نووی کا اور شیخ ابن قیم نے زاد المعاد میں اسی قول کو اپنے چودہ
باحسن وجوہ ثابت کیا ہے اور خلاصہ اون کی تقریر کا یہہ ہے کہ روایت کیا ہے اس فسخ کو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے چودہ صحابیوں نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا اور حفصہ اور علی اور
فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسماء بنت ابی بکر صدیق اور جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید
خدری اور براء ابن عازب اور عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو موسے اشعری اور عبد اللہ بن
عباس اور سبرہ بنت سعید جہنی اور سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ تعالے عنہم ہیں پھر اُن کے روایات
صحیحہ وحسنہ نقل کیے ہیں اور سراقہ بن مالک بن جعشم کی روایت جسمیں مذکور ہے کہ اُنہوں نے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہہ ہمارے اسی سال کے لیئے ہے اور آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے
ہے نقل کرکے کہا کہ اس لفظ اخیر میں صراحت ہوگئی کہ جو لوگ قائل ہیں کہ یہہ خاصہ تہا صحابہ کا
اونکا قول باطل ہے اسلیئے کہ حضرت نے صاف فرما دیا کہ یہہ ہمیشہ کے لیئے ہے اور براء ابن
عازب کی روایت میں یہہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون لوگوں پر غصہ بھی فرمایا جو
احرام کہولنے میں تامل کرتے تھے اور اسکے بعد کہا کہ یہی مذہب ہے اہل بیت کا اور حبر امت ابن عباس کا اور اون کے یاروں کا اور ابی موسے اشعری اور
امام احمد بن حنبل کا اور عبد اللہ بن حسن عنبری قاضی بصرہ کا اور اہل ظاہر کا اور سلمہ بن شبیب نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ کی سب
باتیں اچھی ہیں مگر ایک بات اُنہوں نے کہا وہ کیا سلمہ نے کہا کہ آپ فسخ حج بعمرہ کے قائل ہیں امام صاحب
نے فرمایا کہ اے سلمہ میں تمکو عقل والا جانتا تھا میرے پاس گیارہ حدیثیں صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
موجود ہیں اس بارہ میں میں اُن کو تمہارے قول کے سبب سے کیونکر چھوڑ دوں پھر ابن قیم رحمۃ اللہ
تعالے علیہ نے تین عذر بیان کیے ہیں جو لوگ اسمیں پیش کرتے **اول** یہہ کہ یہہ منسوخ ہے **دوسرے**
مخصوص لصحابہ ہے **تیسرے** بعض روایتیں اسکے معارض ہیں پھر اُن تینوں کے جوابات قویہ دیے
ہیں اور بخوبی معنے چہارم کو یعنے جواز فسخ حج بعمرہ کو ثابت کیا ہے اور حق انہی کے ساتھ ہے
اور اہل ظاہر ہی کا مذہب صحیح وموافق روایات ہے افمن شاء فلیرجع الیہ ولینظر بعین الانصاف
الے زاد المعاد **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال اھللنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بالحج فلما قدمنا مكة امرنا ان نحل ونجعلها عمرة فكبر ذلك علينا وضاقت به صدورنا فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فما ندري اشيء بلغه من السماء ام شيء من قبل الناس فقال ايها الناس احلوا فلولا الهدي الذي معي فعلت كما فعلتم قال فاحللنا حتى وطئنا النساء وفعلنا ما يفعل الحلال حتى اذا كان يوم التروية وجعلنا مكة بظهر اهللنا بالحج **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی پھر جب ہم مکہ میں آئے تو آپ نے حکم دیا ہمکو کہ ہم احرام کہول ڈالیں اور اس احرام کو عمرہ کر ڈالیں (یعنے حج کو عمرہ کرکے فسخ کردیں) اور یہہ بات ہم پر گراں گذری اور ہمارے سینہ اس سے تنگ ہوئے اور یہہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی پھر ہم نہیں جانتے کہ آیا اُن کو کوئی حکم آسمان سے آیا یا کوئی بات لوگوں سے پہونچی غرض آپ نے فرمایا کہ اے لوگو احرام کہول ڈالو اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بہی وہی کرتا جو تمنے کیا ہے (یعنے عمرہ کرکے حج کو فسخ کرتا اور احرام کہولڈالتا) تب تو ہمنے احرام کہول ڈالا یہانتک کہ صحبت کی ہمنے عورتوں سے اور سب کام کیے جو بے احرام والے کرتے ہیں (یعنے خوشبو لگائی۔ سیے کپڑے پہنے جماع کیا) پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی اور مکہ سے ہمنے پیٹھ موڑی (یعنے منی کو چلے) حج کا لبیک پکارا عن جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله تعالى عنهما انه حج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام ساق الهدي معه وقد اهلوا بالحج مفردا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احلوا من احرامكم فطوفوا بالبيت وبين الصفا والمروة وقصروا واقيموا حلالا حتى اذا كان يوم التروية فاهلوا بالحج واجعلوا الذي قدمتم بها متعة قالوا كيف نجعلها متعة وقد سمينا الحج قال افعلوا ما امرتكم به فاني لولا اني سقت الهدي لفعلت مثل الذي امرتكم به ولكن لا يحل مني حرام حتى يبلغ الهدي محله ففعلوا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری نے حج کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس سال کہ آپ کے ساتھ ہدی تھی (یعنے حجۃ الوداع میں اسلیئے کہ آپنے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا ہے) اور بعض لوگوں نے صرف حج مفرد کا احرام باندہا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم احرام کہول ڈالو پھر لوگوں نے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اور بال کترائے اور احرام کہول کر رہے پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھویں تاریخ ذی حجہ کی) تو لبیک پکاری حج کی اور آپ نے فرمایا کہ تم جو احرام لیکر آئے ہو اوسکو متعہ کرڈالو (یعنے اگرچہ وہ احرام حج کا ہے مگر عمرہ کرکے کہول لو اور پھر حج کرلیتا تو یہہ متعہ ہو جاویگا) اور لوگوں نے عرض کی کہ ہم کیونکر اسے متعہ کریں حالانکہ ہمنے نام لیا ہے حج کا آپ نے فرمایا وہی کرو جسکا میں تمکو حکم دیتا ہوں اسلیئے کہ میں اگر ہدی کو ساتھ نہ لاتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسے تمکو حکم دیتا ہوں مگر یہہ کہ میرا احرام

کھل نہیں سکتا جبتک کہ قربانی اپنے محل تک نہ پہونچ لے (یعنے ذبح نہ ہولے) پھر لوگوں نے کیا ف
اس بیان میں مضمون آگے پیچھے ہوگیا ہے اصل یہہ ہے کہ یہہ سب گفتگو جو عمرہ کرنے اور احرام کھولنے
میں اصحاب سے ہوئی وہ عمرے سے پہلے ہی ہوئی جیسا اور روایتوں میں آیا ہے اگرچہ اُسکو راوی
نے یہاں بعد بیان کیا ہے مگر اصل بات وہی ہے کہ یہ گفتگو ابتدا میں ہوئی ہے غرض اس روایت میں
تصریح ہے کہ پہلے لوگوں نے حج مفرد کا احرام باندہا تہا پھر عمرہ کرکے کھول ڈالا اور یہی فسخ حج بعمرہ
ہے اور اسکی تفصیل اوپر خوب گذری کہ قیامت تک یہہ فسخ روا ہے اور صحیح مذہب بقول ابن قیم یہی
ہے اور نووی نے کہا ہے کہ اسمیں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہہ فسخ خاص تھا
صحابہ کے ساتھ اور اُن کے بعد کسی کو روا نہیں اور اون کو بھی اوس سال کے سوا اور برسوں میں روا
نہ تہا اور یہہ قول ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جماہیر سلف وخلف کا اور بعض نے کہا ہے
کہ قیامت تک اسکا جواز باقی ہے کہ جو احرام حج کا باندہ کر آوے اور ہدی ساتھہ نہ لاوے وہ عمرہ
کرکے کھول ڈالے پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندہ لے اور یہہ قول ہے امام احمد بن حنبل اور محدثین
اور ایک گروہ کا اہل ظاہر میں سے اور اسی کو اختیار کیا ہے ابن قیم نے اور یہی مروی ہے چودہ
صحابہ سے کہ آپ نے حکم فسخ دیا اور سراقہ بن جعشم نے آپ سے پوچھا کہ اسی سال کے لیے یہہ حکم ہے
تو آپ نے فرمایا کہ نہیں قیامت تک کے لیے ہے اور اسی کی آرزو کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے مگر بسبب سوق ہدی کے لاچار تھے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ
قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ
أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حج کی لبیک پکارتے
ہوئے اور آپنے ہمکو حکم فرمایا کہ ہم اُسکو عمرہ کر ڈالیں اور احرام کھول لیں اور آپکے ساتھ قربانی تھی اسلیے
آپ اُسکو عمرہ نہ کرسکے عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَأْمُرُنَا بِالْمُتْعَةِ وَ
كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ عَلَى يَدَيَّ دَارَ
الْحَدِيثُ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهُ فَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ وَأَبِتُّوا
نِكَاحَ هَذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ أُوتَى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً إِلَى أَجَلٍ إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ ترجمہ ابی نضرہ نے
کہا کہ ابن عباس تو ہمکو حکم کرتے تھے متعہ کا اور ابن زبیر اوس سے منع فرماتے تھے اور مینے اسکا ذکر کیا جابر سے

تو اونہوں نے کہا یہہ حدیث تو میرے ہاتھ سے لوگوں میں پھیلی ہے اور ہمنے تمتع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب حضرت عمرؓ خلافت پر قائم ہوئے تو اونہوں نے کہا کہ اللہ تعالے اپنے رسول کے واسطے جو چاہتا تھا حلال کر دیتا تھا جس سبب سے کہ چاہتا تھا اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہہ اترا ہے تو پورا کرو تم حج اور عمرہ کو اللہ کے واسطے جیسا تمکو اللہ پاک نے حکم دیا ہے اور قطعی اور دائمی ٹھیرا دو ہمیشہ کے لیئے نکاح اون عورتوں کا (یعنے جنسے متعہ کیا گیا ہے یعنے ایک مدت معین کی شرط سے نکاح کیا گیا ہے) اور میرے پاس جو آوے گا ایسا کوئی شخص کہ اوسنے کسی عورت سے نکاح کیا ہوگا ایک مدت معین تک تو میں اسکو ضرور پتھروں سے مارونگا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَافْصِلُوْا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَاِنَّهُ اَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ ترجمہ قتادہ سے اسی اسناد سے یہی حدیث مروی ہے اور اسمیں یہہ بھی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جدا کرو حج کو اپنے عمرے سے اسلیئے کہ اسمیں حج بھی پورا ہوا اور تمہارا عمرہ بھی پورا ہوا (یعنے ہر ایک کو الگ الگ سفر میں بجالاؤ)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً ترجمہ جابر نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہم لبیک پکارتے تھے حج کی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم اوس احرام حج کو عمرہ کر ڈالیں ف نووی نے کہا مازری سے منقول ہے کہ حضرت عمر نے جس متعہ سے منع کیا ہی وہ کیا ہے بعضوں نے کہا مراد اوس سے فسخ کرنا حج کا ہے عمرہ کیطرف اور کسی نے کہا اشہر حج میں مطلق عمرہ بجالانا ہے اور پھر اس سال میں حج بھی کرنا اور یہہ اسلیئے منع فرمایا کہ ترغیب دی آپ نے افراد کی کہ وہ افضل ہے اور چونکہ اب امن ہوگیا ہے راہوں میں تو اولے ہے کہ لوگ ایک ہی سفر میں دونوں نسک بجالائیں نہ اس نظر سے آپ نے منع فرمایا کہ تمتع حج کو باطل جانتے تھے یا اوسکی حرمت کے قائل تھے اور قاضی عیاض کا قول ہے کہ ظاہر حدیث جابر اور عمران اور ابی موسے کی اوسپر دال ہے کہ حضرت عمر نے حج کو فسخ کرنا عمرہ کرکے اسی سے منع فرمایا اور اسی لیئے حضرت عمر اسپر مارتے تھے اور صرف تمتع پر نہیں مارتے تھے اور بنا اسپر کہ کوئی اشہر حج میں عمرہ بجالاوے اور مارنا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا اس خیال سے تھا کہ وہ اور تمام صحابہ یہہ خیال کرتے تھے کہ فسخ حج بعمرہ یہہ خاص تھا اوسی سال کے ساتھ جسمیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا ہے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اسمیں اختلاف نہیں کہ جو تمتع اس آیت میں مذکور ہے فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اس سے یہی مراد ہے کہ اشہر حج میں عمرہ کرے اور حج کے قبل اور پھر اس سال حج بھی کرے اور تمتع میں قران

بھی داخل ہے اسلیئے کہ اسمیں بھی ایک قسم بر خورداری ہے کہ ایک ہی سفر میں جو اپنے وطن سے نکلا تو دو نو نسک بجالایا اور تمتع میں یہہ بھی داخل ہے کہ حج کے احرام کو عمرہ کرکے کہولڈالے جسکو فسخ حج بعمرہ کہتے ہیں (یعنے یہہ تینوں معنے اس آیت کے ہو سکتے ہیں تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا نووی نے کہا میرے نزدیک مختار یہہ ہے کہ حضرت عمر اور عثمان وغیرہ نے جو منع فرمایا ہے متعہ سے اوس سے مراد یہی ہے کہ عمرہ کرے شہر حج میں اور پھر اسی سال حج بھی کرے اور اس نہی سے نہی تحریم اور بطلان مراد نہیں بلکہ نہی اولویت ہے کہ اونہوں نے کہا اولے یہہ ہے کہ دونو کو الگ الگ کرو اور غرض ترغیب دینا تھی افراد کی اور اب اجماع ہو گیا ہے علماء کا کہ افراد اور تمتع اور قران بغیر کراہت کے بلا تامل روا ہیں اور اختلاف اسکے افضل میں ہے کہ اولے کون ہے اور اوپر اوسکی بحث ہو چکی ہے. باقی رہا حضرت عمرؓ کا متعہ نکاح کو منع فرمانا جو اسمیں مذکور ہے تو وہ ایک مدت معین پر نکاح کرنا ہے اور وہ ابتدائے اسلام میں مباح تھا پھر منسوخ ہوا خیبر کے دن پھر مباح ہوا فتح مکہ میں پھر منسوخ ہوا ایام فتح میں اور اسکی حرمت اب تک چلی جاتی ہے اور قیامت تک چلی جاوے گی اور زمانہ اول میں اسمیں کچھہ اختلاف تہا اسلیئے کہ روایات حرمت بعض لوگوں کو نہ پہونچی تہی پہر وہ اختلاف مرتفع ہو گیا اور سب اوسکی تحریم پر اجماع کیا اور تفصیل اسکی کتاب النکاح میں آوے گی انشاء اللہ تعالے اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں کہا ہے کہ روایت کی اعمش نے فضیل بن عمرو سے اونہوں نے سعید بن جبیر سے اونہوں نے ابن عباسؓ سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عروہ نے کہا کہ منع کیا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے متعہ سے تو ابن عباس نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اب یہہ لوگ ہلاک ہونگے میں تو کہتا ہوں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہہ کہتے ہیں کہ کہا ابوبکر وعمر نے اور عروہ نے ابن عباس سے کہا کہ تم ڈرتے نہیں ہو کہ رخصت دیتے ہو متعہ کی تو ابن عباسؓ نے کہا کہ جا اپنی ماں سے پوچھہ اے چھوٹے عروہ تو عروہ نے کہا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے تو کبھی متعہ نہیں کیا یعنے تمتع حج کا ابن عباس نے فرمایا اللہ کی قسم میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم باز نہ آؤگے جبتک اللہ تعالے تمکو عذاب نہ کریگا میں تو تم سے حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تم کہتے ہو کہ ابوبکر وعمر نے یوں کہا تب عروہ نے کہا کہ وہ لوگ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور تم سے زیادہ پیرو سنت تھے اور جواب دیا ہے ابو محمد بن حزم نے عروہ کی بات کا اس طور سے کہ ہم کہتے ہیں عروہ سے کہ ابن عباس ؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تم سے زیادہ جانتے تہے اور اسیطرح ابوبکر وعمرؓ کے حال سے بھی تم سے زیادہ واقف تھے. اور تم سے بہر حال بہتر تہے اور ان تینوں کے نزدیک تم سے اول تھے

اور یہہ تینوں اون سے زیادہ قریب تھی بہ نسبت تمہارے کہ اسمیں کوئی مسلمان ذرا بھی شک نہیں کر سکتا۔
اور عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تم سے زیادہ علم والی تہیں اور تم سے زیادہ سچی تھیں۔ پھر
ثوری کی سند سے حضرت عائشہ کی روایت بیان کی کہ اونہوں نے کہا کون امیر موسم ہوا ہے لوگوں
نے کہا ابن عباس تو اونہوں نے فرمایا کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ جاننے والے ہیں حج کے احکام کو
اور کہا ابو محمد بن حزم نے کہ اور راویوں نے جو افضل اور اعلم اور اصدق اور اوثق ہیں۔ عروہ سے
اونہوں نے عروہ کے خلاف بیان کیا ہے پھر بزار کے طریق سے روایت کی ابن عباسؓ سے کہ تمتع کیا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکرؓ وعمرؓ نے اور پہلے جسنے اس سے منع کیا وہ معاویہ ہیں اور روایت
کی عبد الرزاق کے طریق سے ابن عباسؓ سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر نے یہاں تک
کہ وفات پائی اور حضرت عمر نے اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بہی ایسا ہی کیا اور پہلے جس نے اس سے
منع کیا وہ معاویہ علیہ الرحمۃ ہیں ابن قیم نے فرمایا کہ یہہ حدیث ابن عباسؓ کی جو روایت کی جسمیں معاویہ کا
ذکر ہے اخراج کیا ہے اسکو احمد نے مسند میں اور ترمذی نے اور حسن کہا ہے اوسکو پہر ذکر کی گئیں روایتیں
حضرت عمر سے جسمیں مذکور ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر میں عمرہ کرتا تو حج کرتا اور ثابت کیا اون کو
باسانید معتبرہ متعددہ پہر ذکر کیا جواب ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہ فرمایا اونہوں نے کہ حضرت عمرؓ نے البتہ
کبہی منع نہیں کیا متعہ سے بلکہ یوں فرمایا کہ پورا حج تمہارا اور پورا عمرہ یہہ ہے کہ دونوکو الگ الگ بجا لاؤ
اور اختیار کیا اونہوں نے افضل امور کو اور وہ یہہ ہے کہ ہر ایک کو عمرہ اور حج میں سے جدا جدا سفر کے ساتھ
ادا کرے کہ اپنے شہر سے چل کر مکہ تک آوے اور یہہ قران اور تمتع خاص سے ہے کہ جو ایک ہی سفر میں
دونوں کی ادا ہو جاوے یعنے حج اور عمرہ کی افضل ہے اور تنصیص کی ہے اوسکی احمد اور ابو حنیفہ
اور مالکؒ اور شافعیؒ نے اور اور فقہا نے بہی اور یہہ وہی افراد ہے جو بجا لائے ہیں ابو بکر اور عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما اور حضرت عمر اسی کو پسند کرتے تہے لوگوں کے لیے اور ایسا ہی کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے چنانچہ حضرت عمرؓ اور علیؓ رضی اللہ عنہما یہی تفسیر کرتے تھے اس آیت کی وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰہِ کہ اتمام
اُن کا یہہ ہے کہ احرام باندہے ہر ایک کے لئے اپنے گہر سے اور الگ سفر میں بجا لاوے ہر ایک کو
اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ہے کہ ثواب تمہارا بقدر
تمہاری تکلیف کے ہے غرض جب عمرہ کرکے حاجی لوٹ گیا اپنے گھر کو اور پھر وہاں سے احرام باندہ کر
آیا اور حج کیا اور وہ عمرہ حج کے مہینوں سے پیشتر ہوا تو یہہ دونسک پورے ہوئے یا عمرہ کیا اُس نے
قبل اشہر حج کے اور مکہ میں ٹہیرا رہا اور حج کیا تو یہہ پورا حج وعمرہ ہوا غرض یہہ مذہب مختار تہا حضرت عمرؓ کا

اور اس میں لوگوں نے غلطیاں کیں کہ انہوں نے متعہ سے منع کیا ہے اور کسی نے سمجھا کہ متعہ فسخ کو منع کرتے ہیں اور کسی نے جانا کہ ترک اولے کی نظر سے منع کرتے ہیں (جیسا نووی کے قول میں اوپر گذرا) اور یہہ اسنے خیال کیا جسکے نزدیک افراد افضل ہے اور کسی نے معارضہ کیا روایات نہی کو روایات استحباب پر چنانچہ روایات دونو قسم کے حضرت عمرؓ سے اوپر گذر چکے اور کسینے سمجھا کہ اس مسئلہ میں اُن کو دو قول ہیں جیسے اور مسائل ہیں ان کے دو قول ہیں اور کسی نے نہی کو قول قدیم جانا اور پھر روایات جواز کو رجوع سمجھا جیسے ابن حزم کا مسلک ہے اور کسی نے اون کے منع کو اُن کی رائے خیال کیا جیسے مروی ہے اسود بن یزید سے کہ میں اور حضرت عمر وقوف میں تھے عرفات کے کہ اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا خوب بالوں میں کنگھی کیے ہوئے اور خوشبو آتی ہوئی اوس سے تو فرمایا کہ تو محرم ہے اوسنے کہا ہاں آپنے فرمایا کہ محرم کی یہی شکل ہوتی ہے اوسکو بال پریشان خاک آلود چہرہ ہوتا ہے اوسنے کہا کہ میں متمتع تھا اور میری بیوی میرے ساتھ ہے اور مینے آج ہی احرام باندھا ہے تو یہیں سے حکم فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ کوئی تمتع نہ کرے الحدیث اور اس سے واضح ہوا کہ یہ ایک رائے تھی اونکی ابن حزم نے کہا کہ کیا خوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب کو اپنی سب بیبیوں سے جماع کیا اور پھر صبح کو احرام باندھا اور اسمیں تو کسیکا اختلاف نہیں کہ جماع حلال ہے احرام کے ایک لحظہ پیشتر بھی غرض یہہ رائے حضرت عمر کی مخالف ہدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے کلام ابن قیم کا ایسا ہی ہے بنوع اختصار و زیادۃ قلیلۃ

باب حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہو بیان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى رَاْسِيْ فَنَزَعَ زِرِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّيَ الْاَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَاَلْتُهٗ وَهُوَ اَعْمٰى وَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَقَامَ فِيْ نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلٰى مَنْكِبِهٖ رَجَعَ طَرَفَاهَا اِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَاؤُهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلّٰى بِنَا فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهٖ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَّاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهٖ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَ

واحرمي فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ثم ركب القصوآء حتى اذا استوت به ناقته
على البيدآء نظرت الى مد بصري بين يديه من راكب وماش وعن يمينه مثل ذلك وعن يساره مثل
ذلك ومن خلفه مثل ذلك ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين اظهرنا وعليه ينزل القرآن وهو
يعرف تاويله وما عمل من شيء عملنا به فاهل بالتوحيد لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك
لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك واهل الناس بهذا الذي يهلون به فلم
يرد رسول الله صلى الله عليه وسلم عليهم شيئا منه ولزم رسول الله صلى الله عليه وسلم عليهم
شيئا منه ولزم رسول الله صلى الله عليه وسلم تلبيته قال جابر رضي الله تعالى عنه لسنا ننوي الا
الحج لسنا نعرف العمرة حتى اذا اتينا البيت معه استلم الركن فرمل ثلاثا ومشى اربعا ثم تقدم
الى مقام ابراهيم فقرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فجعل المقام بينه وبين البيت فكان
ابي يقول ولا اعلمه ذكره الا عن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الركعتين قل هو الله
احد وقل يا ايها الكفرون ثم رجع الى الركن فاستلمه ثم خرج من الباب الى الصفا فلما دنى
من الصفا فلما دنى من الصفا قرء ان الصفا والمروة من شعائر الله ابدأ بما بدأ الله به فبدأ بالصفا
فرقي عليه حتى راى البيت فاستقبل القبلة فوحد الله وكبره وقال لا اله الا الله وحده لا شريك
له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم
الاحزاب وحده ثم دعا بين ذلك فقال مثل هذا ثلاث مرات ثم نزل الى المروة ثم نزل الى
المروة حتى انصبت قدماه في بطن الوادي سعى حتى اذا صعدنا مشى حتى اتى المروة ففعل على
المروة كما فعل على الصفا حتى اذا كان اخر طواف على المروة فقال لو اني استقبلت من امري
ما استدبرت لم اسق الهدي وجعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدي فليحل وليجعلها
عمرة فقام سراقة بن جعشم فقال يا رسول الله العامنا هذا ام لابد فشبك رسول الله صلى الله
عليه وسلم اصابعه واحدة في الاخرى وقال دخلت العمرة في الحج مرتين لا بل لابد ابد وقدم
علي من اليمن ببدن النبي صلى الله عليه وسلم فوجد فاطمة ممن حل ولبست ثيابا صبيغا واكتحلت
فانكر عليها ذلك فقالت ان ابي امرني بهذا قال فكان علي يقول بالعراق فذهبت الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم محرشا على فاطمة للذي صنعت مستفتيا لرسول الله صلى الله
عليه وسلم فيما ذكرت عنه فاخبرته اني انكرت ذلك عليها فقال صدقت صدقت ماذا قلت
حين فرضت الحج قال قلت اللهم اني اهل بما اهل به رسولك صلى الله عليه وسلم قال فان

معي الهدي فلا احل قال فكان جماعة الهدي الذي قدم به علي رضي الله تعالى عنه من اليمن والذي اتى به النبي صلى الله عليه وسلم مائة قال فحل الناس كلهم وقصروا الا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدي فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج وركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس وامر بقبة من شعر تضرب له بنمرة فسار رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تشك قريش الا انه واقف عند المشعر الحرام كما كانت قريش تصنع في الجاهلية فاجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت الشمس امر بالقصواء فرحلت له فاتى بطن الوادي فخطب الناس وقال ان دماءكم واموالكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا الا كل شيء من امر الجاهلية تحت قدمي موضوع ودماء الجاهلية موضوعة وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربيعة بن الحارث كان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل وربا الجاهلية موضوعة واول ربا اضع ربانا ربا عباس بن عبد المطلب فانه موضوع كله فاتقوا الله في النساء فانكم اخذتموهن بامان الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه فان فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب الله وانتم تسئلون عني فما انتم قائلون قالوا نشهد انك قد بلغت واديت ونصحت فقال باصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكتها الى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد ثلاث مرات ثم اذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء الى الصخرات وجعل حبل المشاة بين يديه واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة قليلا حتى غاب القرص واردف اسامة خلفه ودفع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد شنق للقصواء الزمام حتى ان راسها ليصيب مورك رحله ويقول بيده اليمنى ايها الناس السكينة السكينة كلما اتى حبلا من الحبال ارخى لها قليلا حتى تصعد حتى اتى المزدلفة فصلى بها المغرب والعشاء باذان واحد واقامتين ولم يسبح بينهما شيئا ثم اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى طلع الفجر فصلى الفجر حين تبين له الصبح باذان واقامة ثم ركب القصواء حتى اتى المشعر الحرام فاستقبل القبلة فدعاه وكبره وهلله ووحده فلم يزل واقفا

حتی اسفر جداً ندفع قبل ان تطلع الشمس واردف الفضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وکان رجلاً حسن الشعر ابیض وسیماً فلما دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرت ظعن یجرین فطفق الفضل ینظر الیھن فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی وجہ الفضل فحول الفضل وجھہ الی الشق الاٰخر ینظر فحول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ من الشق الاٰخر علی وجہ الفضل یصرف وجھہ من الشق الاٰخر ینظر حتی اتی بطن محسر فحرک قلیلاً ثم سلک الطریق الوسطی التی تخرج علی الجمرۃ الکبری حتی اتی الجمرۃ التی عند الشجرۃ فرماھا بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ منھا مثل حصی الخذف رمی من بطن الوادی ثم انصرف الی المنحر فنحر ثلثا و ستین بیدہ ثم اعطی علیاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ فنحر ما غبر واشرکہ فی ھدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمھا وشربا من مرقھا ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافاض الی البیت فصلی بمکۃ الظھر فاتی بنی عبد المطلب یسقون علی زمزم فقال انزعوا بنی عبد المطلب فلولا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم فناولوہ دلوا فشرب منہ **ترجمہ** جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ کے گھر گئے اور اُنہوں نے سب لوگوں کو پوچھا یہانتک کہ جب میری باری آئی تو مینے کہا میں محمد بن علی ہوں امام حسین کا پوتا سو انہوں نے میری طرف شفقت سے ہاتھ بڑہایا اور میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے اوپر کی گھنڈی کہولی پھر نیچے کی گھنڈی کہولی (یعنے شلوکے وغیرہ کی) اور پھر اپنی ہتھیلی رکھی میرے سینہ پر دونوں چھاتیوں کے بیچ میں اور میں اون دنوں جوان لڑکا تھا پھر کہا کہ شاباش خوش رہو اے میرے بھتیجے اور پوچھو مجھسے جو چاہو پھر مینے اون سے پوچھا اور وہ نابینا تھے اور اتنے میں نماز کا وقت آگیا اور وہ کھڑے ہوئے ایک چادر اوڑھ کر کہ جب اوسکے دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر رکھتے تھے تو وہ نیچے گر جاتی تھی اوس چادر کے چھوٹے ہونے کے سبب سے اور اونکی چادر بڑی تپائی پر رکھی تھی **ف** اس حدیث میں بڑے بڑے فائدے ہیں اور بہت قواعد اسلام ہیں اور یہہ حدیث مسلم کی اکیلی حدیثوں میں سے ہے کہ بخاری میں نہیں ہے اور ابو داؤد نے مثل مسلم کی روایت کے ہے اور ابوبکر منذر نے ایک کتاب تصنیف کی ہے فقط اوسکے فائدوں میں اور اس سے ڈیڑھ سو سے اوپر مسئلہ نکالے ہیں اور اگر کوئی غور کرے تو اس سے بھی زیادہ پاوے اور اب اتنے ٹکڑے میں جو فوائد ہیں ہم ان کو ذکر کرتے ہیں **اول** یہہ کہ جب لوگ ملاقات کو آویں تو ہر ایک کی خاطر کیا وے اوسکے مرتبہ کے موافق جیسا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ خیال رکھو لوگوں کے مرتبوں کا۔

دوسرے تعظیم اور خاطرداری ہے اہل بیت کی جیسے حضرت جابر نے دلجوئی کی محمد بن علی کی جو پوتے ہیں امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کے **تیسرے** جابر نے اون سے فرمایا مرحبا خوش ہوا اور شاباش اس سے معلوم ہوا کہ جو آوے اوسکے دل کی خوشی کی کچھ بات کہنا **چوتھی** نرمی اور اخلاق اور انس دینا اپنے ملاقاتیوں کو اور اون کو محبت سے جرأت دینا کہ کچھ پوچھیں اور خوف نہ کریں اسی لیے حضرت جابر نے اون کے سینہ پر ہاتھ رکھا پھر فرمایا کہ پوچھو **پانچویں** صاحب زادے صاحب محمد نے جو یہ کہا کہ میں ان دنوں جوان تھا اس سے معلوم ہوا کہ وجہ اون سے زیادہ محبت کرنے کی اور دلجوئی کی یہی تھی کہ وہ صغیر السن اور چھوٹے تھے اور اور بوڑھوں کے ساتھ یہہ بات کہ سینہ پر ہاتھ رکھنا ضرور نہیں اور یہہ خاطرداری سبب ہوگی اُن کو حدیث کا مطلب یاد رکھنے کا **چھٹے** معلوم ہوا کہ امامت اندھے کی روا ہے اور اسکے جائز ہونے میں اختلاف نہیں مگر افضل ہونے میں تین قول ہیں شافعیہ کے **ایک** یہہ کہ امام ہونا اندھے کا آنکھ والے سے افضل ہے اسلیئے کہ اوسکی نگاہ کہیں نہیں پڑتی اور خیال نہیں بٹتا **دوسرے** یہہ کہ آنکھہ والا افضل ہے اسلیئے کہ وہ ناپاکیوں سے خوب بچ سکتا ہے۔

تیسری یہہ کہ دونوں برابر ہیں اور یہی قول صحیح تر ہے اور یہی منصوص ہے امام شافعی سے۔ **ساتویں** یہہ کہ گھر والے کا امام ہونا افضل ہے گو نابینا بھی ہو **آٹھویں** یہ کہ نماز جائز ہے ایک کپڑے لپیٹے گو اور کپڑے بھی موجود ہوں جیسے اُن کی بڑی چادر دھری تھی۔ **نویں** تپائی وغیرہ کا گھر میں رہنا جائز ہے **ح**[1] پھر نماز پڑھائی اونہوں نے ہمکو (یعنے امامت کی) اور مینے کہا کہ خبر دیجیے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حج سے (یعنے حجۃ الوداع سے) تو جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا نو کا اور کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ منورہ میں رہے اور حج نہیں کیا پھر لوگوں میں پکار دیا دسویں سال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانے والے ہیں پھر جمع ہوگئے مدینہ میں بہت سے لوگ اور سب چاہتے تھے کہ پیروی کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ویسا ہی کام کریں (حج کرنے میں) جیسے آپ کریں۔ **ف** پکار دیا تاکہ لوگ طیاری کریں حج کی اور مناسک اور احکام حج خوب سیکھ لیں اور آپ کی باتیں اور وصیتیں خوب یاد کریں اور اور لوگوں کو پہونچاویں اور دعوت اسلام کی اور شوکت ایمان کی خوب ظاہر ہوجاوے **دسویں** اس سے معلوم ہوا کہ امام کو مستحب ہے کہ جب بڑے کام پر چلے تو لوگوں کو آگاہ کردے کہ اسکی سواری کے لیئے طیار ہو جاویں **گیارہویں** معلوم ہوا کہ سب لوگوں نے احرام حج کا باندھا اسی لیے جابر نے کہا کہ ہر شخص نے وہی کیا جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا [illegible] آپ نے جو لوگ ہدی نہیں لائے تھے ان کو

[1] یہ اشارہ ہے اسکا کہ ترجمہ حدیث شروع ہوا جیسے ف اشارہ ہے فائدہ اور شرح کا ۱۲

فسخ حج بعمرہ کا حکم فرمایا تو لوگوں نے تامل کیا یہانتک کہ آپ کو غصہ کرنا پڑا اور آپ نے عذر کیا
کہ میرے ساتھ ہدی ہے ورنہ میں بھی احرام کھولڈالتا اور معلوم ہوا کہ علی اور ابو موسے نے بھی احرام
حج ہی کا باندہا تہا جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا احرام تھا انتہے ح غرض ہم سب لوگ سب آپکے
ساتھ نکلے یہانتک کہ ذوالحلیفہ پہونچے اور وہاں اسماء بنت عمیس جنین اور محمد ابو بکر کے بیٹے
پیدا ہوئے اور اونہوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا آپ نے فرمایا کہ غسل کرلو
اور لنگوٹ باندہ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندہ لو پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت
پڑہی مسجد میں اور سوار ہوئے قصوا اونٹنی پر ف اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ
بارہویں بات یہہ ہے کہ مستحب ہے غسل احرام کا اس عورت کو بھی جو حائضہ ہو یا نفاس والی
تیرہویں نفاس والی عورت کو مستحب ہے لنگوٹ باندہنا کچھہ کپڑا اندام نہانی پر رکھ کے اور اوسپر
چودہویں معلوم ہوا کہ وقت احرام کے آپ نے دو رکعت پڑہی اور نووی نے اونکو مستحب
کہا ہے اور کہا ہے کہ یہہ مذہب ہے کافہ علماء کا کہ احرام کے وقت دو رکعت مستحب ہے سوا
حسن بصری وغیرہ کے اور جو لوگ استحباب کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی نہ پڑہے تو اوسپر
کچھہ دم وغیرہ لازم نہیں آتا نہ وہ گنہگار رہتا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہوگئی اور جن وقتوں میں
نماز منع ہے اگر اسوقت احرام باندہے تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول
ہے کہ پڑہ لے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ان دو رکعتوں کا پڑہنا کسی نماز فرض کے
بعد مستحب ہے نہیں تو نہیں اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں فرمایا ہے جو بڑے محقق اور حافظ
حدیث ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی دو رکعت پڑہی اور لبیک پکاری
حج وعمرہ دونوں کی اور یہہ نماز ظہر کی فرض تہی اور احرام کی دو رکعتیں پڑہنا آپ سے کہیں ثابت نہیں
سوا فرض ظہر کے اور جابر کی روایت سے بھی ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپنے دو رکعت پڑہی پس
غالب یہی ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتیں ہوں اور حرام کی نہ ہوں چنانچہ بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آپنے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑہیں اور ذی الحلیفہ میں
دو پس یہہ رکعتیں ظہر ہی کی تہیں اور قول ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قوی معلوم ہوتا ہے غرض جنہوں نے سب روایتوں میں غور نہیں
کیا انہوں نے سمجھا کہ یہہ احرام کی تہیں۔ اور قصوا آپ کی اونٹنی کا نام تھا ح یہانتک کہ جب
آپ کو لیکر وہ سیدہی ہوئی بیدا پر (وہ ایک مقام ہے مثل ٹیلے کی) تو مینے دیکھا آگے کیطرف
جہانتک کہ میری نظر گئی کہ سوار اور پیادے ہی نظر آتے تہے اور اپنی داہنی طرف بھی ایسے
ہی بھیڑ تہی اور بائیں طرف بھی ایسے ہی اور پیچھے بھی ایسے ہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ہمارے بیچمیں تھے اور آپ پر قرآن شریف اُترجاتا تہا اور آپ اُسکی حقیقت کو خوب جانتے تھے
اور جو کام آپ کئے کیا وہی ہمنے بہی کیا **ف** قولہ سوار اور پیادے اس سے پندرہواں مسئلہ
یہہ ثابت ہوا کہ حج میں سوار ہو یا پیادہ دونوں طرح جانا روا ہے اور یہہ ایسا مسئلہ ہے کہ سب کا اسپر اتفاق
ہے اور دلائل کتاب و سنت اسمیں موجود ہیں چنانچہ اللہ تعالےٰ جل شانہ فرماتا ہے وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ
بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ اور اختلاف ہے علماء کا اسمیں کہ افضل کیا ہے سو امام شافعی
اور مالک اور جمہور کا قول ہے کہ سواری پر جانا افضل ہے اسلیئے کہ اسمیں پیروی ہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اسلیئے بہی کہ اسمیں مناسک کا ادا کرنا آسان ہے اور اسلیئے بہی کہ اسمیں
خرچ زیادہ ہوتا ہے اور جتنا خرچ زیادہ ہو اوتنا ہی ثواب زیادہ ہے اسلیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں
ہے اور داؤد کا قول ہے کہ پیدل جانا افضل ہے کہ اسمیں مشقت زیادہ ہے اور یہہ قول ٹھیک
نہیں اسلیئے کہ مشقت مطلوب نہیں بلکہ پیروی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مطلوب ہے سولہواں
یہہ مسئلہ ہے کہ یہہ جو کہا کہ اونپر قرآن اوترتا تہا اس سے ثابت ہوگیا کہ جو عمل اون کیطرف سے
روایت ہو اوسی کو اختیار کرنا ضرور ہے اور وہی دین ہے نہ وہ قول و فعل جو رائے سے نکالا گیا
ہو وہ ہرگز قابل اخذ نہیں نہ وہ دین ہو سکتا ہے **ح** پھر آپنے توحید کے ساتھ لبیک پکاری
اور کہا لبیک سے لا شریک لک تک اور معنے اسکے اوپر ہو چکے ہیں اور لوگوں نے بہی یہی
لبیک پکاری جو اب لوگ پکارتے ہیں (یعنے حضرت کی لبیک میں کچھہ لفظ بڑہا کر پکارے اور
آپنے اون کو روکا نہیں اور آپ اپنی ہی لبیک پکارتے رہے اور جابر نے کہا کہ ہم حج کے سوا
اور کچھہ ارادہ نہیں رکھتے تھے اور عمرہ کو تو پہچانتے ہی نہیں تھے (بلکہ ایام حج میں عمرہ بجا لانا ایام
جہالت سے برا جانتے تھے) **ف** یعنی جن صحابہ نے آپ کی لبیک پر کچھہ لفظ زیادہ کیے تو آپنے
منع نہیں کیا اس سے ....

.... سترہواں مسئلہ معلوم ہوگیا کہ لبیک میں زیادتی آپنے منظور کی اور یہہ جو
کہا توحید کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ مشرک لوگ جو شرک کی باتیں بڑہاتے تھے اون کو
حضرت نے نکال دیا اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ فقط اوتنا ہی لبیک کہنا جتنا حضرت سے ثابت
ہے مستحب ہے اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی رح کا **ح** یہانتک کہ جب ہم بیت اللہ
میں آئے آپ کے ساتھ آپ نے چھوا رکن کو (یعنے حجر اسود کو) اور طواف میں تین بار اوچھل اوچھل
کر چھوٹے چھوٹے ڈگ رکھکر شانو اوچھال اوچھال کر چلے اور چار بار عادت کے موافق چلے پھر مقام ابرہیم

پر آئے اور یہہ آیت پڑہی وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ اِبْرَاهِیمَ مُصَلًّی یعنے مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ اور مقام کو اپنے اور بیت اللہ کے بیچ میں کیا پھر میرے باپ کہتے تھے اور میں نہیں جانتا تھا کہ اونہوں نے ذکر کیا ہو مگر نبی ہی صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہوگا کہ آپ نے پڑہیں دو رکعتیں اور اون میں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون پڑہا پہر لوٹ کر گئے آپ حجر اسود کے پاس اور اوسکو بوسہ دیا اور نکلے اوس دروازے سے جو صفا کیطرف ہے **فائدہ** اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ **اٹھارہواں** یہہ ہے کہ طواف قدوم میں آپ نے تین بار رمل کیا اور چار بار بدستور متعارف چلے اس سے ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اسپر ساری امت کا اتفاق ہے **اونیسواں** یہہ کہ طواف سات پھیرے ہے **بیسواں** یہہ کہ رمل تین پھیروں میں اول کے سنت ہے اور رمل اوچھل کر چلنے کو کہتے ہیں اور ہر پھیرے کو شوط کہتے ہیں اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ ایک طواف میں خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا رمل سنت ہے اور سوا حج اور عمرے کے جو طواف ہو اسمیں رمل سنت نہیں اور جلدی چلنا بھی ایک میں سنت ہے دوسرے طواف میں نہیں اور اسمیں شافعی کے دو قول مشہور ہیں اصح قول یہہ ہے کہ جلدی چلنا اُس طواف میں سنت ہے جسکے بعد سعی ہے ورنہ نہیں اور یہہ صورت طواف قدوم اور طواف افاضہ میں ہوسکتی ہے کہ ان دونوں کے بعد سعی ہوسکتی ہے اور طواف وداع میں نہیں ہوسکتی اور دوسرا قول یہہ ہے کہ جلدی نہ چلے مگر طواف قدوم میں خواہ اوسکے بعد سعی کا ارادہ ہو یا نہ ہو اور اسیطرح طواف عمرہ میں جلدی اسلیئے کہ عمرہ میں اوسکے بعد کوئی طواف نہیں اور اسیطرح سنت ہے اضطباع اور یہہ **اکیسواں** مسئلہ ہے اضطباع یہہ ہے کہ چادر کا بیچ داہنی بغل کے نیچے ڈالدے اور دونوں سرے ایک آگے سے ایک پیچھے سے لیکر بائیں کندھے پر ڈالدے اور بایاں کندھا کھلا رہے کہ اسمیں ایک بہادری پائی جاتی ہے اور یہہ اضطباع بھی اوسی طواف میں سنت ہے جسمیں رمل سنت ہے اور اصل رمل کی یہہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۂ قضا میں مکہ کو تشریف لائے تو مشرکان مکہ نے کہا اُن لوگوں کو کہا کہ اُن کو مدینہ کے تپ نے دبلا کردیا اور یہہ سست ہوگئے آپ نے یاروں کو حکم دیا کہ اسطرح طواف کریں کہ کافروں پر رعب ہوجاوے اور بہادری اور قوت مسلمانوں کی اونپر ظاہر ہو اور بعد اس علت دور ہوجانے کے بھی یہہ حکم حجۃ الوداع میں باقی رہا اب وہ قیامت تک سنت ہوگیا بخلاف حصہ مؤلفۃ القلوب کے کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا اب نہ رہا **بائیسواں** مسئلہ یہہ ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے آکر دو رکعت طواف کی ادا کرے

اور اسمیں اختلاف ہے کہ یہہ واجب ہیں یا سنت اور شافعیہ کے اسمیں تین قول ہیں **اول** اور سب سے صحیح اور پکا یہہ قول ہے کہ یہہ سنت ہیں **دوسرا** یہہ کہ واجب ہیں **تیسرا** یہہ کہ اگر طواف واجب ہو تو یہہ رکعتیں بھی واجب ہیں اور اگر طواف سنت ہو تو یہہ بھی سنت ہیں اور بہر حال اگر کسی نے اُن کو نہ پڑھا تو طواف اُسکا باطل نہیں ہوتا اور مسنون یہی ہے کہ اون کو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑہے اور اگر وہاں جگہہ نہ ملے تو حجر میں (یعنے حطیم میں پڑہے) اور نہیں تو مسجد میں نہیں تو مکہ میں نہیں تو حرم میں اور اگر اپنے وطن میں جاکر پڑہے جب بھی روا ہے اور اگر کئی بار پورا طواف (یعنے سات سات شوط) کرکے پھر ہر طواف کے لیئے دو دو رکعت ادا کرے تو بھی اصحاب شافعیہ کے نزدیک جائز ہے مگر خلاف اولے ہے اور مکروہ نہیں اور اسی کے قائل ہیں مسور بن مخرمہ اور عائشہ اور طاؤس اور عطا اور سعید بن جبیر اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور مکروہ کہا ہے اسکو ابن عمر اور حسن بصری اور زہری اور مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور محمد بن حسن اور ابن منذر نے اور نقل کیا ہے اسکو قاضی نے جمہور فقہا سے **تیئیسواں** مسئلہ یہہ ہے کہ طواف کی رکعتوں میں پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکفرون اور دوسری میں قل ہو اللہ احد پڑہنا سنت ہے **چوبیسواں** مسئلہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ طواف **قدوم** کے بعد سنت ہے کہ جب دو رکعتوں سے فارغ ہو تو پھر حجر اسود کو چھووے اور باب الصفا سے نکلے اور اسپر اتفاق ہے کہ یہ چھونا واجب نہیں اور اگر نہ چھووے تو کچھہ دم لازم نہیں آتا اور یہی قول ہے امام شافعی کا **پچیسواں** مسئلہ یہہ ہے کہ اس روایت میں قل ہو اللہ احد پہلے مذکور ہے اور قل یا ایہا الکفرون بعد تو معلوم ہوا کہ پہلی رکعت میں قل ہو اللہ پڑہے اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور اس سے ثابت ہوا کہ مقدم مؤخر سورتیں پڑہنا روا ہے اگرچہ بعض جہال اسمیں تعجب کریں اور بعضی روایتوں میں اسکے برعکس بھی آیا ہے جیسے ہمنے تیئیسویں مسئلے میں لکھا ہے **ابن قیم** رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں فرمایا کہ طواف قدوم میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدل کیا یا سواری پر اور جابر کی یہہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ طواف قدوم پیدل تھا اور جن روایتوں میں حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کرنا آیا ہے مراد اس سے شائد طواف افاضہ ہو اور ابن حزم نے جو صفا اور مروہ کے طواف میں کہا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار تھے اونٹ پر اور تین بار دوڑایا اور چار بار آہستہ چلے یہ اونکی غلطی ہے۔ حقیقت میں یہہ دوڑنا تین بار اور چار بار آہستہ چلنا یہ طواف بیت اللہ میں واقعہ ہوا ہے نہ سعی بین الصفا والمروہ میں پھر کہا ہے کہ صفا اور مروہ میں ہر بار

بطن وادی (یعنے بیچ کے نشیب کی جگہہ میں جہاں اب دو سبز جھنڈے گڑے ہوئے ہیں) میں دوڑنا مسنون ہے اور باقی راہ میں آہستہ چلنا اور کہا ہے کہ مینے اپنے استاد شیخ ابن تیمیہ قدس اللہ روحہ سے پوچھا تو اونہوں نے کہا کہ یہ ابن حزم کی بھول ہے اور یہہ بھول ویسی ہے جیسے کسی نے کہا ہے کہ حضرت چودہ بار پھرے صفا اور مروہ کے بیچمیں اور وہ یہ سمجھا کہ شائد آنے اور جانے دونوں کو ملا کر ایک سعی کہتے ہیں اور ایسے ہی سات مرتبہ کرنا چاہیئے حالانکہ یہ صریح غلط ہے اسلیئے کہ اگر ایسا ہوتا تو سعی صفا پر تمام ہوتی جہاں سے شروع ہوئی تھی اور یہ بخوبی ثابت ہو کہ آپنے سعی مروہ پر ختم کی اور صفا سے شروع کی **ح** پہر جب صفا کے قریب پہونچے (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو کعبے کے دروازے سے بیس بچیس قدم پر ہے) تو یہہ آیت پڑہی اِنَّ الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنے صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں) اور فرمایا آپنے کہ ہم شروع کرتے ہیں جس سے شروع کیا اللہ تعالےٰ نے اور آپ صفا پر چڑھے یہانتک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کیطرف موںہہ کیا اور اللہ کی توحید بیان کی اور اوسکی بڑائی کی (یعنے لاالہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا لاالہ الا اللہ سے ہزم الاحزاب وحدہ تک (یعنے کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں سوا اللہ تعالےٰ کے اکیلا ہے وہ پورا کیا ہے اوسنے اپنا وعدہ (یعنے دین کے پھیلانے کا اور اپنے نبی کی مدد کا) اور مدد کی اونے اپنے غلام کی (یعنے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی) اور شکست دی اوسنے اکیلے سب لشکروں کو پھر اُسکے بعد دعا کی پہر ایسا ہی کہا پہر دعا کی غرض تین بار ایسا ہی کیا پھر اوترے اور مروہ کیطرف چلے یہانتک کہ جب آپ کے قدم میدان کے بیچ میں اوترے تو دوڑے یہانتک کہ جب چڑہ گئے تو پہر آہستہ چلنے لگے یہانتک کہ مروہ پر پہونچے پہر مروہ پر بھی ویسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر کیا تھا (یعنے وہ کلمات کہے اور دعا کی قبلہ رخ کہڑے ہو کر یہانتک کہ جب طواف تمام ہوا مروہ پر (یعنے سات شوط ہو چکے) **ف** اس سے بہت مناسک معلوم ہوئے چنانچہ **چھبیسواں** مسئلہ یہہ ہے کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیئے اور یہی قول ہے شافعی کا اور مالک اور جمہور کا اور نسائی میں آیا ہے کہ آپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ شروع کرو وہیں سے جہاں سے شروع کیا ہے اللہ نے اور اسناد اسکی صحیح ہے اور **ستائیسواں** مسئلہ یہہ ہے کہ صفا اور مروہ پر چڑہنا چاہیئے اور اس چڑہنے میں اختلاف ہے جمہور شافعیہ نے کہا ہے کہ چڑہنا سنت ہے نہ شرط ہے نہ واجب ہے اور اگر کوئی اوسپر نہ چڑہا تو سعی صحیح ہوگئی مگر فضیلت فوت ہوئی اور ابو حفص بن وکیل شافعی کا قول ہے کہ سعی صحیح نہیں ہوئی اور صواب وہی قول اول ہے مگر ضرور ہے کہ صفا کی درز میں ایڑیاں لگا کر سعی شروع کرے اور مروہ کی درز میں ....

...... پیر کی اونگلیاں لگا کر تمام کرے کہ سعی ناقص نہو **اٹھائیسواں** یہہ ہے کہ مستحب ہے کہ اتنا چڑہے

کہ کعبہ دکھائی دے اگر ممکن ہو ورنہ خیر **اوتیسواں** ہے کہ مستحب ہے بلکہ مسنون ہے کہ صفا پر کھڑا ہو اور وہی ادعیات پڑہے اور دعا کرے قبلہ رخ ہوکر اور تین بار ذکر اور تین بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا میں اشارہ ہے کہ جنگ احزاب میں تمام قبائل عرب مدینہ پر چڑہ آئے تھے اللہ تعالےٰ نے اُن کو بہگا دیا اور یہہ جنگ جسکو خندق کہتے ہیں چوتھے سال ہجرت کے یا پانچویں سال میں ماہ شوال میں واقعہ ہوئی **تیسواں** یہہ کہ وادی کے بیچمیں دوڑنا مستحب ہو باقی چلنا حسب عادت اور اوس دوڑنے کو سعی کہتے ہیں اور ہر بار میں جب وادی کے بیچمیں پہونچے دوڑکر چلے اور اگر کسی نے اوسکو ترک کیا تو فضیلت فوت ہوئی یہہ مذہب ہے شافعی کا اور اُن کے موافقین کا اور امام مالک نے کہا ہے کہ جو خوب نہ دوڑا اوسپر دوبارہ اعادہ واجب ہے اور ایک دوسری روایت بہی اون سے آئی ہے **اکتیسواں** مسئلہ یہہ ہے کہ مروہ پر پہنچکر بھی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے اور یہہ متفق علیہ مسئلہ ہے **تبیسواں** مسئلہ یہہ ہے کہ معلوم ہوا کہ سعی آپ کی مروہ پر تمام ہوئی تو صفا سے مروہ پر پہنچنا یہہ ایک پھیرا ہوا اور وہاں سے پھر صفا پر آنا دوسرا پھیرا ہے ایسے ہی سات پھیرے چاہئیں اور یہی مذہب ہے جمہور سلف وخلف کا صرف دو شخصوں نے غلطی اور خطا سے ہمارا اخلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ صفا سے جانا اور پہر صفا پر آجانا یہ ایک پھیرا ہوا غرض ایسے ہی سات پھیرے کہ جمہور کے حساب سے چودہ پھیرے ہوتے ہیں ضرور ہے اور یہہ قول اون کا اسحدیث سے مردود ہوگیا اسلیئے کہ اسصورت میں سعی صفا پر تمام ہوئی اور اسمیں مذکور ہے کہ مروہ پر تمام ہوئی اور وہ دو شخص ابن بنت شافعی اور ابوبکر صیرفی ہیں اصحاب شافعیہ سے اور اب عمل ساری امت کا جمہور کے موافق ہے اور **ابن قیم** رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے زاد المعاد میں اون صاحبوں کے قول کو خطا کہا ہے **ح** اور آپ نے فرمایا کہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد معلوم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا (اور مکہ ہی میں خرید لیتا) اور اپنے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالتا تو اب تم میں سے جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے (یعنے طواف وسعی تو ہوچکی اور عمرہ کے افعال پورے ہوگئے) اور اوسکو عمرہ کرلے پھر سراقہ بن مالک بن جعشم کہڑے ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ یہہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہمارے اسی سال کے لیئے خاص ہے یا ہمیشہ کے لئیے اسکی اجازت ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیئے اجازت ہے اور ہمیشہ کے لیئے ہے اور حضرت علی یمن سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لیکر آئے اور حضرت فاطمہ کو دیکھا کہ اُن میں ہیں جنہوں نے احرام کہول ڈالا اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ لگائے ہوئے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

۵ اور بعض نے کہا کہ تین بار ذکر اور دو بار دعا کرے

برا مانا تو اونہوں نے فرمایا کہ میرے باپ نے حکم فرمایا اسکا پھر راوی نے کہا کہ حضرت علی عراق میں فرماتی
تھے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا غصہ کرتا ہوا حضرت فاطمہ پر اس احرام کھولنے
کے سبب سے جو اونہوں نے کیا تھا پوچھنے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی بات کو جو مینے
ذکر کی اور آپ کو خبر دی مینے کہ مینے اُسکو برا جانا تو آپ نے فرمایا کہ فاطمہ نے سچ کہا سچ کہا (یعنے میں ہی
نے اون کو احرام کھولنے کا حکم دیا ہے) پھر آپ نے فرمایا کہ تمنے کیا کہا جب حج کا قصد کیا تو مینے عرض کی کہ
مینے کہا یا اللہ میں اہلال کرتا ہوں اوسکا جسکا اہلال کیا ہے تیرے رسول نے تو آپنے فرمایا میرے ساتھ
ہدی ہے (اسلیئے میں نے احرام نہیں کھولا) اب تم بھی احرام نہ کھولو کہا جابر نے کہ پھر وہ اونٹ جو حضرت
علی یمن سے لائے تھے اور جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لائے سب ملکر سو اونٹ ہو گئے کہا جابر نے
کہ پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جنکے ساتھ
قربانی تھی (کہ وہ محرم ہی رہے) **ف** تو آپنے اگر پہلے سے معلوم ہوتا الخ اس سے معلوم ہو گیا کہ انبیا کو علم غیب
نہیں ہوتا جبتک اللہ پاک کسی بات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام صحیح کے نہ دے جبتک بات معلوم کر لینا
اون کا کام نہیں اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ آپنے آرزو کی کہ اگر ہدی ساتھ نہ ہوتی تو احرام حج کا عمرہ کر کے
فسخ کر ڈالتا کہ اسمیں آسانی اور سہولت ہے امت کے لیئے اور آپ کی عادت تھی کہ جب اختیار دیا جاتا
آپ کو دو باتوں میں تو اوسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اور اس سے باطل ہو گیا قول اون
لوگوں کا جو حج کے فسخ کے قائل نہیں عمرہ کر کے اور بڑی تائید ہوئی مذہب ظاہریہ کی جو فسخ حج بعمرہ کے قائل
ہیں اور اسکے تابعین دو عذر بڑی پیش کرتے ہیں۔ **اول** یہہ کہ جب صحابہ میں اختلاف ہوا اُسکے جواز و عدم
جواز میں تو احتیاط یہی ہے کہ فسخ نہ کرے اور اسکا **جواب** تو اتنا ہی کافی ہے کہ احتیاط جب ہوتی
ترک فسخ میں کہ سنت رسول الثقلین ہمپر ظاہر نہ ہوتی اور جب آپ کی سنت ظاہر ہو گئی اور آپ نے قیامت
تک کے لیئے فرما دیا سراقہ بن جعشم کے جواب میں تو اب احتیاط اتباع سنت میں ہے نہ ترک سنت میں
اور **دوسرا** عذر کیا ہے کہ آپ نے صحابہ کو فسخ حج کا حکم اسلیئے دیا کہ معلوم ہو جاوے اون لوگوں
کو کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اسلیئے کہ جاہلیت کے زمانہ میں عمرہ حج کے مہینوں میں ممنوع جانتے
تھے اور یہہ عذر اس سے بھی لغو ہے اور اسکا جواب **اول** یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس سے
پہلے تین عمرے کر چکے تھے اور وہ تینوں ذی قعدہ کے مہینے میں ہوئے تھے اور ذی قعدہ حج کے مہینوں
میں ہے تو اب امر ممنوع کے بجا لانے کی جسکو تم منع کرتے ہو
کیا ضرورت رہی **دوسری** یہہ کہ صحیحین میں روایات متعددہ میں یہہ امر مذکور ہو چکا ہے کہ آپنے میقات پر اجازت

وہی کہ جو چاہے عمرہ کا احرام کرے جو چاہے حج و عمرہ دونوں کا پھر اسی سے معلوم ہو گیا کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہو گیا اب فسخ کی کیا ضرورت رہی **تیسرے** یہہ کہ آپ نے بخوبی تصریح کر دی اور صاف فرمادیا کہ جسکے پاس ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول ڈالے اور جسکے ساتھ ہدی ہے وہ محرم رہے اور آپ نے یہی آرزو کی کہ اگر میں ہدی نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا غرض دونوں قسم کے محرموں میں آپ نے فرق کیا تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ احرام ہرگز مانع فسخ نہیں بلکہ ہدی کا ساتھ لانا مانع فسخ ہے اور تم جو علت فسخ کی بیان کرتے ہو یعنے تا صحابہ کو معلوم ہو جاوے کہ ایام حج میں عمرہ درست ہے یہہ ہر محرم میں پائی جاتی ہے اور ایسی نہیں ہے کہ ایک محرم میں پائی جاوے اور دوسرے میں نہ پائی جاوے حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو فارق ٹھیرایا کہ جو لایا ہے وہ فسخ نہ کرے اور جو نہیں لایا ہے وہ فسخ کر دے۔ اگر وہ علت ہوتی جو تم نے کہی ہے تو سب کو فسخ کا حکم دیا جاتا غرض اسیطرح کے گیارہ جواب مانعین فسخ کو علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں دیئے ہیں (فمن اراد الزیادۃ فلیرجع الیہ) اور یہہ جو مذکور ہوا یعنے علم غیب نہونا **تینتیسواں** مسئلہ ہے احادیث کا اور جواز فسخ حج **چونتیسواں** اور یہہ جو ہے کہ حضرت علی نے برا مانا الخ اس سے معلوم ہوا **پینتیسواں** مسئلہ کہ ضرور ہے شوہر کو کہ اگر کوئی خلاف شرع بات بی بی سے دیکھے تو اوسپر غصہ کرے اور مانع ہو اگرچہ وہ پیغمبر زادی ہو پھر اوروں کا تو کیا ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہی خیال ہوا پھر جب حضرت کی اجازت معلوم ہو گئی چپ ہو گئے **چھتیسواں** مسئلہ یہہ ہے کہ حضرت علی کی لبیک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یوں احرام باندھے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلاں شخص کا احرام ہو تو یہہ روا ہے **سینتیسواں** مسئلہ یہہ ہے کہ راوی نے جو کہا کہ اونہوں نے بال کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کترانا بھی روا ہے گو منڈانا سر کا افضل ہے مردوں کو مگر صحابہ نے یہاں افضل پر اسلیئے عمل نہ کیا کہ اگر منڈاتے تو حج کے وقت مطلق بال نہ رہتے اسلیئے تقصیر پر کفایت کی اور حلق نہ کیا **ح** پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی) تو سب لوگ منا کو چلے اور حج کی لبیک پکاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہوئے اور منے میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر (پانچ نمازیں) پڑہیں پھر تھوڑی دیر ٹھیرے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم فرمایا آپ نے اوس خیمہ کا جو بالوں کا بنا ہوا تھا کہ لگا دیا جاوے نمرہ میں (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور قریش یقین کرتے تھے کہ آپ مشعر الحرام میں وقوف کریں گے جیسے سب قریش کے لوگوں کی عادت تھی ایام جاہلیت میں اور آپ وہاں سے آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ عرفات پہنچے اور آپنے خیمہ اپنا نمرہ میں لگا پایا اور اسمیں اوترے یہانتک کہ جب آفتاب ڈھل گیا آپنے حکم فرمایا

کہ قصوا اونٹنی کسی گئی اور آپ وادی کے بیچ میں پہنچے اور خطبہ پڑھا لوگوں پر اور فرمایا کہ تمہارے خون اور مول ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت ہے اس مہینے کے اندر اس شہر کے اندر اور ہر چیز زمانہ جاہلیت کی میرے دونوں پیروں کے نیچے رکھ دی گئی (یعنے اُن چیزوں کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہو گئے اور پہلا وہ خون جو میں اپنے خونوں سے معاف کیے دیتا ہوں ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتا تھا بنی سعد میں اور اوسکو ہذیل نے قتل کر ڈالا (غرض میں اوسکا بدلہ نہیں لیتا) اور اسیطرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا گیا (یعنے کوئی اُسوقت کا چڑھا سود نہ لے نہ دے) اور پہلے جو سود کہ ہم اپنے یہاں کے سود میں سے چھوڑ دیتے ہیں (اور طلب نہیں کرتے) عباس بن عبد المطلب کا سود ہے اسلیئے کہ وہ سب معاف کر دیا گیا اور تم لوگ اب ڈرو اللہ سے کہ عورتوں پر زیادتی نہ کرو اسلیئے کہ انکو تمنے اللہ پاک کی امان میں لیا ہے اور حلال کیا ہے تمنے اون کے ستر کو اللہ تعالے کے کلمہ سے اور تمہارا حق اون کے اوپر یہہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں (یعنے تمہارے گھر میں) جسکا آنا تمکو ناگوار ہو پھر اگر وہ ایسا کریں تو اون کو ایسا مارو جو سخت چوٹ نہ لگے (یعنے ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے کوئی عضو ضائع نہ ہو حسن صورت میں فرق نہ آوے کہ تمہاری کھیتی اوجڑ جاوے) اور اونکا حق تمہارے پر اتنا ہے کہ روٹی اون کی اور کپڑا اونکا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہو اور تمہارے درمیان چھوڑے جاتا ہوں میں ایسی چیز کہ تم اگر اوسے مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب اور تم سے سوال ہوگا (قیامت میں) اور میرا حال پوچھا جاوے گا پھر تم کیا کہو گے تو سبنے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ نے اللہ پاک کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی پھر آپ نے اشارہ کیا اپنی انگشت شہادت (کلمہ کی اونگلی) سے کہ آپ اُسے آسمان کیطرف اُٹھاتے تھے اور لوگوں کیطرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ گواہ رہو یا اللہ گواہ رہو تین بار یہی فرمایا اور یوں ہی اشارہ کیا پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز پڑھی اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑھی اور ان دونوں کے بیچ میں کچھہ نہیں پڑھا (یعنے نفل سنت وغیرہ) **ف** اس سے کئی مسائل معلوم ہوئے چنانچہ مع مسائل سابقہ اڑتیسواں مسئلہ یہہ ہے کہ آپ نے حج کے لیئے آٹھویں تاریخ منا کا ارادہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جو مکہ میں ہو وہ آٹھویں تاریخ احرام باندھے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین کا کہ اونکے نزدیک افضل یہی ہے اسی حدیث کی رو سے **اونتالیسواں** یہہ کہ سنت یہی ہے کہ آٹھویں تاریخ سے پہلے منا نہ جاوے اور امام مالک نے پہلے اس سے جانے کو مکروہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کچھہ مضائقہ نہیں اگر پہلے جاوے اور یہہ جو فرمایا کہ آپ بھی سوار ہوئے اس سے **چالیسواں** مسئلہ معلوم ہوا کہ اسجگہہ میں

سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے جیسے اور راہوں میں حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے اور امام
نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعی کا ایک قول ضعیف یہی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے اکتالیسواں
یہہ کہ منا میں یہہ پانچ نمازیں پڑھنا مسنون ہے جیسے حضرت نے پڑہیں بیالیسواں یہ کہ منے میں اس شب یعنے
نویں رات کو رہنا سنت ہے اور یہہ رہنا مسنون ہے کچھہ رکن نہیں نہ واجب ہے اور اگر کسی نے اسکو چھوڑ دیا
تو اوسپر دم واجب نہیں ہوتا اور اوسپر اجماع ہے تینتالیسواں یہ کہ جو کہا جب آفتاب نکل آتا اس سے
ثابت ہوا کہ منے سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہو اور یہہ سنت ہے باتفاق چوالیسواں یہ کہ نمرہ میں
اوترنا مستحب ہے اسلیئے کہ سنت یہ ہے کہ عرفات میں داخل نہوں جبتک آفتاب ڈہل جاوے پہر جب آفتاب ڈہلجاوے تو
ظہر اور عصر ملاکر پڑہیں پہر عرفات میں داخل ہوں اسلیئے نمرہ میں اوترنا مسنون ہے پھر جسکا خیمہ ہو لگایا جاوے
اور زوال کے قبل غسل کریں وقوف عرفات کے لیے پھر جب زوال ہو جاوے امام لوگوں کو ساتھہ
مسجد ابراہیم میں جاوے اور وہاں دو چھوٹے چھوٹے خطبے پڑھے اور دوسرا خطبہ بہت چھوٹا ہو پہر بعد
اسکے ظہر اور عصر دونوں کو جمع کرکے ادا کرے پہر نماز سے فارغ ہو کر موقف میں جاوے پینتالیسواں
مسئلہ یہہ ہے کہ معلوم ہوا کہ محرم کو خیمہ یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے چھیالیسواں خیموں کا رکھنا
روا ہے بالوں کے ہوں خواہ کسی اور چیز کے اور نمرہ ایک موضع ہے عرفات کی بغل میں اور عرفات میں داخل
نہیں قولہ قریش یقین کرتے تھے اسکا مطلب یہ ہے کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تھے کہ عرب لوگ عرفات
میں جاکر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ میں کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم اللہ تعالی کی گھر والے ہیں ہم حرم سے باہر نہ
جاوینگے اور مزدلفہ حرم میں ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کی عرفات میں
جاکر وقوف کیا جیسے اللہ صاحب نے فرمایا ہے ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ یعنے پہر لوٹو وہاں سے
جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں یعنے عرفات سے قولہ یہانتک کہ جب آفتاب ڈہل گیا اس سے سینتالیسواں
مسئلہ ثابت ہوا کہ عرفات میں داخل ہونا قبل صلوۃ ظہر وعصر کی خلاف سنت ہے قولہ آپ وادی کے بیچ میں
پہنچے الخ یہ وادی وادی عرنہ ہے جسمیں عین کو پیش را کو زبر اس کے بعد نون ہے اور عرنہ عرفات میں
داخل نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی نزدیک اور تمام علماء کا یہی قول ہے مگر امام مالک فرماتے ہیں کہ
عرفات میں ہے قولہ پہر خطبہ پڑھا الخ اس سے اڑتالیسواں مسئلہ معلوم ہوا کہ خطبہ یہاں مستحب ہے امام کو
عرفہ کے دن اور یہ باتفاق اہت مسنون ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور خلاف کیا ہے اسمیں مالکیہ نے اور
مذہب شافعی کا یہہ ہے کہ حج میں چار خطبے سنت ہیں ایک تو ساتویں تاریخ ذیحجہ کی کعبہ کے پاس بعد
ظہر کے دوسرے یہی جو مذکور ہوا عرنہ میں عرفات کے دن تیسرے یوم النحر میں یعنی دسویں تاریخ

چوتھی کوچ کردن منیٰ سے جسکو یوم نفر اول کہتے ہیں اور وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے یعنے بارہویں تاریخ اور
اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ یہ سب جگہہ ایک ہی ایک خطبہ ہے مگر عرفات کے دن کہ اوسمیں دو ہیں اور اسیطرح یہ سب
خطبے بعد نماز ظہر کے ہیں مگر خطبہ عرفات کہ وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ میں احکام ضروری حج کے تعلیم کرنا ضرور ہے
قولہ اور تمہارے خون اور اموال الخ اسمیں بڑی تاکید فرمائی کہ جیسے عرب کو اسدن کی حرمت اور اس
ماہ کی حرمت اور اس شہر مکہ کی حرمت بخوبی معلوم تھی ویسے ہی ایک دوسرے کو مارنا مال لوٹنا ایذا دینا اُسکو
آپ نے حرام فرمایا اور اس سے ثابت ہوا **اونچاسواں** مسئلہ کہ نظیر دینا اور مثال بیان کرنا اور تشبیہ دینا درست
ہے جیسے آپنے یہاں مال وجان کی حرمت کی تشبیہ دی **قولہ** ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے پیروں کے نیچے ہے
الخ اس سے مقصود یہہ ہے کہ بیع وشرا اور معاملات ایسے کہ جنمیں ابھی قبضہ نہیں اور خون ایسے جنکا قصاص
نہیں لیا گیا اور سود جو وصول نہیں کیا گیا اُسکا مطالبہ اب نہ کرنا چاہیئے اور یہہ سب باطل اور لغو ہوگیا اور
ابن ربیعہ کا نام محققوں نے لکھا ہے کہ ایاس تھا بیٹا ربیعہ کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا عبد المطلب کا اور بعضوں نے اسکا نام حارثہ
کہا ہے اور یہہ لڑکا چھوٹا تھا اور گھروں میں گھٹنیاں بل چلتا تھا اور بنی سعد .... اور بنی لیث کی بیچ میں
لڑائی ہوئی اور اُسکے ایک پتھر لگا اور مرگیا یہ قول ہے زبیر بن بکار کا اور یہہ جو فرمایا ڈرو اللہ سے عورتوں پر الخ اس سے
پچاسواں مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتوں کے ساتھہ حسن سلوک اور اخلاق اور محبت اور نرمی سے بسر کرنا
ضرور ہے اور اس بارہ میں بہت احادیث آئی ہیں اور بہت ڈرایا ہے آپنے اونکی حق تلفی سے اور فرمایا ہے
کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو عورتوں کے ساتھہ اچھی طرح رہتا ہے اور امام نووی کی اس بارہ میں ایک کتاب
ہے ریاض الصالحین اور یہہ جو فرمایا حلال کیا ہے تمنے اون کے ستر کو الخ یعنے اللہ تعالے نے فرمایا ہے
فامساک بمعروف او تسریح باحسان اس حکم سے خدا تعالے کے اُن کے فروج تمپر حلال ہوئے ہیں تو اسکا خیال
رکھو کہ انہے تکلیف ندو اور ان کے حقوق تلف نہ کرو یا مراد اس سے یہ آیت ہے فانکحوا ما طاب لکم من النساء یا مراد
کلمہ سے ایجاب وقبول ہے اور یہہ کلمہ اللہ ہی نے بتایا ہے اور یہہ جو فرمایا تمہارے بچھونے پر الخ اس سے
زنا مراد نہیں اسلیئے کہ اسمیں تو رجم ہے یعنے پتھراؤ کرکے مار ڈالنا بلکہ مراد یہہ ہے کہ کسی غیر کے ساتھ تخلیہ نہ
کریں یا کسی کو گھر میں آنے نہ دیں جب تک کہ اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بی بی
کے محارم میں سے ہو غرض بغیر اجازت شوہر کے کسی کو گھر میں آنے نہ دینا چاہیئے پھر خواہ اجازت زبان
سے پائی جائے خواہ عرف وعادت سے **اکاون** یہہ مسئلہ ہے کہ عورت کو مارنا تنبیہ او رتادیب کے لیئے مگر ایسی ہی
ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید نہ پہنچ جاوے اور اگر ایسی مار ماری جو درست ہے یعنے اسمیں ضرر شدید نہ تھا اور اتفاق
سے وہ مرگئی تو اوسپر (یعنے زوج پر) دیت ہے اور زوج کی عاقلہ پر اوسکی ادا واجب ہے اور زوج اپنے مال سے کفارہ دے

باون قولہ رزقہن و کسوتہن بالمعروف اوسکی ایسے معلوم ہوا کہ خرچ عورت کا اور کہلانا پلانا اور کپڑا دستور کے موافق زوج پر واجب ہے اور یہہ مسئلہ اجماعی ہے کسیکا اسمیں اختلاف نہیں **ترپن** وصیت کی آپ نے قرآن کے تمسک پر اور فرمایا کہ جبتک اُسکو پکڑے رہوگے گمراہ نہ ہوگے اور حدیبیان کی ہدایت کی اُسکے تمسک تک معلوم ہوا کہ جس نے قرآن چہوڑ دیا یعنے اوسکو اوامر پر عمل نہ کیا نواہی سے نہ بچا قصص سے عبرت نہ پکڑی خبر دل کی تصدیق نہ کی وعدوں کی امید نہ رکھی وعیدوں سے خوف نہ کیا صفات باری پر یقین نہ لایا وہ گمراہ ہوا یہہ اوسکا حال ہے جو قرآن کے معانی اور مطالب کو جانتا ہے اور عمل نہیں کرتا ہے پہر اُسکا حال پوچہتے ہو جو کم بخت قل ہو اللہ کے معنے بہی نہیں جانتا اور اُس بدبخت شقی ازلی کا کیا ذکر ہے جو مردود و ملعون یہہ خیال رکہتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑہنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے یا کہتا ہے کہ بے فقہ کے قرآن پڑہنے سے گمراہ ہوجاتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ بے فقہ جانے حدیث پر چلنے سے گمراہ ہوجاتا ہے غرض یہہ سب شعبہ ہیں ضلالت و گمراہی کے کہ اللہ تعالے اُس سے ہر مسلمان کو بچاوے **چون** مسئلہ یوں پورے ہوئے کہ آپ نے خبر دی کہ تم سے سوال ہوگا میرے حال سے یہ خبر دی آپ نے قیامت کو سوال سے کہ ہر امت سے ہوگا اور ہر نبی سے اور روبکاری حضرت عیسی علیہ السلام کی قرآن شریف میں اور روبکاری حضرت نوح علیہ السلام کی حدیث میں اوسی جنس سے ہے **پچپن** مسئلہ یوں پورے ہوئے کہ آپ نے اشارہ کیا آسمان کیطرف اور کہا یا اللہ الی آخرہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک جل جلالہ و جل شانہ اپنی ذات مقدس سے عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اسی لیئے آپ نے اشارہ حسی کیا اوسکی طرف اور باطل ہوا مذہب خبیثان است گرفتاران جہمیت کا جو قائل ہیں کہ خداوند تعالی سب جگہہ ہے۔ یا زاعم ہیں کہ جیسے عرش پر ہے ویسے ہی فرش پر ہے۔ ...... یا مدعی ہیں کہ جیسے عالم کے اوپر ہے ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تہا صحابہ کا جو سرور انبیا کا تہا اسلیئے کہ اگر ایک صحابی کا خیال اوسکے موافق نہ ہوتا تو وہ برق کی طرح چمک کر حضرت سے سوال کرتا اور آپ کے جواب باصواب میں اپنی اصلاح دین و دنیا جانتا اور آپ کے قول ذیشان کو جان جہان اور نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجماع صحابہ کا جیسے عرفات میں تہا کبہی کاہے کو ہوا ہے غرض اس حدیث نے اطفال جہمیہ کو یتیم کردیا اور افراخ فلاسفہ کو بے مادر و پدر اور معتزلہ اور منکران صفات کو جنکے اقوال شذر و مذر واقع ہوے ہیں ملک ایمان سے شہر بدر کردیا غرض جب ثابت ہوا کہ ایک اعرابی بہی اُسپر متعجب نہ ہوا اور کسی بدوی نے اوسپر کچہہ سوال نہ کیا تو اب جو ذیعلم و ذی فہم اُسکے خلاف عقیدہ رکہو وہ پرلے سرے کا گنوار اور حد درجے کا کندۂ ناتراش کج فہم و بد قماش بدعقیدہ و بد معاش ہے۔

چھپنِ مسئلہ یوں پوری ہوئی کہ آپ نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور امت کا اسپر اجماع ہے کہ یہ جمع یہاں جائز ہے اور مشروع ہے مگر اس کے سبب میں اختلاف ہے کسی نے کہا سبب اسکا حج اور نسک ہے اور یہہ مذہب ابو حنیفہ اور بعض اصحاب شافعی کا ہے اور اکثر شافعیہ نے کہا سبب اسکا سفر ہے اور ان لوگوں کا قول ہے کہ جو وہیں رہتا ہو یا مکہ کا ہو کہ وہ دو منزل سے کم ہے تو اسکو جمع روا نہیں جیسے قصر روا نہیں **ستاونِ** مسئلہ یوں پوری ہوئے کہ جو شخص جمع کرے دو نمازوں کو تو اوسکو لازم ہے کہ ترتیب سے پڑھے یعنے ظہر پھر عصر اور پہلے نماز کے لیے اذان اور اقامت اور دوسرے کے لیئے فقط اقامت کہے اور ان کے بیچ میں کچھہ نہ پڑھے اور اسمیں شافعیہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے **ح** پھر سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ آئے کھڑے ہونے کی جگہہ میں پھر اونٹنی کا پیٹ کردیا پتھروں کیطرف اور پگڈنڈی کو اپنے آگے کرلیا اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور کھڑے رہے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور زردی تہوڑی تہوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی اور اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور لوٹے اور مہار قصوا کی اسقدر کھینچی ہوئی تہی کہ سر اسکا کجاوہ کے آگے مورک میں لگ گیا تہا (مورک وہ جگہہ ہے جہاں سوار بعضے وقت تھک کر اپنا پیر جو لٹکا ہوا رہتا ہے اوسجگہہ رکھتا ہے) اور آپ سیدہے ہاتھ سے اشارہ کرتے تہے کہ اے لوگو رساں رساں چلو آرام سے اور جب کسی ریت کی ڈھیری پر آجاتے (جہاں بہیڑ کم پاتے) تو ذرا مہار ڈھیلی کردیتے یہانتک کہ اونٹنی چڑھ جاتی اور آخر مزدلفہ پہنچگئے اور وہاں مغرب اور عشا پڑھی ایک اذان سے (جو مغرب کے پہلے کہی) اور دو تکبیروں سے اور ان دونوں فرضوں کے بیچ میں نفل کچھہ نہیں پڑھے (یعنے سنت وغیر نہیں پڑھی) پھر آپ لیٹ رہے یہانتک کہ صبح برآمد ہوئی پھر فجر کی نماز ادا کی (سبحان اللہ کیسے کیسے خادم ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رات دن آپکے سونے بیٹھنے اوٹھنے جاگنے کہانے پینے پر نظر ہے اور ہر فعل مبارک یاد داشت وحفاظت ہے اللہ تعالی رحمت کرے انپر) جب فجر خوب ظاہر ہوگئی اذان اور تکبیر کے ساتھ پھر قصوا (اونٹنی پر) سوار ہوئے یہانتک کہ مشعر الحرام میں آئے اور وہاں قبلہ کیطرف مونہ کیا اور اللہ تعالے سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور اوسکی توحید پکاری اور وہاں ٹہیرے رہے اور یہانتک کہ روشنی ہوگئی بخوبی اور لوٹے آپ وہاں سے قبل طلوع آفتاب کے اور فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور فضل ایک نوجوان اچھے بالوں والا گورا اچھا خوبصورت جوان تہا پھر آپ جب چلے تو ایک گروہ عورتوں کا ایسا چلا جاتا تہا کہ ایک ایک اونٹ پر ایک عورت سوار تھی اور سب چلی جاتی تھیں اور فضل انکی طرف دیکھنے لگے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فضل کے منہہ پر ہاتھ رکھدیا (اور زبان سے کچھہ نہ فرمایا سبحان اللہ یہ اخلاق کی بات تھی اور نہی منکر کس خوبی سے ادا کیا) اور فضل نے مونہ اپنا دوسری طرف پھیر لیا اور پھر دیکھنے لگے

(یہ اُن کی کمال اطمینان کی وجہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنا ہاتھ اودھر پھیر کر اون کے موںھ پر رکھدیا تو فضل نے دوسریطرف موںھ پھیر کر پھر دیکھنے لگے یہانتک کہ بطن محسر میں پہنچے تب اونٹنی کو ذرا چلایا اور بیچ کی راہ لی جو جمرہ کبرے پر جا نکلتی ہے یہانتک کہ اُس جمرہ کی پاس آئے جو درخت کی پاس ہو (اور اوسیکو جمرہ عقبے کہتے ہیں) اور سات کنکریاں اُسکو ماریں ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے ایسی کنکریاں جو چٹکی سے ماری جاتی ہیں (اور دانہ باقلا کے برابر ہوں) اور وادی کی بیچ سے کھڑے ہو کر ماریں (کہ منے اور عرفات اور مزدلفہ داہنی طرف اور مکہ بائیں طرف رہا) پھر نحر کی جگہہ آئے اور تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے (قربان دست و بازویت شوم) باقی حضرت علی کو دیے کہ اونھوں نے نحر کیے اور شریک کیا آپ نے اُن کو اپنی ہدی میں پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا لیویں اور ایک ہانڈی میں ڈالا اور پکایا گیا پھر آپ نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں نے اوس میں سے گوشت کھایا اور اُسکا شوربا پیا پھر سوار ہوئے اور بیت اللہ کیطرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر مکہ میں پڑھی اور بنی عبد المطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے آپ نے فرمایا پانی بھرو اے اولاد عبد المطلب کی اگر مجھے یہہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بھیڑ کر کے تمہیں پانی نہ بھرنے دینگے تو میں بھی تمہارے شریک ہو کر پانی بھرتا (یعنے جب آپ بھرتے سنت ہو جاتا تو پھر ساری امت بھرنے لگتی اور اُن کی سقایت جاتی رہتی) پھر اُن لوگوں نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپ نے اوس میں سے پیا **ف** اب مسائل سنو قولہ پھر آئے کھڑے ہونے کی جگہہ **اٹھاون** مسئلہ یوں پورے ہوئے کہ مستحب ہے جب نماز سے فارغ ہو تو جلد موقف میں آجاوے **اونسٹھ** یوں ہوئے کہ وقوف سواری پر افضل ہے اور حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے اور اسمیں شوافع کے تین قول ہیں کہ اصح اون میں یہی ہو کہ سواری پر افضل ہو اور دوسرا یہہ ہو کہ بے سواری افضل ہے تیسرا یہہ کہ دونو برابر ہیں مگر سواری پر فعل نبی ہے اور بے سواری کے تقریر اور فعل تقریر سے افضل ہے پس قول اول بہتر ہے **ساٹھ** یوں ہوئے کہ اُن پتھروں کے پاس افضل ہو وقوف کرنا اور وہ پتھر بچھے ہوئے ہیں جبل رحمت کی دامن میں اور جبل رحمت زمین عرفات کے بیچمیں واقع ہے غرض موقف مستحب وہی ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جبل رحمت پر چڑھنا موجب قربت ہو اور بعض نادان سمجھتے ہیں کہ بے اسکے چڑھے وقوف صحیح نہیں وہ بیوقوف ہیں اور جبل رحمت پر چڑھنے کو اولی جاننا مفت کی زحمت ہو بلکہ تمام عرفات کا میدان موقف ہے اور مستحب اور افضل وہی موقف نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے **اکسٹھ** مسئلے یوں پورے ہوئے کہ معلوم ہوا کہ قبلہ کیطرف منہ کرنا وقوف کے وقت مستحب ہے **باسٹھ** یوں پورے ہوئے کہ وقوف مغرب تک چاہیئے کہ آفتاب بخوبی ڈوب جائے اور اوسکے ڈوبنے کے بعد مزدلفہ کو چلے

پھر اگر کوئی قبل غروب کے بھی چلا گیا تو وقوف اور حج تو اسکا پورا ہو گیا مگر اوسپر دم آتا ہے وجوب کی راہ سے
یا استحباب کی طور سے اور اسمیں شافعی کے دو قول ہیں صحیح قول یہ ہی کہ سنت ہی اور دوسرا یہ ہی کہ دم واجب
ہے اور بنا اسکی اسپر ہے کہ آیا وقوف کرنے والے پر رات اور دن دونوں کو جمع کرنا واجب ہی یا نہیں تو
صحیح قول یہی ہے کہ سنت ہی رہا وقت وقوف کا تو وہ عرفہ کے دن زوال شمس سی دوسری دن کی طلوع فجر تک
ہے یوم النحر کی فجر تک غرض جو اس وقت میں وہاں ٹھیر گیا تھوڑی دیر بھی اسکا وقوف ہو گیا اور حج اوسکو ملگیا ورنہ فوت
ہو گیا یہ مذہب ہی امام شافعی اور جماہیر علما کا اور امام مالک کا قول ہی کہ صرف دن میں وقوف صحیح نہیں بلکہ
کچھہ رات بھی شامل ہونا ضرور ہی اور اگر فقط رات پر اکتفا کی تو صحیح ہو گیا اور اگر فقط دن پر اکتفا کی تو وقوف صحیح
نہیں ہوا اور امام احمد نے کہا ہے کہ وقوف کا وقت عرفہ کی فجر سے شروع ہوتا ہے اور اسپر تمام امت کا اجماع
ہے کہ اصل وقوف بہت بڑا رکن ہے حج کا وہ اگر فوت ہو گیا تو حج فوت ہو گیا اور بے اوسکے حج صحیح نہیں ہوتا
قولہ اور اسامہ کو پیچھے بٹھا لیا اس سی تیسرا مسئلہ پوری ہوئی کہ ایک جانور پر دو آدمی کا بیٹھنا درست
ہی اگر جانور طاقت رکھتا ہو اور اس باب میں بہت روایتیں آئیں ہیں قولہ سر اوسکا کجاوہ کے آگے مورک میں
لگ گیا مورک وہ جگہہ ہی جو کجاوہ کے آگے ہوتی ہے اور کبھی سوار جب تھک جاتا ہے اور پیر لٹکے لٹکے سُن
ہو جاتے ہیں تو اوٹھا کر وہاں رکھہ لیتا ہے اور وہاں ایک چمڑا لگا ہوتا ہے اور اس سے ثابت ہو گیا ایک
اور مسئلہ کہ پوری ہوئی اس سی چوتھا مسئلہ کہ سوار کو ضرور ہوا کہ پیدلوں کی ساتھہ نرمی کرے اور ان کے پیچھے
سواری دوڑا دی نہیں کہ اونہیں بھاگ پڑے اور گڑ بڑ ہو وی یا ہل چل مچی اسلیئے آپ مہار کھینچی رہی اور پانچواں مسئلہ
یوں پوری ہوئے کہ ثابت ہوا کہ جب عرفات سی لوٹے تو آہستہ آہستہ رساں رساں چلو جلدی چلنے کی حاجت
نہیں کہ خلاف سنت ہی قولہ آخر مزدلفہ پہونچ گئے اور مزدلفہ مشہور جگہہ ہی صدا اوسکی مشہور ہی اور عرفات سی تین کوس
ہے اور مزدلفہ سی منے تین کوس ہی اور منے سی مکہ تین کوس ہی اور وہ حرم میں داخل ہے اور اس سی ثابت ہوئی مسائل
کی چھٹا یوں پوری ہوئی کہ شب کو آپ وہاں رہے اور شب کو وہاں رہنا حنفیہ کی نزدیک واجب ہی
اور امام احمد کے نزدیک بھی اور بعض شافعیہ کا بھی یہی قول ہے اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہی
ساتواں یوں پوری ہوئے کہ آپ نے مغرب اور عشا ایک اذان اور دو اقامت سی پڑہی جیسے ظہر و عصر
عرفات میں پڑہی تہی اور یہ مذہب ہی شافعی اور زفر کا اور دوسری اماموں کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک
یہہ ہی کہ عشا میں اقامت ضرور نہیں اسلیئے کہ وہ اپنے وقت ہی بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ غیر وقت میں
تہی مگر سنت اس علت پر مقدم ہے اور آٹھواں مسئلہ یوں پوری ہوئے کہ سنت یہی ہی کہ عرفات سی
جب لوٹے تو مغرب میں دیر کرے اور عشا کے ساتھہ ملا کر پڑہے اور یہ جمع تاخیر ہی اور اسپر اجماع ہی تمام امت کا

کہ یہاں جمع تاخیر ضرور ہے اور اسمیں اختلاف ہی کہ سبب اسکا کیا ہے ابو حنیفہ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ
یہہ بسبب نسک کے ہی اور جائز ہے یہ جمع اہل مکہ اور اہل مزدلفہ کو بھی اور اہل منے کو بھی اور اور لوگوں کو بھی
اور صحیح یہہ ہے کہ یہ جمع بسبب سفر کے ہے اور اسی مسافر کو روا ہی کہ جو مسافت قصر کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ دو منزل
ہیں اور ایک قول شافعی کا یہہ ہی کہ جائز ہے جمع ہر سفر میں گو چھوٹا ہی سفر ہو یہ مضمون ہے نووی کا شرح مسلم
میں اور عالمگیری میں ہی کہ جمع مزدلفہ کے لیئے خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام شرط نہیں بخلاف جمع
عرفہ کی کذا فی المصفی اور نووی نے کہا ہے کہ اگر کسی نے ارض عرفات میں یا راہ میں مزدلفہ کی مغرب پڑھ لی
اور جمع نہ کی ساتھ عشا کے تو روا ہے مگر خلاف افضل ہی اور بات یہ ہی کہ یہ ثابت نہیں ہوا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے اور بہر طور اطاعت اُن کی واجب ہی و لازم ہے اور یہی مذہب ہے صحابہ اور تابعین کا اور اوزاعی
اور ابو یوسف اور اشہب کا بھی یہی ہے اور اصحاب حدیث کا یہی کہ اگر الگ الگ اپنے وقت میں ادا کی
تو بھی روا ہے اور ابو حنیفہ وغیرہ کوفیوں نے کہا ہے کہ ضرور ہے کہ مزدلفہ میں جمع کرے اور اوس سے پہلے پہیر
روا نہیں اور امام مالک نے یہی کہا ہے کہ قبل مزدلفہ کے روا نہیں مگر جسکو یا جسکی سواری کو کچھہ عذر ہو جاوے
مگر اُسکو بھی ضرور ہے کہ مغرب بعد غروب شفق ادا کرے اور اونکھتر مسلہ یوں پورے ہوئیگی کہ ان دونوں کے بیچ
میں ثابت ہوا کہ سنت نہ پڑھے مگر اسمیں اختلاف ہی کہ یہ نہ پڑھنا سنت کا شرط جمع کی یا نہیں اصحاب شافعیہ کی نزدیک
صحیح یہی ہے کہ شرط نہیں بلکہ سنت مستحبہ ہی اور بعض اصحاب شافعیہ نے کہا ہی شرط ہے قولہ آسکے بعد جو مذکور ہے
کہ پھر آپ لیٹ رہے اور تہتر مسلہ یوں پورے ہوئے کہ رات کو وہاں رہنا واجب ہی یا سنت ہی صحیح قول
شافعی کا یہہ ہے کہ اگر کوئی شب کو وہاں نہ رہا تو حج اوسکا صحیح ہو گیا اور گنہگار ہوا مگر اوسپر دم واجب ہے
اور دوسرا قول یہہ ہے کہ اوسکی ترک میں گناہ نہیں اور نہ دم واجب ہوتا ہے مگر وہاں ٹھہرنا رات کو
مستحب ہی اور ایک جماعت کا قول ہے کہ وہ رکن ہی اور بغیر اوسکے حج صحیح ہی نہیں ہوتا۔ جیسے بغیر وقوف
عرفات کی حج صحیح نہیں ہوتا اور یہ قول ہے امام شافعی کے نواسے کا اور ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ کا اور علقمہ
اور اسود اور شعبی اور نخعی اور حسن بصری کا اور اکہتر یوں ہوئی کہ مزدلفہ میں نماز سویرے پڑھنا چاہیئے صبح کی
اسلیئے کہ آج مناسک بہت ہیں بہتر یوں ہوئے کہ صبح کی نماز میں اذان اور اقامت دونوں مسنون ہیں اور
اسیطرح تمام نمازوں میں مسافر کے اور اسمیں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
سفر میں بھی اذان دلوائی جیسے حضر میں دلواتے تھے قولہ پھر چلے یہانتک کہ مشعر الحرام میں آئے اور اس
سے چہتتر مسلہ یوں پورے ہوئیگے کہ معلوم ہوا کہ یہاں وقوف بھی سواری پر افضل ہے پیدل
سے جیسا اوپر بھی گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ مشعر الحرام وہی قزح ہے اور جماہیر مفسرین اور اہل تاریخ

کہاہے کہ مشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے اور چوہتر ۷۴ یوں پورے ہوئے کہ معلوم ہوا یہاں بھی وقوف
کرنا مناسک حج میں داخل ہے اور اسمیں کچھہ اختلاف نہیں مگر اختلاف اسمیں ہی کہ یہاں سے کب چلے سو ابن مسعودؓ
اور ابن عمرؓ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور جماہیر علما کا قول ہے کہ یہاں کھڑا دعا کرتا رہے اور ذکر میں مشغول
رہے یہانتک کہ صبح روشن ہو جاوے جیسے اس حدیث میں ہی اور امام مالکؒ نے کہا کہ یہاں سے روشنی ہونے کے
قبل چلدیئے قولہ فضل کے مونہہ پر ہاتھہ رکھدیا اس سے پوری ہوئے .... پچہتر ۷۵ مسئلہ یعنے معلوم ہوا
کہ اجنبی عورتوں سے آنکھہ بند کرنا چاہیئے اور پورے ہوئے چھہتر ۷۶ مسئلہ کہ معلوم ہوا جو قدرت رکھے
گناہ سے روکنے کی اپنے ہاتھہ سے تو روکدے اپنے ہاتھ سے اسیلئے آپنے ہاتھہ رکھدیا قولہ بطن محسر
میں پہونچے محسر اُسکو اسیلئے کہتے ہیں کہ فیل اصحاب فیل کا وہاں رُک گیا تھا اور روکنے کو عربی میں حسر کہتے
ہیں۔ قولہ تب اونٹنی کو ذرا چلایا اس سے پوری ہوئے ستتر مسئلہ کہ اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ بطن محسر سے جلدی
گذرنا چاہیئے اور یہ سنت ہی اسمقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے ٹپہ تک ہی یا ڈھیلا پہونچنے کی مسافت
تک قولہ بیچ کی راہ لی اس سے پوری ہوئے اٹھتر ۷۸ مسئلہ کہ معلوم ہوا لوٹتے وقت عرفات سے اس راہ ہی
منے میں داخل ہونا سنت ہی اور یہ اُس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی بات ہی
جیسے آپنے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلے کی اور عیدمیں بھی آپ ایک
راہ سے جاتے دوسری سے آتے یا استسقا میں چادر الٹتے غرض یہ سب گویا بطور تفاؤل کے ہوا قولہ جمرہ عقبہ
اس سے پوری ہوئے اوناسی ۷۹ مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہی کہ جب مزدلفہ سے آکر تو منے میں پہونچکر
پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرے اور اس سے پہلے کچھہ نہ کرے اور یہ رمی اوسکی منے میں اوترنے سے پہلے ہو غرض
اس رمی سے فارغ ہو کر پھر اوترے قولہ اور سات کنکریاں الخ اس سے پورے ہوئے اسی مسئلہ یعنی معلوم ہوا
کہ سات کنکریاں ماریں دانہ باقلا کے برابر نہ اس سے بڑے نہ چھوٹے اور اگر اس سے بڑے چھوٹے ہوں تب بھی کافی
ہیں مگر پتھر ہوں اور امام شافعی اور جمہور کے نزدیک سرمہ اور ہڑتال اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی
درست نہیں اسیطرح جن چیزوں کو حجر نہیں کہتے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اجزاے ارض پر
سے جو چیز ہو درست ہی اور پورے ہوئے اس سے اکاسی مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ ہر کنکرے پر تکبیر کہے یعنے
اللہ اکبر اور معلوم ہوا کہ ایک کنکرے الگ الگ مارے اور یہی ثابت ہی احادیث سے اور بطن وادی میں
کھڑا ہو جیسے ہم اوپر تصریح کر چکے ہیں اور بعضوں نے کہا قبلہ کیطرف مونہہ کر کے کھڑا ہوا اور یوم النحر میں یہی
رمی جمرہ عقبہ مشروع ہے اور کچھہ نہیں اور اسپر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور یہ رمی نسک میں داخل ہے
باجماع مسلمین اور مذہب شافعیہ کا ہے کہ یہ واجب ہی رکن نہیں پھر اگر کسی نے چھوڑ دی یہانتک کہ ایام رمی گذ

نکل گئے تو گنہ گار ہوا اور اسپر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور مالک نے کہا ہے حج فاسد ہو گیا اور واجب
ہیں سات کنگریاں کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو چنہ کافی نہیں ہوئی قولہ پھر نحر کی جگہہ میں آئے اس سے معلوم ہوا
کہ ہدی بہت لانا مستحب ہے کہ آپ کی سو اونٹ ہدی تھی اور پورے ہوئے **بیاسی** مسئلے یعنے ثابت
ہوا کہ مستحب ہے ذبح کرنا ہدی کا اپنے ہاتھ سے اور نیابت بھی جائز ہے بالاجماع جب نائب مسلمان ہو اور پورے
ہوئے اس سے **تراسی** مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ مستحب ہے جلدی ذبح کرنا ہدایا کا اگرچہ بہت ہوں اور ذبح سب
کا یوم النحر میں مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تریسٹھ اونٹ جو آپ کے ساتھ آئے تھے وہ
آپ ذبح کیے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ لائے تھے وہ اُن کو ذبح کے لیے دیئے جو وہ یمن سے لائے تھے
غرض یہہ سب پوری ہو گئے۔ قولہ پھر فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا الخ اس سے پورے ہوئے **چوراسی**
مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ ہر قربانی میں سے کچھہ کھانا سنت ہے اور چونکہ ہر ایک میں سے کھانا مشکل تھا تو آپ نے
یہ ترکیب کی اور اُسکی سنت ہونے پر سب علمآء کا اتفاق ہے قولہ اور طواف افاضہ کیا الخ اور اس سے پورے
ہوئے **پچاسی** مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حج کا باجماع مسلمین اول
اُسکا شب نحر کے نصف سے ہے شافعیہ کے نزدیک افضل وقت رمی جمرہ عقبہ کے بعد ہے اور ذبح ہدی اور
حلق کے پیچھے اور اُسمیں دن چڑھ جاتا ہے یوم النحر کا اور سارے دن میں نحر کے جب چاہے بجالاوے بلا کراہت
اور یوم النحر سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے اور تاخیر کرنا ایام تشریق سے زیادہ تر مکروہ ہے اور آخر وقت
اُسکا جبتک آدمی زندہ رہے مگر شرط یہ ہے کہ بعد وقوف عرفات کے ہو اور اگر وقوف عرفات سے پہلے کرے
تو روا نہیں اور تمام علمار کا اتفاق ہے کہ طواف افاضہ میں نہ رمل ہے نہ اضطباع ہے اور اگر کسی نے طواف
وداع کی نیت سے طواف کیا اور طواف افاضہ اوسکے ذمہ تھا تو یہہ طواف افاضہ کی جگہہ ہو گیا اور اسمیں نص
ہے شافعی کا جیسے کسی پر حج اسلام ہو اور وہ بہ نیت قضا یا بہ ارادۂ نذر حج بجالاوے تو وہ حج اسلام کی جگہہ ہو جاتا
ہے اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ طواف افاضہ کسی اور طواف کی نیت سے صحیح نہیں ہوتا اور اس طواف
افاضہ کو طواف الزیارت اور طواف الصدر اور طواف الفرض اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور اس سے
پورے ہوئے **چھیاسی** مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ پانی بھرنا اور پلانا بڑی فضیلت ہے کہ آرزو کی آپ نے
اُسکی مگر اس خوف سے کہ بنی عبد المطلب کی خدمت چھن جائے بجا نہ لائے اور معلوم ہوا اس سے کہ بعض مستحبات
کا ترک کسی مصلحت سے روا ہے اور پورے ہوئے اس سے **ستاسی** مسئلہ کہ ثابت ہوئی فضیلت
زمزم کے پینے کی اور بہت روایتیں اس بارہ میں آئی ہیں اور یہہ ایک مشہور کنواں ہے بیت اللہ شریف
سے اڑتیس ہاتھ پر اور وہ مار زمزم سے مشتق ہے کہ آب کثیر کو کہتے ہیں اور حضرت علی سے مروی ہے کہ زمزم

کہ تمام کنوؤں سے بہتر زمزم ہے اور سب سے بدتر برہوت تمام ہوئی شرح الحدیث کی اور ہمنے اختصار کیا اوسکی
شرح میں ورنہ بہت فوائد ہیں اورکے وتحمد اللہ علی اتمامہ عَنْ جعفرِ بنِ محمدٍ قال حدثنی ابی قال اتیت
جابرَ بنَ عبدِ اللّٰہِ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما فسألتہ عن حجۃ رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وساق الحدیث
بنحوِ حدیثِ حاتمِ بنِ اسمٰعیلَ وزاد فی الحدیثِ وکانتِ العربُ یدفع بہم ابو سیارۃ علی حمارٍ عُرْیٍ
فلما اجاز رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من المزدلفۃ بالمشعرِ الحرامِ لم تشک قریشٌ انہ سیقتصر
علیہ ویکون منزلتہ ثم فاجاز ولم یعرض لہ حتی اتی عرفاتٍ فنزل ترجمہ جعفر بن محمد نے کہا میرے باپ
نے مجھ سے بیان کیا کہ میں جابر کے پاس گیا اور ان سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال پوچھا اور اونہوں
نے بیان کی حدیث جیسے حاتم بن اسمٰعیل نے بیان کی تہی اور اسمیں اتنا زیادہ کیا کہ عرب کا قاعدہ تہا یعنے
ایام جاہلیت میں کہ ابوسیارہ (ایک شخص کی کنیت ہے) اونکو مزدلفہ سے لوٹا لاتا تہا (اور عرفات کو لیجاتا
تہا) پھر جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑہے تو قریش نے یقین کیا کہ آپ مشعر الحرام میں ٹھیر ینگے اور وہیں آپ کی منزل ہوگی اور آپ وہاں سے بہی
آگے بڑہ گئے اور اس سے کچھہ تعرض کیا یہانتک کہ عرفات پہونچے (یعنے قریب عرفات) اور وہاں اوترے **ف** یعنے قریش نے خیال کیا کہ آپ
مزدلفہ میں وقوف کرینگے جیسے بوقوف ایام جاہلیت میں کرتے تھے حضرت اوس سے بڑہ کر عرفات کے قریب
اوترے اور بعد زوال عرفات میں وقوف کیا جیسے اوپر گذرا عَنْ جعفرٍ حدثنی ابی عن جابرٍ رضی اللّٰہ
تعالیٰ عنہ فی حدیثہ ذٰلک ان رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال نحرتُ ھٰھنا ومنی کلہا منحر فانحروا
فی رحالکم ووقفتُ ھٰھنا وعرفۃ کلہا موقفٌ ووقفتُ ھٰھنا وجمعٌ کلہا موقفٌ ترجمہ جابر سے اسی حدیث
میں یہہ زیادہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمنے یہاں نحر کیا اور منیٰ ساری نحر کی جگہہ ہے تو تم
اپنے اپنے اترنے کی جگہہ میں نحر کرو اور ہمنے یہاں وقوف کیا اور عرفہ سارا وقوف کی جگہہ ہے اور مشعر الحرام
اور مزدلفہ سب وقوف کی جگہہ ہے اور ہمنے یہاں وقوف کیا **ف** یہ کمال نرمی اور آسانی کے لیے امت
کے فرمادیا ورنہ ہر شخص کو تکلیف ہوتی اور آپ کے موقف اور منحر میں وہ بہیڑ بہاڑ ہوتی کہ اونٹ کے
عوض میں آدمی قربان ہوتے عَنْ جابرِ بنِ عبدِ اللّٰہِ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
لما قدم مکۃ اتی الحجرَ فاستلمہ ثم مشی علی یمینہ فرمل ثلاثا ومشی اربعا ترجمہ جابر سے اسی میں
یوں مروی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے حجر اسود کو چوما اور تین پہیروں میں رمل کیا
اور چار میں عادت کے موافق چلے **فائدہ** بیان ان سب کا مفصل اوپر گذرا عَنْ عائشۃَ رضی اللّٰہ
تعالیٰ عنہا قالت کان قریشٌ ومن دان دینہا یقفون بالمزدلفۃ وکانوا یسمون الحمس وکان سائر العرب
یقفون بعرفۃ فلما جاء الاسلام امر اللّٰہ نبیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان یاتی عرفاتٍ فیقف بہا ثم یفیض

مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو لوگ اُن کی چال پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور اپنے کو حمس نام رکھتے تھے (ابو الہیثم نے کہا ہے کہ یہ نام ہے قریش کا اور اُن کی اولاد کا اور کنانہ اور جدیلہ قیس کا اسلیئے کہ وہ تحمس رکھتے تھے اپنے دین میں یعنے تشدد اور سختی رکھتے تھے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے پھر جب اسلام آیا اللہ پاک نے اپنے نبی کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آویں اور وقوف فرماویں اور وہیں سے لوٹیں اور یہی مطلب ہے اس آیت کا ثم افیضوا یعنے لوٹو وہیں سے جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں **عَنْ** هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْعَرَبُ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ كَانُوا يَطُوفُونَ عُرَاةً إِلَّا أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَبْلُغُونَ عَرَفَاتٍ قَالَ هِشَامٌ فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتِ الْحُمْسُ هُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَكَانَ الْحُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ يَقُولُونَ لَا نُفِيضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ **ترجمہ** ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عرب طواف کرتے تھے بیت اللہ کا ننگے مگر حمس اور حمس قریش ہیں اور اونکی اولاد غرض لوگ ننگے طواف کرتے تھے مگر جبکہ قریش لوگ اُن کو کپڑے دے دیتے تھے سو مرد مردوں اور عورتیں عورتوں کو کپڑے دیا کرتی تھیں اور حمس مزدلفہ سے باہر نہ جاتے تھے اور سب لوگ عرفات تک جاتے ہشام نے کہا میرے باپ نے مجھے خبر دی کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہی مضمون فرمایا جو اوپر ابھی گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب آیت مذکور اوتری تو سب عرفات جانے لگے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَهُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ **ترجمہ** جبیر بن مطعم نے کہا میرا ایک اونٹ کھو گیا اور میں اسکی تلاش کو نکلا عرفہ کے دن تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں عرفات میں تو مینے کہا کہ اللہ کی قسم یہہ تو حمس کے آدمی ہیں اُن کو کیا ہوا جو یہاں تک آگئے (یعنے قریش تو مزدلفہ سے آگے نہیں آتے) اور قریش حمس میں شمار کیے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نہ جاتے تھے)

باب جَوَازِ تَعْلِيقِ الْإِحْرَامِ وَهُوَ أَنْ يُحْرِمَ بِإِحْرَامٍ كَإِحْرَامِ فُلَانٍ ایک شخص اپنے احرام میں کہے کہ جو فلاں شخص کا احرام ہے وہی میرا بھی اسکے جائز ہونے کا بیان **ف** جیسے حضرت علی نے کہا تھا کہ جو احرام رسول اللہ کا ہو وہی میرا بھی اور آنحضرت

اوسے جائز رکھا عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو منیخ بالبطحاء فقال لی حججت فقلت نعم فقال بما اھللت قال قلت لبیک باھلال کاھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقد احسنت طف بالبیت وبالصفا والمروۃ واحل قال طفت بالبیت وبالصفا وبالمروۃ ثم اتیت امرأۃ من بنی قیس ففلت راسی ثم اھللت بالحج قال فکنت افتی بہ الناس حتی کان فی خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ رجل یا ابا موسیٰ اویا عبد اللہ بن قیس رویدک بعض فتیاک فانک لاتدری ما احدث امیر المومنین فی النسک بعدک فقال یا ایھا الناس من کنا افتیناہ فتیا فلیتئد فان امیر المومنین قادم علیکم فیہ فائتموا قال فقدم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فذکرت ذالک لہ فقال ان ناخذ بکتاب اللہ تعالیٰ فان کتاب اللہ یامر بالتمام وان ناخذ بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل حتی بلغ الھدی محلہ ترجمہ ابی موسیٰ نے کہا میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اونٹ بٹھائے ہوئے بطحائے مکہ میں تھے اور مجھسے فرمایا کہ تمنے حج کی نیت کی مینے کہاہاں آپنے فرمایا کیا احرام باندہا مینے عرض کی کہ مینے کہا لبیک مانند لبیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے فرمایا خوب کیا اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کا اور احرام کھولڈالو (اسلیے کہ اُن کے ساتھ ہدی تو تھی ہی نہیں) پھر میں نے طواف کیا بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا اور قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اوسنے میری سر کی جوئیں دیکھہ دیں پھر مینے حج کی لبیک پکاری اور میں لوگوں کو یہی فتوے دیتا تہا (کہ جو حج کو آوے بے ہدی کے وہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندہ لے) یہانتک کہ جب خلافت ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تو ایک شخص نے مجھسے کہا اے ابو موسے یا کہا اے عبد اللہ بن قیس تم اپنے بعض فتوے روک رکھو اسلیے کہ تمکو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے کون سی نئی بات نکالی نسک میں تمہارے پیچھے (معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تھا کہ خلفا کی بات کو بھی احداث جانتے تہے اور نو پیدا خیال کرتے تھے اور سنت میں داخل نہ جانتے تھے اسیوجہہ سے حضرت عمر نے بھی جماعت تراویح جس کو آپ نے مقرر فرمایا تھا نعمۃ البدعۃ ھذہٖ فرمایا اور یہ نہ کہا نعمت السنۃ ھذہٖ حالانکہ اصل تراویح کی سنت سے ثابت تھی بلکہ اصل جماعت کی بھی ثابت تھی مگر صرف دوام اوسپر حضرت نے نہیں کیا تھا اور دوام کا حکم حضرت عمر نے دیا اتنے سے تغیر کو جوان کی جانب سے تہا آپ کو پسند نہ آیا کہ اُسکو سنت میں داخل کریں سبحان اللہ کیا ادب تھا صحابہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسی سے معلوم ہوا کہ قول صحابی حجت نہیں ورنہ خلفا کی بات کو احداث نہ کہتے) تب ابو موسے نے کہا اے لوگو جنکو ہمنے فتوے دیا ہے (یعنے احرام کہولڈالنے کا) تو وہ تامل کریں اسلیے کہ امیر المومنین آنے والے ہیں سو تم انکی

پیروی کرو کہا راوی نے پہر آئے حضرت عمر اور مینے اون سے ذکر کیا تو اونہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر چلیں تو وہ حکم فرماتی ہے پورا حج وعمرہ بجالانے کا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کہولا جبتک کے قربانی نہ پہنچ لے اپنی جگہہ پر ف اور جسکے پاس قربانی ہووے ہی نہیں غرض حضرت عمر بن خطاب نے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا خیال کیا او قول کا خیال نہ آیا کہ آپ نے تمام صحابہ میں حکم دیا کہ جسکے پاس ہدی ہو وہ احرام کہول ڈالے اور بعض شارحان حدیث نے اسکی تاویل کی ہے یہ کہ منع کرنا آپکا اخذ بالاولی کے طریق سے تہا کہ خواہش آپ کی یہہ تہی کہ لوگ حج کو الگ سفر میں اور عمرہ کو الگ سفر میں بجالاویں اور اسی کو وہ پورا خیال فرماتے تہے گو وہ خیال کیسا ہی ہو کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور بیان کی ہم سے یہہ روایت عبید اللہ بن معاذ نے اون سے معاذ اون کے باپ نے اون سے شعبہ نے اس اسناد سے مانند اسکی **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُنِیْخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَ اَھْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اَھْلَلْتُ بِاِھْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ سُقْتَ مِنْ ھَدْیٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ اَتَیْتُ امْرَاَۃً مِّنْ قَوْمِیْ فَمَشَطَتْنِیْ وَغَسَلَتْ رَاْسِیْ فَکُنْتُ اُفْتِی النَّاسَ بِذٰلِکَ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّاِمَارَۃِ عُمَرَ فَاِنِّیْ لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ اِذْ جَاءَنِیْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ شَاْنِ النُّسُکِ فَقُلْتُ اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ کُنَّا اَفْتَیْنَاہُ بِشَیْءٍ فَلْیَتَّئِدْ فَھٰذَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ قَادِمٌ عَلَیْکُمْ فَائْتَمُّوْا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَحْدَثْتَ فِیْ شَاْنِ النُّسُکِ قَالَ اَنْ نَّاْخُذْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَالَ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّۃِ نَبِیِّنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی نَحَرَ الْھَدْیَ **ابی موسے** نے کہا میں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ مکہ کی کنکریلی زمین میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے (یعنے وہاں منزل کی ہوئی تہی) اور آپ نے مجہہ سے پوچھا کیا اہلال کیا تمنے مینے عرض کی جو اہلال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا آپنے فرمایا تم قربانی ساتھ لائے ہو مینے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کہول ڈالو اور مینے طواف کیا ویساہی پہر میں ایک عورت کے پاس آیا اپنی قوم کے اوسنے میرے سر میں کنگہی کردی اور میرا سر دہو دیا غرض میں یہی فتوے دینے لگا لوگوں کو آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **فائدہ** غرض یہہ ہے کہ منع کرنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا بطور حرمت کے نہیں تہا کہ فسخ احرام کو حرام جانتے ہوں یا تمتع کو باطل خیال کرتے ہوں بلکہ اس منع کرنے کی علت خود آگے کے روایت میں آتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِیْ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُہُ

فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مُوسَى كَيْفَ قُلْتَ حِينَ أَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ ابی موسے رضی اللہ تعالی عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کو بھیجا تھا اور میں اس سال آیا جس سال آپنے حج کیا آگے وہی مطلب ہے جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ** أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ لَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُونَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُؤُوسُهُمْ **ترجمہ** ابی موسیٰ فتوی دیتے تھے متعہ کا (جیسا اوپر گذرا کہ حج کو عمرہ کرکے فسخ کر ڈالنا اور پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندھنا) تو ایک شخص نے کہا تم اپنے بعض فتوی کو روک رکھو اسلیے کہ تمکو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے کون سی نئی بات نکالی نسک میں پھر وہ ملے حضرت عمر سے اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کیا ہے اور انکے اصحاب نے (ایام حج میں مطلق عمرہ بجالانیکو اور پھر اس سال حج کرنے کو بھی عمرہ کہتے ہیں) مگر میں جو منع کرتا ہوں تو اسلیے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ عورتوں کے ساتھ شب باشی پیلو کے درختوں میں کریں پھر حج کو جاویں کہ انکے سر میں سے پانی ٹپکتا ہو اور اس حال میں عرفات کو جاویں) **ف** یہ عذر بیان کر دیا حضرت عمر نے کہ آپ کو پسند آیا کہ لوگ عرفات میں ماندہ اور حاجیوں کے گرد آلود ہوں اور حجاج کی خوبی گویا یہی ہے کہ سر پریشان اور خشوع اور خضوع ان پر ظاہر ہو اور مسکنت کی سامان انپر موجود ہوں نہ رحت وآرام کی علامتیں انپر ظاہر ہوں اور ام ظاہر ہے کہ یہہ علت حدیث مرفوع منصوص کے سامنے کچھہ نہیں اسلیے کہ احرام سے ایک لحظہ پیشتر بھی سب طرح کی زینت حلال ہے اور عورتوں سے جماع وغیرہ درست ہے اور خوشبو لگانا روا ہے غرض قول حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا معارض حدیث مرفوع کو نہیں ہو سکتا نہ آپ کو معارضہ منظور تھا صرف اپنی ایک رائے کی بات کہی اور جسکا جی چاہے اوسکو قبول کرے چاہے نہ کرے۔

باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ تمتع کے جائز ہونیکا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجَلْ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ حضرت عثمان نے منع کیا متعہ سے اور حضرت علی اسکا حکم کرتے تھے تو حضرت عثمان نے حضرت علی کو کچھہ کہا تب حضرت علی نے کہا آپ جانتے ہو کہ

ہمنے متعہ کیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنے تمتع حج کا) تو انہوں نے کہا کہ ہاں مگر ہم اسوقت
ڈرتے تھے **ف** یہہ منع کرنا حضرت عثمان کا بھی تنزیہا تھا نہ تحریما اور یہہ فرمانا کہ ہم ڈرتے تھو مراد اس
سے عمرہ قضا ہے جو قبل فتح ہوا ہے اور چونکہ وہ عمرہ بھی ذیقعدہ میں تھا لہذا اوسپر بھی تمتع کا اطلاق صحیح ہے
کہا مسلم نے اور بیان کی مجھسے یہی روایت یحیی بن حارثی نے اون سے خالد نے یعنے ابن الحارث نے
اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اسی کی **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ اَوِ الْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا تُرِيدُ اِلٰى اَمْرٍ فَعَلَهٗ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْهٰى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ قَالَ اِنِّي لَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَدَعَكَ فَلَمَّا
اَنْ رَاٰى عَلِيٌّ ذٰلِكَ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا **سعید بن المسیب** نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونوں
عسفان میں (کہ نام ہے ایک مقام کا) جمع ہوئے اور عثمان متعہ سے منع کرتے تھے (یعنے ایام حج میں کہ وہ تمتع ہے) تو
حضرت علی نے کہا کیا ارادہ ہے تمہارا اس کام کے ساتھ جو خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور تم اس سے
منع کرتے ہو تو عثمان نے کہا تم ہمیں چھوڑ دو ہمارے حال پر حضرت علی نے فرمایا میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا پھر
جب حضرت علی نے یہہ حال دیکھا تو حج اور عمرہ دونو کا لبیک پکارا **عَنْ** اَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ
فِي الْحَجِّ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً **ابوذر** نے کہا تمتع حج کا خاص تھا صحابہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے لیئے **ف** یہہ اثر معارض نہیں ہوسکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد صریح اسر رشاد کے کہ
آپ نے سراقہ بن جعشم سے فرمادیا کہ تمتع ہمیشہ کے لیئے جائز ہے **عَنْ** اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ **ابوذر** نے کہا تمتع حج میں ہمارے ہی لیئے خاص تھا **عَنْ** اَبِي ذَرٍّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ اِلَّا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ **ترجمہ** ابوذر
نے کہا دو متعہ ایسے ہیں کہ ہمارے لیئے خاص تھے یعنے متعہ عورتوں کا (یعنے ایک وقت نکاح کرنا ایک وقت
مقرر تک) اور متعہ حج کا **ف** یعنے ایام حج میں عمرہ بجا لانا یا احرام حج کو عمرہ کرکے فسخ کردینا اور پھر حج کرنا
اور متعہ حج کی خصوصیت محض ان کی رائے ہے مخالف نصوص محمدیہ پس حجت نہیں ہوسکتا **عَنْ**
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ اَتَيْتُ اِبْرٰهِيمَ النَّخَعِيَّ وَاِبْرٰهِيمَ التَّيْمِيَّ فَقُلْتُ اِنِّي اَهُمُّ اَنْ اَجْمَعَ الْعُمْرَةَ
وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ اِبْرٰهِيمُ النَّخَعِيُّ لٰكِنْ اَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذٰلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ
اِبْرٰهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ مَرَّ بِاَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا
كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُونَكُمْ **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی الشعثا نے کہا کہ آیا میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم
تیمی کے پاس اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ جمع کروں حج اور عمرہ دونوں کو اس سال میں سو ابراہیم نخعی نے کہا کہ

تمہارے والد تو کبھی ایسا ارادہ نہ کرتے تھے اور قتیبہ نے کہا کہ روایت کی ہمسے جریر نے اون سے بیان نے اون سے ابراہیم تیمی نے اون سے اُنکے باپ نے کہ وہ ابوذر کے ساتھ ربذہ کو گئے اور اُن سے حج و عمرہ جمع کرنیکا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ یہہ ہم لوگوں کے واسطے خاص تہا اور تمہارے واسطے نہیں ہے (یعنے صحابہ کے سوا اوروں کو روا نہیں) **ف** اور یہہ ابوذر کی رائے اور تجویز ہے اور راوی کی روایت حجت ہے اور رائے حجت نہیں اور دلائل جواز فسخ حج بعمرہ ہم اوپر چوتیسویں مسئلہ کو ذیل میں بیان کر آئے ہیں **عن** الفزاری قال سعید حدثنا مروان بن معاویۃ قال حدثنا سلیمان التیمی عن غنیم ابن قیس قال سألت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن المتعۃ فقال فعلناھا وھذا یومئذ کافر بالعرش یعنی بیوت مکۃ **فزاری** نے روایت کی کہ سعید نے کہا کہ روایت کی مجہہ سے مروان نے جو فرزند ہیں معاویہ کے کہ خبر دی ہمکو سلیمان تیمی نے غنیم بن قیس سے کہ اونہوں نے کہا کہ مینے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا متعہ کو تو انہوں نے فرمایا کہ ہمنے متعہ کیا ہے اور معاویہ اوسدن کافر تھے مکہ کے گھروں میں **ف** کافر ہونے کے دو معنے ہیں اول یہ عرب کہتا ہے اکتفر الرجل جب کوئی شخص گاؤں میں رہے اسلیئے کہ کفور گاؤں کو کہتے ہیں غرض اسصورت میں مطلب یہہ ہوا کہ حضرت معاویہ مکہ میں تہے اور ہمنے متعہ کیا دوسرے معنے یہہ ہیں کہ وہ ابھی ایمان نہ لائے تھے اور دین جاہلیت پر تھے اور یہی معنے صحیح ہیں کہ قاضی عیاض وغیرہ نے اوسی کو اختیار کیا ہے اور مراد متعہ سے عمرۃ القضاء ہے جو ساتویں سال ہجرت کے ہوا اور حضرت معاویہ آٹھویں سال ہیں جب مکہ فتح ہوا ہے ایمان لائے مگر قول اول اُن کے اسلام کے باب میں صحیح ہے اور باقی عمرہ جو عمرۃ القضا کے بعد ہوئے اوسمیں تو حضرت معاویہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور دولت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے (نووی) کہا مسلم نے اور بیان کی ہمسے یہی روایت ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے یحییٰ بن سعید نے اون سے سلیمان تیمی نے اسی اسناد سے اور اُنکی روایت میں ہے یعنے معاویہ اور کہا روایت کی ہمسے عمرو ناقد نے اون سے ابو احمد زبیری نے اون سے سفیان نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد نے اون سے روح نے اون سے عبادہ نے اون سے شعبہ نے اون سب سے سلیمان نے اسی اسناد سے مثل ان دونوں روایتوں کی اور سفیان کی روایت میں المتعۃ فی الحج زیادہ ہے یعنے یہہ مذکور حج کے متعہ کا تھا **عن** مطرف قال قال لی عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنھما انی لاحدثک بالحدیث الیوم ینفعک اللہ بہ بعد الیوم واعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اعمر طائفۃ من اھلہ فی العشر فلم تنزل آیۃ تنسخ ذلک ولم ینہ عنہ حتی مضی لوجھہ ارتای کل امرئ بعد ما شاء ان یرتای **مطرف** نے کہا کہ مجہہ سے عمران بن حصین نے کہا کہ میں تمسے آج ایک حدیث بیان کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو آج سے اوسکا

اور یہ قول ضعیف ہے کیونکہ ... سے ساتویں برس ... ایمان لائے ۱۲ منہ

نفع دیگا اور جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے ایک گروہ کو عمرہ کروایا عشرہ ذی الحجہ
میں اور پھر اُس پر کوئی آیت نہ اوتری کہ اس حکم کو منسوخ کرتی اور نہ اون دونوں میں عمرہ سے منع فرمایا
یہانتک کہ دنیا سے چلے گئے پھر آپ کے بعد جسکا جو جی چاہے اپنی رائے سے کہا کرے عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِي
هٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهِ ارْتَأَى رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ يَعْنِي عُمَرَ ترجمہ جریری کو اسی سند
سے یہی حدیث مروی ہے اور ابن حاتم کی روایت میں یہہ ہے کہ پھر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہدیا یعنی
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے **ف** ان روایتوں سے عمران کا مقصود یہہ ہے کہ عمرہ لانا ایام حج میں
اور اسی کو تمتع کہتے ہیں جائز اور روا ہے اور حضرت عمر پر اونہوں نے انکار کیا کہ وہ اپنی رائے سے
منع کرتے تھے حالانکہ قرآن شریف سے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اسکا
جواز معلوم ہوا اس مقام میں غور کرنا چاہیئے کہ حضرت عمر باوجودیکہ خلیفہ خاص ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور مسند خلافت راشدہ کو زینت بخش ہیں مگر ان کی رائے بھی جب حدیث رسول معصوم کے خلاف
ہوئی تو سلف نے اونپر انکار کیا پھر اماموں کی بات جب رسول معصوم کی حدیث کے خلاف ہو تو کیوں نہ
قابل انکار و رد و طرح ہوگی اور منع کرنا حضرت عمر کا متعہ سے اس نظر سے نہ تھا کہ متعہ روا ہی نہیں بلکہ
صرف اس خیال سے کہ افراد کو متعہ پر ترجیح پھر بھی ان کی رائے پر انکار کیا اور یہاں برادران احناف عدائے
انصاف کا یہہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ حدیث کے مقابل میں اماموں کی حلت و حرمت پیش کی جاتی ہے اور
حدیث شریف کے خلاف ہوتے ہوئے بھی اونھی کی بات لی جاتی ہے افسوس صد افسوس عَنْ مُطَرِّفٍ
قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ
يُسَلَّمُ عَلَيَّ حَتَّى اكْتَوَيْتُ فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ ترجمہ مطرف نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین نے کہا کہ میں
تم سے ایک حدیث بیان کروں شاید اللہ عزوجل اوس سے تمکو فائدہ بخشے اور وہ یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حج اور عمرہ جمع کیا اور پھر اس سے منع نہ فرمایا یہانتک کہ انتقال فرمایا اور نہ اسمیں کوئی قرآن کی
آیت اوتری جس سے انکا جمع کرنا حرام ہوتا اور ہمیشہ میرے اوپر سلام فرمایا جاتا تھا جبتک میں نے داغ نہیں
لیا تھا۔ پھر جب داغ لیا تو سلام موقوف ہوگیا پھر میں نے داغ لینا چھوڑ دیا تو پھر سلام ہونے لگا مجھ سے۔

ف یعنی مطلب یہہ ہے کہ عمران بن حصین صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کو مرض بواسیر تھا اور فرشتے انپر
سلام کیا کرتے تھے جبتک اُنہوں نے داغ نہیں لیا اور نہایت تکلیف بیماری سے اُٹھاتے تھے اخیر میں
جب داغ لیا تو فرشتوں نے سلام موقوف کر دیا جب چھوڑ دیا اور داغ لینے سے باز آئے پھر فرشتے سلام کرنے

یگئے (نووی شرح مسلم) عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ لِی عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ بِمِثْلِ حَدِیثِ مُعَاذٍ ترجمہ حمید سے وہی مضمون مروی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ بَعَثَ اِلَیَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ فِی مَرَضِهِ الَّذِی تُوُفِّیَ فِیهِ فَقَالَ اِنِّی کُنْتُ مُحَدِّثُكَ بِاَحَادِیثَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَّنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِی فَاِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّی وَاِنْ مِتُّ فَحَدِّثْ بِهَا اِنْ شِئْتَ اَنَّهٗ قَدْ سُلِّمَ عَلَیَّ وَاعْلَمْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَیْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ یَنْزِلْ فِیهَا كِتَابُ اللّٰهِ وَلَمْ یَنْهَ عَنْهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِیهَا بِرَأْیِهٖ مَا شَاءَ ترجمہ مطرف نے کہا مجھے پیغام بھیجکر عمران بن حصین نے بلا بھیجا اوس بیماری میں جسمیں اُن کی وفات ہوئی تھی اور کہا کہ میں تم سے کئی حدیثیں بیان کرتا ہوں شاید اللہ تعالےٰ میرے بعد تمکو اُس سے نفع دیوے پھر اگر میں جیتا رہا (یعنے اس مرض سے اچھا ہوکر) تو تم اسکو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور پوشیدہ رکھنا اور اگر میں مرگیا تو چاہنا بیان کرنا اول بات یہہ ہے کہ مجھپر سلام کیا گیا (یعنے فرشتوں کا) دوسرے یہ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا (یعنے ایام حج میں) اور پھر اسمیں نہ تو قرآن اوترا اور نہ آپنے اوس جمع سے منع فرمایا اور اس شخص نے جو چاہا سو اپنی رائے سے کہدیا (یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے) **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ رائے کسی کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے مقدم نہیں ہوسکتی اور معلوم ہوا کہ کلام فرشتوں کا غیر نبی بھی سن سکتا ہے عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَنْزِلْ فِیهِ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ فِیهَا بِرَأْیِهٖ مَا شَاءَ ترجمہ مطرف سے مروی ہے کہ عمران نے اون سے کہا کہ متعہ کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ اوترا اوسپر قرآن (یعنے اسمیں قرآن یعنی اس سے نہی میں) پھر فلان شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہدیا اور کہا امام مسلم علیہ الرحمتہ نے کہ روایت کی مجھسے حجاج بن شاعرہ نے اون سے عبید اللہ شخیر نے اون سے عمران بن حصین نے یہی حدیث کہ متعہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور متعہ کیا ہمنے آپ کے ساتھ عَنْ اَبِی رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمُتْعَةِ فِی كِتَابِ اللّٰهِ یَعْنِی مُتْعَةَ الْحَجِّ وَاَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ اٰیَةٌ تَنْسَخُ اٰیَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ یَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْیِهٖ بَعْدُ مَا شَاءَ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم نے روایت کی مجھسے محمد بن حاتم نے اون سے یحیےٰ نے اون سے عمران قصیر نے اون سے ابو رجا نے اون سے عمران بن حصین نے مثل اسی روایت کے مگر اتنا فرق ہے کہ اونہوں نے کہا کہ کیا ہمنے یہ (یعنے متعہ حج کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور یہہ نہیں کہا کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

[illegible]

اسکا یعنے جیسے اوپر کی روایت میں حکم کا ذکر تھا ویسا اسمیں نہیں) **باب** وجوب الدم علی المتمتع وانہ اذا عدمہ لزمہ صوم ثلاثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجع الی اہلہ جو تمتع کرے حج میں اوسپر قربانی وجب ہے نہیں تو تین روزے ایام حج میں اور سات جب گھر جاوے **عن** سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج واہدی فساق معہ الہدی من ذی الحلیفۃ وبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاہل بالعمرۃ ثم اہل بالحج وتمتع الناس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ الی الحج فکان من الناس من اہدی فساق الہدی ومنہم من لم یہد فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال للناس من کان منکم اہدی فانہ لا یحل من شیء حرم منہ حتی یقضی حجہ ومن لم یکن منکم اہدی فلیطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولیقصر ولیحلل ثم لیہل بالحج ولیہد فمن لم یجد ہدیا فلیصم ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجع الی اہلہ فطاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم مکۃ فاستلم الرکن اول شیء ثم خب ثلاثۃ اطواف من السبع ومشی اربعۃ اطواف ثم رکع حین قضی طوافہ بالبیت عند المقام رکعتین ثم سلم فانصرف فاتی الصفا فطاف بالصفا والمروۃ سبعۃ اطواف ثم لم یحل من شیء حرم منہ حتی قضی حجہ ونحر ہدیہ یوم النحر وافاض فطاف بالبیت ثم حل من کل شیء حرم منہ وفعل مثل ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اہدی فساق الہدی من الناس **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج میں ملا کر اور قربانی کے جانور اپنے ساتھ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شروع میں آپنے لبیک پکاری عمرہ کی پھر لبیک پکاری حج کی اور اسیطرح لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا عمرہ کا حج کے ساتھ اور لوگوں میں کسی کے پاس قربانی تھی کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھ لایا تھا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی پھر جب آپ مکہ میں پہونچے لوگوں سے فرمایا کہ جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جس سے حالت احرام میں دور رہے جبتک اپنے حج سے فارغ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو وہ تو بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ میں سعی کرکے اپنے بال کتر ڈالے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کی لبیک پکارے یعنے آٹھویں تاریخ اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے پھر جسکو قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے حج میں اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر پہنچے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو پہلے پہل حجر اسود کو بوسہ دیا پھر تین بار کود کود کر شانہ اوچھال کر طواف کیا یعنے جسے رمل کہتے ہیں) اور چار بار چلکر طواف کیا جیسے عادت کی موافق چلتے ہیں) پھر دو رکعت پڑھی جب طواف سے فارغ ہوچکے اور وہ دو رکعت

مقام ابراہیم کے پاس ادا کی پھر سلام پھیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوئے اور صفا اور مروہ کے بیچ میں سات
بار طواف کیا اور پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا اون چیزوں میں سے جنکو بہ سبب احرام کے اپنے اوپر حرام
کیا تہا یہانتک کہ حج سے بالکل فارغ ہو گئے اور قربانی اپنی ذبح کی یوم النحر یعنے دسویں تاریخ میں اور پھر
مکہ کو لوٹ آئے اور طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا پھر ہر چیز کو اپنے اوپر حلال کیا جنکو احرام سے حرام کیا
تھا اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تہے انہوں نے بھی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے کیا تھا **فائدہ** قولہ متعہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام
باندہا پھر عمرہ کا اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور لغت کے رو سے یہ بھی تمتع ہوا اور یہی لوگوں کو
متعہ سے بھی مراد ہے کہ پہلے اُنہوں نے احرام حج کا باندہا پھر عمرہ کرکے احرام کھولڈالا پھر حج کیا مکہ سو
احرام باندہ کر یہ بھی لغت کے رو سے متعہ اور تمتع ہوا قولہ اپنے بال کترواے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بال
کترانا یا منڈانا یہ بھی مناسک حج میں داخل ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علما کا اور صحیح مذہب شافعیہ کا
اور انکو مناسک حج نہ جاننا ضعیف مذہب ہے اور اگرچہ حلق یعنی منڈانا بالوں کا افضل ہے مگر یہاں آپنے کتروانے کا حکم اسلیے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہو ورنہ بال
نہ رہتے اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے الخ مراد اس سے قربانی تمتع کی ہے کہ متمتع پر واجب ہے اور اسکے وجوب کی شروط کتب فقہ میں مذکور ہیں قولہ جسکو قربانی میسر نہ ہو
تین روزے رکھے یعنی تین روزے اولیٰ ہیں کہ عرفہ سے پیشتر رکھ لے اور حج کا احرام باندہنے کے بعد جب عمرہ سے فارغ ہو جاوے اور اگر عمرہ کے اور احرام حج کے قبل
رکھے تو بھی کافی ہیں مذہب صحیح کے رو سے اور اگر احرام عمرہ کے بعد قبل فراغ عمرہ کے رکھے تو صحیح مذہب
شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ کافی نہیں اور اصحاب مالک کا قول بھی ایسا ہی ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ کے نزدیک کافی ہے اور اگر عید اور ایام تشریق سب گذر گئے تو ان کی قضا شافعیہ کے نزدیک
واجب ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اب وہ روزے نہیں رکھ سکتا بلکہ اسکو قربانی دینا ہے
اگر طاقت باقی رہے سات روزے وہ وطن میں جا کر رکھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم مستحب
ہے اور اسمیں رمل بھی تین بار کرنا مستحب ہے اور رمل کے معنے اس حدیث میں اوپر ہو چکے اور معلوم ہوا کہ طواف
کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے (نووی شرح مسلم) اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت
کی مجھ سے عبد الملک بن شعیب نے اون سے اون کے باپ نے اون سے ان کے دادا نے اون سے
عقیل نے اون سے ابن شہاب نے اون سے عروہ نے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے خبر دی
اُن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمتع سے (یعنی باعتبار تمتع لغوی کے) جو حج میں عمرہ ملا کر کیا اور لوگوں
کے تمتع سے جیسے خبر دی مجھکو سالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمتع سے **بابُ بَيَانِ أَنَّ الْقَارِنَ
لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِي وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ** باب اس بیان میں کہ قارن احرام نہ کھولے مگر جبکہ مفرد احرام کھولے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ حَفْصَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِکَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ ھَدْیِیْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ۔ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالے کے لوگوں نے اپنا احرام کہول ڈالا اور آپ نے عمرہ فرما کے احرام کیوں نہیں کہولا تو آپ نے فرمایا کہ مینے اپنے سر کے بالوں کو گوند یا خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلوں میں ہار ڈالے ہیں سو میں احرام نہ کھولونگا جبتک کہ قربانی ذبح نہ کرلوں کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن نمیر نے اون سے خالد بن مخلد نے اون سے مالک نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے اون سے حفصہ نے کہ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ کیا سبب ہے کہ آپنے احرام نہ کہول ڈالا مانند اوپر کی روایت کی عَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِکَ قَالَ اِنِّیْ قَلَّدْتُ ھَدْیِیْ وَلَبَّدْتُ رَاْسِیْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰی اُحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔ **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا وہی مضمون مروی ہے مگر اسمیں یہہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں احرام نہ کہولوں گا جبتک حج کا احرام نہ کہولوں اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے ابواسامہ نے اون سے عبیداللہ نے اون سے نافع نے اونسے ابن عمر نے کہ حفصہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ اور روایت کی مثل حدیث مالک کے اور اسمیں یہ ہے کہ آپنے فرمایا میں احرام نہ کہولونگا جبتک کہ قربانی ذبح نہ کرلوں عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ حَدَّثَتْنِیْ حَفْصَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَزْوَاجَہٗ اَنْ یَّحْلِلْنَ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَقُلْتُ مَا یَمْنَعُکَ اَنْ تَحِلَّ فَقَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ ھَدْیِیْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ ھَدْیِیْ۔ **ترجمہ** عبداللہ حضرت عمر کے لخت جگر نے کہا کہ بیان کیا مجہہ سے حفصہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اپنی بی بیوں کو کہ احرام کہول ڈالیں حجۃ الوداع کے سال میں تو بی بی حفصہ نے عرض کی کہ آپ کو کون روکتا ہے احرام کہولنے سے آپ نے فرمایا کہ مینے اپنے سر کے بالوں کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈالا ہے سو میں احرام نہ کہولونگا جبتک اپنی قربانی ذبح نہ کرلوں

ف نووی نے فرمایا کہ ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن جبتک وقوف عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو جبتک احرام نہیں کہول سکتا اور ان سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ تلبید کرنا یعنے بالوں کو کسی لیسدار چیز گوند یا السی وغیرہ سے جمالینا مستحب ہے اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالنا بھی مستحب ہے اور یہ دونوں باتفاق مسنون ہیں

بَاب جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْاِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلٰی طَوَافٍ وَّاحِدٍ وَّسَعْیٍ وَّاحِدٍ حاجی جو کہیں راہ میں معذور ہو جاوے

تو اوسکے احرام کہولنے کا اور قِران کے جائز ہونے کا اور قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہونے کا بیان

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا خَرَجَ فِی الْفِتْنَۃِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَیْتِ صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ وَسَارَ حَتّٰی اِذَا ظَھَرَ عَلَی الْبَیْدَاءِ الْتَفَتَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا اَمْرُھُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَۃِ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا جَاءَ الْبَیْتَ طَافَ بِہٖ سَبْعًا وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعًا لَمْ یَزِدْ عَلَیْہِ وَرَاٰی اَنَّہٗ مُجْزِیٌٔ عَنْہُ وَاَھْدٰی **ترجمہ** نافع سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن عمر نکلے ایام فتنہ میں عمرے کو اور کہا کہ اگر میں روکا گیا بیت اللہ سے تو ویسا ہی کرینگے جیسا کیا ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں پہر نکلے عمرہ کا احرام کرکے اور گئے یہانتک کہ بیداء پہونچے (جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک اکثر صحابہ نے سنی تہی حجۃ الوداع میں) اپنے یاروں سے کہا کہ حج اور عمرہ کا ایک ہی حکم ہے کہ دونوں سے اِحلال کرسکتے ہیں اگر روکے جاویں تو میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ مینے اپنے اوپر حج بہی عمرہ کے ساتھ واجب کرلیا اور چلے یہانتک کہ بیت اللہ پہونچے اور وہاں سات بار طواف کیا اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا اور اسی کو کافی سمجہا اور قربانی کی **فائدہ** قولہ جیسا ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا الخ یعنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال میں کافروں کی شرارت سے روکے گئے تو آپنے احرام کہول ڈالا ویسے ہی اگر ہم روکے جاوینگے تو راہ میں احرام کہول ڈالینگے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج و عمرہ دونو کے لیئے کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جمہور کا اور خلاف کیا ہے اس حدیث کا اور جمہور کا ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ نے اور کہا ہے کہ دو طواف اور دو سعی ضرور ہیں

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ کَلَّمَا عَبْدَ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حِیْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَا لَا یَضُرُّکَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ فَاِنَّا نَخْشٰی اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَ النَّاسِ قِتَالٌ یُّحَالُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْبَیْتِ قَالَ اِنْ حِیْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ فَعَلْتُ کَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَہٗ حِیْنَ حَالَتْ کُفَّارُ قُرَیْشٍ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَۃً فَانْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی ذَا الْحُلَیْفَۃِ فَلَبّٰی بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ قَالَ اِنْ خُلِّیَ سَبِیْلِیْ قَضَیْتُ عُمْرَتِیْ وَاِنْ حِیْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ فَعَلْتُ کَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَہٗ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ثُمَّ سَارَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِظَھْرِ الْبَیْدَاءِ قَالَ مَا اَمْرُھُمَا اِلَّا وَاحِدًا اِنْ حِیْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعُمْرَۃِ حِیْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْحَجِّ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّۃً مَّعَ عُمْرَتِیْ فَانْطَلَقَ حَتَّی ابْتَاعَ بِقُدَیْدٍ ھَدْیًا ثُمَّ طَافَ لَھُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ لَمْ یَحِلَّ مِنْھُمَا حَتّٰی اَحَلَّ مِنْھُمَا بِحَجَّۃٍ یَّوْمَ النَّحْرِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ

بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ ان دونوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا جن دنوں حجاج بن یوسف ظالم ابن زبیر سے لڑنے آیا تھا کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کیا ضرر ہے اسلیئے کہ ہمکو خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں لڑائی ہو اور آپ بیت اللہ تک نہ جا سکیں تو انہوں نے کہا اگر میں نہ جا سکوں تو ویسا ہی کرونگا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے جب کفار قریش نے آپ کو روک لیا تھا بیت اللہ سے اور میں آپکے ساتھ تھا پھر عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ گواہ رہو میں نے عمرہ اپنے پر واجب کیا اور چلے یہانتک کہ ذی الحلیفہ پہنچے اور عمرہ کی لبیک پکاری پھر کہا کہ اگر میری راہ کھل گئی تو میں عمرہ بجا لاؤنگا اور اگر میرے اور بیت اللہ میں کوئی حائل ہو گیا تو ویسا ہی کرونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا پھر یہ آیت پڑھی کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ یعنے تم کو اچھی پیروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر چلے یہانتک کہ جب بیدا کی پیٹھ پر پہونچے تو کہا کہ حج اور عمرہ دونو کا حکم ایک ہی ہے کہ اگر میں اپنے عمرہ سے روکا گیا تو حج سے بھی روکا جاؤنگا میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج بھی اپنے عمرہ کے ساتھ واجب کیا پھر چلے یہانتک کہ قدید سے قربانی خریدی اور حج اور عمرہ دونوں کے لیئے ایک طواف اور ایک سعی کی بیت اللہ اور صفا مروہ کی اور احرام نہ کھولا یہانتک کہ حج سے فارغ ہوئے اور قربانی کے دن دونوں سے احرام کھولا عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْحَجَّ حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِي اٰخِرِ الْحَدِيثِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا **ترجمہ** نافع سے وہی قصہ مذکور ہے مگر اخیر میں یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ جو حج و عمرہ جمع کرے اسکو ایک طواف کافی ہے اور احرام نہ کھولے یہانتک کہ دونوں سے فارغ ہو کر احرام کھولے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِيْ وَاَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** نافع سے وہی مضمون مروی ہوا جو کئی بار اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب ابن عمر مکہ میں آئے تو حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکارے تھے اور بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا ایک ہی بار طواف کیا اور نہ قربانی کی اور نہ سر منڈایا نہ بال کترایا

اور نہ کسی چیز کو حلال کیا جنکو احرام کے سبب سے حرام کیا تھا یہانتک کہ نحر کا دن ہوا (یعنے دسویں تاریخ
ذی حجہ کی) اور قربانی کی اور سر منڈایا اور خیال کیا کہ حج اور عمرہ کو وہی طواف اول کافی ہو گیا اور عبد اللہ
بن عمر نے کہا کہ ایسا ہی کیا رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے کہا امام **مسلم** علیہ الرحمۃ نے اور روایت
کی ہمسے ابو الربیع زہرانی اور ابو کامل نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے حماد نے اور کہا مسلم نے
روایت کی مجہہ سے زہیر نے جو فرزند ہیں حرب کے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے اسمٰعیل نے اور حماد اور اسمٰعیل
ان دونوں سے روایت کی ایوب نے اون سے ابن عمر نے سارا یہی قصہ جو مذکور ہوا اور نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کا ذکر فقط حدیث کے شروع میں کیا جب لوگوں نے ابن عمر سے کہا تہا کہ کہیں لوگ آپ کو روکیں
نہیں تو اونہوں نے جواب میں کہا کہ اگر روکیں تو میں وہی کرونگا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
کیا ہے جیسے لیث کی روایت میں اوپر گذر چکا۔ **بَابُ** فِي الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ افراد اور قران کا
بیان **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي رِوَايَةِ يَحْيٰى قَالَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِي
رِوَايَةِ ابْنِ عَوْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا **ترجمہ** عبد اللہ عمر بن خطاب کے فرزند سے روایت ہو کہ انہوں نے
کہا لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکیلے حج کی اور ابن عون کی روایت میں ہو کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے حج کی لبیک پکاری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُلَبِّيْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا قَالَ بَكْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبّٰى بِالْحَجِّ وَحْدَهٗ فَلَقِيْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُهٗ
بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَنَسٌ مَا تَعُدُّوْنَنَا اِلَّا صِبْيَانًا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً
وَّحَجًّا **ترجمہ** انس نے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لبیک پکارتے تھے حج اور عمرہ دونو
کی بکر نے کہا کہ مینے یہی حدیث ابن عمر سے بیان کی تو اُنہوں نے کہا فقط حج کی لبیک پکاری سو میں انس
سے ملا اور اُن سے کہا کہ ابن عمر تو یوں کہتے ہیں انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ ہمکو بچہ جانتے ہو مینے بخوبی سنا
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لبیک ہے عمرہ کی اور حج کی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ
اِلٰى اَنَسٍ فَاَخْبَرْتُهٗ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ كَاَنَّمَا كُنَّا صِبْيَانًا مضمون وہی ہے **فائدہ**
تطبیق ان سب روایتوں میں یہی ہے کہ اول آپ نے احرام حج مفرد کا باندہا تھا پھر عمرہ بھی ملا لیا اور آپ
قارن ہو گئے اور یہی مذہب صحیح اور مختار ہے محدثین محققین کا کہ آپ اول مفرد تھے پھر قارن ہوئے
اور روایت ابن عمر میں ابتدائے احرام کا بیان ہے کہ جب مفرد تھے اور روایت انس میں آخر کا کہ آپ قارن
تھے **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُوْمِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْيِ بَعْدَهٗ طواف قدوم اور اُسکے بعد سعی کا

عن وَبَرَۃَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فَجَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَیَصْلُحُ لِیْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اٰتِیَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ لَاتَطُفْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَاْتِیَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فَقَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ یَاْتِیَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ تَاْخُذَ اَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اِنْ کُنْتَ صَادِقًا **ترجمہ** وبرہ نے کہا کہ میں ابن عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے طواف کرنا قبل عرفات میں جانے کے درست ہے ابن عمرؓ نے کہا کہ ہاں اوسنے کہا ابن عباس تو کہتے ہیں کہ جب تک عرفات میں نجاوے تب تک طواف نہ کرے ابن عمر نے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا عرفات میں جانے سے پہلے تو رسول اللہ کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس کا۔ اگر تو سچا ہو **فائدہ** ابن عمر کے قول سے طواف قدوم حاجی کے لیئے ثابت ہوا اور قبل عرفات میں وقوف کرنے کے مشروع ہے اور یہی قول ہے تمام علما کا سوا ابن عباس کے اور جب علماء نے کہا ہے کہ یہہ طواف قدوم سنت ہی اور واجب نہیں مگر بعض اصحاب شافعیہ اوسکے وجوب کے قائل ہیں کہ اگر کوئی چھوڑ دے تو قربانی دے اور مشہور یہی ہے کہ وہ سنت ہی اور اُسکے چھوڑنے سے قربانی لازم نہیں اور وقوف عرفات تک کسی نے نہ کیا تو فوت ہو گیا اور بعد وقوف کے اگر اس نیت سے بھی کیا تو طواف قدوم نہ ہوا اور قدوم کے معنے آنے کے ہیں۔ حاجی آتے ہی یہہ طواف کرتا ہی اسلیئے اسے طواف قدوم کہتے ہیں اور جسنے کہ بعد وقوف عرفات کے طواف قدوم کی نیت سے طواف کیا تو طواف افاضہ ادا ہو گیا اور نیت لغو ہوئی اور طواف افاضہ کے بعد اگر کیا تو طواف نفل ہو گیا نیت جب بھی لغو ٹھیری اور طواف قدوم کے بہت نام ہیں طواف قادم اور طواف ورود اور طواف وارد اور طواف تحیت اور عمرہ میں طواف قدوم نہیں بلکہ عمرہ میں جو طواف کرے گا وہ اوسکا رکن ہے اگرچہ قدوم کی نیت سے بھی کرے بلکہ نیت اوسکی لغو ہو جاویگی اور رکن ادا ہو جاویگا جیسے کسی پر حج واجب ہو اور نفل کی نیت سے حج کرے تو واجب ادا ہو جائیگا نیت بیکار ہو جاے گی اور یہ جو فرمایا ابن عمرؓ نے کہ اگر تو سچا ہو یعنے اگر تو ایمان میں سچا ہے اور نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا یقین سچے طور سے رکھتا ہے تو رسول اللہ کا قول شریف ہوتے ہوئے کسی کے قول کیطرف التفات بھی نکر ابن عباس ہوں یا اون کے والد عباس کیوں نہ ہوں اس سے معلوم ہوا کہ رسول معصوم کا قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر چلنا خواہ امام ہو یا مجتہد یا اور کوئی پیر و مرشد یہ سچوں کا کام نہیں ہے بلکہ جھوٹے بے ایمانوں کا کام ہے جنکو رسول اللہ کی نبوت کا سچے طور سے یقین نہیں ہے۔ (نووی) **عن** وَبَرَۃَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ اَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَقَدْ اَحْرَمْتُ

بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا فَقَالَ فَأَيُّنَا أَوْ أَيُّكُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا وبرہ نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عمر سے پوچھا کہ میں طواف کروں بیت اللہ کا اور میں حج کا احرام باندھا ہے تو اونہوں نے کہا کہ طواف سے تمکو کون روکتا ہے اونہوں نے کہا کہ مینے فلانے کے فرزند کو دیکھا (یعنے ابن عباس کو) کہ وہ اسکو مکروہ جانتے ہیں اور آپ اُن سے زیادہ ہمارے پیارے ہیں اور میں اُنکو دیکھتا ہوں کہ دنیا نے اُنکو غافل کر دیا ہے تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم میں اور تم میں ایسا کون ہے جسکو دنیا نے غافل نہیں کیا پھر کہا ابن عمر نے کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اونہوں نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ میں سعی کی اور سنت اللہ اور رسول کی بہتری ہے تابعداری کے لئے فلانے کی سنت سے اگر تو سچا ایمان دار ہے ۔ **ف** ابن عمر نے یہ جو کہا کہ کون ایسا ہے جسے دنیا نے غافل نہیں کیا یہ اُنکا زہد اور تقوے تھا اور قصر نفس کی راہ سے فرمایا۔ **باب** بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذٰلِكَ الْقَارِنُ عمرہ والے کا احرام سعی کے قبل اور حاجی کا اور قارن کا طواف قدوم سے نہیں کھلتا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے کہا کہ مینے پوچھا ابن عمر سے کہ ایک شخص عمرہ لایا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے بیچ میں نہیں پھرا کیا وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اونہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی دو رکعت اور صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کی دو بارا اور تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی خوب ہے۔ **ف** مراد اس سے یہ ہے کہ پھر اس سے احرام آپ کا نہیں کھلا جبتک کہ آپ عمرہ میں سعی سے بھی فارغ نہ ہوئے اور تمکو بھی متابعت اُنکی ضرور ہے غرض جبتک عمرہ میں صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے تب تک احرام نہیں کھل سکتا۔......

اور وہ شخص اپنی بی بی سے صحبت وغیرہ نہیں کر سکتا اور جتنی امور احرام میں حرام ہوئے ہیں کوئی اُسکو حلال نہیں اور یہ قول جیسا ابن عمر کا ہے یہی مذہب ہے تمام علماء کا مگر قاضی عیاض نے جو ابن عباس رض سے روایت کیا ہے اور اسحٰق بن راہویہ سے کہ اُن دونوں نے کہا کہ بعد طواف کے احرام کھل جاتا ہے اور یہ

مذہب ضعیف اور مخالف سنت ہے کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ اور روایت کی ہمسے یحیی بن یحیے
نے اور ابو الربیع نے حماد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے انکو خبر دی محمد بن بکر نے
انکو ابن جریج نے ان سب کو روایت پہنچی ہے عمرو بن دینار سے اُن کو ابن عمر سے انکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے مثل ابن عیینہ کی روایت کی (یعنے جو اوپر گذری) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ
قَالَ لَهٗ سَلْ لِيْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ يُّهِلُّ بِالْحَجِّ فَاِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اَيَحِلُّ
اَمْ لَا فَاِنْ قَالَ لَكَ لَا يَحِلُّ فَقُلْ لَهٗ اِنَّ رَجُلًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَا يَحِلُّ مَنْ اَهَلَّ
بِالْحَجِّ اِلَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَاَلَنِيْ فَحَدَّثْتُهٗ
فَقَالَ فَقُلْ لَهٗ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَمَا شَاْنُ
اَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ فَعَلَا ذٰلِكَ قَالَ فَجِئْتُهٗ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ فَمَا
بَالُهٗ لَا يَاْتِيْنِيْ بِنَفْسِهٖ يَسْاَلُنِيْ اَظُنُّهٗ عِرَاقِيًّا قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهٗ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ
اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ
بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهٗ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَاَيْتُهٗ اَوَّلُ شَيْءٍ
بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهٗ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ
بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهٗ ثُمَّ رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهٗ ثُمَّ
اٰخِرُ مَنْ رَاَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ
عِنْدَهُمْ اَفَلَا يَسْاَلُوْنَهٗ وَلَا اَحَدٌ مِّمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوْا يَبْدَءُوْنَ بِشَيْءٍ حِيْنَ يَضَعُوْنَ اَقْدَامَهُمْ اَوَّلَ
مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّوْنَ وَقَدْ رَاَيْتُ اُمِّيْ وَخَالَتِيْ حِيْنَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَاٰنِ بِشَيْءٍ اَوَّلَ
مِنَ الْبَيْتِ تَطُوْفَانِ بِهٖ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ اَخْبَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنَّهَا اَقْبَلَتْ هِيَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ
وَفُلَانٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا وَقَدْ كَذَبَ فِيْمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ

ترجمہ محمد سے جو فرزند ہیں عبد الرحمن کے روایت ہے کہ ایک شخص نے عراق والوں سے اون سے
کہا کہ عروہ بن زبیر سے میرے لیے یہ پوچھ دو کہ جو شخص لبیک پکارے حج کی اور طواف کر چکے بیت اللہ
کا تو وہ حلال ہو چکا یا نہیں (یعنے احرام اسکا کھل گیا یا نہیں) پھر وہ اگر تم سے کہیں کہ نہیں حلال
ہوا تو اون سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو گیا محمد نے کہا کہ پھر مینے عروہ سے پوچھا۔۔۔

تو اونہوں نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوا وہ شخص جسنے لبیک حج کی پکاری ہے جب تک کہ حج پورا نہ کرے مینے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے حلال ہو گیا تو اونہوں نے فرمایا بہت برا کہتا ہے وہ پھر وہ عراقی مجھے ملا اور مجھ سے پوچھا تو مینے اُس سے بیان کر دیا (یعنے جواب عروہ کا) تو اوسنے کہا کہ اون سے کہو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور اسما اور زبیر نے بھی پھر اُن دونوں نے ایسا کیوں کیا محمد نے کہا میں پھر عروہ کے پاس گیا اور اُن سے اسکا ذکر کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ وہ کون شخص ہے مینے کہا میں اُسکا حال نہیں جانتا اُنہوں نے فرمایا کہ وہ میرے پاس آکر کیوں نہیں پوچھ لیتا میں اوسکو عراق والا جانتا ہوں مینے کہا میں نہیں جانتا (اُسوقت تک شاید اُن کو بھی معلوم نہ ہو کہ یہ عراقی ہے بعد معلوم ہوا ہو تب عروہ نے کہا کہ اوسنے جھوٹ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا تو اسکی خبر دی مجھکو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ پہلے پہل جو آپ مکے میں داخل ہوئے تو وضو کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا (اس سے ثابت ہوا وضو کرنا اور امت کا اجماع ہے کہ وضو طواف کے لیئے مشروع ہے مگر اسمیں اختلاف ہے کہ واجب ہے یا شرط ہے صحت طواف کی سوا امام مالک اور شافعی اور جمہور اور امام احمد کا قول ہے کہ شرط ہے یعنے بغیر وضو طواف صحیح نہیں اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ مستحب ہے اور شرط نہیں اور جمہور کی دلیل یہی حدیث ہے اور ابن عباس کا قول بھی اسکی دلیل ہے جو ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہے مگر اللہ تعالے نے اسمیں کلام روا کر دیا اور اگرچہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہی اور قول ابن عباس ہی کا ہے مگر جب قول صحابی مشہور ہو جاوے اور کوئی اوسپر انکار نہ کرے تو حجت ہے علے الخصوص جب فعل نبی بھی اوسپر دال ہو پھر اوسکی حجت ہونے میں کیا مقال ہے) پھر حج کیا حضرت ابو بکر نے اور اونہوں نے بھی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور نہ تھا کچھ سوا اسکے (یہاں پر جو متن میں لم یکن غیرہ ہے اور آگے بھی کئی جگہہ یہی لفظ آیا ہے اُسکو قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کاتب کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ لم یکن عمرۃ یعنے پھر ابو بکر نے طواف کر کے اپنے حج کو عمرہ نہیں کر ڈالا کہ عمرہ کر کے احرام کھول دیے ہوں اور حج کا احرام پھر دوبارہ مکہ سے باندھے ہوں جیسا مذہب ہے بعض کا اور یہی قول ہے ابن قیم وغیرہ کا اور دلائل اوسکے ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور اس سائل کا بھی مذہب یہی تھا اور نووی نے فرمایا ہے کہ غیرہ کا لفظ غلط نہیں ہے بلکہ لفظ اور معنے دونوں صحیح ہیں یعنے ثم لم یکن غیرہ تشدید یا ہے یعنے پھر طواف کر کے حضرت ابو بکر نے اوسکو بدل نہیں ڈالا کہ حج کو عمرہ کر دیا ہو یا قران کر دیا ہو) پھر عمر نے بھی اسی کی مثل کیا پھر حج کیا عثمان نے اور اُنکو بھی مینے دیکھا کہ پہلے طواف بیت اللہ کیا او

اوسکو بدلا نہیں پہر معاویہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بہی پہر حج کیا مینے اپنے باپ زبیر کو ساتھ سوا انہوں نے بہی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور پہر اسکو بدلا نہیں پھر مینے مہاجرین اور انصار کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا پہر مینے سب کے اخیر میں جسکو ایسا کرتے دیکھا وہ ابن عمر ہیں کہ انہوں نے بھی حج کو عمرہ کرکے توڑ نہیں ڈالا اور ابن عمر تو اُنکے پاس موجود ہیں یہ لوگ اُن سے کیوں نہیں پوچھ لیتے اور اسیطرح جتنے لوگ گذر چکے ہیں سب لوگ جب مکہ میں قدم رکھتے تھے تو پہلے طواف کرتے تھے بیت اللہ کا اور پھر احرام نہیں کہولتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم سے احرام نہیں کھلتا اور معلوم ہوا کہ باہر کا آدمی جب حرم میں داخل ہو تو پہلے طواف کرے تحیۃ المسجد پڑہے اور یہ سب باتیں متفق علیہم ہیں)....

اور مینے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکہا کہ جب یہ تشریف لاتیں مکہ میں تو اول بیت اللہ کا طواف کرتیں اور پھر احرام نہ کہولتیں (یعنے جبتک حج اور عمرہ سے فارغ نہ ہولیتیں) اور میری ماں نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ آئیں اور انکی بہن (یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور زبیر اور فلانے فلانے عمرہ لیکر پھر جب حجر اسود کو چھوا حلال ہوگئیں (یعنے بعد اتمام اور طواف اور سعی کے) اور اس عراقی نے کہا جو کہا جھوٹ کہا اس مسئلہ میں)

ف یہہ جو کہا کہ مجھے میری ماں نے خبر دی کہ وہ آئیں اور اُن کے بہن وغیرہ اور حجر اسود کو چھوا اور حلال ہوئیں اور مراد ان چھونے والوں سے حضرت عائشہ کے سوا اور لوگ ہیں اسلیئے کہ یہ ان دنوں حائضہ تہیں اور اُنہوں نے طواف تو بعد وقوف عرفات کے کیا ہے حجۃ الوداع میں اور اسیطرح جو قول اسماء کا آگے کی روایت میں آویگا اس سے بھی اُن کے سوا اور لوگ مراد ہیں اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور مقصود اس سے یہی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ سلم کے حجۃ الوداع سے خبر دی اور ظاہر ہے کہ یہہ ان لوگوں کا عمرہ تھا جو حج کو فسخ کرکے عمرہ کر دیا اور حضرت کے حال کا استثنا اسلیئے نہیں کیا کہ قصہ انکا مشہور تھا اور یہہ بھی احتمال ہے کہ شاید یہہ حال اُس عمرہ کا ہو جو جناب عائشہ صدیقہ تنعیم سے لائیں تھیں اور جسنے یہہ خیال کیا کہ یہ قصہ حجۃ الوداع کے سوا اور وقت کا تہا اوسنے خطا کی اسلیئے کہ حدیث میں تصریح ہے کہ یہ بیان حجۃ الوداع کا ہے اور یہہ جو فرمایا کہ جب حجر اسود کو چھو احلال ہوگئیں اس سے یہہ مراد نہیں ہو کہ قبل سعی کے حلال ہوگئیں بلکہ مراد یہہ ہے کہ جب حجر اسود کو چھوا اور طواف اور سعی تمام کی اور حلق اور قصر سے فارغ ہوے حلال ہوئے اور یہہ مضمون اس عبارت میں مقدر ہے اسلیئے کہ اجماع ہے مسلمانوں کا اسپر کہ قبل طواف تمام ہونے کو حلال نہیں ہوتا۔ اور جمہور کا مذہب ہے کہ طواف کے بعد سعی بھی ضرور ہے اور راوی نے اس تفسیر کو بہ سبب شہرت کے چھوڑ دیا اگرچہ بعض سلف سے منقول ہے کہ سعی واجب نہیں اور اُسکے قائلین کو حدیث سے حجت نہیں ہو سکتی اسلیئے کہ یہہ حدیث بالاجماع مؤول ہے (نووی)

عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما قالت خرجنا محرمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیقم علی احرامہ ومن لم یکن معہ ھدی فلیحلل فلم یکن معی ھدی فحللت وکان مع الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ ھدی فلم یحلل قالت فلبست ثیابی ثم خرجت فجلست الی الزبیر فقال قومی عنی فقلت اتخشی ان اثب علیک۔ ترجمہ اسماء ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی صاحبزادی سے روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم احرام باندھ کر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ ہدی ہو وہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے ساتھ نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور میرے ساتھ ہدی نہ تھی سو مینے احرام کھول ڈالا اور زبیر کے ساتھ ہدی تھی (یہ اُن کے شوہر تھے) سو اونہوں نے احرام نہ کھولا اسماء کہتی ہیں کہ پھر مینے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی اور زبیر کے پاس جا بیٹھی تو اونہوں نے کہا تم میرے پاس سے اُٹھ جاؤ (اسلیئے کہ میں احرام میں ہوں) اور یہہ احتیاط اور تقوے کی بات تھی کہ شاید بی بی کی طرف مائل ہوں اور شہوت سے چھیڑ چھاڑ ہو) تو میں نے اون سے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تمہارے اوپر کود پڑوں گی (یہ انہوں نے ظرافت سے کہا کہ مرد ہو کر عورتوں سے کیا ڈرتے ہو) عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما قالت قدمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مھلین بالحج ثم ذکر بمثل حدیث ابن جریج غیر انہ قال فقال استرخی عنی استرخی عنی فقلت اتخشی ان اثب علیک۔ ترجمہ اسماء سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہہ ہے کہ جب اسماء کپڑے بدل کر زبیر رضہ کے پاس آئیں تو اونہوں نے فرمایا تم مجھ سے دور ہو جاؤ۔ تم مجھ سے دور ہو جاؤ۔ تو اونہوں نے کہا کیا تم ڈرتے ہو۔ کہ میں تم پر کود پڑوں گی عن ابی الاسود ان عبد اللہ مولی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما حدثہ انہ کان یسمع اسماء رضی اللہ تعالی عنہا کلما مرت بالحجون تقول صلی اللہ علی رسولہ لقد نزلنا معہ ھھنا ونحن یومئذ خفاف الحقائب قلیل ظھرنا قلیلۃ ازوادنا فاعتمرت انا واختی عائشۃ والزبیر وفلان وفلان رضی اللہ تعالی عنہم فلما مسحنا البیت احللنا ثم اھللنا من العشی بالحج قال ھارون فی روایتہ ان مولی اسماء ولم یسم عبد اللہ

ترجمہ

ابی الاسود سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے جو مولے ہیں اسماء بنت ابی بکر کے اون سے

بیان کیا کہ اسماء ہمیشہ جب جحون کے اوپر گذرتیں (حجون بفتح حا وضم جیم حرم مکہ میں ایک بلند پہاڑ ہے مسجد حرم
کے قریب مکہ کی بلندی کی طرف اور جب جانے والا محصب پر چڑھتا ہے تو وہ داہنی طرف پڑتا ہے)
فرماتیں کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اپنے رسول پر کہ ہم ان کے ساتھ یہاں اوترے تھے اور ہمارے پاس اندنوں بوجھ
کم تھے اور سواریاں تھوڑی تھیں اور توشہ قلیل تھا یعنے عرب کی سادگی اور دنیا سے آزادگی تھی) اور میں اور
میری بہن جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اور زبیر نے اور فلانے فلانے شخصوں نے عمرہ کیا تھا
پھر جب ہم نے بیت اللہ کو چھوا (یعنے طواف اور سعی پوری کی) تو حلال ہوگئی پھر تیسرے پہر کو حج کا احرام باندھا
اور ہارون نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت کی اسماء کے مولے نے اور ان کا نام عبداللہ نہیں لیا عَنْ
مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيهَا وَكَانَ
ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَنْهٰى عَنْهَا فَقَالَ هٰذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تُحَدِّثُ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ
ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ترجمہ مسلم قری نے کہا کہ
میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے حج کے تمتع کو پوچھا تو اونہوں
نے اجازت دی اور ابن زبیر اوس سے منع کرتے تھے تو ابن عباس
رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں
موجود ہیں کہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی
اجازت دی ہے سو تم لوگ اُن کے پاس جاؤ اور اون سے پوچھو کہا
اونہوں نے کہ پھر ہم اون کے پاس گئے۔ اور اون کو دیکھا کہ وہ ایک فربہ
عورت ہیں اور نابینا سو اونہوں نے کہا کہ بیشک اجازت دی ہے
تمتع کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عَنْ شُعْبَةَ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ
لَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ
قَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ
ترجمہ شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسی اسناد سے یہی مضمون روایت کیا اور عبدالرحمن
کی روایت میں صرف متعہ کا لفظ ہے اور متعہ حج مذکور نہیں اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ
اُنہوں نے کہا کہ شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ مسلم نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ متعہ حج کا ہے

یا متعہ عورتوں کا **ف** مگر اوپر کی روایت میں صاف تصریح آچکی ہے کہ ابن عباس سے اونہوں نے متعہ حج کو پوچھا تھا اور آگے روایت میں بھی متعہ حج کا ہی بیان ہے۔ **عن** مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ مِمَّنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ ترجمہ مسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے سنا کہتے تھے کہ لبیک پکاری نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کی اور آپ کے یاروں نے حج کی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے بعد احرام نہیں کہولا اور نہ اون لوگوں نے جو قربانی لائے تھے اور باقی لوگوں نے عمرہ کرکے احرام کہول ڈالا اور طلحہ بن عبید اللہ اُن میں تھے جو قربانی لائے تھے سو اونہوں نے احرام نہیں کھولا مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن بشار نے اون سے محمد نے یعنے ابن جعفر نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مگر اوسمیں یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ اون لوگوں میں تھے جو قربانی نہیں لائے تھے اور ایک اور شخص بھی اونہی میں تھے سو ان دونوں نے احرام کہول ڈالا

بَابُ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ حج کے مہینوں میں عمرہ کے جائز ہونے کا بیان

عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ لوگ جاہلیت میں (یعنے اسلام کے زمانہ سے پہلے) حج کے دنوں میں عمرہ لانے کو زمین کے اوپر بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے مہینے کو صفر کر دیا کرتے تھے (یعنے اسلیے کہ تین مہینے برابر ماہ حرام کے جو آتے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم تو وہ گہبرا جاتے اور لوٹ پاٹ نہ کر سکتے اسلیے یہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہہ صفر کو رکہہ دیا اور خوب لوٹ پاٹ کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کیطرح اسکا ادب کیا اور یہی نسی تھی جسکو قرآن میں اللہ تعالیٰ مشرکوں کی عادت فرماتا ہے) اور اونٹوں کی پیٹھیں اچھی ہو جاویں (یعنے جو سفر حج کے سبب سے لگ گئی ہیں اور زخمی ہو گئی ہیں) اور رستوں سے حاجیوں کے اونٹوں کے نشان قدم مٹ جاویں اور صفر کا مہینہ تمام ہو جاوے تب عمرہ جائز ہے۔ عمرہ کرنیوالی کو پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار چوتھی ذی الحجہ کو حج کا احرام باندہے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تو آپنے اُنکو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بناویں (جیسے مذہب ابن قیم وغیرہ کا ہے کہ اوپر بدلائل گذر چکا) سو یہ لوگوں کو بڑی انوکھی بات لگی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کیسے حلال ہوں (یعنے پورا یا ادھورا کہ بعض چیزیں بچتے رہیں) تو آپنے فرمایا کہ پورے حلال ہو

(یعنے کسی چیز سے پرہیز کی ضرورت نہیں عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول اھل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فقدم لاربع مضین من ذی الحجۃ فصلے الصبح وقال لما صلے الصبح من شاء
ان یجعلھا عمرۃ عبداللہ عباس کے فرزند فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری تھی
حج کی پھر جب چار تاریخیں گذریں ذیحجہ کی اور آپنے صبح کی نماز پڑہی پھر جب نماز صبح سے فارغ ہوئے فرمایا جسکا
جی چاہے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہمسے یہی حدیث ابراہیم بن دینار نے
اون سے روح نے اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہمسے ابی داود سباری نے اون سے ابوشہاب نے اور
کہا مسلم نے روایت کی ہمسے محمد بن مثنے نے اون سے یحیے ابن کثیر نے ان سبنے روایت کی شعبہ سے
اسی اسناد سے مگر روح اور یحیے بن کثیر دونوں نے مجہسے کہا جیسا کہ نصر نے کہا تہا (یعنے اوپر کی روایت میں
کہ اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا) اور ابوشہاب کی روایت میں یہہ ہو کہ نکلے ہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور ان سب راویوں کی روایت میں یہہ مضمون ہو کہ آپنے
نماز صبح کی بطحا میں پڑھی سو اجہضمی کے روایت کے کہ اوسمیں اوسکا ذکر نہیں عن ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما قال قدم النبی صلے اللہ علیہ وسلم واصحابہ لاربع خلون من العشر وھم یلبون بالحج
فامرھم ان یجعلوھا عمرۃ عبداللہ عباس کے فرزند سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
ان کے یار چوتھی تاریخ ذی حجہ کی مکہ میں آئے لبیک پکارتے ہوئے حج کی سو آپنے ان کو حکم فرمایا کہ اسکو
عمرہ کر ڈالو عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال صلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح
بذی طوی وقدم لاربع مضین من ذی الحجۃ وامر اصحابہ ان یحولوا احرامھم بعمرۃ الا من
کان معہ الھدی ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہو کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح
کی ذی طوی میں (وہ ایک وادی ہے مکہ کے قریب) اور مکہ میں آئے آپ جب تاریخ چوتھی گذر چکی ذیحجہ کی
اور اپنے یاروں کو حکم فرمایا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کر ڈالیں مگر جنکے پاس قربانی ہو عن ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھذہ عمرۃ استمتعنا بھا فمن لم یکن
عندہ الھدی فلیحل الحل کلہ فان العمرۃ قد دخلت فی الحج الی یوم القیمۃ ترجمہ عبداللہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ جس سے ہمنے نفع لیا سو جسکے پاس قربانی نہ ہو وہ
اسی طرح حج کا احرام عمرہ کر کے کہول ڈالے اسلیئے کہ عمرہ حج کے دنوں میں روا ہو گیا قیامت تک
فائدہ رد ہو گیا اس سے اہل جاہلیت کا قول جو حج کے دنوں میں عمرہ کو برا جانتے تھے عن
شعبۃ قال سمعت اباجمرۃ الضبعی قال تمتعت فنھانی ناس عن ذلک فاتیت ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما فسألتہ عن ذلک فامرنی بہا قال ثم انطلقت الی البیت فنمت فاتانی اٰتٍ فی منامی
فقال عمرۃ متقبلۃ وحج مبرور قال فاتیت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاخبرتہ بالذی
رأیت فقال اللہ اکبر اللہ اکبر سنۃ ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ شعبہ نے ابو جمرہ ضبعی
سے سنا کہ اونہوں نے کہا کہ مینے تمتع کیا اور لوگوں نے مجھے منع کیا میں ابن عباس کو پاس آیا اور ان سے
پوچھا سو انہوں نے مجھے حکم دیا اور میں بیت اللہ کے پاس جاکر سو رہا اور خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آیا او
اُسنے کہا کہ عمرہ بھی مقبول ہے اور حج بھی قبول ہے مینے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خواب بیان
کیا کہا سب بزرگی اللہ کو ہے سب بزرگی اللہ کو ہے یہ سنت ہے ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی (یعنی
پھر کیوں نہ قبول ہو) **باب** اشعار البدن وتقلیدہ عند الاحرام **قربانی کی کوہان چیرنی**
اور اوسکے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الظہر بذی الحلیفۃ ثم دعا بناقتہ فاشعرہا فی صفحۃ سنامہا الایمن وسلت الدم وقلدہا
نعلین ثم رکب راحلتہ فلما استوت بہ علی البیداء اہل بالحج ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ذی الحلیفہ میں اور اپنی اونٹنی کو منگایا (یعنے
قربانی کی) اور اوسکی کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا یعنے ایک زخم لگا دیا اور خون بہ چلا اور اُسکی
گلے میں دو جوتیوں کا ہار لٹکا دیا (یہ تقلید ہوئی) پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب اونٹنی آپ کو لیکر بیدا پر
سیدھی کھڑی ہوئی تو آپنے لبیک پکاری (یعنے اگرچہ نماز کے بعد بھی لبیک کہہ چکے تھے مگر یہاں بھی پکاری)
ف یہ کوہان چیر دینا قربانی کے جانور کو اسلیئے ہے کہ پہچانا جاوے کہ یہہ جانور قربانی کا ہے تا کوئی اُسکو
ایذا نہ دے اور لوٹے نہیں اور یہہ مستحب ہے انہی روایتوں کے رو سے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اوسکو بدعت کہا ہے یہہ قول اُنکا مردود ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے شاید اون کو یہہ احادیث نہیں
پہنچیں اور اسیکو اشعار کہتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اسکو مثلہ کہا ہے وہ قول بھی لغو
ہے اسلیئے کہ یہہ مثلہ نہیں بلکہ مانند فصد و حجامت کے ہے یا مانند ختان اور داغ کے اور اس اشعار کی جگہہ تمام
علمائے سلف و خلف کے نزدیک داہنی جانب ہے کوہانِ شتر کی امام مالک نے کہا ہے کہ بائیں جانب ہو اور حدیث
میں اُنکا رد ہے اور بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا مسنون ہے نزدیک شافعیہ کے اور نزدیک تمام علمائے سلف
و خلف کے سوا امام مالک علیہ الرحمۃ کے کہ وہ اُسکے قائل نہیں ہیں اور شاید اون کو یہہ احادیث صحیحہ نہیں
پہنچیں حالانکہ احادیث صحیحہ اس باب میں بہت ہیں اور وہ حجت ہیں اور حدیث صحیح کے آگے کسی کا قول
حجت نہیں اور اسپر اتفاق ہے کہ بکری کو یا دنبہ کو اشعار ضرور نہیں اسلیئے کہ ضعیف ہے اور گائے کے لیئے مستحب ہے

امام شافعی کے نزدیک اور اسیطرح ہار ڈالنا بھی اور دونوں چیزوں کو جمع کرنا جیسے اونٹ کے لیے ہوتا ہے ویسے ہی گائے کے لیے بھی ہے شافعیہ کے نزدیک اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کے گلے میں ہار ڈالنا دو جوتیوں کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے تمام علماء کا اور اگر تانگا یا چمڑا ڈالدیا تو بھی روا ہے اور اسحدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ آپ سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر اور یہہ اونٹنی اونکے سوا تھی جسکو اشعار کیا تھا اور سوار ہونا حج میں افضل ہوا پیدل چلنے سے کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث محمد بن مثنیٰ نے ان سے معاذ نے اون سے ہشام انکے باپ نے اون سے قتادہ نے اس سند سے یہی مضمون جو شعبہ کی روایت میں ہے مگر اوسمیں یہہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ذی الحلیفہ میں آئے اور نماز ظہر کا ذکر نہیں کیا **باب**

قَوْلِهٖ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ احلال کے بارے میں ابن عباسؓ کے فتوے کا بیان **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانَ الْاَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ اَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ ترجمہ قتادہ نے کہا میں نے ابو حسان اعرج سے سنا کہ ایک شخص نے بنی ہجیم کے قبیلہ میں سے کہا کہ اے ابن عباس یہہ کیا فتوے آپ دیتے ہیں جسمیں لوگ مشغول ہو رہے ہیں یا جسمیں وہ لوگ گڑبڑ کر رہے ہیں کہ جسنے طواف کیا بیت اللہ کا یعنے حاجیوں میں سے اور اس طواف سے طواف قدوم مراد ہے) سو حلال ہو گیا تو انہوں نے فرمایا یہہ سنت ہے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ تمہارے ناک میں خاک بھر جاوے یعنے تمہارے خلاف ہو تو ہوا کرے **عَنْ** قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِهِ النَّاسُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ عُمْرَةٌ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہ ابی حسان نے کہا کہ کسی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ یہہ مسئلہ ایسا ہے کہ لوگوں میں بہت پھیل گیا ہے کہ جو طواف کرے بیت اللہ کا وہ حلال ہو گیا اور اوسکو عمرہ کر ڈالے (یعنے اگرچہ احرام حج کا ہووے) تو اونہوں نے فرمایا کہ یہہ سنت تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اگرچہ تمہارے ناک میں خاک بھرے **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَّلَا غَيْرُ حَاجٍّ اِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِّنْ اَيْنَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهٗ كَانَ يَاْخُذُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّحِلُّوْا

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عطا نے کہا کہ ابن عباس فتویٰ دیتے تھے کہ جسنے طواف کیا بیت اللہ کا یعنے پہلے پہل مکہ کے آتے ہی) وہ حلال ہوگیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنے معتمر ہو) مینے عطا سے کہا کہ وہ یہہ بات کہاں سے کہتے تھے اونہوں نے کہا اس آیت سے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ پہر جگہہ اوس قربانی کی پہنچنے کی بیت اللہ تک ہے تو مینے کہا یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے اونہوں نے کہا کہ ابن عباس کا یہہ قول ہے کہ محل اوسکا بیت اللہ ہے خواہ بعد عرفات کے ہو یا قبل اوسکے اور وہ یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک سے نکالتے تھے کہ آپنے خود حکم فرمایا کہ لوگ احرام کہول ڈالیں حجۃ الوداع میں **ف** نووی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا مذہب یہی ہے کہ حاجی بھی جب طواف کرے بیت اللہ کا تو اوسکو عمرہ کر کے احرام کہولڈالنا چاہیئے اور یہہ مذہب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا اور مذہب جمہور کا اسکے خلاف ہے سلف ہوں خواہ خلف اسلیئے کہ تمام علما کا قول یہہ ہے کہ حاجی بمجرد طواف قدوم حلال نہیں ہوتا بلکہ جبتک وقوف عرفات اور رمی جمار اور حلق اور طواف زیارت سے فارغ نہ ہو وہ محرم ہے اور تین چیزوں کے بجا لانے سے دو طرح کا حل حاصل ہوتا ہے یعنے پورا کہ سب چیز حلال ہو جاوے وہ تینوں یہہ ہیں رمی جمرہ عقبہ اور حلق اور طواف اور اس طواف سے طواف زیارت مراد ہے جو وقوف عرفات کے بعد ہوتا ہے اور رمی جمرہ اور حلق اگر کر چکا ہے اور طواف زیارت نہیں کیا تو سب چیز اسکو حلال ہوئی سوا عورت کے اور اس آیت میں ابن عباس کے قول کی کچھہ دلیل نہیں اسلیئے کہ آیت کا مضمون صرف اتنا ہی ہے کہ قربانی کا محل بیت العتیق ہے یعنے وہاں ذبح کیجاوے یعنے حرم میں اور اسمیں احرام کہولنے کا مطلق ذکر نہیں اور استدلال اونکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے حجۃ الوداع میں اپنے یاروں کو کہ احرام کہولڈالیں سو یہہ بھی ایسا ہے کہ اونکے مذہب پر اسکو دلالت نہیں اسلیئے کہ آپ نے حج کے فسخ کا جو حکم دیا وہ اسی سال کے لیئے تہا یہہ خلاصہ تقریر ہے نووی کی اور ابن قیم رہ کا مختار یہی ہے جو ابن عباس کا مذہب ہے کہ ہر حاجی کو فسخ کی اجازت ہے مگر جو ہدی لایا ہو جیسا حدیث میں مذکور ہے اور یہ فرمانا نووی کا کہ اجازت فسخ کی خاص تھی حجۃ الوداع کے سال کے لیئے تو صریح خلاف حدیث ہے بلکہ اوپر گذر چکا ہے کہ سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یہ حکم فسخ جو آپ دیتے ہیں یہہ اسی سال کے لیئے ہے کہ ہمیشہ کے لیئے . . . . تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابدا الآباد کے لیئے ہے اور یہہ روایت صحیح بخاری وغیرہ میں آچکی ہے غرض خاص کرنا فسخ کا اوسی سال کے ساتھ جیسا نووی نے لکھا ہے عجیب بات ہے پس حدیث کے رو سے مذہب ابن عباس کا اور ابن قیم کا قوی معلوم ہوتا ہے گو جمہور کے خلاف ہو اور ابو موسے اشعری کا بھی قول وہی ہے جو ابن عباس کا ہے کہ وہ بھی ساری امت کے لیئے فسخ حج بعمرہ کو جائز

جانتے ہیں اور ابوموسے اشعری فتوے دیتے تھے اس فسخ کا تمام مدت میں خلافت ابوبکرؓ کی اور کچھ ابتدا
میں خلافت عمرؓ کے یہانتک کہ حضرت عمرؓ اس سے مانع ہوئے پھر نہیں بدل سکتا حکم رسول معصوم صلی اللہ علیہ
وسلم کا منع سے عمرؓ کے اور زاد المعاد میں ہے کہ رجوع بھی حضرت عمرؓ کا اس منع سے ثابت ہوا ہے۔ فمن شاء
زیادۃ الاطلاع فلیرجع الیہ **باب** جَوَازِ تَقْصِیْرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِہٖ وَاَنَّہٗ لَا یَجِبُ حَلْقُہٗ وَاَنَّہٗ
یَسْتَحِبُّ کَوْنُ حَلْقِہٖ اَوْ تَقْصِیْرِہٖ عِنْدَ الْمَرْوَۃِ بال کترنا بھی روا ہے اور حلق واجب نہیں اور مستحب ہے
کہ مروہ کے پاس منڈوادے یا کتروادے **عَنْ** طَاؤُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِیْ مُعَاوِیَۃُ عَلِمْتُ اَنِّیْ
قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَۃِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَہٗ لَا اَعْلَمُ ھٰذِہٖ اِلَّا حُجَّۃً
عَلَیْکَ **ترجمہ** طاؤس نے کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے ذکر کیا کہ مجھ سے معاویہ نے کہا
کہ میں تو تجھے خبر دے چکا ہوں کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال کترے ہیں مروہ
کے نزدیک تیر کی پیکان سے سو مینے ان کو جواب دیا کہ یہہ تو تمہارے اوپر حجت ہے **عَنْ** طَاؤُسٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ مُعَاوِیَۃَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَخْبَرَہٗ قَالَ
قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ وَھُوَ عَلَی الْمَرْوَۃِ اَوْ رَاَیْتُہٗ یُقَصَّرُ عَنْہُ
بِمِشْقَصٍ وَھُوَ عَلَی الْمَرْوَۃِ **ترجمہ** حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کی کہ معاویہ نے انکو خبر دی کہ مینے بال کترے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مروہ کے اوپر تیر کی بھال سے
یا مینے آپ کو مروہ پر دیکھا کہ آپ بال کتروار ہے ہیں تیر کی بھال سے مروہ پر **ف** اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ بال کتروانا بھی روا ہے حج وعمرہ میں اگرچہ منڈانا افضل ہے اور تمتع میں افضل یہہ ہے کہ عمرہ کو بعد
کتروائے حج کے بعد منڈائے کہ دونوں کا حق بخوبی ادا ہو جائے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ قصر و حلق مروہ کے
پاس ہو عمرہ میں کہ مروہ ہی جگہہ ہے عمرہ کے حلال ہونے کی جیسے حاجی کو مستحب ہے کہ حلق و قصر منے
میں کرے اور اگر حرم میں کہیں اور بھی ہو تو بھی روا ہے اور یہہ روایت معاویہ کی کہ اونہوں نے حضرت
کے بال کترے یا کترتے دیکھا عمرہ جعرانہ میں ہے اسلیئے کہ حجۃ الوداع میں تو آپ قارن تھے اور ثابت ہوا ہے
کہ حجۃ الوداع میں آپ نے منے میں حلق کیا اور ابوطلحہ نے آپ کے مبارک بال تقسیم کیے اور حدیث معاویہ کی عمرہ
قضا پر بھی محمول نہیں ہو سکتی اسلیئے کہ عمرہ قضا سن سات میں ہوا ہجرت سے اور اوسوقت تک حضرت معاویہ
ایمان نہیں لائے تھے اسلیئے کہ وہ تو آٹھویں سال ہجرت کے ایمان لائے تھے یہی قول مشہور اور صحیح ہے اور جسنے
اس روایت کو حجۃ الوداع میں سمجھا ہے بڑی غلطی کی ہے اور دوسری غلطی یہہ ہوئی کہ اون لوگوں سے کہ حضرت
کے حج کو تمتع سمجھا حالانکہ آپ قارن تھے جیسا روایات متعددہ میں اوپر مذکور ہوا کہ آپ کے ساتھ ہدی تھی اسلیئے

آپ نے احرام نہیں کھولا مگر بعد وقوف عرفات کے اور بعد فراغ حج کے **باب** جواز التمتع في الحج والقران تمتع اور قران کے جائز ہونے کا بیان حج میں **عن** ابي سعيد رضي الله تعالى عنه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نصرخ بالحج صراخا فلما قدمنا مكة امرنا ان نجعلها عمرة الا من ساق الهدى فلما كان يوم التروية ورحنا الى منى اهللنا بالحج **ترجمہ** ابو سعید نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے پھر جب مکہ میں آئے تو آپ نے حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالیں مگر وہ لوگ جنکے ساتھ قربانی ہے پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی ذی حجہ کی اور ہم سب منی کو چلے تو پھر لبیک پکاری حج کی (یعنے بیچ میں عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا تھا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک پکار کر کہنا اور چیخنا مستحب ہے اور یہہ حکم ہے مردوں کو اور عورتیں اس آواز سے کہیں کہ آپ سنیں اور مردوں کا پکارنا سب علماء کے نزدیک مستحب ہے **عن** جابر وعن ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنهما قالا قدمنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نصرخ بالحج صراخا ابو سعید اور جابر دونوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو آئے حج پکارتے ہوئے **عن** ابي نضرة قال كنت عند جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه فاتاه ات فقال ان ابن عباس وابن الزبير رضي الله تعالى عنهما اختلفا في المتعتين فقال جابر فعلناهما مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نهانا عنهما عمر رضي الله تعالى عنهما فلم نعد لهما ترجمہ ابی نضرہ نے کہا کہ میں جابر کے پاس تھا کہ ایک شخص نے آ کر کہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما اور ابن زبیر دو نو متعوں میں اختلاف کر رہے ہیں (یعنے ایک متعہ نسا میں اور ایک متعہ حج میں) تو جابر نے کہا کہ ہم نے دو نو متعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے کیے ہیں پھر حضرت عمرؓ نے ان دونوں کو منع فرمایا تو ہمنے نہیں کیا۔

ف منع فرمانا حضرت عمر کا متعہ حج کو اس راہ سے تہا کہ آپ کی غرض تھی کہ افضل یہہ ہے کہ حج اور عمرہ کو الگ الگ سفر میں بجا لاویں تو یہہ منع اس نظر سے تھا کہ افضل کو کیوں ترک کرتے ہیں اگرچہ تمتع کو بھی جائز جانتے تھے اور متعہ نسا کا منع فرمانا اس نظر سے تہا کہ وہ قیامت تک حرام ہو چکا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مگر اوسکی حرمت سے بعض صحابہ آگاہ نہ تھے اسلیے آپنے اوسکی حرمت کو مشہور کر دیا ہے **عن** انس رضي الله تعالى عنه ان عليا رضي الله تعالى عنه قدم من اليمن فقال له النبي صلى الله عليه وسلم بم اهللت قال اهللت باهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لا ان معي الهدى لاحللت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ حضرت علی یمن سے آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کہ تمنے کیا احرام باندہا اونہوں نے کہا

میں نے یوں لبیک پکاری کہ جو لبیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہو وہی میری لبیک ہو آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ اگر قربانی نہ ہوتی تو میں عمرہ کر کے احرام کھولڈالتا (یعنے اب تم بھی احرام کھولنا جیسے میں نہ کھولونگا عَنْ سُلَیْمِ بْنِ حَیَّانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ رِوَایَةِ بَھْزٍ لَحَلَلْتُ ترجمہ سلیم سے اسی سند سے بھی مضمون مروی ہوا مگر بہز کی روایت میں لحللت کا لفظ ہے لاحللت کی جگہہ پر معنے دونوں کے ایک ہی ہیں عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ وَعَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُھَیْبٍ وَحُمَیْدٍ اَنَّھُمْ سَمِعُوْا اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَھَلَّ بِھِمَا جَمِیْعًا لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا یحیے وغیرہ نے انس سے سناکہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ وَحُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا وَقَالَ حُمَیْدٌ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ وہی مضمون ہے عَنْ حَنْظَلَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُھِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَیَثْنِیَنَّھُمَا ترجمہ حنظلہ جو قبیلہ بنی اسلم سے ہیں انہوں نے ابوہریرہ سے سناکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ میں ہے کہ البتہ بلاشک وشبہ عیسے فرزند مریم کے روحا کی گھاٹی میں جو مکہ مدینہ کے بیچ میں ہے لبیک پکارینگے حج کی یا عمرہ کی یا قران کرینگے اور دونوں کی لبیک پکارینگے ایک ہی ساتھ ف یہ قیامت کے قریب ہوگا جب حضرت عیسے علیہ السلام نزول فرماوینگے اس سے معلوم ہوا کہ قران کا حکم قیامت تک رہیگا اور منسوخ نہیں ہوا اور معلوم ہوا کہ حضرت عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور نازل ہونگے اور معلوم ہوا کہ اسی شریعت پر عمل کرینگے اور وہ صاحب وحی ہیں نہ متمذہب بمذاہب اہل تقلید جیسا مقلدوں کا وہم باطل ہے کہ اسمیں لازم آتی ہے تفضیل غیرنبی کی نبی پر و ذلک باطل عَنِ ابْنِ شِھَابٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ وہی مضمون ہے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھہ سے حرملہ نے اون سے ابن وہب نے اون سے یونس نے اون سے ابن شہاب نے اون سے حنظلہ بن اسلمی نے اونہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے سناکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اوس پروردگار کی قسم ہے کہ میری جان جسکے ہاتھ میں ہے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایت میں دو نوراویوں نے بیان کیا ہے

بَابُ بَیَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِھِنَّ بیان حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی عمروں کا اور اونکے وقت کا عن قتادة ان انسا رضي الله تعالى عنه اخبره ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمر كلهن في ذي القعدة الا التي مع حجته عمرة من الحديبية
او زمن الحديبية في ذي القعدة وعمرة من العام المقبل في ذي القعدة
وعمرة مع حجته ترجمہ قتادہ کو انس نے خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرہ کیے اور سب
ذی القعدہ میں مگر وہ حج کے ساتھ ہوا اب سنو کہ ایک عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ میں دوسرا اوسکو بعد کے سال
میں ذی قعدہ میں تیسرا عمرہ جو جعرانہ سے لائے جہاں حنین کی لوٹ تقسیم کی ذیقعدہ میں اور چوتھا وہ جو
حج کے ساتھ ہوا کہ وہ ماہ ذیحجہ میں ہوا عن قتادة قال سألت انسا رضي الله تعالى عنه كم حج
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حجة واحدة واعتمر اربع عمر ثم ذكر بمثل حديث
هذا ب ترجمہ قتادہ نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج
کیے اونہوں نے فرمایا کہ ایک حج کیا اور چار عمرہ کیے باقی مضمون وہی ہے جو اوپر کی روایت میں
گذرا عن ابي اسحاق قال سألت زيد ابن ارقم كم غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال سبع عشرة قال وحدثني زيد ابن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غزا تسع عشرة
وانه حج بعد ما هاجر حجة واحدة حجة الوداع قال ابو اسحاق وبمكة اخرى ابو اسحاق
نے کہا کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے جہادوں میں رہی ہو
اونہوں نے کہا سترہ میں اور اونہوں نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے
اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں اور ابو اسحاق نے کہا دوسرا حج جب کیا کہ مکہ میں
تھے یعنے قبل ہجرت کے عن عطاء قال اخبرني عروة بن الزبير رضي الله تعالى عنه قال كنت
انا وابن عمر مستندين الى حجرة عائشة رضي الله تعالى عنها وانا لنسمع ضربها بالسواك
تستن قال فقلت يا ابا عبد الرحمن اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم في رجب قال نعم فقلت
لعائشة رضي الله تعالى عنها اي امتاه الا تسمعين ما يقول ابو عبد الرحمن قالت وما يقول قلت
يقول اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم في رجب فقالت يغفر الله لابي عبد الرحمن لعمري ما اعتمر في
رجب وما اعتمر من عمرة الا وانه لمعه قال وابن عمر يسمع فما قال لا ولا نعم
سكت ترجمہ عطا نے کہا خبر دی مجھے عروہ نے کہ میں اور ابن عمر دونوں حضرت عائشہ کے حجرے سے تکیہ
لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا مسواک کر رہی تہیں اور میں اُن کی
مسواک کی آواز سن رہا تہا سو مینے کہا اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) کیا نبی صلے اللہ

علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے اونہوں نے کہا کہ ہاں میںنے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ اے میری ماں آپ سنتی ہیں کہ ابو عبد الرحمن کیا کہتے ہیں اُنہوں نے کہا کہ کیا کہتے ہیں میںنے کہا وہ کہتے ہیں کہ عمرہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب میں تو جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ بخشے ابو عبد الرحمن کو قسم ہے میری جان کی کہ حضرت نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا اور جب آپنے عمرہ کیا تو ابو عبد الرحمن آپ کے ساتھ تھے اور ابن عمر نے یہ بات سنی اور نہ ہاں کہا نہ نا اور چپ ہو رہے **عن** مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَكَرِهْنَا اَنْ نُكَذِّبَهٗ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ اَلَا تَسْمَعِيْنَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَهُوَ مَعَهٗ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ قَطُّ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا میں اور عروہ دونو مسجد نبوی میں گئے اور عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ کے پاس بیٹھے تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑہ رہے تھے سو میںنے عبد اللہ سے پوچھا کہ یہہ نماز کیسی ہے اُنہوں نے فرمایا بدعت ہو یعنے مسجد میں ادا کرنا اسکا اور اہتمام کرنا مثل صلوۃ مفروضہ کے بدعت ہے پھر اون سے کہا عروہ نے کہ اے ابو عبد الرحمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں اونہوں نے فرمایا کہ چار کہ ایک اونمیں سے رجب میں ہے سو ہم کو برا معلوم ہوا کہ ہم اونکو جھٹلاویں یا اون کو رد کریں اور میںنے مسواک کرنے کی آواز سنی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کہ وہ حجرے میں تھیں سو عروہ نے کہا کہ آپ سنتی ہیں اے مومنوں کی ماں جو ابو عبد الرحمن کہہ رہے ہیں اونہوں نے پوچھا کہ کیا کہتے ہیں کہا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں ایک اون میں سے رجب میں تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے ابو عبد الرحمن پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جو یہہ اون کے ساتھ نہ ہوں اور رجب میں آپ نے کوئی عمرہ نہیں کیا **ف** حاصل ان سب روایتوں کا یہہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک ذیقعدہ میں سال حدیبیہ میں چھٹے سال میں ہجرت کی اور اوس عمرے سے کافروں نے روکا اور

سب نے احرام کہولڈالا بغیر اسکے کہ طواف وسعی فرماویں اور یہہ بھی عمروں میں شمار کیا گیا اور دوسرا ماہ مذکور میں سن سات ہجری میں اور یہہ عمرہ پہلے عمرہ کی قضا تھا اور تیسرا ماہ مذکور میں سن آٹھ ہجری میں اور اسی سال مکہ فتح ہوا اور چوتھا جو حجۃ الوداع کے ساتھ ہوا اور احرام اوسکا ماہ ذیقعدہ میں ہوا اور اعمال اوسکی ذیحجہ میں ہوئی اور ماہ رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔ علمار نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن عمر بہول گئے یا شک ہو گیا اسی لیے جب جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اونکی بات رد فرمائی تو وہ چپ ہو رہے اور آپنے یہہ سب عمرے ذیقعدہ میں اسلیئے کیئے کہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے کہ وہ ایام حج میں عمرہ کو برا جانتے تھے چنانچہ اوپر گذر چکا ہے اور بعد ہجرت کے تو آپنے ایک ہی حج کیا اور قبل ہجرت کے مسلم میں ایک ہی جو مروی ہے اور اور کتب میں دو بھی آئے ہیں اور زید بن ارقم کی روایت میں یہاں اونیس ہی جہاد مذکور ہیں اور اصل یہہ ہے کہ جہاد آپ کے پچیس ۲۵ ہیں اور بعضوں نے ستائیس بھی کہے ہیں اور اسکے سوا اور بھی اقوال ہیں کہ وہ کتب مغازی میں مشہور ہیں اور یہہ جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا لعمری یعنے قسم ہے میری جان کی یہ عرب کی بول چال ہے اور بعضوں نے اس سے لعمری کہنے کو جائز کہا ہے اور امام مالک کے نزدیک یہہ مکروہ ہے اسلیئے کہ اسمیں تعظیم ہے غیر اللہ کی اور مشابہت ہے اللہ تعالے سے اوسکے غیر کی اور بدعت فرمانا صلوٰۃ ضحی کو اس نظر سے تہا کہ اوسکے لیئے اجتماع کرنا اور مساجد میں مثل نماز فرض کے باہتمام تمام ادا کرنا بدعت ہے اگرچہ اصل اوسکی سنت سے ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ جسکی اصل بھی ثابت ہو وہ بھی ہیئت شرعی کے بدل دینے سے بدعت ہو جاتی ہے غرض سنت میں فرض کا سا اہتمام اور مستحب میں واجب کا سا انتظام اور مکروہات سے حرام کا سا پرہیز اور حلال سے مکروہات کا سا احتراز یہہ سب اشیا کو بدعات میں داخل کر دیتا ہے

بَاب فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ رمضان شریف میں عمرہ کی فضیلت

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَنَسِيتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً ترجمہ عطا نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک بی بی سے فرمایا اور ابن عباس نے اونکا نام بھی لیا مگر میں بھول گیا کہ کیوں تم ہمارے ساتھ حج کو نہیں چلتیں تو اونہوں نے عرض کی کہ ہمارے پاس پانی لانے کے دو ہی اونٹ تھے سو ایک پر ہمارا شوہر اور ہمارا بیٹا حج کو گیا اور ایک اونٹ ہمارے لیئے چھوڑ گیا کہ اوسپر ہم پانی لاتے ہیں تو آپنے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آوے تو تم ایک عمرہ کر لینا کہ اوسکا بھی ثواب حج کے برابر ہے **ف** یعنی

بیان بدعت

ثواب اگرچہ اسکا حج کے برابر ہے مگر یہہ نہیں کہ حج فرض اوسکے ذمہ سے اوتر جاوے اور اس عورت نے حج ورنہ
نہ تھا کہ اسکے پاس سواری نہتی عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا اُمُّ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِي حَجَجْتِ
مَعَنَا قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِاَبِي فُلَانٍ زَوْجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى اَحَدِهِمَا وَكَانَ الْاٰخَرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غُلَامُنَا
قَالَ فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِي ترجمہ ابن عباس رضی الله تعالے عنہما سے وہی مضمون
مروی ہے مگر اسمیں ہے کہ اوس عورت نے کہا کہ ہمارے شوہر کے دو اونٹ تھے ایک پر وہ اور انکا
لڑکا حج کو گیا اور دوسرے پر ہمارا چھوکرا پانی لاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان میں حج کے برابر ہے
یا فرمایا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَ
الْخُرُوْجِ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى مکہ میں داخل ہونے اور نکلنے کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ
مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ رسول الله صلے الله علیہ وسلم
جب مدینہ سے نکلتے تو شجرہ کی راہ سے نکلتے اور معرس کی راہ سے داخل ہوتے معرس ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر اور جب مکہ میں داخل ہوتے تو اونچے ٹیلے سے اور
اور جب نکلتے تو نیچے کے ٹیلے سے **ف** اور یہی مستحب ہے مکہ کے جانیوالوں کو اور راہ بدل دینا مستحب ہے ہر شہر سے نکلنے والوں کو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ ترجمہ عبید الله سے اسی سند سے یہی مضمون مروی ہوا اور
ایک روایت میں زہیر کی یہہ ہے کہ داخل ہوتے آپ مکہ میں اوپر کی ٹیلے سے جو بطحا میں ہے (اور وہ ایک
مقام کا نام ہے محصب کے بازو میں اور یہہ وہ ٹیلہ ہے کہ اوس سے مقابر مکہ میں اوتر جاتے ہیں عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَ
خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا عائشہ صدیقہ رضی الله تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول الله صلے الله علیہ وسلم
جب مکہ میں آئے تو داخل ہوئے اوپر کیطرف سے اور نکلے تو نیچے کی طرف سے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ اَبِي
يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ اَبِي اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی الله تعالے
عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا کدا کیطرف سے داخل ہوئے جو مکہ
کی بلندی کیطرف ہے (کدا ہمزہ کے ساتھ اور مد سے ایک ٹیلا ہے مکہ کی بلندی کیطرف اور کدا بغیر مد کے ایک
ٹیلا ہے مکہ کے نیچے کیطرف) ہشام نے کہا کہ میرے والد اون دونوں کیطرف سے داخل ہوتے تھے اور اکثر
کدا کیطرف سے داخل ہوتے تھے **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ الْمَبِيْتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ اِرَادَةِ دُخُوْلِ مَكَّةَ
وَالْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِهَا وَدُخُوْلِهَا نَهَارًا ذی طوے میں رات کو رہنا مستحب ہے اور نہا کر دن کو مکہ میں جانا عَنِ ابْنِ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات بذی طوی حتی اصبح ثم دخل
مکۃ قال وکان عبد اللہ یفعل ذلک وفی روایۃ ابن سعید حتی صلی الصبح قال یحیی او قال حتی
اصبح ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شب کو ذی طوے میں رہے (ذی طوی
ایک مقام مشہور ہے مکہ سے قریب) صبح کے وقت تک پھر مکہ میں داخل ہوئے اور عبد اللہ بھی ایسا ہی
کرتے تھے اور ابن سعید کی روایت میں ہے کہ ذی طوے میں آپنے صبح کی نماز پڑھی **عن** نافع عن ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان لا یقدم مکۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح و یغتسل ثم یدخل
مکۃ نہارا و یذکر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ فعلہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر
مکہ میں نجاتے جب تک ذی طوے میں رات کو نرہتے پھر جب وہاں صبح ہو جاتی نہاتے پھر داخل ہوتے دن
کو اور ذکر کرتے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے **عن** نافع ان عبد اللہ حدثہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان ینزل بذی طوی و یبیت بہ حتی یصلی الصبح حین یقدم مکۃ و مصلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک علی اکمۃ غلیظۃ لیس فی المسجد الذی بنی ثم و لکن اسفل من ذلک
علی اکمۃ غلیظۃ **ترجمہ** نافع سے روایت ہو کہ عبد اللہ نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے
تھے ذی طوے میں اور شب کو وہاں رہتے یہاں تک کہ صبح کو نماز پڑھتے جب مکہ کو آتے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوپر ایک موٹے ٹیلے کے ہے کہ وہ ٹیلا اوس مسجد میں نہیں ہے جو وہاں بنی ہے مگر اس کے
نیچے ہے ایک موٹے ٹیلہ پر **عن** نافع ان عبد اللہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استقبل
فرضتی الجبل الذی بینہ و بین الجبل الطویل نحو الکعبۃ یجعل المسجد الذی بنی ثم یسار المسجد الذی
بطرف الاکمۃ و مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفل منہ علی الاکمۃ السوداء یدع
من الاکمۃ عشر اذرع او نحوھا ثم یصلی مستقبل الفرضتین من الجبل الطویل الذی بینک و بین
الکعبۃ صلی اللہ علیہ وسلم **نافع** کو عبد اللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موہنہ کیا طرف
دونوں ٹیلوں کی اوس پہاڑ کے جو پہاڑ اون کے اور کعبہ کے بیچ میں تھا اور مسجد کو جو وہاں بنی ہے بائیں
طرف کر دیتے تھے اوس مسجد کے جو کنارے پر ہے ٹیلہ کے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی
جگہہ اوس کالے ٹیلے سے نیچے ہے اوس کالے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ کر یا اس سے کچھ کم و بیش
پھر نماز پڑھتے تھے موہنہ کیے ہوئے دونوں ٹیلوں کیطرف اس لنبے پہاڑ کے جو تیرے اور کعبہ کے بیچ میں
ہے اللہ رحمت اور سلام بھیجے اوپر **ف** ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ مکہ میں داخل ہونے
کے وقت نہانا مستحب ہے اور رات کو ذی طوے میں رہنا جسکی راہ میں پڑے ورنہ اوسکے بعد کا اندازہ کر لی

اور شافعیہ کے نزدیک یہ غسل سنت ہے اور اگر غسل نہ ہو سکے تو تیمم کرے اور شب کو ذی طوے میں رہنا بھی
مستحب ہے اور مکہ کو دن میں داخل ہونا بھی مستحب ہے اور بعضوں نے کہا داخل ہونا دن و رات برابر ہے اور بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ
کے عمرہ میں رات کو داخل ہوئے اور بعضوں نے کہا وہ بیان جواز کے لئے تھا افضل وہی دن کو جانا ہے

باب اِستِحبابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوافِ وَالعُمرَةِ وَفِي الطَّوافِ الأَوَّلِ فِي الحَجِّ رمل کا مستحب ہونا
طواف اول میں حج کے اور طواف عمرہ میں **عن** ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعالىٰ عَنهُما اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيهِ وَسَلَّمَ كانَ اِذا طافَ بِالبَيتِ الطَّوافَ الأَوَّلَ خَبَّ ثَلاثًا وَمَشىٰ اَربَعًا وَكانَ يَسعىٰ بِبَطنِ المَسِيلِ
اِذا طافَ بَينَ الصَّفا وَالمَروَةِ وَكانَ ابنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعالىٰ عَنهُما يَفعَلُ ذٰلِكَ نافع نے ابن عمر سے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلا طواف کرتے بیت اللہ کا تو تین بار جلدی جلدی چلتے چھوٹے چھوٹے
قدم رکھ کے اور چار بار عادت کے موافق چلتے اور بہیا کے آنے کی جگہہ میں دوڑتے جب سعی کرتے صفا او
مروہ میں اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے **عن** ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعالىٰ عَنهُما اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ
كانَ اِذا طافَ فِي الحَجِّ وَالعُمرَةِ اَوَّلَ ما يَقدَمُ فَاِنَّهُ يَسعىٰ ثَلاثَةَ اَطوافٍ بِالبَيتِ ثُمَّ يَمشِي اَربَعَةً ثُمَّ
يُصَلِّي سَجدَتَينِ ثُمَّ يَطُوفُ بَينَ الصَّفا وَالمَروَةِ **ابن عمر** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب حج میں یا عمرہ میں پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے اور چار بار چلتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر سعی
کرتے صفا اور مروہ کی **عن** عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعالىٰ عَنهُما قالَ رَاَيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ
وَسَلَّمَ حِينَ يَقدَمُ مَكَّةَ اِذا استَلَمَ الرُّكنَ الأَسوَدَ اَوَّلَ ما يَطُوفُ حِينَ يَقدَمُ يَخُبُّ ثَلاثَةَ اَطوافٍ مِنَ
السَّبعِ **عبد اللہ بن عمر** نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ آتے اور حجر اسود چھوتے اور
پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے سات پھیروں میں سے **عن** عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعالىٰ عَنهُما
قالَ رَمَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِنَ الحَجَرِ اِلَى الحَجَرِ ثَلاثًا وَمَشىٰ اَربَعًا ترجمہ وہی مضمون ہے
عن نافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعالىٰ عَنهُما رَمَلَ مِنَ الحَجَرِ اِلَى الحَجَرِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ
وَسَلَّمَ فَعَلَهُ نافع نے کہا کہ ابن عمر نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی ایسا ہی کیا **عن** جابِرِ بنِ عَبدِ اللهِ اَنَّهُ قالَ رَاَيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الحَجَرِ
اِلَى الحَجَرِ الأَسوَدِ حَتَّى انتَهىٰ اِلَيهِ ثَلاثَةَ اَطوافٍ جابر عبد اللہ کے بیٹے سے ویسا ہی رمل آپ کا مروی ہوا
عن جابِرِ بنِ عَبدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعالىٰ عَنهُما اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ الثَّلاثَةَ اَطوافٍ
مِنَ الحَجَرِ اِلَى الحَجَرِ وہی مضمون ہے **عن** اَبِي الطُّفَيلِ قالَ قُلتُ لِابنِ عَبّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعالىٰ
عَنهُ اَرَاَيتَ هٰذَا الرَّمَلَ بِالبَيتِ ثَلاثَةَ اَطوافٍ وَمَشيَ اَربَعَةِ اَطوافٍ اَسُنَّةٌ هُوَ فَاِنَّ قَومَكَ يَزعُمُونَ

أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ قَالَ وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثًا وَيَمْشُوا أَرْبَعًا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ هٰذَا مُحَمَّدٌ هٰذَا مُحَمَّدٌ حَتّٰى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ **ترجمہ** ابوالطفیل نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ خبر دیجیے مجھے بیت اللہ کے طواف کی اور اسمیں تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا سنت ہے اسلیے کہ تمہارے لوگ کہتے ہیں کہ وہ سنت ہے تو اونہوں نے کہا کہ وہ جھوٹے بھی ہیں سچے بھی مینے کہا اسکا کیا مطلب ہے اونہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ محمد اور اون کے یار بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کر سکتے ضعف اور لاغری کے سبب سے اور آپ سے حسد رکھتے تھے تو آپنے حکم دیا کہ تین بار رمل کریں اور چار بار عادت کے موافق چلیں (غرض یہ ہے کہ اُنہوں نے اس فعل کو جو سنت موکدہ مقصودہ سمجھا یہہ اونکا جھوٹ تہا باقی بات سچ تھی) پھر مینے کہا ہمکو خبر دیجیے صفا و مروہ کے بیچ میں سعی کرنے کے سوار ہو کر کہ وہ سنت ہے کہ آپکے لوگ اوسے سنت کہتے ہیں اونہوں نے فرمایا وہ سچے بھی ہیں جھوٹے بھی مینے کہا اسکا مطلب اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو لوگوں کی بھیڑ بھاڑ ...... ایسی ہوئی کہ کواری عورتیں تک باہر نکل آئیں اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ہیں یہ محمد ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپکے آگے لوگ مارے نجاتے تھے (یعنے ہٹو بچو بغل ہو چلو چلو جیسے امرائے دنیا کے واسطے ہوتی ہے آپ کیلیے نہ ہوتی تھی) پھر جب لوگوں کے بڑی بھیڑ ہوئی تو آپ سوار ہو گئے اور پیدل سعی کرنا افضل ہے) یعنے اتنا جھوٹ ہوا کہ جو چیز بضرورت ہوئی تہی اوسکو بلاضرورت سنت کہا باقی سچ ہے کہ آپ نے سعی سوار ہو کر کی ہے) **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنےٰ نے اون سے یزید نے اون سے جریری نے اسی اسناد سے اسی روایت کے مانند مگر اسمیں یوں ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مکہ کے لوگ حاسد تھے اور یہہ نہیں کہا کہ وہ آپ سے حسد رکھتے تھے **عَنْ** أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا **ترجمہ** وہی مضمون ہے باختصار **عَنْ** أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عنہما اُرانی قد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصفہ لی قال قلت رأیتہ عند المروۃ علی ناقۃ وقد کثر الناس علیہ فقال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ذاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم کانوا لا یدعون عنہ ولا یکہرون ترجمہ ابو الطفیل نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ مینے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے اونہوں نے کہا کہ مجہسے بیان کرو ابو الطفیل نے کہا مینے مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکہا اور لوگوں کا انپر ہجوم تھا تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ہاں وہی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلیئے کہ صحابہ کی عادت تھی کہ لوگوں کو آپکے پاس سے ہانکتے نہ تھے اور نہ ہٹاتے تھے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ مکۃ وقد وہنتہم حمی یثرب قال المشرکون انہ یقدم علیکم غدا قوم قد وہنتہم الحمی ولقوا منہا شدۃ فجلسوا مما یلی الحجر وامرہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملوا ثلثۃ اشواط ویمشوا ما بین الرکنین لیری المشرکین جلدہم فقال المشرکون ہؤلاء الذین زعمتم ان الحمی قد وہنتہم ہؤلاء اجلد من کذا وکذا قال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ولم یمنعہ ان یامرہم ان یرملوا الاشواط کلہا الا الابقاء علیہم ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہمانے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے یار مکہ میں آئے اور ان کو ضعیف کر دیا تہا مدینہ کے بخار نے اور مشرکوں نے کہہ رکھا کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آوینگے کہ اون کو بخار نے ضعیف وناتوان کر رکھا ہے اور بڑی ناتوانی اونکو ہوگئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یاروں کو حکم دیا کہ تین شوط میں رمل کریں اور مابین حجر اسود کے اور رکن یمانی کے عادت کے موافق چلیں کہ مشرکوں کو اونکی قوت اور طاقت معلوم ہو سو مشرکوں نے کہا کہ تم نے تو کہا تہا کہ اُن کو بخار نے ناتوان کر دیا ہے یہہ تو ایسے ایسے طاقتور ہیں کہ کیا کہنا ابن عباس رضی نے کہا کہ آپ نے جو اُن کو ساتوں پھیروں میں رمل کا حکم نہیں دیا تو اسلیئے کہ یہہ تھک جاوینگے۔ ف ان حدیثوں سے رمل کا مستحب ہونا معلوم ہوگیا اور معنے رمل کے یہی ہیں کہ جلدی جلدی چھوٹے چھوٹے قدم رکھکر چلنا اور کودنا ضرور نہیں کہ اسمیں شجاعت اور جلادت اور قوت معلوم ہو اور یہہ عمرہ کے طواف میں اور حج کے بھی ایک طواف میں مسنون ہے اور صحیح قول شافعی کا یہہ ہے کہ رمل حج کے اُس طواف میں ہونا چاہیئے جسکے بعد سعی ہو اور اسپر اتفاق ہے کہ رمل عورتوں کو مسنون نہیں ہے جیسے صفا اور مروہ میں اُن کو دوڑنا ضرور نہیں صرف عادت کے موافق چلنا کافی ہے اور اگر کسی نے رمل کو ترک کیا تو سنت چھوٹ گئی اور کچھ جرمانہ اوسپر نہیں اور بعض اصحاب مالک کے نزدیک اوسپر ایک قربانی ہے اور بعضوں کے نزدیک نہیں اور ہیا کی جگہہ میں دوڑ کر چلنا مزید ہے وہاں

دو سبز کھنبے لگا دیئے ہیں اون کے بیچمیں دوڑ کر چلے اور جب تین پھیرے طواف کے پورے ہو جاویں تو چار
باقی چکروں میں عادت کے موافق چلے اور یہہ جابر کی روایت ابن عباس کی ہے جسمیں مذکور ہے کہ ما بین حجر
اسود اور رکن یمانی کی عادت کے موافق چلیں یہ ساتویں سال عمرہ قضا کا حکم ہے اور حجۃ الوداع میں آپ نے
پورے تین شوط میں رمل کیا پس اب یہہ روایت حجۃ الوداع کی ناسخ ہے اور وہ منسوخ غرض پورے تین شوط میں
رمل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا مذہب ہے کہ رمل جناب رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا ضرورت کے سبب سے تھا کہ کفار پر ناتوانی مسلمانوں کی ظاہر نہ ہو اب بعد رفع ضرورت کے سنت
نہ رہا مگر جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک ہمیشہ سنت ہے تین شوط میں اور ہر پھیرے کو طواف کی شوط
کہتے ہیں اور عبد اللہ بن زبیر کا مذہب ہے کہ ساتوں شوط میں رمل سنت ہے اور حسن بصری اور ثوری
اور عبد الملک بن ماجشون کے نزدیک اگر رمل ترک کرے تو قربانی دے اور امام مالک کا بھی پہلے
یہی قول تھا پھر اس سے رجوع کیا (کل ہذا من النووی) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّمَا
سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں اسلیے رمل کیا کہ مشرک لوگ
آپ کی قوت دیکھیں (یعنے اب ضرور نہیں مسنون ہے اور یہ انہی کا مذہب ہے) **بَاب** اِسْتِحْبَابِ اِسْتِلَامِ
الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي الطَّوَافِ **صرف** دو نو رکن یمانی کا بوسہ دینا مستحب ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ
الْيَمَانِيَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے انہی دونوں میں کیطرف کی
کونوں کو بوسہ دیتے دیکھا۔ **ف** کعبہ مربع یعنے چار کونوں کا اور مستطیل یعنے لنبا مکان ہے اور دو کونے
اوسکے یمن کیطرف منسوب ہیں اُنکو رکنین یمانیین کہتے ہیں اور دو کونے شام کیطرف منسوب ہیں اُنکو
شامیین کہتے ہیں اور رکن شامی کیطرف حطیم واقعہ ہے اُن دو نو شامی کونوں کو نہ بوسہ لیتے ہیں نہ چھوتے ہیں
بلکہ حطیم کی دیوار کے پار سے طواف کرتے ہیں کہ حطیم کی جگہہ بھی طواف میں داخل ہو جاوے اسلیے کہ یہہ
جگہہ کعبہ کے اندر کی ہے مگر بنائے کعبہ کے وقت باہر رہ گئی ہے بخلاف دونوں کونوں یمانی کے کہ اُنکو
بوسہ دیتے ہیں ایک کونے میں حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرے کو رکن یمانی کہتے ہیں کہ یہہ دونوں
کونے بنائے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موافق ہیں بخلاف شامیوں کے چنانچہ کیفیت اس
نقشہ کی مندرجہ حاشیہ سے ذہن نشین ہو سکتی ہے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَالَّذِيْ

بَلِيَّه مِنْ نَحْوِهٖ وَزَادَ الْجُمَحِيَّيْن سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیت اللہ کے چار کونوں میں سے رکن اسود (وہی جسے ہم رکن یمانی اوپر لکھ چکے ہیں) اور
اُسکے پاس والے کونے کو جو بنی جمح کے مکانوں کیطرف ہے استلام کرتے تھے **فائدہ** استلام کے معنے
چھونا اور حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا دونو چاہیے اور رکن یمانی کو فقط چھونا ہی اور باقی دو کونوں کو
نہ چھونا نہ بوسہ دینا کہ وہ بنائے ابراہیم پر نہیں واقعہ میں یہی مذہب ہے جمہور کا اور بعض سلف نے انکا
چھونا بھی مستحب کہا ہے چنانچہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور ابن زبیر اور جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک
اور عروہ بن زبیر اور ابوالشعثا کا یہی مذہب ہے کہ چاروں رکنوں کو چھوئے اور قاضی ابوالطیب نے کہا ہے
کہ امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں کو نہ چھوئے اور کہا ہے کہ اسمیں صحابہ میں پہلے اختلاف تھا
پھر سب کا اجماع ہو گیا کہ دوہی کونوں کو چھوئے (نووی) **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذَكَرَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ عبداللہ نے کہا کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے تھے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكْتُ
اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا
فِيْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود اور رکن یمانی کو استلام کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا نہ سختی میں نہ آرام
میں یعنے کتنی ہی بھیڑ بھاڑ ہو میں استلام نہیں چھوڑتا **عن** نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ......
قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ
رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ ترجمہ نافع رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں نے ابن عمر کو
دیکھا کہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا ہے ایسا کرتے ہوئے جب سے میں نے اسے نہیں چھوڑا **عن** اَبِي الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيِّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ
الْيَمَانِيَيْنِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے
نہیں دیکھا سوا ان دو رکن یمانی کے **باب** اِسْتِحْبَابِ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ حجر
اسود کے بوسہ کا بیان **عن** سَالِمٍ اَنَّ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ اَمَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَّلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُوْنُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِيْ بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ

عَنْ اَبِیْہِ اَسْلَمَ ترجمہ سالم کے باپ نے روایت کی کہ بوسہ دیا عمر بن خطاب نے حجر اسود کا اور کہا کہ اللہ تعالے کی قسم آگاہ ہو کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے تو کبھی بوسہ نہ دیتا ہارون نے اپنی روایت میں یہہ کہا کہ اسی کی مثل مجھسے روایت کی زید بن اسلم نے اپنے باپ اسلم سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ اِنِّیْ لَاُقَبِّلُکَ وَاِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ وَلٰکِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ **وہی مضمون ہے** عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَیْتُ الْاَصْلَعَ یَعْنِیْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُقَبِّلُکَ وَاِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَکَ مَا قَبَّلْتُکَ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْمُقَدَّمِیِّ وَاَبِیْ کَامِلٍ رَاَیْتُ الْاُصَیْلِعَ ترجمہ عبد اللہ بن سرجس نے کہا کہ میں اصلع کو (یعنے جسکے سر پر بال نہوں) اُن کو دیکھا مراد اس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں اس سے معلوم ہوا کہ لقب کسی کا اگر مشہور ہو جاوے اور وہ اس سے بُرا نہ مانے تو اوس سے یاد کرنا درست ہے اگرچہ دوسرا شخص بُرا مانے) اور فرماتے تھے حجر اسود کو بوسہ لیتے ہوے کہ قسم ہے اللہ تعالے کی میں تجھکو بوسہ لیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے (اس قول سے بت پرستوں اور گور پرستوں اور چلہ پرستوں کی نانی مرگئی جو قبروں وغیرہ کو اسخیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مراد دینگے اسلیئے کہ جب حجر اسود جو یمین اللہ ہے اُسکا بوسہ بھی اتباع جناب رسولکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ہے نہ اسخیال سے کہ یہہ ضرر رساں اور نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزیں جنکا بوسہ کہیں ثابت نہیں بلکہ منع ہے اسخیال ناپاک کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔) اور آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ لَاُقَبِّلُکَ وَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ لَمْ اُقَبِّلْکَ **وہی مضمون ہے** **عَنْ** سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَہٗ وَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَ حَفِیًّا ترجمہ سوید نے کہا کہ مینے حضرت عمر کو دیکھا کہ انہوں نے بوسہ لیا حجر اسود کو اور لپٹ گئے اور فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ بہت تجھے چاہتے تھے **عَنْ** سُفْیَانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَلٰکِنِّیْ رَاَیْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَ حَفِیًّا وَلَمْ یَقُلْ وَالْتَزَمَہٗ ترجمہ سفیان سے وہی مضمون مروی ہے مگر اسمیں لپٹنے کا ذکر نہیں **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا حجر اسود پر مستحب ہے

باب جَوَازِ الطَّوَافِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَغَیْرِہٖ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ

وَنَحْوِهٖ لِلرَّاكِبِ اونٹ پر طواف روا ہونا اور چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کے چھونے کا بیان عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اونٹ پر سوار
ہوکر طواف کیا اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے **ف** محجن اُس چھڑی کو کہتے ہین کہ اُس کا ایک سرا مڑا
ہوا ہوتا ہے کہ سوار اونٹ کا اُس سے گری پڑی چیز زمین سے اوٹھا لیتا ہے اور دوسرے سرے سے اونٹ
کو ہانکتا ہے اور ہجوم کے وقت رکن کو اگر چھو نہ سکے تو چھڑی وغیرہ سے چھولے اور اُس کو بوسہ دے لے اور
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع کہنا درست ہے اور جو لوگ اُس کو منع کرتے ہین وہ غلطی پر ہین عَنْ
جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ
يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهٖ لِاَنْ يَّرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْاَلُوْهُ فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ **جابر** رضی اللہ عنہ نے کہا کہ طواف
کیا رسول اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا حجۃ الوداع مین اپنی اونٹنی پر اور حجر کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے
تاکہ لوگ آپ کو دیکھین اور آپ اونچے ہو جاوین اور آپ سے مسائل پوچھین اس لیے کہ لوگون نے
انکو بہت گھیرا تھا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْاَلُوْهُ فَاِنَّ
النَّاسَ غَشُوْهُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْاَلُوْهُ فَقَطْ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے وہی مضمون
مروی ہے اور ابن خشرم کی روایت مین وَلِيَسْاَلُوْهُ نہین ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ اَنْ
يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ طواف کیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی پر اور رکن کو چھوتے جاتے اور اس لیے سوار ہوئے
کہ لوگون کو اپنے پاس سے ہٹانا نہ پڑے عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ
بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ طواف کرتے تھے اور رکن کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور چھڑی کو چوم لیتے عَنْ
اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ
وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ
وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ ام سلمہ نے شکایت کی رسول اللہ علیہ وسلم سے کہ مین بیمار ہون آپ نے فرمایا کہ سب لوگون کے
پیچھے سوار ہوکر طواف کرلو سو انہون نے کہا کہ مین طواف کرتی تھی اور آپ سورہ والطور پڑھ رہے تھے نماز مین

بیت اللہ کے ایک بازو پر ف آپنے اگلے لوگون کے پیچھے طواف کا حکم اس لیے فرمایا کہ ایک تو عورت کو مردون سے دُور رہنا لازم ہے دوسرے یہ کہ لوگون کو اُن کے جانور سے ایذا نہ پہونچے ان سب وایتون سے ثابت ہوا کہ سوار ہو کر طواف درست ہے علی الخصوص بیمار کو اسی لیے بخاری نے باب ایسا ہی باندھا ہے کہ بیمار کو طواف درست ہے سواری پر **باب** بَیَانِ اَنَّ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ رُکْنٌ لَا یَصِحُّ الْحَجُّ اِلَّا بِہٖ سعی صفا اور مروہ کی رکن ہے کہ بے اس کے حج نہین ہوتا **عَنْ** عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَ قُلْتُ لَہَا اِنِّیْ لَاَظُنُّ رَجُلًا لَوْ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ مَا ضَرَّہٗ ذٰلِکَ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ قَالَتْ مَا اَتَمَّ اللّٰہُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَہٗ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَلَوْ کَانَ کَمَا تَقُوْلُ لَکَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِہِمَا وَہَلْ تَدْرِیْ فِیْمَا کَانَ ذَاکَ اِنَّمَا کَانَ ذَاکَ اَنَّ الْاَنْصَارَ کَانُوْا یُہِلُّوْنَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ لِصَنَمَیْنِ عَلٰی شَطِّ الْبَحْرِ یُقَالُ لَہُمَا اِسَافٌ وَّنَائِلَۃُ ثُمَّ یَجِیْئُوْنَ فَیَطُوْفُوْنَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ یَحْلِقُوْنَ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ کَرِہُوْا اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَہُمَا لِلَّذِیْ کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اِلٰی اٰخِرِہَا قَالَتْ فَطَافُوْا ترجمہ عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ مین جانتا ہون کہ اگر کوئی صفا اور مروہ مین سعی نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہین اونہون نے فرمایا کیون مین نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ پاک کی قدرت کی نشانیون سے ہین سو کچھ گناہ نہین اُن مین طواف کرنے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ بات نہین بلکہ یون ہے کہ حج پورا نہین ہوتا کسی کا اور نہ عمرہ جب تک کہ طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا (یعنے سعی نہ کرے) اور اگر ایسا ہوتا جیسا تمنے جانا ہے تو اللہ تعالیٰ یون فرماتا کہ کچھ گناہ نہین اُن مین طواف نہ کرنے سے اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت کیونکر اور کس حال مین اوتری ہے کیفیت اُسکی یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر ایام جاہلیت مین دو بت تھے ایک کا نام اساف دوسرے کا نائلہ تھا اور لوگ اُن کے پاس جاتے تھے اور پھر آکر سعی کرتے تھے صفا اور مروہ پر اور پھر قسم کہاتے تھے پہر جب اسلام آیا تو مسلمانون نے اُن مین سعی کرنے کو برا جانا یعنے مشرکون کی چال سمجھی تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری اسی لیے یون فرمایا کہ صفا اور مروہ شعائر اللہ سے ہین اور ان مین طواف کرنا گناہ نہین یہ لوگ سعی کرنے لگے غرض یہ کہ اب سعی واجب ہے اور ترک اُس کا روا نہین) **عَنْ** عُرْوَۃَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مَا اَرٰی عَلَیَّ جُنَاحًا اَنْ لَّا اَتَطَوَّفَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ

الْاٰیَۃَ فَقَالَتْ لَوْ کَانَ کَمَا تَقُوْلُ لَکَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِھِمَا اِنَّمَا اُنْزِلَ ھٰذَا
فِیْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ کَانُوْا اِذَا اَھَلُّوْا اَھَلُّوْا لِمَنَاۃَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَا یَحِلُّ لَھُمْ اَنْ یَّطُوْفُوْا
بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَجَّ ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ ھٰذِہِ
الْاٰیَۃَ فَلَعَمْرِیْ مَا اَتَمَّ اللّٰہُ حَجَّ مَنْ لَّمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ **ترجمہ** عروہ نے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ اگر کوئی طواف نہ کرے صفا اور مروہ مین تو مین جانتا ہون
کچھ حرج نہین انہون نے فرمایا کیون کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صفا اور مروہ اللہ کی نشانیون
سے ہین پھر گناہ نہین کوئی اگر اس مین طواف کرے تو انہون نے فرمایا اگر یہ بات ہوتی تو یون
فرماتا اللہ پاک کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچھ گناہ نہین اور یہ آیت تو انصار کے لوگون مین اتری
ہے کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو لبیک پکارا کرتے تھے مناۃ کے نام سے ایام جاہلیت مین اور
کہتے تھے کہ ہم کو صفا اور مروہ مین سعی کرنا درست نہین پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
حج کو آئے تو اس کا ذکر ہوا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری سو اب قسم ہے میری جان کی پورا نہ
ہوگا حج اسکا جو سعی نہ کرے صفا مروہ کی **ف** اس حدیث سے کمال علم اور تفقہ ثابت ہوا ہماری
مان جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ خوب سمجھا انہون نے اس آیت کے مطلب کو کہ ظاہر
مین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سعی نہ واجب ہے نہ ضرور ہے اور سبب نزول سے اُس کے معلوم ہوتا ہے کہ
اُن لوگون نے جب اس مین عیب سمجھا تب اس طرح ارشاد ہوا غرض ایک شے واجب ہوتی ہے مگر
آدمی جب اُسکو برا جاننے لگتا ہے تو اس کو کہتے ہین کہ اس مین کچھ عیب نہین اور غرض یہ ہوتی ہے کہ
اس کے خیال کو رد کرین اور وجوب اُس کا جیسا ہے ویسا ہی رہتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی
عصر کی نماز نہ پڑھتا اور غروب آفتاب قریب ہوگیا اور وہ یہ خیال کرے کہ غروب کے وقت نماز روا نہین
تو اس سے کہین گے کہ اسوقت نماز پڑھنے مین کچھ گناہ نہین تو اس کا مطلب یہ نہین کہ نماز واجب اور فرض
نہین اور یہ جو اوپر کی روایت مین مذکور ہوا کہ اساف و نائلہ دو بت تھے دریا کے کنارے اس کو قاضی
عیاض نے غلط کہا ہے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ دوسری روایتون مین وارد ہوا ہے کہ وہ لوگ مناۃ
کے نام سے لبیک پکارتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ مناۃ طاغیہ جو مشلل مین تھا اسکی لبیک
پکارتے تھے اور یہ مشہور ہے کہ مناۃ ایک بت تھا جو عمرو بن لحی نے دریا کے کنارے کھڑا کیا تھا مشلل مین
قدید کے پاس اور ایسا ہی وارد ہوا ہے اس روایت مین موطا کی اور ازد اور غسان اوس کے نام کی لبیک
پکارتے تھے حج مین اور ابن کلبی نے کہا کہ مناۃ ایک پتھر تھا کہ ہذیل اُسے پوجتے تھے قدید مین اور اساف

اور نائلہ یہ کبھی دریا کے کنارے نہین تھے بلکہ اُنکی حقیقت یون مشہور ہے کہ وہ مرد و عورت تھے اساف بیٹا تھا بقار کا اور نائلہ بیٹی تھی ذہب کی اور اُس کو نبت سہل بھی کہتے تھے اور یہ دونون قبیلہ جرہم کے تھے اور اُنہون نے کعبہ کے اندر زنا کیا تھا سو اللہ تعالیٰ نے اُنکو مسخ کر کے پتھر کر دیا اور یہ کعبہ کے پاس گاڑ دیئے گئے یا صفا مروہ پر کہ لوگ اُنکو دیکھکر عبرت پکڑین اور بعضون نے کہا کہ قصی بن کلاب نے اُن کو پھر وہان سے بدل دیا اور ایک کو کعبہ سے ملا کے رکھہ دیا اور دوسرے کو زمزم پر اور بعضون نے کہا دونون کو زمزم پر رکھدیا اور اُن کے پاس قربانی کی اور اُنکی عبادت کا حکمدیا پھر جب مکہ فتح ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو توڑ ڈالا اور یہ قصہ جو ہم نے طول دیا ہے تو بڑے فائدہ کے لیے یعنی جیسا حال اساف و نائلہ کا ہوا کہ غرض اگلے لوگون کی اُس کے رکھنے سے یہ تھی کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرین اور خانہ کعبہ کا ادب کرین شیطان نے چند روز مین یہ غرض بہلا کر اپنا مطلب نکالا کہ اُن کی عبادت کروائی اور خلق کو شرک مین ڈالدیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو توڑ ڈالا کہ شرک کی بُرائی اور شرکون کی اہانت ظاہر ہو جاوے یہی حال ہے صالحین کے قبور کا اور اُن کے آثار اور مقامات اور چلون کا کہ جب لوگ اُنکی زیارت موافق سنت کے چھوڑ دین اور اُن کے قبور کو دیکھکر اپنی موت کا یاد کرنا چھوڑ دین بلکہ اُن کو سجدہ اور نذرین نیازین منتین چڑھانے لگین اور معبود برحق کی طرح اُن کی عبادت کرنے لگین تو متبعان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور ہے کہ اُن گنبدون کو توڑ ڈالین اور اُن قبرون کو زمین کے برابر کر دین اُن چلون کو منہدم اور خاک کر دین اگرچہ ہزارون مشرک پڑے چلایا کرین اور لاکھون گور پرست غل مچایا کرین عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ

عزّ وجلّ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ قال ابو بکر بن عبد الرحمٰن فاراھا قد نزلت فی ھٰؤُلَاءِ وَھٰؤُلَاءِ ترجمہ عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ مین جانتا ہون کہ جو سعی نکرے صفا اور مروہ مین اُسپر کچہ گناہ نہین اور مین تو پروا نہین رکھتا اگر نہ سعی کرون اُن مین تو انہون نے فرمایا کہ برا کہا تونے اے میرے بہانجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے او مسلمانو نے سب نے سعی کی ہے اور یہ سُنت ہے (یہان سنت سے مراد واجب ہے) اور حقیقت اسکی یہ ہے کہ عرب مین دستور تہا کہ جو مناة بدبخت کا جو مُشلل مین تہا لبیک پکارتا تہا وہ سعی نہ کرتا تہا صفا مروہ مین پہر جب اسلام ہوا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا ہم لوگون نے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ نشانیون سے ہین پہر جو حج کرے یا عمرہ لاوے اُسپر گناہ نہین کہ اُن مین سعی کرے اور اگر وہ بات ہوتی جو تمنے کہی تو یون فرماتے کہ گناہ نہین اُسپر جو سعی نہ کرے اُنمین زہری نے کہا کہ مین نے یہ روایت ابی بکر بن عبد الرحمن سے بیان کی تو انہون نے بہت پسند کی اور انہون نے کہا کہ علم اسی کا نام ہے (یعنی جو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس آیت سے سمجہا) اور کہا ابو بکر نے کہ مین نے سنا ہے بہت لوگون سے جو علم رکہتے تہے وہ کہتے تہے کہ یہ طواف نہ کرنے والے صفا اور مروہ مین عرب کے لوگ تہے کہ وہ کہتے تہے کہ ان دو پتہرون کے بیچ مین طواف کرنا جاہلیت کا کام تہا اور دوسرے لوگون کا قول تہا کہ ہم کو طواف بیت اللہ کا حکم ہوا ہے اور صفا اور مروہ مین پہرنے کا حکم نہین ہوا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری کہ صفا اور مروہ دونون اللہ تعالیٰ کی نشانیون سے ہین آخر آیت تک ابو بکر نے کہا کہ مین بہی یہی خیال کرتا ہون کہ انہین دوگروہون کے واسطے یہ آیت اوتری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَمَّا سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ اَنْ نَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا ترجمہ عروہ نے وہی قصہ روایت کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اسمین یہ ہے کہ جب لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کو یہان طواف کرنا برا معلوم ہوتا ہے تب اللہ پاک نے یہ آیت اوتاری اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ پہر سنت ٹہرا دیا اس سعی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اب کسی کو اُس کا ترک کرنا روا نہین عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ الْاَنْصَارَ کَانُوْا قَبْلَ اَنْ یُّسْلِمُوْا هُمْ وَغَسَّانُ یُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوْا اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَکَانَ ذٰلِکَ سُنَّةً فِیْ اٰبَائِهِمْ مَنْ اَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِنَّهُمْ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ حِیْنَ اَسْلَمُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ ذٰلِکَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے انکو خبر دی کہ انصار کا قاعدہ تہا اور غسان کا کہ وہ سلام سے پیشتر مناۃ کے لیے لبیک پکارتے تہے اور صفا اور مروہ مین سعی کرنا برا جانتے تھے اور یہی طریقہ تہا اُن کے باپ دادون کا کہ جس نے احرام باندہا مناۃ کے لیے وہ صفا اور مروہ مین سعی نہ کرتا تہا اور جب وہ لوگ مسلمان ہوئے تو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین سو جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے اُس کو گناہ نہین ہے کہ سعی کرے ان دونون مین اور جس نے خوشی سے ایک نیکی کی اللہ تعالی اسکا قدردان اور جاننے والا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَتِ الْاَنْصَارُ یَکْرَهُوْنَ اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰی نَزَلَتْ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ انصار صفا اور مروہ کی سعی کو برا جانتے تھے یہانتک کہ یہ آیت اتری اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

بَاب بَیَانِ اَنَّ السَّعْیَ لَا یُکَرَّرُ سعی دوبارہ نہین ہوتی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ لَمْ یَطُفِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُهُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا ترجمہ جابرؓ کہتے تھے کہ سعی نہین کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ انکے یارون نے صفا اور مروہ کی مگر ایک بار مسلم نے فرمایا کہ روایت کی ہم سے عبد... بن حمید نے اُن کو خبر دی محمد بن بکر نے اُن کو ابن جریج نے اسکی سند سے مثل روایت مذکور کے اور اس مین یہ ہے کہ ایک ہی بار طواف کیا (یعنے صفا اور مروہ کا جو پہلی بار کیا تہا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج وعمرہ مین سعی کو ایک ہی بار کرنا چاہیے اور دوبارہ کرنا نچاہیے اس لیے کہ بدعت ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اس لیے کہ قارن کو ایک ہی طواف و ایک ہی سعی کافی ہے مترجم کہتا ہے کہ اس سے حال معلوم ہوگیا اُن دعاؤن اور وظیفون اور اشغال کا جو مشائخین مین مروج ہین اور پیغمبر معصوم سے ثابت نہین کہ وہ سب بدعت ہین اس لیے

کہ جب ایک چیز کی اصل ثابت ہے اُسکی تکرار بدعت ہوئی تو جس کے سرے سے اصل بھی ثابت نہین
وہ تو بدرجہ اولی بدعت ہوئی اور معلوم ہوا کہ شارع نے ہر وظیفہ اور اوراودون کی جو تعداد مقرر کردی
ہے اس سے زیادہ کرنا بھی بدعت ہو جاتا ہے اور وہ فعل بسبب اس زیادت حادثہ کے بدعت مین شمار
کیا جاتا ہے اور یہ بڑے کام کی بات ہے اور اُس کو خوب یاد رکھنا چاہیے **باب** استحباب
إدامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة يوم النحر حاجی لبیک پکارے جاوے
جب تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ شروع ندکرے **عن** أسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه قال ردفت
رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفات فلما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم الشعب الأيسر
الذي دون المزدلفة أناخ فبال ثم جاء فصببت عليه الوضوء فتوضأ وضوءً خفيفاً ثم
قلت الصلوة يا رسول الله فقال الصلوة أمامك فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى
أتى المزدلفة فصلى ثم ردف الفضل رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة جمع قال كريب
فأخبرني عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما عن الفضل رضي الله تعالى عنه أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم لم يزل يلبي حتى بلغ الجمرة **ترجمہ** اسامہ نے کہا کہ مین جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھا عرفات سے پھر جب آپ بائین گھاٹی پر پہنچے مزدلفہ کے قریب تو اونٹ
کو بٹھایا پیشاب کیا اور آئے اور مین نے آپ پر پانی ڈالا سو آپنے ہلکا وضو کیا پھر مین نے عرض
کی کہ نماز کا وقت آگیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ سوار ہوئے اور مزدلفہ
آئے اور نماز پڑھی پھر فضل کو اپنے ساتھ پیچھے بٹھایا صبح کو مزدلفہ کی کریب نے کہا کہ خبر دی مجھے
عبداللہ بن عباس نے فضل سے کہ جناب رسالتمآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے
رہے یہانتک کہ جمرہ پر پہنچے (یعنے جمرہ عقبہ پر) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات سے
سواری پر لوٹنا مستحب ہے اور ایک سواری پر دو شخصون کا بیٹھنا بھی روا ہے جب سواری کو طاقت ہو اور
بزرگون کے پیچھے سواری پر بیٹھنا خلاف ادب نہین قولہ مین نے آپ پر پانی ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ
وضو مین دوسرے شخص سے کبھی کبھی مدد لینا بھی روا ہے مگر عادت نہ کرے جیسے آپ کی عادت
نہ تھی اور اُسامہؓ نے جو کہا نماز کا وقت آگیا مراد اس سے نماز مغرب ہے کہ اونھون نے خیال کیا
کہ عادت کے خلاف آج نماز مین دیر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے یعنے آج کے
دن نماز مغرب مزدلفہ مین پڑھنا مشروع ہے اس سے ثابت ہوا کہ اپنا بڑا بوڑھا اگر معلوم ہو کہ
کچھ بھول گیا تو یاد دلاوے جیسے اسامہؓ نے خیال کیا تھا کہ حضرت نماز بھول گئے اور یاد دلائی اور

آپ نے فرمایا کہ آج کے دن مغرب اور عشا مین جمع تاخیر کرنا ہے اور مزدلفہ مین جمع کرنا ان دونون نمازون
کا باجماع مسلمین سنت ہو اور امام مالک کا ایک قول شاذ ہے کہ اگر کسی نے راہ مین مغرب پڑھ لی تو اعادہ
اسکا واجب ہے اور باقی کا قول ہے کہ اگر راہ مین پڑھ لے تو روا ہے مگر خلاف سنت ہوا اور معلوم ہوا
کہ لبیک پکارتا رہے حاجی جب تک کہ رمی جمرہ عقبہ کی شروع نہ کرے قربانی کے دن صبح کو اور یہی
مذہب ہے امام شافعی اور سفیان ثوری اور ابوحنیفہ اور ابو ثور اور جماہیر علما صحابہ و تابعین کا اور
تمام فقہائے امصار۔ د قری کا اور حسن بصری کا قول ہے کہ عرفہ کی صبح تک لبیک کہے پھر جب صبح کی نماز
پڑھ چکے موقوف کرے اور حضرت علی اور ابن عمر اور عائشہ اور امام مالک اور جمہور فقہائے مدینہ
کا قول ہے کہ عرفہ کے دن زوال شمس تک لبیک کہو اور جب وقوف عرفات شروع کرے تب موقوف کرے
اور امام احمد اور اسحاق اور بعض سلف کا قول ہے کہ جب تک رمی جمرہ عقبہ سے فارغ نہ ہو کہے جاوے
اور دلیل امام شافعی اور جمہور کی یہی حدیث ہے جسکا ابھی ترجمہ ہوا اور آگے کی روایت بھی اسکے
مؤید ہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ
الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الْفَضْلَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ترجمہ عبداللہ
بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھا لیا
فضل کو مزدلفہ سے اور راوی نے کہا خبر دی مجھکو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ خبر دی
انکو فضل نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ رمی کی جمرہ عقبہ کی **ف** احمد اور
اسحاق کی دلیل یہی روایت ہے اور جمہور اسکا جواب دیتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب تک رمی
شروع نہ کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ
بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي
يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ وَحَدَّثَنِيهِ
زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ ترجمہ
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ فضل بن عباس جو ردیف تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو

لوگون سے فرماتے تھے کہ آرام سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے چلتے تھے یہان تک
کہ محسّر مین داخل ہوئے اور محسّر منی مین ہے تو وہان آپ نے فرمایا کہ چٹکی سے مارنے کے کنکریان
اٹھا لو کہ اُن سے جمرہ کو مارا جائے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے
یہان تک کہ جمرہ کو کنکرے مارے مُسلم علیہ الرحمۃ نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث زہیر بن
حرب نے اُن سے یحییٰ نے اُن سے ابن جریج نے اُن سے ابو الزبیر نے اسی سند سے مگر اِس مین یہ ذکر
نہین کیا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ کو کنکرے مارے
اور یہ بات زیادہ بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے (یعنے جب کنکرے اٹھانے کا حکم
دیا تھا) کہ جیسے چٹکی سے پکڑ کر آدمی کنکرے پھینکتا ہے (یعنے ایسے کنکرے اوٹھانا) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هٰذَا
الْمَقَامِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ترجمہ عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ عبد اللہ ہم سے مزدلفہ
مین کہتے تھے کہ مین نے سنا ہے اُن کو جنپر سورہ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس مقام مین لبیک پکارتے تھے
ف یہی مذہب ہے جمہور کا جیسے کہ آگے گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ سورۂ بقر اور سورۂ نسا کہنا درست
ہے اور یہی مذہب ہے جمہور صحابہ اور تابعین کا اور قول عبد اللہ بن مسعود کا جو اس حدیث مین مذکور ہوا
کہ انہون نے کہا مین نے سنا ہے اُن کو جن پر سورہ بقر اتری ہے اس مین سورہ بقر کی تخصیص اس لیے
ہے کہ اُس مین اکثر مناسک حج کے مذکور ہین عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَبَّى حِينَ أَفَاضَ
مِنْ جَمْعٍ فَقِيلَ أَعْرَابِيٌّ هٰذَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَسِيَ النَّاسُ أَمْ ضَلُّوا سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ
الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ترجمہ عبد الرحمٰن نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود نے
لبیک پکاری جب مزدلفہ سے لوٹے تو لوگون نے کہا کہ شاید یہ کوئی گاؤن کا آدمی ہے (یعنے جو اب
لبیک پکارتا ہے) تو عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا لوگ بھول گئے (یعنے سنت رسول اللہ کی) یا
گمراہ ہو گئے مین نے خود سنا ہے اُن کو جن پر سورہ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس جگہ مین لبیک پکارتے
تھے مُسلم نے کہا کہ یہی روایت بیان کی ہم سے حسن حلوانی نے انہون نے روایت کی یحییٰ بن آدم
سے انہون نے سفیان سے انہون نے حصین سے اسی اسناد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ
سے یوسف بن حماد نے اُن سے زیاد یعنے بکائی نے اُن سے حصین نے اُن سے کثیر بن مدرک نے
اُن سے عبد الرحمٰن بن یزید نے اور اسود بن یزید نے دونون نے کہا سنا ہم نے عبد اللہ بن مسعود
سے کہ فرماتے تھے مزدلفہ مین کہ سنا مین نے اُن کو جن پر سورۂ بقر اتری ہے کہ اس جگہ مین لبیک

پکارتے تھے پھر انہوں نے لبیک پکاری اور ہم لوگوں نے بھی ان کے ساتھ لبیک پکاری۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ لبیک اور تکبیر کہنے کا بیان جب منی سے عرفات کو جاوے عرفہ کے دن **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ** رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ۔

ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ جب ہم صبح کو چلے منے سے عرفات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کوئی ہم مین سے لبیک پکارتا تھا اور کوئی تکبیر کہتا تھا **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ** رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَأَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ قَالَ قَالَ قُلْتُ وَاللهِ لَعَجَبًا مِنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفہ کی صبح کو سو کوئی ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تھا اور کوئی لا الہ الا اللہ اور ہم ان مین تھے جو اللہ اکبر کہتے تھے مین نے اُن سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے تم نے اُن سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم نے کیا کرتے دیکھا (سبحان اللہ عاشق سنت ایسے ہوتے ہین کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل دریافت کیوں نہ کیا کہ آپ کیا فرماتے تھے) **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ** الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ترجمہ محمد بن ابی بکر ثقفی نے انس بن مالک سے پوچھا کہ وہ دونوں منے سے عرفات کو جاتے تھے سو انس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ کوئی ہم مین سے لا الہ الا اللہ کہتا سو اس کو کوئی منع نہ کرتا تہا اور کوئی ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تھا سو کوئی اس کو منع نہ کرتا تہا **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ** قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ هٰذَا الْيَوْمَ قَالَ سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ وَلَا يَعِيبُ أَحَدُنَا عَلَى صَاحِبِهِ ترجمہ مضمون اس کا بھی وہی ہے **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونوں مستحب ہین جب آدمی منے سے عرفات کو جاوے عرفہ کے دن اور لبیک ان دونوں سے افضل ہے اور ان روایتوں سے اُن کا قول رد ہو گیا جو کہتے ہین کہ لبیک پکارنا چھوڑ دیوے بعد صبح کے عرفہ کے دن **بَابُ** الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلَوتَيِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمْعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ عرفات سے مزدلفہ لوٹنے کا بیان اور اس

رات مغرب وعشا جمع کرکے پڑھنے کا عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ
بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ
فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ
ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا
شَيْئًا ترجمہ کریب جو ابن عباس کے غلام آزاد ہین انہون نے اسامہ سے روایت کی کہ انہون نے کہا
لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے یہانتک کہ جب گھاٹی کے پاس آئے اترے اور پیشاب کیا
اور ہلکا سا وضو کیا پھر انہین مین نے کہا نماز کا وقت ہوگیا ہے آپنے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے اور
پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ مین آئے اور اترے اور وضو کیا پوری طرح سے پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور مغرب
پڑھی پھر ہر ایک نے اپنا اونٹ جہاں کا تھا بٹھا دیا پھر تکبیر ہوئی اور عشا پڑھی اور ان کے بیچ مین
کچھ نہین پڑھا (یعنے سنت نہ پڑھی) عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى بَعْضِ تِلْكَ
الشِّعَابِ لِحَاجَتِهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ أَتُصَلِّي فَقَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ ترجمہ
کریب نے کہا کہ اسامہ بن زید نے کہا کہ لوٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے اور کسی
گھاٹیون مین اترے حاجت کے واسطے اور مین نے آپ پر پانی ڈالا یعنے وضو کے وقت اور کہا کہ
آپ نماز پڑھینگے تو فرمایا کہ نماز کی جگہ آگے تمہارے ہے (یعنے مزدلفہ) اور باقی تفصیل اس حدیث
اسامہ کی اوپر ہو چکی ہے عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشِّعْبِ نَزَلَ
فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أُسَامَةُ أَرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
ترجمہ کریب نے وہی مضمون اسامہ سے روایت کیا اور اس مین اسامہ کے پانی ڈالنے کا ذکر نہین ہے
اور یہ بات زیادہ ہے کہ پھر آپ مزدلفہ مین پہنچے اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھی عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّهُ
سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمَغْرِبِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ وَبَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ

فقلت یارسول اللہ الصلوٰۃ فقال الصلوٰۃ امامک فرکب حتی جئنا المزدلفۃ فاقام المغرب ثم اناخ الناس فی منازلهم ولم یحلوا حتی اقام العشاء الاخرۃ فصلی ثم حلوا قلت فکیف فعلتم حین اصبحتم قال ردفہ الفضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما وانطلقت انا فی سباق قریش علی رجلی ترجمہ کریب نے اسامہ زید کے فرزند سے پوچھا کہ تم جب سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو کیا کیا عرفہ کی شام کو اُنھون نے کہا کہ ہم اس گھاٹی تک آئے جہاں لوگ اونٹون کو بٹھاتے ہین نماز مغرب کے لیے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو بٹھایا اور اُترے اور پیشاب کیا اور پانی دینے کا ذکر اسامہ نے نہین کیا پھر وضو کا پانی مانگا اور ہلکا سا وضو کیا پورا نہین (یعنے ایک ایک بار اعضا دھوئے) اور مین نے عرض کی کیا رسول اللہ نماز آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ سوار ہوئے یہانتک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب کی تکبیر ہوئی اور لوگون نے اونٹ بٹھائے اور کھولے نہین یہانتک کہ عشا کی تکبیر ہوئی او آپنے نماز عشا بھی پڑھی پھر اونٹ کھولدیے مین نے کہا کہ پھر تمنے صبح کو کیا کیا اُنھون نے فرمایا کہ پھر فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما آپکے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور مین قریش کی راہ سے پیدل چلا عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اتی النقب الذی ینزلہ الامراء نزل فبال ولم یقل اھراق ثم دعا بوضوء فتوضأ وضوءً خفیفا فقلت یارسول اللہ الصلوٰۃ فقال الصلوٰۃ امامک ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گذرا اتنی یہ ہے کہ اس گھاٹی مین آپ اُترے جہاں امرا اُترتے ہین عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ انہ کان ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین افاض من عرفۃ فلما جاء الشعب اناخ راحلتہ ثم ذھب الی الغائط فلما رجع صببت علیہ من الاداوۃ فتوضأ ثم رکب ثم اتی المزدلفۃ فجمع بھا بین المغرب والعشاء ترجمہ وہی مضمون ہے مگر اسمین ہے کہ آپ پاخانے تشریف لے گئے اور اسامہ نے چھاگل سے پانی ڈالا تب آپنے وضو فرمایا عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض من عرفۃ واسامۃ رضی اللہ تعالی عنہ ردفہ قال اسامۃ فما زال یسیر علی ھیئتہ حتی اتی جمعا ترجمہ ابن عباسؓ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اُسامہ آپکے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ آپ چلتے ہی رہے یہانتک کہ مزدلفہ مین پہنچے عن ھشام رضی اللہ تعالی عنہ عن ابیہ قال سئل اسامۃ رضی اللہ تعالی عنہ وانا شاھد او قال سألت اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی

عَنۡہُ وَکَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ اَرۡدَفَہٗ مِنۡ عَرَفَاتٍ کَیۡفَ کَانَ یَسِیۡرُ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ حِیۡنَ اَفَاضَ مِنۡ عَرَفَۃَ قَالَ کَانَ یَسِیۡرُ الۡعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجۡوَۃً نَصَّ ترجمہ ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ان کے سامنے کسی نے اسامہ سے پوچھا یا انہوں نے خود پوچھا اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا تھا عرفات سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر چلتے تھے یعنے اونٹنی کو کس چال لیے جاتے تھے تو انہوں نے کہا سیدھی چال چلاتے تھے پھر جب ذرا کھلی جگہ پاتے یعنے جہاں بھیڑ کم ہوتی تو اس جگہ ذرا تیز کر دیتے عَنۡ هِشَامِ بۡنِ عُرۡوَۃَ بِھٰذَا الۡاِسۡنَادِ وَزَادَ فِیۡ حَدِیۡثِ حُمَیۡدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوۡقَ الۡعَنَقِ ہشام بن عروہ سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا مگر حمید کی روایت مین یہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ نص جو اونٹنی کی چال ہے وہ عنق سے تیز ہے عَنۡ اَبِیۡ اَیُّوۡبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اَخۡبَرَہٗ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِیۡ حَجَّۃِ الۡوَدَاعِ الۡمَغۡرِبَ وَالۡعِشَآءَ بِالۡمُزۡدَلِفَۃِ ابوایوب سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز پڑہی حجۃ الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مغرب اور عشا ملا کر مزدلفہ مین عَنۡ یَحۡیَی بۡنِ سَعِیۡدٍ بِھٰذَا الۡاِسۡنَادِ قَالَ ابۡنُ رُمۡحٍ فِیۡ رِوَایَتِہٖ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ یَزِیۡدَ الۡخَطۡمِیِّ وَکَانَ اَمِیۡرًا عَلَی الۡکُوۡفَۃِ عَلٰی عَھۡدِ ابۡنِ الزُّبَیۡرِ یحیے سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور ابن رمح کی روایت مین یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید خطمی جو راوی ہین وہ امیر تھے کوفہ کے ابن زبیر کے زمانہ مین عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الۡمَغۡرِبَ وَ الۡعِشَآءَ بِالۡمُزۡدَلِفَۃِ جَمِیۡعًا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نماز جمع کر کے مزدلفہ مین پڑہی عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا اَنَّہٗ قَالَ جَمَعَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بَیۡنَ الۡمَغۡرِبِ وَالۡعِشَآءِ بِجَمۡعٍ لَیۡسَ بَیۡنَھُمَا سَجۡدَۃٌ وَصَلَّی الۡمَغۡرِبَ ثَلٰثَ رَکَعَاتٍ وَصَلَّی الۡعِشَآءَ رَکۡعَتَیۡنِ فَکَانَ عَبۡدُ اللّٰہِ یُصَلِّیۡ بِجَمۡعٍ کَذٰلِکَ حَتّٰی لَحِقَ اللّٰہَ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا ملا کر پڑہی مزدلفہ مین اور ان کے بیچ مین ایک رکعت بھی نہین پڑہی اور مغرب کی تین رکعت اور عشا کی دو پڑہین اور عبداللہ بھی آخر عمر تک مزدلفہ مین اسی طرح پڑہتے رہے عَنۡ سَعِیۡدِ بۡنِ جُبَیۡرٍ اَنَّہٗ صَلَّی الۡمَغۡرِبَ بِجَمۡعٍ وَالۡعِشَآءَ بِاِقَامَۃٍ وَّاحِدَۃٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا اَنَّہٗ صَلّٰی مِثۡلَ ذٰلِکَ وَحَدَّثَ ابۡنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثۡلَ ذٰلِکَ ترجمہ سعید بن جبیر نے مغرب اور عشا کی نماز ایک تکبیر سے پڑہی اور بیان کیا کہ ابن عمر نے بھی ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے

کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ صَلَّاهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی کہ دونون نمازین ایک تکبیر سے پڑہین عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَّالْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گذرا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى اَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ سعید نے کہا کہ ہم لوٹے عبداللہ بن عمر کے ساتھ اور آئے مزدلفہ مین اور وہان مغرب اور عشا ایک تکبیر سے پڑہی اور کہا کہ اسی طرح ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان نماز پڑہی تھی **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ مغرب مین قصر نہین بلکہ وہ ہمیشہ تین پڑہی جاتی ہین اور سنت یہی ہے کہ جہان جمع ہون دو نمازین وہان بیچ مین سنت نہ پڑہی جاوے

بَاب اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيْسِ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بہت سویرے صبح کی نماز پڑہنے کا بیان مزدلفہ مین عید کی صبح کو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ وَّصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیکھا تو نماز وقتون ہی پر پڑہتے دیکھا مگر دو نمازین ایک مغرب دوسری عشا کہ مزدلفہ مین آپ نے ملا کر پڑہین اور اسکی صبح کو صبح کی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑہی (یعنے معمولی وقت سے کہ جس وقت روز پڑہا کرتے تھے) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ اعمش سے اسی اسناد کر مروی ہے یہی روایت اور اس مین یہ ہے کہ صبح کی نماز وقت سے پہلے پڑہے اندہیرے مین **ف** غرض یہ مراد نہین ہے کہ طلوع فجر سے پہلے پڑہے بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد طلوع فجر کے اور دنون سے پہلے پڑہی چنانچہ بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ انہون نے طلوع فجر کے بعد مزدلفہ مین نماز پڑہی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صبح کی نماز اسی گھڑی مین پڑہی تھی جو جمہور کا مذہب ہے کہ جمیع ایام مین نماز اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور علی الخصوص آج کے دن مزدلفہ مین اور زیادہ سویرے ضرور ہے اس لیے کہ حجاج کو آج نہانا دہونا بڑے بڑے کام ہین اور یہی وجہ ہے آج کے دن بہت سویرے ادا کرنے کی

بَاب اسْتِحْبَابِ تَقْدِيْمِ دَفْعِ الضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَآءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُّزْدَلِفَةَ اِلٰى مِنًى فِيْ اَوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ ضعیفون کو اور عورتون کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اِسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ تدفع قبلہ وقبل حطمۃ الناس وکانت امراۃ ثبطۃ یقول
القاسم والثبطۃ الثقیلۃ قال فاذن لھا فخرجت قبل دفعہ وحبسنا حتی اصبحنا فدفعنا
بدفعہ ولان اکون استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ فاکون
ادفع باذنہ احب الی من مفروح بہ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا
کہ سودہ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات کو کہ آپ سے پہلے منے کو لوٹ
جاوین اور لوگون کی بھیڑ بھاڑ سے آگے نکل جاوین اور وہ ذرا فربہ بی بی تہین راوی نے کہا کہ پھر
آپنے اُن کو اجازت دی اور وہ روانہ ہوگئی قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹنے کے اور ہم لوگ
سب رُکے رہے یہانتک کہ صبح کی ہم نے اور حضرت کے ساتھ لوٹے اور اگر مین بہی اجازت لیتی
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تہی اور آپکی اجازت سے چلی جاتی تو
خوب تہا اور اس سے بہتر تہا جس کے سبب مین خوش ہورہی تہی عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا
قالت کانت سودۃ امراۃ ضخمۃ ثبطۃ فاستاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفیض
من جمع بلیل فاذن لھا فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فلیتنی کنت استاذنت رسو
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ وکانت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا لا تفیض الا
مع الامام ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اُنہون نے فرمایا کہ سودہ بہت
بہاری بھرکم بی بی تہین سو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی کہ مزدلفہ سے رات ہی
رات روانہ ہوجاوین (یعنے منی کو) سو آپنے اُن کو اجازت دیدی سو حضرت عائشہ فرماتی تہین کہ کاشکے
مین بہی آپسے اجازت لے لیتی جیسے سودہ نے لے لی تہی مگر جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا
کی عادت تہی کہ آپ مزدلفہ سے امام ہی کے ساتھ لوٹا کرتی تہین عن عائشۃ قالت وددت
انی کنت استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ فاصلی
الصبح بمنی فارمی الجمرۃ قبل ان یاتی الناس فقیل لعائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا
فکانت سودۃ استاذنتہ قالت نعم انھا کانت امراۃ ثقیلۃ ثبطۃ فاستاذنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن لھا ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین
کہ مین نے آرزو کی کہ مین بہی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت
لی تہی اور نماز صبح کی منے مین پڑہتی اور لوگون کے آنے سے پہلے رمی جمرہ کرلیتی تو کسی نے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے عرض کی کہ کیا سودہ نے اجازت لی تہی انہون نے کہا وہ فربہ عورت تہین

سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپنے دیدی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ عبد الرحمن بن قاسم سے اسی اسناد سے مانند اسکی مروی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ قَالَ قَالَتْ لِیْ اَسْمَاءُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْھَا وَھِیَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ ھَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ یَا بُنَیَّ ھَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتِ ارْحَلْ بِیْ فَارْتَحَلْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِیْ مَنْزِلِھَا فَقُلْتُ لَھَا اَیْ ھَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا اَیْ بُنَیَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ ترجمہ عبد اللہ جو غلام آزاد ہین اسماء کے انہونے کہا کہ مجھ سے جناب بی بی اسماء نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گھر کے پاس ٹھہری ہوئین تھین کہ کیا چاند غروب ہو گیا مین نے کہا نہین انہون نے نماز پڑھ لی اُسی وقت پہر مجھ سے فرمایا کہ اے میرے بچے چاند ڈوب گیا مین نے کہا ہان انہون نے فرمایا کہ میرے ساتھ روانہ ہو سو ہم روانہ ہوئے یہان تک کہ انہون نے جمرہ کو کنکریان مارلین پھر نماز پڑہی اپنے فرودگاہ مین سو مین نے کہا اے بی بی ہم بہت سویرے روانہ ہوئے انہون نے فرمایا کہ کچھ حرج نہین اے میرے بیٹے نبی صلی اللہ تعالی علیہ سلم نے عورتون کو اجازت دی ہے سویرے روانہ ہونے کی **ف** ان حدیثون کے رو سے لوگون نے اختلاف کیا ہے کہ شب کو کتنی دیر رہنا چاہیے مزدلفہ مین پس امام شافعی کا قول ہے کہ وہان رہنا رات کو واجب ہے کہ اگر کوئی ترک کرے تو اُسپر قربانی واجب ہی مگر حج اسکا صحیح ہے اور یہی قول ہے فقہائے کوفہ اور ارباب حدیث کا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ سنت ہے کہ اگر کسی نے چھوڑ دیا تو فضیلت سے اسکے محروم رہا باقی نہ اُسپر گناہ ہے نہ قربانی اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے اور ایک گروہ نے کہا کہ اس کا حج ہی صحیح نہین اور یہ نخعی وغیرہ سے منقول ہے اور دو شخص شافعی مذہب اسی طرف گئے اور وہ ابو عبد الرحمن نواسے ہین شافعی کے اور ابو بکر بن خزیمہ اور عطا اور اوزاعی سے مروی ہے کہ انہون نے کہا کہ مزدلفہ مین رات کو رہنا نہ رکن ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب بلکہ وہ ایک منزل ہے جیسے اور منزلین ہین چاہے وہان ٹھہرے چاہے نہ ٹہیرے اور یہ قول محض باطل ہے اور اس مین بھی اختلاف ہے کہ کتنی دیر ٹھہرنا واجب ہے سو صحیح قول امام شافعی کا یہ ہے کہ ایک ساعت رات کے نصف ثانی تک اور ایک قول انکا یہ ہے کہ صرف ایک ساعت نصف ثانی کی اُس رات کی یا بعد اسکی طلوع شمس تک اور تیسرا قول انکا یہ ہے کہ بڑا ٹکڑا رات کا وہان کاٹے اور امام مالک علیہ الرحمۃ سے تین روایتین ہین ایک تو یہ کہ ساری رات رہے دوسرا یہ کہ بڑا حصہ رات کا تیسرا یہ کہ تھوڑا وقت رات کا اور اس حدیث سے خوش خلقی حضرت اسما کی اور اُس زمانہ کی عورتون کی معلوم

ہوتی ہے کہ انہون نے اپنے غلامون کو فرزند کے برابر رکھا بات چیت مین نہ یہ کہ اُن کے ساتھ حقارت کی باتین کرین اور لونڈا چھوکرا بولین کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث علی بن خشرم نے اُن سے عیسے نے اُن سے ابن جریج نے اسی سند سے اور اُن کی روایت مین یہ ہے کہ اسمانے فرمایا اے میرے چھوٹے بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی اپنی بی بی صاحبہ کو عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عطا کو ابن شوال نے خبر دی کہ وہ ام حبیبہ کے پاس گئے تو انہون نے کہا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے رات کو روانہ کردیا عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰی مِنًی وَفِيْ رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ ترجمہ سالم بن شوال سے مروی ہے کہ ام حبیبہ نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ یہی کرتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین کہ اندھیرے مین چل نکلتے تھے مزدلفہ سے منی کو اور ایک روایت مین جو ناقد سے مروی ہے یون ہے کہ ہم اندھیرے مین چل نکلتے تھے مزدلفہ سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ اَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے سُنا فرماتے تھے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کے ساتھ روانہ کردیا یا یون کہا کہ ضعیفون کے ہمراہ روانہ کردیا مزدلفہ سے رات کو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهِ ابن عباس نے کہا کہ مین اُن مین تھا جن کو آگے روانہ کردیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگون کی ضعیفون مین سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهِ وہی مضمون ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ بِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَحَرٍ مِنْ جَمْعٍ فِيْ ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَبَلَغَكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ بِيْ بِلَيْلٍ طَوِيْلٍ قَالَ لَا اِلَّا كَذٰلِكَ بِسَحَرٍ قُلْتُ لَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاَيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ لَا اِلَّا كَذٰلِكَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ مجھ کو بھیجدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر شب مزدلفہ سے سامان کے ساتھ مین نے کہا کیا تم کو خبر پہنچی ہے کہ انہون نے یون کہا کہ مجھ کو روانہ کیا بہت رات سے تو راوی نے کہا کہ نہین مگر یون ہی کہا سحر کو یعنے آخر شب کو روانہ کیا پھر مین نے اُن سے پوچھا

کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی کہا کہ کنکر مارے ہم نے جمرہ کو فجر سے پہلے اور نماز کہان پڑھی
انہون نے کہا نہین کچھ نہین کہا فقط اتنا ہی کہا جاوپر کہا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ
بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَّقِفَ الْاِمَامُ وَقَبْلَ اَنْ
يَّدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا قَدِمُوْا رَمَوُا
الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَرْخَصَ فِیْ اُولٰٓئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر اپنے ساتھ کے ضعیف لوگون کو
آگے بھیج دیتے تھے کہ وہ مشعر الحرام مین جو مزدلفہ مین ہے وقوف کرلین رات کو اور اللہ تعالی کو یاد
کرتے رہین جب تک چاہین پھر لوٹ جاوین امام کے وقوف کرنے کے پہلے اور امام کے لوٹنے کے سے
پیشتر سو ان مین سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منی پہونچ جاتا تھا اور کوئی اس کے بعد پہنچتا تھا اور
جب پہونچتے تھے اسی وقت جمرہ کو کنکریان مار دیتے تھے اور ابن عمر کہا کرتے تھے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ضعیفون کو اس کی اجازت دی ہے **ف** مشعر الحرام فقہا کے نزدیک ایک
پہاڑ ہے مزدلفہ مین اور مفسرین کے نزدیک اور اہل سیر کے نزدیک تمام مزدلفہ ہے اور ان سب روایتون
سے معلوم ہوا کہ عورتون اور لڑکون کو آگے رات سے مزدلفہ سے روانہ کرنا کہ وہ بھیڑ بھاڑ سے حاجیون کی
بچکر پہلے سے رمی جمرہ سے فارغ ہو جاوین روا ہے **بَابُ** رَمْیِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ
وَتَكُوْنُ مَكَّةُ عَنْ يَّسَارِهٖ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ جمرہ عقبہ کی کنکریان مارنے کا بیان عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا الْجَمْرَةَ الْعَقَبَةِ
مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُّكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ اُنَاسًا يَّرْمُوْنَهَا
مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ هٰذَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَقَامُ
الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ترجمہ عبدالرحمن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ
نے پچھلی جمرہ کو کنکریان نالے کے اندر سے مارین اور سات کنکریان مارین اور ہر کنکری پر اللہ اکبر
کہتے تھے سو ان سے کسی نے کہا کہ لوگ تو اوپر سے انکو کنکریان مارتے ہین تو عبداللہ نے فرمایا کہ
قسم ہے اس معبود کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہین کہ یہ مقام (یعنے جہان سے مین نے مارین ہین) اس
کا ہے جس پر سورہ بقر اتری ہے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا) عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ
يُوْسُفَ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ اَلِّفُوا الْقُرْاٰنَ كَمَا اَلَّفَهٗ جِبْرِيْلُ اَلسُّوْرَةُ الَّتِیْ يُذْكَرُ

فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ فَسَبَّهُ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَأَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ النَّاسَ يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** اعمش نے کہا کہ مین نے حجاج بن یوسف کو سنا کہ وہ خطبہ مین کہتا تہا کہ قرآن مجید کی وہی ترتیب رکھو کہ جو جبریل علیہ السلام نے رکھی ہے کہ پہلے وہ سورۃ ہو جس مین بقر کا ذکر ہے پہر وہ جس مین نسا کا ذکر ہے پہر وہ جس مین آل عمران کا ذکر ہے اعمش نے کہا پہر مین ابراہیم سے ملا اور اُن کو اسبات کی خبر دی تو اُنہون نے اس کو بُرا کہا اور پہر کہا کہ روایت کی مجہ سے عبدالرحمن بن یزید نے کہ وہ عبداللہ بن مسعود کے ساتہ تہے اور جمرۂ عقبہ پر آئے اور نالہ کے بیچ مین کہڑے ہوئے اور جمرہ کو آگے کیا اور اُس کو سات کنکریان مارین نالہ کے بیچ سے اور ہر کنکری پر اللّٰہ اکبر کہتے تہے راوی نے کہا کہ پہر مین نے اُن سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمٰن (یہ کنیت ہے عبداللّٰہ بن مسعود کی) لوگ تو اوپر سے کہڑے ہو کر کنکریان مارتے ہین تو اُنہون نے کہا کہ یہ جگہ اُس معبود کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ اُسکی ہے جسپر سورۂ بقر اُتری ہے **ف** حجاج بن یوسف کی غرض اس ترتیب سے اگر ترتیب آیات ہے تو صحیح ہے کہ ترتیب آیتون کی خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور توفیقی ہے یعنے شارع کی طرف سے ہے کہ اس مین کسی کی رائے کو دخل نہین اور اس پر اجماع ہے سب مسلمانون کا اور اگر ترتیب سورتون کی مراد ہے تو یہ ترتیب اماموں اور قاریون کی رائے سے ہوئی ہے اور شارع کی طرف سے نہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہان جو حجاج نے سورۂ نسا کو آل عمران سے پہلے ذکر کیا تو یہ دلیل ہے اُسکی کہ اُن کو ترتیب آیات مقصود تہی کہ آیتون کی ترتیب کو نہ بدلو کہ یہ شارع کی طرف سے ہے اور اعمش نے جو ابراہیم سے یہ بات بیان کی تو اُنکی غرض یہ تہی کہ سورۂ بقر یا سورۂ نسا بقول حجاج کہنا درست نہین اِسپر اُنہون نے رد کیا اور یون روایت کی کہ عبداللّٰہ بن مسعود نے خود کہا ہے کہ سورۂ بقر تو یہ کہنا روا ہوا ہے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ جمرۂ عقبہ کی رمی اسی طرح مستحب ہے کہ نالہ کے بیچ مین کہڑا ہو جمرہ کے نیچے اور مکہ کو بائین طرف رکہے اور منی کو داہنی طرف اور جمرہ عقبہ کی طرف مونہ کرے اور سات کنکریان مارے اور ہر کنکری پر اللّٰہ اکبر کہے یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور یہی قول ہے جمہور کا اور اس روایت سے

ان جاہلون کی بے وقوفی بہی معلوم ہوگئی جو نماز مین ترتیب سور کو واجب جانتے ہین اور اگر کسی نے اول رکعت مین پچھلی سورت پڑھ دی اور دوسری رکعت مین اگلی پڑہی تو اعتراض کرتے کہ یہ نہین جانتے کہ ترتیب سورتون کی شارع کی طرف سے نہین نہ اس ترتیب سے سورتین نازل ہوئی ہین جس ترتیب سے مصحف عثمانی مین موجود ہین اور دوسری یہ ہے کہ ہر رکعت کا حکم جدا ہے اور ہر ایک کی قرأت جدا پہر ان مین ترتیب چہ معنے وارد **عَنِ** الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ **ترجمہ** اعمش نے کہا کہ مین نے حجاج سے سنا کہ وہ کہتا تہا کہ یون نہ کہو سورہ بقرہ اور بیان کی حدیث مثل ابن مسہر کی یعنے وہی روایت جو اوپر گذری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے حج کیا عبد اللہ کے ساتھ اور جمرہ کو کنکریان مارین سات اور کعبہ کو بائین طرف کیا اور منی کو داہنی طرف اور کہا یہ جگہ اُس کی ہے جسپر سورہ بقر اوتری ہے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلَمَّا اَتٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** شعبہ سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اسمین یون ہے کہ جمرہ عقبہ پر آئے باقی مضمون وہی ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَاهَا عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ رَمَاهَا الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **مضمون** وہی ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہوا

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَبَيَانِ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَاْخُذُوْا عَنِّيْ مَنَاسِكَكُمْ مستحب ہونا جمرہ عقبہ کی رمی کا سوار ہوکر اور مناسک کے سیکہنے کا حکم **عَنْ** اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَآ اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَآ اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ ابو الزبیر نے جابر سے سنا کہ انہون نے کہا مین نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارتے تہے اپنی اونٹنی پر سے قربانی کے دن اور فرماتے تہے کہ سیکہ لو مجہ سے مناسک اپنے حج کے اس لیے کہ مین نہین جانتا کہ اس کے بعد حج کرون **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو سوار ہوکر منے مین پہنچے وہ سواری ہی پر سے کنکریان مارے اور اگر اوتر کر مارین تو بہی روا ہے اور جو منی مین پیدل آوے اس کو پیدل ہی مارنا چاہیے یہ حکم ہے یوم النحر کا اور بعد اس کے دو دن مین ایام تشریق یعنے گیارہوین بارہوین سو سنت یہی ہے کہ جمیع جمرات کو پیدل

ہی مارے اور تیسرے دن سوار ہو کر مارے اور ویسا ہی سوار مکہ کو چلا جاوے یہی مذہب ہے شافعی اور مالک وغیرہما کا اور احمد اور اسحق کے نزدیک یوم النحر مین مستحب ہے پیدل مارنا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ ابن عمر اور ابن زبیر اور سالم پیدل ہی مارتے تھے اور اسپر اجماع ہے کہ جس طرح مارے درست ہو جاتا ہے جب کنکری جمرات پر پڑے عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَأُسَامَةُ أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ رَاحِلَتَهُ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا **ترجمہ** یحیی نے اپنی دادی ام الحصین رض سے سنا کہ وہ فرماتی تہین کہ حج کیا مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سو مین نے آپ کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارے اور لوٹے اور آپ سوار تھے اپنی اونٹنی پر اور آپکے ساتھ بلال اور اسامہ تھے کہ ایک تو آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہینچتا تہا اور دوسرا اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پکڑے ہوئے تہا دہوپ کے سبب سے سو ام حصین نے کہا کہ آپنے بہت باتین فرمائین پھر مین نے سنا کہ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک غلام نکٹا حاکم کیا جاوے مین خیال کرتا ہون کہ ام حصین نے یہ بھی کہا کہ کالا غلام ہو اور کہا کہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق حکم دیوے تو بھی اوس کی بات سنو اور اس کا کہنا مانو عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** ام الحصین سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ نام ابی عبد الرحیم خان کا خالد بن ابی زید ہے اور وہ ماموں ہین محمد بن سلمہ کے اور روایت کی ہے اُن سے وکیع اور حجاج اعور نے

باب اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ کنکری کا بیان کہ مٹر کے برابر ہو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ جابر رض کہتے تھے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے جمرہ کو وہ کنکریان مارین جو چٹکی سے پھینکی جاتی ہین **ف** نووی نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے کہ کنکریان دانہ باقلا کے برابر ہوں اور اگر اس سے بڑی مارے تو بھی روا ہے مگر مکروہ ہے۔

باب بیانِ وقتِ استحبابِ الرَّمیِ اُسوقت کا بیان جس میں رمی مستحب ہے عَنْ جابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَّ اَمَّا بَعْدُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرہ کو نحر کے دن پہر دن چڑھے اور بعد کے دنوں میں جب آفتاب ڈھل گیا۔

ف نووی نے فرمایا کہ یہی مستحب ہے کہ دسویں تاریخ کو پہر دن چڑھے رمی کرے اور ایام تشریق میں سے دو دن یعنی گیارہویں بارہویں کو بعد زوال کے اور تیرہویں کو بھی ایسا ہی اور مذہب شافعیہ اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا یہ ہے کہ ان تینوں دنوں میں تشریق کے قبل زوال رمی روا نہیں اور سند ان کی یہی حدیث ہے اور طاؤس اور عطا کا قول ہے کہ ان تینوں دنوں میں بھی قبل زوال روا ہے اور ابو حنیفہ اور اسحق بن راہویہ نے کہا ہے کہ تیسرے دن البتہ قبل زوال روا ہے اور دلیل شافعیہ کی تو یہی روایت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ مناسک حج کے مجھ سے سیکھ لو پس جس وقت آپ نے کی ہے وہی اولیٰ ہے اور جمرے تین ہیں اور مستحب ہے کہ جب جمرہ اولیٰ رمی کر چکے تو تھوڑی دیر ٹھہر کر دعا کرتا رہے قبلہ رُخ ہو کر اور اسی طرح دوسری جمرہ کی رمی کے بعد بھی اور تیسری کے بعد پھر نہ ٹھہرے یہی مروی ہوا ہے صحیح روایت میں ابن عمر سے اور یہی مضمون ہے بخاری میں اور اس دعا میں رفع یدین مستحب ہے اور شافعیہ اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور امام مالک کا قول ہے کہ اگر کسی نے اس وقوف اور دعا کو چھوڑ دیا تو اوس پر کچھ گناہ نہیں مگر ثوری سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیر کو کھانا کھلاوے یا ایک قربانی کرے کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث علی نے خبر دی انکو عیسے نے خبر دی انکو ابن جریج نے خبر دی اُن کو ابو الزبیر نے کہ انھوں نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرماتے تھے مثل حدیث مذکور کی

باب بیانِ اَنَّ حَصَی الْجِمَارِ سَبْعٌ کنکریوں کے عدد کا بیان عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَّرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَّالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ تَوٌّ وَّالطَّوَافُ تَوٌّ وَّاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے طاق ہیں اور کنکریاں جمرہ کی طاق ہیں اور سعی صفا اور مروہ کی طاق ہے اور طواف کعبہ کا طاق ہے (یعنی یہ تینوں سات سات ہیں) اور اسی لیے ضرور ہے کہ جو ڈھیلے لیوے استنجے کو تو طاق لیوے (یعنی تین یا پانچ جس میں طہارت خوب ہو جاوے) **ف** یعنی اگر طہارت چار میں ہو جاوے

تو بھی ایک اور لے لے کہ طاق ہو جاویں اور بعضے بیوقوف سفہائے زمانہ کے فقہا نے جو یہ لکھا ہے کہ ڈھیلے کے تئیں طہارت کے وقت تین بار پھونک لے کہ تسبیح سے باز رہے یہ بدعت اور بے اصل اور لغو حرکت ہے اور طاق لینا ڈھیلوں کا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے

باب

تَفْضِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ تقصیر کا بلا تفضیل جائز ہونا اور حلق کی فضیلت

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ نافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور ایک گروہ نے آپکے سر منڈایا اور بعضوں نے فقط بال کترائے عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے سر منڈانے والوں پر ایک بار دعا کی یا دو بار پھر فرمایا کترانے والوں پر بھی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانے والوں پر لوگوں نے عرض کی کہ کترانے والوں پر اے رسول اللہ کے تو پھر آپنے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانے والوں پر لوگوں نے پھر عرض کی کہ کترانے والوں پر بھی یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا کترانے والوں پر بھی

ف اس حدیث سے سر منڈانے کی فضیلت حج میں ثابت ہوئی کہ اُن کے لیے آپنے دو بار دعا کی اور کترانا بھی جائز ہوا کہ اُن کے لیے بھی ایک بار دعا کی خبر دی ہم کو ابو اسحاق نے جن کا نام ابراہیم ہے وہ فرزند ہیں محمد کے وہ سفیان کے وہ روایت کرتے ہیں **مسلم بن حجاج** سے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ وہی مضمون ہے مگر اس میں سر منڈانے والوں کو تین بار دعا دی اور کترانے والوں کو چوتھی بار کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن مثنیٰ نے اُن سے عبدالوہاب نے اُن سے عبیداللہ نے اسی سند سے اور اس حدیث میں بھی جب چوتھی بار ہوا تو آپنے فرمایا اور کترانے والوں پر بھی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر سر منڈانے والوں کی لوگوں نے عرض کی کہ کترانے والوں کی پھر فرمایا اللہ بخشش کر منڈانے والوں کی پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ کترانے والوں کی بھی آپنے فرمایا یا اللہ بخشش کر منڈانے والوں کی پھر لوگوں نے عرض کی کہ کترانے والوں کی آپ نے فرمایا اور کترانے والوں کی بھی کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے اُمیہ نے اُن سے یزید نے اُن سے روح نے اُن سے علا نے اُن سے اُن کے باپ نے اُن سے ابی ہریرہ رضؓ نے اُنہوں نے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مضمون جو ابوزرعہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اوپر روایت کیا عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّلَمْ يَقُلْ وَكِيْعٌ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یحییٰ نے اپنی دادی سے روایت کی اُنہوں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ آپ نے سر منڈانے والوں کے لیے تین بار دعا کی اور کترانے والوں کے لیے ایک بار اور وکیع کی روایت میں حجۃ الوداع کا لفظ نہیں ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اپنا حجۃ الوداع میں **ف** نووی نے فرمایا کہ علماء کا اجماع ہے کہ حلق افضل ہے اور بال کتروانا روا ہے مگر جو ابن منذر نے حسن بصری رحمۃ سے نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ پہلے حج میں منڈانا ضرور ہے اور کترانا روا نہیں اور اگر یہ قول اُن کا ثابت بھی ہو تو اجماع اور نصوص صریحہ روایات صحیحہ کے آگے مردود ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ حلق اور تقصیر دونوں مناسک حج وعمرہ سے ہیں اور ایک رکن ہے اُن کے ارکان میں سے اور یہی قول ہے کافہ علماء کا اور ادنیٰ درجہ کفایت کا حلق و تقصیر میں شافعی کے نزدیک تین بال ہیں اور ابوحنیفہ کے نزدیک چوتھائی سر اور ابویوسف کے نزدیک آدھا سر اور مالک اور احمد کے نزدیک اکثر سر اور امام مالک سے ایک روایت میں سارا سر بھی آیا ہے اور سارے سر کے افضل ہونے پر سب متفق ہیں یا سارے سر کے کترانا ہو اور عورتوں کے حق میں کترانا ہی ہے منڈانا نہیں ہے اور اگر کسی دیوانی نے منڈایا تو بھی نسک ادا ہو گیا فقط وہ سر منڈی کہلائے گی اور اتفاق ہے اس پر کہ حلق ہو خواہ تقصیر بعد کنکریاں مارنے کے ہو اور بعد ذبح قربانی کے اگر قربانی اس کے ساتھ ہو اور طواف افاضہ سے قبل ہو برابر ہے کہ وہ قارن ہو یا مفرد اور ابن جہم نے جو کہا ہے کہ قارن حلق نہ کرے جب تک طواف وسعی سے فارغ نہ ہو یعنے طواف

افاضہ سے یہ قول باطل و مردود ہے اور حضرتؐ سے طواف افاضہ کے قبل ہی حلق ثابت ہوا ہے
فصل نووی نے کہا ہے کہ ہم نے مقدمہ شرح میں ذکر کیا ہے کہ ابراہیم بن سفیان جو شاگرد ہیں مسلم علیہ الرحمۃ کے اُن کو اس کتاب کے سننے میں تین مقام باقی رہ گئے ہیں کہ اول مقام اُن میں سے یہ ہے کتاب الحج میں اور یہ جگہ وہی ہے (یعنی جہاں ترجمہ میں ابراہیم کا ذکر ہے کہ وہ مسلم بن حجاج سے روایت کرتے ہیں) اور آگے اس مقام کے اول و آخر پر تنبیہ ہو چکی ہے غرض اول اس مقام کا وہی جہاں سے ابن عمر کی روایت شروع ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کرے اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر **بَابُ** بَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ يَّرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ ثُمَّ يَحْلِقَ وَالْاِبْتِدَاءِ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْاَيْمَنِ مِنْ رَّاْسِ الْمَحْلُوْقِ **باب** اس بیان میں کہ نحر کے دن پہلے رمی کرے پھر نحر پھر حلق اور حلق داہنی طرف سے شروع کرے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَاَشَارَ اِلٰى جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ **ترجمہ** انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منیٰ میں آئے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور کنکریاں ماریں پھر اپنے فرودگاہ پر تشریف لائے منے میں اور قربانی کی پھر حجام سے کہا کہ لو اور اشارہ کیا داہنی طرف میں سر کے اور پھر بائیں پھر لوگوں کو دینے شروع کیے (یعنی موئے مبارک اپنے) **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ لِلْحَلَّاقِ هَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعْرَهٗ بَيْنَ مَنْ يَّلِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الْحَلَّاقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاَمَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَاَ بِالشِّقِّ الْاَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْاَيْسَرِ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهٗ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ **روایت** کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابو کریب نے تینوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے حفص بن غیاث نے اُنہوں نے ہشام سے اسی اسناد سے اب سنو کہ ابوبکر نے اپنی روایت میں کہا کہ حضرتؐ نے اشارہ فرمایا حجام سے اپنے ہاتھ سے داہنی طرف اس طرح اور بانٹ دیئے بال اپنے اُن لوگوں کو جو قریب تھے آپ سے کہا راوی نے کہ پھر اشارہ کیا حجام کو بائیں طرف کے سر کا اور اُس کے بالوں کا ایک حلقہ بنایا اور ام سلیم کو عطا فرمایا اور ابو کریب کی روایت میں ہے کہ داہنی طرف سے شروع کیا اور ایک دو دو بال بانٹ دیئے لوگوں کو پھر بائیں طرف اشارہ کیا اور اُنکو

بھی ایسا ہی کیا یعنے منڈایا پھر فرمایا کہ یہاں ابو طلحہ ہیں سو انکو دے دیا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی
الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيْمَنْ
يَلِيْهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الْاٰخَرَ فَقَالَ اَيْنَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ انس بن مالک کی روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور پھر آئے تو اونٹ کو ذبح کیا اور حجام بیٹھا
ہوا تھا آپنے اشارہ فرمایا سو داہنی طرف کا سر منڈایا اور ان بالوں کو تقسیم کیا ان لوگوں پر جو آپکے
نزدیک تھے پھر فرمایا کہ اب دوسری جانب مونڈو سو فرمایا کہ ابو طلحہ کہاں ہیں وہ بال ان کو عنایت فرمائے
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَ
نَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیَّ فَاَعْطَاهُ
اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ
ترجمہ وہی ہے **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ اعمال حج میں سے نحر کے دن جب مزدلفہ سے
لوٹ کر منے میں آویں تو چار عمل ضرور ہیں پہلے رمی جمرہ عقبہ پھر قربانی کا ذبح پھر سر منڈانا یا کترانا پھر
مکہ جاکر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد سعی کرنا اگر طواف قدوم کے بعد نہیں کی ہے اور اگر طواف
قدوم کے بعد کر چکا ہے تو دوبارہ مکروہ بلکہ بدعت ہے جیسا کہ اوپر گذر گیا اور ان چاروں عملوں کو
اسی ترتیب سے بجا لانا سنت ہے پھر اگر کسی نے کچھ الٹ پلٹ کیا تو بھی روا ہو گیا ان صحیح حدیثوں کے
رو سے جو مسلم میں بعد اس کے آویں گی اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب منی میں آوے تو پہلے کہیں نہ جاوے
بلکہ سواری ہی پر سے جمرہ عقبہ کی رمی کر کے پھر اپنی منزل میں اترے اور اسی طرح مستحب ہے کہ قربانی
کا نحر اور ذبح منی میں ہو اگرچہ حرم میں کہیں بھی ہو تو روا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ منڈانا افضل
ہے اور مستحب ہے کہ داہنی طرف سے شروع کرے منڈانیوالا اپنے سر کو اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا
اور جمہور کا بخلاف ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے کہ وہ کہتے ہیں کہ منڈانے والا بائیں طرف سے پہلے منڈاوے
اور قول ان کا چونکہ خلاف روایات مذکورہ ہے اس لیے مردود ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کے
بال پاک ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور یہی صحیح ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تبرک ہیں اور انکو رکھنا جائز ہے مگر بسند متصل معلوم ہو
کہ یہ آپ ہی کے بال ہیں اور یہ جو لوگ اس زمانہ میں موئے مبارک ہونے کا دعوی کرتے ہیں انکا
دعوی صحیح نہیں اس لیے کہ انکی سند متصل تو کیا منقطع بھی بلکہ مفصل بھی نہیں نوی تو کیا ضعیف

بھی پس غیر نبی کے بال کو نبی کا بال جاننا ناحق کا وبال مول لینا ہے اور گویا غیر نبی کو نبی کے برابر اپنی میزانِ خرد میں تول لینا ہے وَمَا هٰذَا اِلَّا ضَلَالٌ بَعِيْدٌ اور اس میں اختلاف ہے کہ حجام کون تھا اور اس کا نام کیا تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک کی حجۃ الوداع میں تو صحیح اور مشہور تو یہ ہے کہ یہ معمر بن عبداللہ عدوی ہیں اور بخاری میں بھی یہی ہے کہ لوگوں نے کہا ہے کہ وہ معمر بن عبداللہ ہیں اور بعضوں نے کہ وہ خراش بن امیہ بن ربیعہ کلبی ہیں بضم کاف کہ منسوب ہیں کلیب بن حبشیہ کی طرف (نووی)

بَابُ جَوَازِ تَقْدِيْمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ وَعَلَى الرَّمْيِ وَتَقْدِيْمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا

رمی سے پہلے ذبح اور ذبح اور رمی سے پہلے حلق اور ان سب سے پہلے طواف کرنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُوْنَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

ترجمہ عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے بیچ منٰی کے حجۃ الوداع میں کہ لوگ آپ سے مسئلہ پوچھیں سو ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے نجانا اور سر منڈا لیا قربانی کی نحر سے پہلے تو آپ نے فرمایا اب قربانی ذبح کر لو اور کچھ حرج نہیں پھر دوسرا آیا اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے نجانا اور قربانی ذبح کر لی رمی جمرہ کے پہلے آپ نے فرمایا اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہیں غرض ان سے جس عمل کی تقدیم تاخیر کو پوچھا یہی فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں اب کر لو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُوْنَهُ فَيَقُوْلُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَشْعُرُ اَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَطَفِقَ اٰخَرُ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَمْ اَشْعُرْ اَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَيَقُوْلُ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سَمِعْتُهٗ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ اَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيْمِ بَعْضِ الْاُمُوْرِ قَبْلَ بَعْضٍ وَاَشْبَاهِهَا اِلَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَا حَرَجَ

ترجمہ عبداللہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے اور لوگ آپ سے مسئلہ پوچھنے لگے سو ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے نجانا کہ رمی

نحر کے قبل ضرور ہے اور میں نے نحر کر لیا رمی سے پہلے سو آپ نے فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے کہا کہ میں نے نجانا کہ نحر قبل حلق کے ہے اور حلق کر لیا قبل نحر کے تو آپ فرماتے تھے کہ اب نحر کر لو اور کچھ حرج نہیں ہے راوی نے کہا کہ میں نے بھی سنا کہ جس نے اس دن آپ سے کوئی ایسا کام پوچھا کہ جس سے انسان بھول جاتا ہے اور آگے و پیچھے کر لیتا ہے اور اس کی مانند تو آپ نے بھی فرمایا کہ اب کر لو اور کچھ حرج نہیں کہا امام مسلم علیہ الرحمہ نے اور روایت کی ہم سے حسن حلوانی نے ان سے یعقوب نے اُن سے اُن کے باپ نے اُن سے صالح نے اُن سے ابن شہاب نے مثل حدیث یونس کی جو زہری سے مروی ہو چکی آخر تک عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ قَالَ اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ پڑھا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتوں میں کئی بار گذرا کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث عبد بن حمید نے اُن سے محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے سعید بن یحییٰ اُموی نے اُن سے اُن کے باپ نے اور نے روایت کی ابن جریج سے اسی اسناد سے مگر ابوبکر کی روایت مثل روایت عیسیٰ کی ہے مگر قول اُن کا کہ یہ تین چیزیں (یعنی رمی اور نحر اور حلق) یہ مذکور نہیں اور یحییٰ کی روایت میں یوں ہے کہ ایک نے کہا حلق کیا میں نے قبل نحر کے اور نحر کی قبل رمی کے اور اسی کی مانند عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وہی مضمون ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَةٍ بِمِنًى فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ مضمون اس کا بھی وہی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّيْ اَفَضْتُ اِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا رَاَيْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلُوْا وَلَا حَرَجَ

ترجمہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انکو پاس ایک شخص آیا نحر کے دن اور جمرہ کے پاس آپ کھڑے ہوئے تھے سو اُس نے عرض کی کہ یارسول اللہ میں نے سر منڈالیا کنکریاں مارنے سے پہلے آپنے فرمایا اب کنکریاں مارلو اور کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرا آیا اور عرض کی کہ میں نے ذبح کیا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھ حرج نہیں اور تیسرا آیا اور عرض کی کہ میں نے طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا رمی سے پہلے آپنے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھ حرج نہیں راوی نے کہا کہ اُسدن حضرتؐ سے جو چیز پوچھی کہ آگے پیچھے ہوگئی آپ نے فرمایا اب کرلو اور کچھ حرج نہیں **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ فی الذبح والحلق والرمی والتقدیم والتاخیر فقال لاحرج وہی مضمون ہے۔

ف نحر کے دن چار کام ہیں اول رمی جمرہ عقبہ کی پھر ذبح پھر حلق پھر طواف افاضہ اور سنت بھی ہے کہ یہ چاروں کام اسی ترتیب سے بجالاوے اور یہی مذہب ہے سلف کا اور شافعیہ کا اور دلیل انکی یہی روایات ہیں اور اُن کا قول ہے کہ اگر کسی نے اُن میں آگے پیچھے کیا کسی کام کو تو روا ہے اور اُسپر فدیہ نہیں نہ قربانی ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مالک اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ کا قول ہے کہ اُسپر قربانی لازم ہے اور ایک قول شاذ ابن عباس کا بھی ایسا ہی ہے مگر ان سب پر روایات باب حجت ہیں اور ظاہر اس لفظ سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ حرج نہیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کو نہ گناہ ہے نہ اور کوئی چیز واجب ہے قربانی وغیرہ سے اور اگر کچھ واجب ہوتا تو آپ یہاں بیان کردیتے اور تاخیر بیان کی اُس کے وقت سے روا نہیں ہے اور اسپر تو اجماع ہے کہ اگر کسی نے قبل رمی کے نحر کرلیا تو اُسپر کچھ نہیں اور اسپر بھی اجماع ہے کہ عامد اور بھولنے والا اس میں برابر ہے پھر جن کے نزدیک قربانی واجب ہے دونو پر واجب ہے اور جن کے نزدیک نہیں تو دونوں پر نہیں اور اتنا فرق ہے کہ قصداً کرنے والا خلاف سنت سے گنہگار ہوتا ہے اور بھولنے والا نہیں ہوتا اور یہ جو وارد ہوا کہ آپ اونٹنی سوار ہو کھڑے رہے جیسا عبداللہ کی روایت میں اوپر مذکور ہوا اس سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت سواری پر بیٹھنا روا ہے اگرچہ کہیں جانا منظور نہ ہو اور خطبہ پڑھنا آپنے نحر کے دن اور خطبہ حج کے شافعیہ کے نزدیک چار ہیں اول مکہ میں کعبے کے نزدیک ساتویں تاریخ کو ذی الحجہ کی دوسرا نمرہ میں عرفہ کے دن تیسرا منی میں نحر کے دن چوتھا پھرنے میں ایام تشریق کے دوسرے دن میں اور یہ سب ایک ہی ایک خطبہ ہیں اور بعد نماز ظہر کے سوا اس خطبہ کے جو نمرہ میں ہے کہ وہ دو خطبہ ہیں اور قبل صلوٰۃ ظہر

کے ہیں اور بعد زوال کے اور دلائل اُن کے ہیں نے احادیث صحیحہ سے شرح مہذب میں بیان کیے
ہیں ایسا ہی کہا نووی نے شرح صحیح مسلم میں **بَابُ** اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ
طواف افاضہ نحر کے دن بجالانا مستحب ہے **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ
النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ **ترجمہ** نافع نے
ابن عمر سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا نحر کے دن اور پھر لوٹے اور ظہر
منے میں پڑھی نافع نے کہا کہ ابن عمر طواف افاضہ کرتے تھے نحر کے دن اور پھر لوٹ کر ظہر پڑھتے
تھے منے میں اور کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ طواف افاضہ نحر کے دن اوّل روز میں کر لینا مستحب ہے **بَابُ** اسْتِحْبَابِ نُزُولِ
الْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ محصب میں اُترنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّفِيعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ
ثُمَّ قَالَ افْعَلْ مَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ **ترجمہ** عبد العزیز رفیع کے فرزند نے کہا کہ پوچھا میں نے
انس بن مالک سے کہ خبر دو مجھے جو تم نے یاد رکھا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن
(یعنے آٹھویں تاریخ) نماز ظہر کہاں پڑھی اُنھوں نے کہا منے میں پھر میں نے کہا کہ نماز عصر کہاں
پڑھی کوچ کے دن کہا ابطح میں پھر کہا کہ کرو تم جیسا کرتے ہیں تمہارے حاکم لوگ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ عبد اللہ
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر ابطح میں اترا کرتے تھے **ف** ابطح
وہی ہے جسے محصب کہتے ہیں **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيبَ سُنَّةً وَكَانَ
يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْحَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ
بَعْدَهُ **ترجمہ** نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ وہ محصب میں اترنے کو سنت جانتے تھے اور ظہر وہیں
پڑھتے تھے نحر کی نافع نے کہا کہ محصب میں اترے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد اترے
ہیں خلیفہ آپ کے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے
فرمایا کہ محصب میں اترنا کچھ واجب نہیں اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اس لیے وہاں

اُترے ہیں کہ وہاں سے نکلنا آسان تھا جب مکہ سے نکلے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
ترجمہ ہشام سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ ابْنَ عُمَرَ
كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا اَسْمَحَ
لِخُرُوْجِهِ سالم نے کہا کہ ابوبکر و عمر ابطح میں اُترتے تھے زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی
جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ وہ نہیں وہاں اُترتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وہاں اُترتے تھے تو اس لیے کہ وہاں سے روانہ ہو جانا مکہ سے آسان تھا۔
عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ
نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عطاء نے کہا کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ محصب میں اُترنا
کچھ سنت و واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُترے ہیں۔
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَمْ يَاْمُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْزِلَ
الْاَبْطَحَ حِيْنَ خَرَجَ مِنْ مِّنًى وَلٰكِنِّيْ جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيْهِ قُبَّةً فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ رِوَايَةِ
صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ وَكَانَ عَلٰى ثَقَلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم نہیں کیا تھا کہ میں اُتروں ابطح میں جب آپ منیٰ سے نکلے مگر میں آیا اور میں
نے وہاں قبہ لگا دیا پھر آپ آئے اور وہاں اُتر پڑے ابوبکر کی روایت میں صالح سے یوں ہے کہ
اُنہوں نے کہا سنا میں نے سلیمان بن یسار سے اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ ابو رافع نے کہا
اور ابو رافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تھے۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ نَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ
حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی
کہ آپ نے فرمایا کل ہم خدا چاہے گا تو خیف بنی کنانہ میں اُتریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قسم
کھائی تھی آپس میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ
اَنَّ قُرَيْشًا وَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَّ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا
يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ ترجمہ ابوہریرہ

نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منے میں کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں اُترنے والے ہیں جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی اور کیفیت اس کی یہ تھی کہ قریش نے اور بنی کنانہ نے قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے یعنے اُن کے قبیلوں سے نہ نکاح کریں نہ خرید و فروخت کریں جب تک وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے سپرد نہ کر دیں اور مراد خیف بنی کنانہ سے محصب ہے (تفصیل اس کی آگے آویگی انشاء اللہ تعالے) **عن ابی ھریرۃ** رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منزلنا ان شاء اللہ اذا فتح اللہ الخیف حیث تقاسموا علی الکفر **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا اور فتح دی تو منزل ہماری خیف ہے جہاں قسم کھائی انہوں نے یعنی کافروں نے کفر پر **ف** غرض یہ کہ محصب میں اُترنا اس میں اختلاف تھا صحابہ کا کوئی اس کو منزل اتفاقی کہتے تھے اور یہاں اُترنا مسنون نہ جانتے تھے اور کوئی اسی اقتدا رسول جانکر مستحب ٹھہراتے تھے چنانچہ امام شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے بنظر اقتدار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و پیروی خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مگر اسپر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے اس کو ترک کیا تو اسپر کچھ الزام نہیں اور مستحب ہے کہ وہاں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا پڑہے اور کچھ رات تک ٹھہرے یا ساری رات بنظر اقتداء رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور محصب اور ابطح اور حصبہ اور بطحا اور خیف بنی کنانہ یہ سب نام ایک ہی مقام کے ہیں اور اصل میں خیف اس زمین کو کہتے ہیں کو نشیب میں واقعہ ہو پہاڑ کے دامن میں اور وہاں سے مدینہ منورہ کا سیدھا راستہ ہے اسی کے لیے کہا کہ وہاں سے نکلنا آسان ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی ہم وہاں اُتریں گے اسلیے کہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ یعنے نہ کہنا کسی کو کہ کل میں اُس کو کروں گا مگر یوں کہنا کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا اور کفار نے جب حضرت مکہ معظمہ میں تھے آپس میں قسم کہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو مکہ سے نکالدیں اسی خیف بنی کنانہ کی گھاٹی میں اور آپس میں ایک اقرار نامہ لکھا اور طرح طرح کے لغویات اُس میں تحریر کیے اور قطع رحم اور کفر پر کمر باندھی اور اس اقرار نامہ کو کعبہ میں لٹکا دیا اللہ پاک نے ایک دیمک کو مقرر کیا کہ وہ سارا کاغذ کہا گئی صرف **اللہ** اور **رسول** کا نام اُس میں رہ گیا اور جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اور آپنے اپنے چچا ابو طالب کو خبر دی اور وہ اُن کافروں کے پاس آئے اور یہ امر ظاہر کیا پھر انھوں نے وہ کاغذ نکال کر دیکھا او

ویساہی پایا چنانچہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ وہاں اُترنا آپ کا شکر الٰہی کے ارادہ سے تھا کہ اس نعمت کا شکر بجالاویں کہ اللہ تعالےٰ نے دین کو ظاہر کیا اور عاجزوں کو غالب اور کافروں کو مغلوب فرمایا ایساہی کہا نووی نے **بَابُ وُجُوبِ الْمَبِيتِ بِمِنًى لَيَالِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّرْخِيصِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ السِّقَايَةِ** شب کو رہنا منیٰ میں ایام تشریق میں واجب ہوا اور جو لوگ مکہ میں زمزم پلاتے ہوں اُنکو رخصت ہے **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رات کو منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہیں اس لیے کہ اُن کو زمزم پلانے کی خدمت تھی **عَنْ** عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **عبید اللہ** سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے **ف** اس روایت سے دو مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ منیٰ کی راتوں میں رات کو منیٰ ہی میں رہنا ضرور ہے اور اسپر اتفاق ہے علماء کا مگر اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے کہ سنت ہے امام شافعی کے اس میں دو قول ہیں صحیح قول یہ ہے کہ واجب ہو اور مالک اور احمد کا بھی یہی مقولہ ہے دوسرا قول یہ ہے کہ سنت ہے اور یہی قائل ہیں ابن عباس اور حسن اور ابوحنیفہ غرض جس نے واجب کہا ہے اُس نے کہا ہے کہ اُسکے تارک پر قربانی واجب ہوتی ہے اور جس نے سنت کہا ہے وہ تارک کے لیے قربانی مستحب کہتا ہے اور کس قدر وہاں رہنا واجب ہے اس میں بھی اختلاف ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ اکثر رات میں رہنا ضرور ہے دوسرے یہ کہ ایک ساعت ہر رات میں دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ زمزم پلاتے ہیں اُن کو شب کو منیٰ میں رہنا ضرور نہیں بلکہ اُن کو ضرور ہے کہ مکہ میں جاویں اور رات کو زمزم پلاویں اور حوضوں میں پانی بھریں کہ پینے والے فراغت سے پئیں اور امام شافعی کے نزدیک یہ اولاد عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جو زمزم پلانے والا ہو اُس کو رخصت ہے کہ منے میں نہ رہے اور اسی طرح جو نیا شخص زمزم پلانے کا التزام کرے اُس کو بھی رخصت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ رخصت خاص آل عباس کو ہے بعضوں نے کہا خاص عباس کو تھی اور بعضوں نے کہا بنی عباس میں سے بنی ہاشم کو خاص ہے غرض یہ چار قول ہیں اصحاب شافعیہ کے اور صحیح ان میں پہلا ہی قول ہے اور پانی پلانا خاص حق ہے آل عباس کا اسلیے کہ ایام جاہلیت میں یہ خدمت خاص تھی عباس کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھی کے لیے

قرار دی اور ہمیشہ اُنہی کے واسطے ہے نووی نے ایسا ہی کہا ہے **بَابُ** فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلٰى اَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا جیں پانی پلانے کی فضیلت ۔

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى بَنِيْ عَمِّكُمْ يَسْقُوْنَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَاَنْتُمْ تَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ اَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ اَوْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا بِنَا حَاجَةٌ وَلَا بُخْلٌ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَخَلْفَهٗ اُسَامَةُ فَاسْتَسْقٰى فَاَتَيْنَاهُ بِاِنَاءٍ مِّنْ نَبِيْذٍ فَشَرِبَ وَسَقٰى فَضْلَهٗ اُسَامَةَ وَقَالَ اَحْسَنْتُمْ فَاَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا فَلَا نُرِيْدُ تَغْيِيْرَ مَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کعبہ کے نزدیک کہ ایک گاؤں کا آدمی آیا اور اُس نے کہا کہ کیا سبب ہے کہ میں تمہارے چچا کی اولاد کو دیکھتا ہوں کہ وہ شربت اور دودھ پلاتے ہیں اور تم کھجور کا شربت پلاتے ہو کیا تم نے محتاجی کے سبب سے اختیار کیا ہے یا بخیلی کی وجہ سے تو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ الحمد للہ نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی اصل وجہ اسکی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اپنی اونٹنی پر اور اُن کے پیچھے اسامہ تھے اور آپ نے پانی مانگا سو ہم ایک پیالہ کھجور کے شربت کا لائے اور آپ نے پیا اور اُس میں سے جو بچا وہ اسامہ کو پلایا اور آپ نے فرمایا کہ تم نے خوب اچھا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو سو ہم اس کو بدلنا نہیں چاہتے جس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے چکے ہیں **ف** اس حدیث سے فضیلت پلانے کی ثابت ہوئی اور پلانے والوں کی تعریف نکلی اور آخر میں جو ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بدلنا نہیں چاہتے الخ اس سے ثابت ہوا اصل مذہب صحابہ کا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ تغیر کریں کسی امر میں خواہ تغیر صفات کا ہو مثلاً کسی طاعت کے اعداد یا اوقات یا تعینات میں تغیر کریں یا کسی عبادت کے کاموں میں کوئی صفت یا عدد اپنی طرف سے بڑھا دیں یا گھٹا دیں کہ یہ سب منجملہ احداث ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور طریقہ ہی جماعت اصحاب کا اور اس سے رد ہو گئے تمام امور محدثہ اور اوامر و نواہی مبتدعہ وذلک المقصود ۔

بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُوْمِ الْهَدَايَا وَجُلُوْدِهَا وَجِلَالِهَا وَلَا يُعْطِي الْجَزَّارَ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازِ الْاِسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا قربانیوں کے گوشت اور کھالیں اور جھولیں صدقہ کر دینے کا بیان اور قصاب کو اُس میں کچھ نہ دینے کا ذکر اور اُس کے لیے نائب کرنے کا جواز **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلُحُوْمِهَا

وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِیَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِیْهِ مِنْ عِنْدِنَا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے قربانی کی اونٹوں پر کھڑا ہوں اور اُن کا گوشت اور کھالیں اور جھولیں خیرات کردوں اور قصاب کی مزدوری اُس میں سے نہ دوں اور حضرت علی نے فرمایا کہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دینگے عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ الْجَزَرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وہی مضمون اس سند سے آیا ہے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا اَجْرُ الْجَازِرِ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں قصاب کی مزدوری کا ذکر نہیں ہے عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ یَّقُوْمَ عَلٰی بُدْنِهٖ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّقْسِمَ بُدْنَهٗ کُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا فِی الْمَسَاکِیْنِ وَلَا یُعْطِیَ فِیْ جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَیْئًا حضرت علی بن ابیطالب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو حکم دیا کہ کھڑے ہوں وہ آپ کے قربانی کے اونٹوں پر اور حکم دیا کہ سارا گوشت اور جھولیں انکی خیرات کردیں مسکینوں کو اور قصاب کی مزدوری اُس میں سے کچھ نہ دیں عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ بِمِثْلِهٖ وہی مضمون ہے **ف** بدنہ کا استعمال اکثر حدیث اور کتب فقہ میں اونٹ پر آتا ہے مگر اہل لغت نے گائے اور بکری پر بھی اطلاق کیا ہے اور اس حدیث سے کئی مسئلے ثابت ہوئے۔ اول معلوم ہوا کہ قربانی کا لے جانا مستحب ہے، دوسرے اسکے ذبح اور نحر کے لیے کسی کو نائب کرنا درست ہے تیسرے خود نحر و ذبح کرنا مستحب ہے چوتھے گوشت اور کھال اور جھول سب تقسیم و خیرات کرنا ضرور ہے پانچویں اجرت قصاب کی اُس میں سے نہ دینا چاہیے چھٹے ثابت ہوئے کہ اجرت قصاب کی حلال اور درست ہے اور مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ فروخت کرنا کھال کا درست نہیں نہ گوشت وغیرہ کا اور نہ اُس سے گھر میں نفع لینا خواہ وہ قربانی واجب ہو یا مستحب اور یہی قول ہے عطا اور نخعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور ابن منذر ابن عمر اور اسحاق اور احمد سے راوی ہیں کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ کھال اُس کی بیچ ڈالیں اور اُسکی قیمت خیرات کردیں اور ابو ثور نے بھی اجازت دی ہے بیچنے کی اور نخعی اور اوزاعی نے بھی کہا ہے کہ اُس کے عوض میں کچھ مضائقہ نہیں اگر چھلنی اور سوپ اور ترازو وغیرہ خریدلیں اور حسن بصری نے کہا ہے کہ اجرت جزار میں کھال دینا روا ہے مگر یہ خلاف سنت ہے اور یہ قول حسن بصری کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ جھول ڈالنا خاص اونٹ پر ہے اور

سنت ہے اور سلف سے مروج ہے اور مالک اور شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ بعد کوہان چیرنے کے جھول ڈالی جاوے کہ خون میں نہ بھرے اور کہا ہے کہ قیمت جھول کی اونٹ کی حیثیت کے موافق ہو یعنے جیسی قیمت کا قربانی کا اونٹ ہو اس کے مناسب جھول بھی ہو جیسے مثل مشہور ہے شملہ بمقدار علم **باب** جَوَازِ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ قربانی میں شریک ہونے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نحر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور بیل سات آدمیوں کی طرف سے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِيْ بَدَنَةٍ جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر نکلے اور آپ نے ہم کو حکم دیا کہ شریک ہو جاویں اونٹ اور گائے میں سات آدمی ہم میں کے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِيْ بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَيُشْتَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُوْرِ قَالَ مَا هِيَ اِلَّا مِنَ الْبُدْنِ وَحَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَةَ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِيْ بَدَنَةٍ جابر نے کہا شریک ہوئے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج اور عمرہ میں سات سات آدمی ایک بدنہ میں ایک شخص نے جابرؓ سے کہا کہ کیا بدنہ میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے جزور میں ہوتے ہیں تو جابر نے کہا کہ بدنہ اور جزور تو ایک ہی چیز ہے (یعنے دونوں اونٹ کو کہتے ہیں) اور حاضر ہوئے جابر حدیبیہ میں تو انہوں نے کہا کہ نحر کیا ہم نے ستر اونٹ اور ہر اونٹ میں سات آدمی شریک تھے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَمَرَنَا اِذَا اَحْلَلْنَا اَنْ نُهْدِيَ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِي الْهَدِيَّةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَحِلُّوْا مِنْ حَجِّهِمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ بیان کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال تو کہا کہ حکم کیا ہم کو آپ نے کہ جب ہم احرام کھول ڈالیں تو قربانی کریں اور چند آدمی ہم میں سے ایک ایک قربانی میں شریک ہو جاویں اور یہ جب ہوا کہ آپ نے حجۃ الوداع میں جب احرام حج کا عمرہ کروا کے

کہلوا دیا تہا **ف** ان حدیثوں سے شراکت قربانی میں ثابت ہوئی اور اس میں علمار کا اختلاف ہے مذہب شافعی یہی ہے کہ شراکت روا ہے خواہ قربانی واجب ہو خواہ مستحب در برابر ہے کہ بعض شریکوں پر واجب ہو اور بعض کی نیت صرف قرب الٰہی ہو۔ اور بعض صرف گوشت کھانے کا ارادہ رکہتے ہوں غرض سب کی شراکت درست ہے اور دلیل اُن کی یہی حدیثیں ہیں اور امام احمد اور جمہور اور داؤد ظاہری کا قول ہے کہ شراکت ہدی تطوع میں روا ہے نہ واجب میں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالکیہ نے کہا کہ مطلق شراکت روا نہیں مگر یہ قول بالکل خلاف احادیث صحیحہ ہے لہذا مسموع نہیں اور ابو حنیفہؒ نے کہا ہے کہ شراکت جب درست ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو اور نہیں تو نہیں (یعنے کوئی گوشت کھانے کی نیت اس میں نہ رکہتا ہو) اور شراکت بکری میں جائز نہیں ہے اِس میں سب کا اتفاق ہے اور ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور ہر ایک جانور اُن میں سے گویا سات بکریوں کے برابر ہے یہانتک کہ اگر کسی پر سات قربانیاں ہوں تو ایک اونٹ کرنا اُس کو کافی ہو جاوے گا اور جابرؓ کی اخیر روایت سے معلوم ہوا کہ متمتع پر بھی قربانی واجب ہے اور واجب قربانی میں بھی شراکت درست ہے۔ اور اس سے امام مالک کا قول اور داؤد ظاہری وغیرہ کا رد ہو گیا اور اسی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمتع کی قربانی بعد عمرہ کے ذبح کر ڈالے اور قبل احرام حج کے اور اس میں اختلاف بھی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بعد عمرہ کے ذبح کرے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيْهَا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تمتع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں ایک گائے میں سات آدمی شریک ہو جاتے تھے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح کی نحر کے دن **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً فِيْ حَجَّتِهٖ ترجمہ جابرؓ سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ نے اپنی سب بیبیوں کی طرف سے اور ابن بکر کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کی طرف سے ایک گائے ذبح کی اپنے حج میں **بَاب** اسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْاِبِلِ قِيَامًا مَعْقُوْلَةً

اونٹ کے کھڑے رکھ کر نحر کرنے کا بیان عَنْ زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتٰی عَلٰی رَجُلٍ وَّهُوَ یَنْحَرُ بَدَنَتَهٗ بَارِکَةً فَقَالَ ابْعَثْهَا قِیَامًا مُّقَیَّدَةً سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ترجمہ زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر نحر کرتا ہے تو کہا کہ اس کو اٹھا لو اور پیر باندھ دو اور نحر کرو یہ سنت ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اونٹ کو بایاں پیر اس کے آگے کا باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنا سنت ہے کہ وہ تین پیروں پر کھڑا ہو اور بقر اور بکری کو لٹا کر ذبح کرنا چاہیے اور تین پیر گائے کے بھی باندھ دینا چاہیے اور ایک داہنا کھلا رہے اور یہی مذہب شافعی علیہ الرحمۃ کا ہے کہ اونٹ کو کھڑے کر کے نحر کریں اور مالک اور احمد اور جمہور کا اور ابوحنیفہ اور ثوری کے نزدیک کھڑے بیٹھے دونو برابر ہے اور یہ خلاف احادیث ہے لہٰذا مردود ہے **باب** اِسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْیِ اِلَی الْحَرَمِ لِمَنْ لَّا یُرِیْدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهٖ وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِیْدِهٖ وَفَتْلِ الْقَلَائِدِ وَاَنَّ بَاعِثَهٗ لَا یَصِیْرُ مُحْرِمًا وَّلَا یَحْرُمُ عَلَیْهِ شَیْءٌ بِسَبَبِ ذٰلِکَ قربانی کے حرم میں بھیجنے کا بیان عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهْدِیْ مِنَ الْمَدِیْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْیِهٖ ثُمَّ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِّمَّا یَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی روانہ کر دیتے تھے اور میں ان کے گلوں کے ہار بٹ دیا کرتی تھی۔ پھر وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جیسے محرم پرہیز کیا کرتا ہے عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ ابن شہاب سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیَّ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں بٹا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَقُوْلُ کُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ هَاتَیْنِ ثُمَّ لَا یَعْتَزِلُ شَیْئًا وَّلَا یَتْرُکُهٗ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بٹا کرتی تھی اپنے ہاتھوں سے پھر آپ کوئی چیز نہ چھوڑتے تھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ اَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَی الْبَیْتِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَةِ فَمَا

حرم علیہ شئ کان لہ حلاً ترجمہ وہی مضمون ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعث بالھدی افتل قلائدھا بیدی
ثم لا یمسک عن شئ لا یمسک عنہ الحلال ترجمہ وہی مضمون ہے عن ام المومنین
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت انا فتلت تلک القلائد من عھن کان عندنا فاصبح فینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلالاً یاتی ما یاتی الحلال من اھلہ ویاتی ما یاتی
الرجل من اھلہ ترجمہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ہار بٹے ہیں
ان سے جو رنگی ہوئی تھی ہمارے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان حلال
رہے یعنے قربانی بھیجکر اور اپنی بی بیوں سے صحبت کرتے تھے جیسے حلال لوگ کرتے ہیں یعنے
جن کو احرام نہیں ہوتا عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لقد رأیتنی افتل القلائد
لھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغنم فیبعث بہ ثم یقیم فینا حلالاً ترجمہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے کو دیکھ چکی ہوں کہ بٹتی تھی ہار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے لیے اور آپ ان کو بھیجکر پھر حلال رہتے تھے یعنے محرم نہ ہوتے
تھے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ربما فتلت القلائد لھدی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فیقلد ھدیہ ثم یبعث بہ ثم یقیم لا یجتنب شیئاً مما یجتنب المحرم وہی
مضمون ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت اھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مرۃ الی البیت غنماً فقلدھا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریاں بھیجیں بیت اللہ کو اور ان کے گلے میں ہار ڈالا عن عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنا نقلد الشاء فنرسل بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلال
لم یحرم عنہ شئ ترجمہ اوپر کی روایتوں سے معلوم ہوگا عن عمرۃ بنت عبد الرحمن
انھا اخبرتہ ان ابن زیاد کتب الی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال من اھدی ھدیاً حرم علیہ ما یحرم علی الحاج حتی ینحر
الھدی وقد بعثت بھدیی فاکتبی الی بامرک قالت عمرۃ قالت عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا لیس کما قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انا فتلت قلائد
ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم قلدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بیدہ ثم بعث بھا مع ابی فلم یحرم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شَیْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ عمرہ عبدالرحمٰن کی بیٹی نے کہا کہ ابن زیاد نے جناب عائشہ صدیقہ کو لکھا کہ عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ جس نے قربانی بھیجی اسپر حرام ہو چکیں وہ چیزیں جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں جب تک کہ قربانی ذبح نہ ہو اور میں نے قربانی روانہ کی ہے سو جو حکم ہو مجھے لکھو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ابن عباس نے جیسا کہا ویسا نہیں ہے میں نے خود بٹے ہیں ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے اور آپ نے اُن کے گلے میں ڈالکر میرے باپ کے ساتھ قربانی روانہ کر دی اور کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی اُس کے ذبح تک جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر حلال کی تھی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُوْلُ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِّمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهٗ ترجمہ مسروق نے کہا کہ میں نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنا کہ وہ پردہ کی آڑ میں دستک دیتی تھیں اور فرماتی تھیں .... کہ میں بٹا کرتی تھی ہار قربانی کے اپنے ہاتھوں سے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو روانہ کر دیتے تھے اور پھر اُس کے ذبح تک کسی چیز سے پرہیز نکرتے تھے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِمِثْلِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وہی مضمون ایک سند سے بھی مروی ہوا **ف** ان سب روایتوں سے کئی مسئلے معلوم ہو گئے اوّل۔ قربانی بھیجنا حرم میں مستحب ہے۔ دوسرے جو خود نہ جا سکے دوسرے کے ہاتھ روانہ کرے تیسرے قربانی کے گلے میں ہار ڈالنا کوہان چیرنا مستحب ہے چوتھے ہار ڈالنا بکری اور اونٹ اور گائے سب میں مستحب ہے پانچویں ہار بٹنا مستحب ہے۔ چھٹے جو قربانی روانہ کرے محرم نہیں ہوتا کافہ علما کے نزدیک اور یہی مذہب صحیح ہے اور جس نے خلاف کیا اُس کا قول بسبب مخالفت حدیث کے مسموع نہیں ساتویں مالک اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہار ڈالنا صرف اونٹ اور گائے میں مستحب ہے اور اور یہ تخصیص بھی حضرت عائشہ رض کی روایت سے باطل ہے کہ اس میں بکری بھی مذکور ہے۔ آٹھویں اور ابن زیاد جو اوپر کی روایت میں وارد ہوا ہے یہ غلطی ہے صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے اور ایسا ہی بخاری اور موطا اور سنن ابی داؤد وغیرہ میں ہے اور ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ (نووی)

باب جَوَازِ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ اِلَيْهَا قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار ہونا روا ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْکَبْھَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّھَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْکَبْھَا وَیْلَکَ فِی الثَّانِیَةِ اَوْفِی الثَّالِثَةِ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ کھینچ رہا ہے آپ نے فرمایا اسپر سوار ہوجا اوس نے عرض کی قربانی کا ہے پھر فرمایا اس نے پھر وہی عرض کی آپ نے تیسری بار فرمایا خرابی ہو تیری سوار ہوجا۔ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اوس پر سوار ہونا روا ہے اور شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بغیر ضرورت روا نہیں اور اس طرح سوار ہووے کہ اسے تکلیف نہ ہو یعنے جانور کو اور یہی مقولہ ہے مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ اور ایک جماعت کا اور دوسری روایت مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ کی اور قول احمد اور اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ بغیر ضرورت بھی روا ہے اور اہل ظاہر کا مذہب بھی یہی ہے اور یہ حدیث انکی دلیل ہے۔ اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ نہایت مجبوری کے وقت روا ہے عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَیْنَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً ابی الزناد کی روایت میں بھی وہی مضمون ہے اور اسمیں ہے کہ اس اونٹ کے گلے میں ہار بھی تھا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ بَیْنَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَیْلَکَ ارْکَبْھَا فَقَالَ بَدَنَةٌ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ وَیْلَکَ ارْکَبْھَا وَیْلَکَ ارْکَبْھَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی حدیثیں روایت کیں ان میں یہ بھی تھی کہ ایک شخص ایک اونٹ کو کھینچ رہا تھا جو اونٹ مقلد تھا (یعنے اس کے گلے میں ہار پڑا ہوا تھا) تو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہو تیری اسپر سوار ہولے خرابی ہے تیری اوس نے عرض کی یارسول اللہ یہ قربانی کا ہے آپ نے پھر فرمایا سوار ہولے خرابی ہے تیری **لطیفہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقلد ہونا جانوروں کا کام ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ رضہ نے جو مقلد بنایا تو جانوروں کو بنایا اور وہ عاملان حدیث کی سواریاں ہیں پس وائے ہے اُن لوگوں پر جو آدمی کی صورت ہو کر مقلد بنا چاہتے ہیں **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وہی مضمون ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ مضمون مثل روایت سابق ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کو پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اسپر ایسی طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو اور جب تمہے ضرورت ہو اور اور سواری نہ ملے **عَنْ** اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا وہی مضمون ہے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ بِالْهَدْيِ اِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيْقِ

جب قربانی کا جانور راہ میں چل نہ سکے تو کیا کرے **عَنْ** مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ قَالَ وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَعَهٗ بِبَدَنَةٍ يَّسُوْقُهَا فَاَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيْقِ فَعَيِيَ بِشَاْنِهَا اِنْ هِيَ اُبْدِعَتْ كَيْفَ يَاْتِيْ بِهَا فَقَالَ لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَاَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاَصْبَحْتُ فَلَمَّا نَزَلْتُ الْبَطْحَاءَ قَالَ

انْطَلَقْ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نَتَحَدَّثُ اِلَیْہِ قَالَ فَذَکَرَ لَہٗ شَانَ بَدَنَتِہٖ فَقَالَ عَلَی الْخَبِیْرِ سَقَطْتَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِسِتَّ عَشْرَۃَ بَدَنَۃً مَّعَ رَجُلٍ وَّاَمَّرَہٗ فِیْہَا قَالَ مَضٰی ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَیَّ مِنْہَا قَالَ انْحَرْھَا ثُمَّ اصْبَغْ نَعْلَیْہَا فِیْ دَمِہَا ثُمَّ اجْعَلْہُ عَلٰی صَفْحَتِہَا وَلَا تَاْکُلْ مِنْہَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ رُفْقَتِکَ **ترجمہ** موسے بن سلمہ نے کہا میں اور سنان دونوں عمرے کو چلے اور سنان کے ساتھ ایک قربانی کا اونٹ تہا کہ اوسے کھینچتے تھے اور وہ راہ میں تہک گیا اور یہ اُس کا حال دیکھ کر عاجز ہوئے کہ اگر یہ بالکل رہ گیا تو اوسے کیونکر لاؤں گا اور کہنے لگے کہ اگر میں بلدہ پہونچا تو اس کا حکم بخوبی دریافت کروں گا پھر اتنے میں پہر دن چڑھا اور ہم بطحا میں اُترے اور سنان نے مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس چلو کہ ان سے ذکر کریں غرض ان سے جا کر ذکر کیا اونہوں نے کہا تم نے خبردار شخص کو پایا اب سنو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتھ روانہ کیے اور وہ چلا پھر لوٹ آیا اور پوچھا کہ یارسول اللہ اگر ان میں سے کوئی تھک جاوے تو کیا کروں آپ نے فرمایا کہ اوسے نحر کردو اور اُس کے گلے کی جوتیاں (جو ہار میں لٹکائی ہیں تا کہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے) اُس کے خون میں رنگ کر اس کی کوہان میں چھاپا ماردو اور اس میں نہ تم کھاؤ نہ تمہارا کوئی رفیق عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَثَمَانَ عَشْرَۃَ بَدَنَۃً مَّعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَکَرَہٗ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ یَذْکُرْ اَوَّلَ الْحَدِیْثِ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے روانہ کرنے کا مضمون ہے مگر اس میں اٹھارہ اونٹ مذکور ہے اور باقی مضمون وہی ہے اور اول کا قصہ سنان وغیرہ کا اس میں نہیں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ ذُوَیْبًا

ابا قبیصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یبعث معہ بالبدن ثم یقول ان عطب منہا شیء
فخشیت علیہ موتا فانحرہا ثم اغمس نعلہا فی دمہا ثم اضرب بہ
صفحتہا ولا تطعمہا انت ولا احد من اہل رفقتک ترجمہ عبداللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ذویب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرے ساتھ قربانی کی اونٹ روانہ کیے اور فرمایا کہ اگر کوئی ان میں سے تھک
جاوے اور مرنیکا ڈر ہو تو اسکو نحر کرنا اور اسکی جوتیاں خون میں ڈبو کر اسکی کوہان میں
چھاپا مار دینا اور نہ تم کھانا اور نہ تمہارا کوئی رفیق **ف** جب قربانی راہ میں تھک
جاوے تو حکم اس کا یہی ہے جو مذکور ہوا اور اس کا کھانا صاحب قربانی اور اسکے ساتھ
والوں کو حرام ہے خواہ وہ اسکے شامل ہوں کھانے پینے میں یا جدا ہوں اور امام شافعی
کے نزدیک اگر وہ قربانی نفل کی ہے تو کھانا کھلانا اور بیچنا وغیرہ اس کا سب روا ہے او
اگر ہدی نذر کی ہے تو اسکو ذبح کرنا اور چھوڑ دینا اگر ذبح نہ کیا اور وہ مرگئی تو اس کا
بدل واجب ہے اور گوشت اسکا امراکو روا نہیں مطلقا سوا مساکین کے اور مساکین
بھی وہ جو اس قربانی والے قافلہ میں نہ ہو جمہور کا قول یہی ہے اور اسکی ضائع ہونیکا
خوف اس وجہ سے نہیں کہ قافلہ پے درپے آتے ہیں دوسرا قافلہ آوے گا وہی کھاوے گا

باب وجوب الطواف الوداع وسقوطہ عن الحائض طواف
وداع کا بیان اور حائضہ سے اسکے ساقط ہونے کا بیان عن ابن عباس رض
قال کان الناس ینصرفون فی کل وجہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم لاینفرن احد حتی یکون اخر عہدہ بالبیت
قال زہیر ینصرفون کل وجہ ولم یقل فی ترجمہ ابن عباس رض نے
کہا کہ لوگ ادہر ادہر چل پھرتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
شخص کوچ نہ کرے جب تک چلتے وقت طواف نہ کرلے بیت اللہ کا زہیر کی روایت میں فی کا لفظ نہیں
عن ابن عباس رض قال امر الناس ان یکون اخر عہدہم بالبیت الا انہ خفف عن

الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ آخیر مین بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جاوین (یعنے
طواف کرکے) اور حائضہ پر تخفیف ہو گئی یعنے طواف وداع معاف ہے۔ ف اس سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے
اگر اسکو ترک کرے تو دم لازم آتا ہے اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور اکثر علما کا اور یہی قول ہے حسن بصری اور حکم اور
حماد اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کا۔ اور مالک اور داؤد اور ابن منذر نے کہا کہ وہ سنت
ہے اسکی ترک سے کچھ لازم نہین آتا اور مجاہد سے دونون روایتین آئی ہین اور حائضہ عورت کو معاف ہے۔ عَنْ
طَاؤُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تُفْتِيْ
اَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْاَنْصَارِيَّةَ هَلْ اَمَرَهَا بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ
بْنُ ثَابِتٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا اَرَاكَ اِلَّا قَدْ صَدَقْتَ طاؤس
نے کہا کہ مین ابن عباسؓ کے ساتھ تھا اور زید بن ثابت فتوی دیتے تھے کہ حائضہ عورت نکلنے سے پیشتر گو با حیض کے پہلے
طواف رخصت کرے سو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ اگر تم نہین مانتے ہو تو فلانی انصار کی بی بی سے پوچھو
کہ آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسکا حکم دیا ہے یا نہین سو زید بن ثابت ابن عباسؓ کے پاس لوٹ کر آئے اور
بولے کہ مین جانتا ہون کہ آپ ہی سچ کہتے تھے ف غرض یہ کہ ضرور نہین کہ پہلے سے طواف کر رکھے قبل چلنے کے
کہ شاید چلتے وقت حیض آجاوے بلکہ حکم یہ ہے کہ چلتے وقت اگر حیض نہ ہو طواف کرے اور ہو تو معاف ہے عَنْ اَبِيْ
سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَذَكَرْتُ حِيْضَتَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ كَانَتْ اَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ
بَعْدَ الْاِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
نے فرمایا کہ صفیہ کو حیض آگیا اور مین نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی آپنے فرمایا کہ ہم کو روکنے والی
ہے مینے عرض کی کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہین تب حائضہ ہوئی ہین آپنے فرمایا تو کوچ کرین عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ مضمون وہی ہے ✤
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِيَّةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ ترجمہ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَتَخَوَّفُ اَنْ تَحِيْضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ اَنْ تُفِيْضَ قَالَتْ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذًا **وہی** مضمون جو اوپر گذرا
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ
اللهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ
وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالُوْا بَلَى قَالَ فَاخْرُجْنَ **ترجمہ** وہی مضمون ہے
صفیہ کا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ
بَعْضَ مَا يُرِيْدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهٖ فَقَالُوْا إِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ إِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا قَالُوْا يَا
رَسُوْلَ اللهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وہ ارادہ ہوا جو مرد کو اپنی بی بی سے ہوتا ہے تو عرض ہوئی کہ
وہ حائض ہیں آپ نے فرمایا کہ تم ہمکو روکا چاہتی ہیں عرض کی کہ وہ نحر کے دن طواف افاضہ کر چکی ہیں تب فرمایا تمہارے
ساتھ کوچ کریں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ
يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا
أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے
فرمایا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کوچ کا ارادہ کیا صفیہ اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین اور اداس نہیں
آپ نے فرمایا بانجھیں سر مونڈیاں کیا ہمکو روکتی ہیں پھر ان سے فرمایا کیا تم نے نحر کے دن طواف افاضہ کیا ہے انہوں
نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا چلو دو یعنے طواف وداع معاف **عَنْ** الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْحَكَمِ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً مضمون
وہی ہے مگر اس میں غمگین اداس کا لفظ نہیں **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ طواف وداع تو حائضہ کو معاف
ہے اور طواف افاضہ رکن ہے کہ بغیر اس کے ادا کئے حائضہ روانہ نہیں ہو سکتی اور اگر وہ اپنے وطن چلی گئی بغیر طواف
افاضہ کے تو محرم رہے گی اور معلوم ہوا کہ طواف افاضہ کو طواف زیارت بھی کہنا روا ہے اور مالک نے کہا ہے کہ مکروہ
ہے مگر ان کی کوئی دلیل معتبر نہیں **بَابٌ** اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ
هُوَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ مَكَثَ
فِيْهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ
وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن طلحہ داخل ہوئے کعبہ میں اور دروازہ بند کر لیا اور آپ ٹھیرے پھر ابن
عمر نے بلال سے پوچھا جب نکلو کر کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو انہوں نے کہا کہ تین کھمبے اپنے بائیں کیے
اور ایک داہنے اور تین پیچھے اور کعبہ کے اندر ان دنوں چھ کھمبے تھے پھر نماز پڑھی **عن** ابنِ عمرَ رضِیَ اللہ
تعالیٰ عنہما قال قدِمَ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یومَ الفتحِ فنزلَ بِفِناءِ الکعبۃِ وأرسلَ
إلی عثمانَ بنِ طلحۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فجاءَ بالمفتحِ ففتحَ البابَ ثم قال دخلَ النبیُّ صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم وبلالٌ وأسامۃُ بنُ زیدٍ وعثمانُ بنُ طلحۃَ رضی اللہ عنہم وأمرَ بالبابِ فأُغلِقَ
فلبثوا فیہ ملیًّا ثم فتحَ البابَ فقال عبدُ اللہِ فبادرتُ الناسَ فتلقیتُ رسولَ اللہِ صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم خارجًا وبلالٌ علی إثرِہ فقلتُ لبلالٍ ہل صلّٰی فیہ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم
قال نعم قلتُ أینَ قال بینَ العمودینِ تلقاءَ وجہِہ قال ونسیتُ أن أسألہ کم صلّٰی
ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے فتح مکہ کے دن اور کعبہ کے میدان میں
اترے اور عثمان بن طلحہ کے پاس کہلا بھیجا اور وہ کنجی لائے اور دروازہ کھولا اور آپ اور بلال اور اسامہ اور عثمان بن
طلحہ اندر گئے اور دروازے کو حکم دیا کہ بند کر دیا اور تھوڑی دیر ٹھیرے پھر دروازہ کھولا سو میں سب لوگوں سے پہلے
آپ سے ملا کعبہ کے باہر اور بلال آپ کے پیچھے تھے سو بلال سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی
انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کہاں انہوں نے کہا کہ دو کھمبوں کے بیچ میں اپنے منہ کے سامنے اور میں بھول
گیا کہ پوچھوں کتنی پڑھی **عن** ابنِ عمرَ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال أقبلَ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم عامَ الفتحِ علی ناقۃٍ لأسامۃَ بنِ زیدٍ حتّٰی أناخَ بفناءِ الکعبۃِ ثم دعا عثمانَ بنَ طلحۃَ
فقال ائتنی بالمفتاحِ فذہبَ إلی أُمِّہٖ فأبتْ أن تعطیَہ فقال واللہِ لتعطینَّہ أو لیخرُجنَّ ہذا
السیفُ مِن صُلبی قال فأعطتْہ إیّاہ فجاءَ بہ إلی النبیِّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فدفعَہ إلیہ
ففتحَ البابَ ثم ذکرَ بمثلِ حدیثِ حمّادِ بنِ زیدٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا اسامہ کی اونٹنی پر سوار کعبہ کے آنگن میں آئے اور اونٹنی کو بٹھایا
اور عثمان کو بلایا اور فرمایا کنجی لاؤ وہ اپنی ماں کے پاس گئے اور انہوں نے نہ دی پھر عثمان نے کہا کہ تم کنجی دیدو نہیں
تو یہ تلوار میری پیٹھ سے پار ہو جاوے گی تب دی اور وہ لے کر حضرت پاس حاضر ہوئے اور آپ کو دی اور آپ نے
دروازہ کھولا آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا حماد کی روایت میں **عن** ابنِ عمرَ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
قال دخلَ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم البیتَ ومعہ أسامۃُ وبلالٌ وعثمانُ بنُ طلحۃَ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم فأجافوا علیہم البابَ طویلًا ثم فتحَ فکنتُ أوّلَ مَن دخلَ فلقیتُ

بِلَالًا فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْعَمُودَیْنِ الْمُقَدَّمَیْنِ فَنَسِیتُ أَنْ أَسْأَلَہٗ کَمْ
صَلّٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کعبہ میں گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان آپ کے ساتھ تھے اور لوگوں نے آپ کے جانے کے بعد دروازہ بند کر لیا بڑی دیر
تک پھر دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا اور میں بلال سے ملا اور کہا کہ کہاں نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے انہوں نے کہا دو کھمبوں کے بیچ میں جو آگے ہیں اور میں بھول گیا اور ان سے یہ نہ پوچھا کہ کتنی نماز پڑھی عَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ أَنَّہٗ انْتَہٰی إِلَی الْکَعْبَۃِ وَقَدْ دَخَلَہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَۃُ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وَأَجَافَ عَلَیْہِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا الْبَابَ قَالَ فَمَکَثُوا فِیہِ مَلِیًّا
ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَرَقِیتُ الدَّرَجَۃَ فَدَخَلْتُ الْبَیْتَ فَقُلْتُ أَیْنَ
صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالُوا ہٰہُنَا قَالَ وَنَسِیتُ أَنْ أَسْأَلَہُمْ کَمْ صَلّٰی ترجمہ وہی
مضمون ہے عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِیہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّہٗ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ ہُوَ وَأُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ
فَأَغْلَقُوا عَلَیْہِمْ فَلَمَّا فَتَحُوا کُنْتُ فِی أَوَّلِ مَنْ وَلَجَ فَلَقِیتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُہٗ ہَلْ صَلّٰی فِیہِ رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلّٰی بَیْنَ الْعَمُودَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ ترجمہ وہی مضمون ہے پر اس میں
زیادہ ہے کہ راوی نے کہا نماز پڑھی آپ نے یمانی دو کھمبوں کے بیچ میں عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ أَبِیہِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَۃَ ہُوَ وَأُسَامَۃُ
بْنُ زَیْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وَلَمْ یَدْخُلْہَا مَعَہُمْ أَحَدٌ ثُمَّ أُغْلِقَتْ
عَلَیْہِمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فَأَخْبَرَنِی بِلَالٌ أَوْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِی جَوْفِ الْکَعْبَۃِ بَیْنَ الْعَمُودَیْنِ
الْیَمَانِیَیْنِ ترجمہ سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبہ میں گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان بھی اور کوئی ان کے ساتھ نہ گیا پھر دروازہ بند کر دیا
عبداللہ نے کہا کہ خبر دی مجھے بلال نے یا عثمان نے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر دو یمانی
کھمبوں کے بیچ میں عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُولُ إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ
وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِہٖ قَالَ لَمْ یَکُنْ یَنْہٰی عَنْ دُخُولِہٖ وَلٰکِنِّی سَمِعْتُہٗ یَقُولُ أَخْبَرَنِی أُسَامَۃُ بْنُ
زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَیْتَ دَعَا فِی نَوَاحِیہِ
کُلِّہَا وَلَمْ یُصَلِّ فِیہِ حَتّٰی خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَکَعَ فِی قُبُلِ الْبَیْتِ رَکْعَتَیْنِ وَقَالَ ہٰذِہِ الْقِبْلَۃُ

قُلْتُ لَهُ مَا نَوَاحِيْهَا أَفِي زَوَايَاهَا قَالَ بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ **ترجمہ** ابن جریج نے کہا کہ مینے عطاسے کہا کہ تم نے سنا ہے ابن عباس سے کہ وہ فرماتے تہے کہ تم کو حکم ہوا ہے طواف کا اور نہین حکم ہوا ہے کعبہ کے اندر جانے کا کہا عطا نے کہ وہ منع نہین کرتے تہے اُس کے اندر جانے سے مگر مینے اُنکو سنا کہ کہتے تہے خبر دی مجھکو اسامہ بن زید نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب داخل ہوے کعبہ مین تو ہر طرف اُس مین دعا کی اور نماز نہین پڑہی پہر نکلے تو دو رکعت پڑہی قبلہ کے آگے اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے مین نے اُن سے کہا کہ کیا حکم ہے اُس کے کنارون کا اور کیا حکم ہے اُس کے کونون مین نماز کا تو انہون نے کہا کہ ہر طرف بیت اللہ شریف کی قبلہ ہے **فائدہ** یہی قبلہ ہے یعنے قیامت تک اسی کی طرف نماز ہوگی اور یہ منسوخ نہ ہوگا جیسے بیت المقدس کی طرف نماز پڑہنا منسوخ ہو چکا یا یہ مراد ہے کہ آپ نے گویا امام کا کہڑا ہونا سکہا دیا کہ امام کو مسنون یہی ہے کہ کعبہ کے سامنے کہڑا ہو اور اُس کے کونون اور کنارون مین نہ کہڑا ہو اگرچہ نماز ہر طرف روا ہے مگر امام کی وہی جگہہ مسنون ہے یا یہ مطلب ہے کہ قبلہ یہی کعبہ ہے نہ ساری مسجد جو اُس کے گرد بنی ہے **فائدہ** اور ان سب روایتون مین محدثین نے بلال کی روایت سے تمسک کیا ہے جسمین کعبہ کے اندر نماز کا ذکر ہے اور اُسامہ کی روایت سے تمسک نہین کیا اسلیے کہ بلال نے ایک امر زائد ثابت کیا اور مثبت مقدم ہے نافی پر اس لیے اُس کو ترجیح ہوئی اور نماز سے مراد یہی نماز معہود ہے جسمین رکوع اور سجدہ ہوتا ہے اور اسی لیے ابن عمر نے کہا کہ مین بہول گیا کہ اُن سے پوچہون کتنی نماز پڑہی یعنے کتنی رکعات اور اسامہ کے نہ دیکہنے کا سبب شاید یہ ہو کہ یہ اور گوشہ مین ہون اور دعا مین مشغول ہون اور حضرت سے دور ہون بخلاف بلال کے کہ وہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہون اور دروازہ بند ہونے سے اندہیرا بہی ہو اور نماز آپ کی وہان ہلکی ہو اور علماء کا اختلاف ہے کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے مین بعضون نے کہا ہے کہ جب کسی دیوار کی جانب یا دروازہ کی جانب ادا کرے اور دروازہ بند ہو تو نماز روا ہے خواہ نفل ہو خواہ فرض اور یہ قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور جمہور اور احمد کا اور مالک نے کہا نفل مطلق صحیح ہے اور فرض اور وتر اور سنتین فجر کی اور دو رکعتین طواف کی جائز نہین اور بعض اہل ظاہر اور اصبغ مالکی کا قول ہے کہ کوئی نماز اُس مین صحیح نہین نہ نفل نہ فرض اور جمہور کی دلیل یہی روایات بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہین اور جب نفل روا ہوا تو جائز ہے کہ فرض بہی روا ہو پس مذہب جمہور قوی ہے اور عثمان بن طلحہ سے آپ نے کنجی لی اور پہر بنی طلحہ کے سپرد کی اور فرمایا کہ ہمیشہ تمہاری ہی پاس رہے گی غرض سدانت کعبہ کی اُنہی کے خاندان مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے اور جب تک ان مین کوئی لائق اور قابل ہو دوسرے کو دینا روا نہین اور آپ کے اندر جانے کے بعد کعبہ کا دروازہ بند کر دیا کہ ہجوم خلائق نہ ہو اور آپ کا دل مطمئن اور خاطر تسکین مین رہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيْهَا سِتُّ سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ

فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اس مین چھہ کھمبے تھے سو ہر کھمبے کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی اور نماز نہین پڑہی **ف** انکی روایت نماز نہ پڑہنے کے باب مین کیونکر مقبول ہو سکتی ہے اس لیے کہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہ تھے کعبہ کے اندر بخلاف بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ وہ ساتھ تھے **غرض** بلال کی روایت کو ترجیح ہے کہ وہ مثبت ہین اور یہ نافی **عَنْ** اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فِيْ عُمْرَتِهٖ قَالَ لَا ترجمہ اسمعیل نے کہا کہ مین نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا جو صحابی تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ کیا داخل ہوئے ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ مین اپنے عمرہ کی حالت مین انہون نے فرمایا کہ نہین **ف** مراد اس سے عمرہ قضا ہے کہ ساتوین سال ہجرت کے ہوا قبل فتح مکہ کے اور سبب اوسوقت نہ جانیکا یہ تہا کہ کعبہ کے اندر بت رکھے تہے اور تصاویر تہے اور مشرک اس کو وہان سے اُٹھانے نہین دیتے تہے پھر جس سال کہ فتح ہوا بت نکالدیے گئے اور آپ داخل ہوے اور نماز پڑہی اور تصاویر مٹا دیے گئے **بَابُ** نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبِنَآئِهَا کعبہ کو توڑ کر بنانے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ وَلَجَعَلْتُهَا عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّ قُرَيْشًا حِيْنَ بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین کعبہ کو توڑتا اور اسکو ابرہیم علیہ السلام کی نیو پر بنا دیتا اس لیے کہ قریش نے جب بنایا کعبہ تو چھوٹا کر دیا اور مین اسمین ایک دروازہ پیچھے بھی بناتا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے ہشام سے یہی حدیث اسی سند سے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تم نے نہین دیکھا کہ

مروی ہے یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب نے دونون نے کہا ابن نمیر نے عن ہشام ۱۲ منہ

جب تمہاری قوم نے کعبہ بنایا تو ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی نیووں سے کم کر دیا سو میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے آپ کیوں نہ
نہیں پھیر دیتے اسکو ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی نیووں پر سو آپ نے فرمایا اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں
البتہ ایسا کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بیشک یہ سنا ہوگا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس لیے کہ میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چھونا ان دو کونوں کا اسیواسطے چھوڑ
دیا کہ بیت اللہ ابراہیم کی نیووں پر نہیں تھا **ف** پس اگر ان دونوں کونوں کو چھوتے تو پورے کعبہ کا طواف
نہ ہوتا بلکہ کچھ زمین کعبہ کے اندر کی جو حطیم کی جانب میں ہے طواف سے رہ جاتی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی
عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول
لولا ان قومک حدیثو عہد بجاہلیۃ او قال بکفر لانفقت کنز الکعبۃ فی سبیل اللہ و
لجعلت بابہا بالارض ولادخلت فیہا من الحجر **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے میں نے سنا کہ اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت کو نہ چھوڑی ہوتی یا کفر کو تو میں کعبہ کا
خزانہ اللہ کی راہ میں صرف کر دیتا یعنے جہاد میں، اور اس میں دروازے زمین کے برابر بناتا اور حطیم کو کعبہ میں
ملا دیتا **عن** عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ یقول حدثتنی خالتی یعنی عائشۃ قالت
قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا عائشۃ لولا ان قومک حدیث عہد بشرک لہدمت الکعبۃ
فالزقتہا بالارض وجعلت لہا بابین بابا شرقیا وبابا غربیا وزدت فیہا ستۃ اذرع من الحجر
فان قریشا اقتصرتہا حیث بنت الکعبۃ **ترجمہ** وہی مضمون ہے مگر یہ زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں
کعبہ کو گرا کر زمین سے اسکے دروازے ملا دیتا اور دو دروازے رکھتا ایک شرق کی جانب دوسرا غرب کی طرف
اور چھ ہاتھ حطیم میں سے زمین کعبہ میں ملا دیتا اس لیے کہ قریش نے جب بنایا تو چھوٹا کر دیا **عن** عطاء قال
لما احترق البیت زمن یزید بن معاویۃ حین غزاہ اہل الشام فکان ترکہ ابن الزبیر
رضی اللہ تعالی عنہ حتی قدم الناس الموسم یرید ان یجرئہم او یحربہم علی اہل الشام و
لما صدر الناس قال یا ایہا الناس اشیروا علی فی الکعبۃ انقضہا ثم ابنی بناءہا او اصلح
ما وہی منہا قال ابن عباس فانی قد فرق لی رأی فیہا اری ان تصلح ما وہی منہا وتدع بیتا
اسلم الناس علیہ واحجارا اسلم الناس علیہا وبعث علیہا النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقال
ابن الزبیر لو کان احدکم احترق بیتہ ما رضی حتی یجدہ فکیف بیت ربکم انی مستخیر ربی
ثلاثا ثم عازم علی امری فلما مضی الثلاث اجمع رایہ علی ان ینقضہا فتحاماہ الناس ان
ینزل باول الناس یصعد فیہ امر من السماء حتی صعدہ رجل فالقی منہ حجارۃ فلما لم یرہ

النَّاسُ صَابَهُ شَيءٌ تَتَابَعُوا فَنَقَضُوهُ حَتّٰى بَلَغُوا بِهِ الْاَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَعْمِدَةً فَسَتَرَ عَلَيْهَا السُّتُورَ
حَتّٰى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُولُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّي
عَلٰى بِنَائِهِ لَكُنْتُ اَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ اَذْرُعٍ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا
يَخْرُجُونَ مِنْهُ قَالَ فَاَنَا الْيَوْمَ اَجِدُ مَا اُنْفِقُ وَلَسْتُ اَخَافُ النَّاسَ قَالَ فَزَادَ فِيهِ خَمْسَ اَذْرُعٍ
مِنَ الْحِجْرِ حَتّٰى اَبْدَا اُسًّا نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَبَنٰى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشَرَ ذِرَاعًا
فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ فَزَادَ فِي طُولِهِ عَشْرَ اَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ اَحَدُهُمَا يُدْخَلُ مِنْهُ وَالْاٰخَرُ
يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَتَبَ الْحَجَّاجُ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ
بِذٰلِكَ وَيُخْبِرُهُ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلٰى اُسٍّ نَظَرَ اِلَيْهِ الْعُدُولُ مِنْ اَهْلِ
مَكَّةَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ اِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي شَيْءٍ اَمَّا مَا
زَادَ فِي طُولِهِ فَاَقِرَّهُ وَاَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ اِلٰى بِنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَنَقَضَهُ
وَاَعَادَهُ اِلٰى بِنَائِهِ ترجمہ عطاء نے کہا کہ جب کعبہ جل گیا یزید بن معاویہ کے زمانہ مین جبکہ مکہ مین آن کر شام والے
لڑے تھے اور جو حال ہوا اُسکا وہ ہوا اور ابن زبیر نے کعبہ شریف کو ویسا ہی رہنے دیا یہانتک کہ لوگ موسم حج
مین جمع ہوئے اور ابن زبیر کا ارادہ تہا کہ لوگون کو خانہ کعبہ دکھا کر جرات دلادین انکو اہل شام کی لڑائی پر یا انکو تجربہ
کرین کہ اُنکے کچھ حمیت دین ہے یا نہین پہر جب لوگ آگئے تو انہون نے کہا اے لوگو مشورہ دو مجھے خانہ متبرکہ
کعبہ کے لیے کہ مین اسے توڑ کرنے سر سے بناؤن یا جو اُس مین بودا ہو گیا ہے اوسے درست کر دون ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ مجھے ایک رائے سوجھی ہے اور مین تو یہ جانتا ہون کہ تم صرف جو اون مین بودا ہو گیا ہے اسکی
مرمت کر دو اور خانہ کعبہ کو ویسا ہی رہنے دو جیسا لوگون کے وقت تہا اور انہی پتھرون کو رہنے دو جنکے اوپر لوگ مسلمان
ہوئے ہین اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے ہین تو ابن زبیر نے کہا کہ اگر تم مین سے کسی کا گہر
جل جاوے تو اسکا دل کبھی نہ چاہے جب تک نیا نہ بنا دے پہر تمہارے رب کا گہر تو اس سے کہین افضل ہے اُسکا کیا حال
ہے اور مین اپنے رب سے استخارہ کرتا ہون تین بار پہر مصمم ارادہ کرتا ہون اپنے کام کا پہر جب تین بار استخارہ ہو چکا
تو انکی رائے مین آیا کہ خانہ مبارک کو توڑ کر بنا دین اور لوگ خوف کرنے لگے کہ ایسا نہ ہو جو شخص کہ پہلے خانہ کعبہ کے
اوپر توڑنے کو چڑہے اُسپر کوئی بلائے آسمانی نازل نہ ہو (اس سے معلوم ہوا کہ مالک اُس گہر کا اوپر ہے اور تمام صحابہ کا
یہی عقیدہ تہا) یہانتک کہ ایک شخص چڑہا اور اس مین سے ایک پتہر گرا دیا پہر جب لوگون نے دیکھا کہ اُسپر کوئی بلا نہ
اتری تو ایک دوسرے پر گرنے لگے اور خانہ مبارک کو ڈہا کر زمین تک پہونچا دیا اور ابن زبیر نے چند ستون کہڑے کر کے

اونپر پردہ ڈال دیا تاکہ لوگ اُس پردہ کی طرف نماز پڑہتے رہین اور مقام کعبہ کو جانتے رہین اور وہ پردے پڑے رہی یہانتک کہ دیوارین اُسکی اونچی ہوگیین اور ابن زبیر نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ صدیقہ سے سنا ہے کہ فرماتی تہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ تیرے کفر نہ چہوڑے ہوتے اور میرے پاس اتنا خرچ بہی نہین ہے کہ اُسکو بنا سکون ورنہ مین پانچ گز حطیم سے کعبہ کے اندر داخل کر دیتا اور ایک دروازہ تو اس مین ایسا بنے دیتا کہ لوگ اس مین سے داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بناتا کہ لوگ اس سے باہر جاتے پہر ابن زبیر نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بہی رکہتے ہین کہ اوسے صرف کرین اور لوگون کا خوف بہی نہین کہا راوی نے پہر ابن الزبیر نے پانچ گز اُس کی دیوار کی زیادہ کردین حطیم کی جانب سے یہانتک کہ نکلے وہان پر ایک نیو کہ لوگون نے اُسے خوب دیکہا اور وہ نیو تہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پہر اُسی نیو پر سے دیوار اُٹھانا شروع کی اور طول کعبہ کا اٹہارہ ذراع تہا پہر جب اُسمین زیادہ کیا تو چہوٹا نظر آنے لگا یعنے چوڑان زیادہ ہوگئی اور لمبان کم نظر آنے لگی اسواسطے اُسکی لمبان مین بہی دس ذراع زیادہ کیے اور اُسکے دو دروازے رکہے کہ ایک مین سے اندر جاوین دوسرے سے باہر آوین پہر جب عبد اللہ بن زبیر شہید ہوئے تو حجاج نے عبد الملک بن مروان کو یہ خبر لکہہ بہیجی اور لکہا کہ ابن زبیر نے جو بنا کی وہ اُنہی نیوون پر کی جسکو معتبر لوگ مکہ کے دیکہہ چکے ہین یعنے بنائے ابراہیم پر کی سو عبد الملک نے اُنکو جواب لکہا کہ ہم ابن زبیر کی لت پت سے کچہ کام نہین .... اور تم ایسا کرو کہ جو انہون نے طول مین زیادہ کر دیا ہے اُسکو رہنے دو اور جو حطیم کی طرف زیادہ کیا ہے اُسکو نکال ڈالو اور پہر حالت اولی پر بنا دو اور وہ دروازہ چہوپ دو جو کہ انہون نے نیا کہولا ہے غرض حجاج نے اوسے توڑ کر بنائے اول پر بنا دیا عن الحارث بن عبد الله بن ابي ربيعة قال عبد الله بن عبيد وفد الحارث بن عبد الله على عبد الملك بن مروان في خلافته فقال عبد الملك ما اظن ابا خبيب يعني ابن الزبير رضي الله تعالى عنه سمع من عائشة رضي الله تعالى عنها ما كان يزعم انه سمعه منها قال الحارث بلى انا سمعته منها قال سمعتها تقول ماذا قال قالت قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان قومك استقصروا من بنيان البيت ولولا حداثة عهدهم بالشرك اعدت ما تركوا منه فان بدا لقومك من بعدي ان يبنوه فهلمي لاريك ما تركوا منه فاراها قريبا من سبع اذرع هذا حديث عبد الله بن عبيد .. وزاد عليه الوليد بن عطاء رضي الله تعالى عنه قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ولجعلت لها بابين موضوعين في الارض شرقيا وغربيا وهل تدرين لم كان قومك رفعوا بابها قالت قلت لا قال تعززا ان لا يدخلها الا من ارادوا فكان الرجل اذا هو اراد ان يدخلها يدعونه يرتقي حتى اذا كاد ان يدخل دفعوه فسقط قال عبد الملك للحارث رضي الله تعالى عنه انت سمعتها تقول هذا قال نعم قال

فَنَكَّتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ ترجمہ حارث سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عبید نے
کہا جو وافد تھے حارث کے عبدالملک کے پاس جب عبدالملک خلیفہ تہا غرض کہ عبدالملک نے عبداللہ سے کہا کہ مجھے گمان ہے
کہ ابو خبیب یعنے عبداللہ بن زبیر جو دعوی کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث
سنی ہے (یعنے جسمین بنائے کعبہ کا ذکر ہے) تو وہ جہوٹ کہتے ہیں انہوں نے کچہ نہیں سُنا تب حارث نے کہا کہ نہیں
بلکہ اصل بات یہ ہے کہ مینے بہی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے عبدالملک نے کہا کہ تمنے
کیا سُنا ہے اُن سے تو حارث نے کہا کہ وہ فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے
کعبہ کی بنا کو چہوٹا کر دیا اور اگر تمہاری قوم نے نیا شرک نہ چہوڑا ہوتا تو مین جتنا انہوں نے چہوڑ دیا ہے اسکو بنا دیتا سو
اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ ویسا بناوین (یعنے جیسا مین چاہتا ہون) میرے بعد تو آؤ مین دکہا دون جو انہوں نے
چہوڑ دیا ہے سو آپنے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو دکہایا کہ وہ قریب سات ہاتھ کے تہا (یعنے حطیم کی
طرف سے) یہ تو عبیداللہ بن عبید کی روایت ہوئی اور ولید بن عطا نے یہ مضمون اور زیادہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اُس مین دو دروازے زمین سے لگے ہوئے رکہتا ایک مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب
کی طرف اور تم جانتے ہو کہ تمہاری قوم نے دروازہ اسکا اونچا کیون کر دیا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
نے عرض کی کہ مین نہین جانتی آپنے فرمایا تکبر کی راہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر جا نسکے مگر جسے وہ چاہین اور حال انکا یہ
تہا کہ جب کوئی اندر جانے کا ارادہ کرتا تو اسکو جانے دیتے جب اندر جانے لگتا تو اُسے دہکیل دیتے کہ گر پڑتا کہ عبد
الملک نے حارث سے کہا کہ تمنے جناب عائشہ صدیقہ سے خود سُنا ہے کہ وہ ایسا فرماتی تہین انہوں نے کہا ہان
تب وہ اپنی چہڑی سے زمین کریدنے لگا (جیسے کوئی شرمندہ اور متفکر ہوجاتا ہے) اور پہر کہا کہ مین آرزو کرتا ہون کہ
اُسیطرح چہوڑ دیتا اور جو کچہ وہان ہے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہمسے یہ حدیث محمد بن عمرو نے اُن
سے ابو عاصم نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اون سے عبدالرزاق نے اور ان دونوں نے
روایت کی ابن جریج سے اسی اسناد سے ابن بکر کی حدیث کی مانند یعنے جو اوپر گذری عَنْ أَبِي قَزَعَةَ أَنَّ
عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتَلَ اللهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ سَمِعْتُهَا تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ
لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى أَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَإِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرُوا فِي الْبِنَاءِ
فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا تَقُلْ هٰذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنَا سَمِعْتُ
أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تُحَدِّثُ هٰذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ لَتَرَكْتُهُ عَلَى مَا
بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ ترجمہ ابی قزعہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان طواف کرتا تہا بیت اللہ کا اور کہنے لگا

کہ اللہ تعالی ہلاک کرے ابن زبیر کو کہ وہ جہوٹ باندہتا تہا ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر اور کہتا تہا کہ مینے اُن سے سُنا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چہوڑا ہوتا تو مین کعبہ کو توڑ کر حجر کی طرف زیادہ کرتا اس لیے کہ تمہاری قوم نے بناے کعبہ کم کر دی سو حارث نے کہا کہ اے امیر المومنین ایسا نہ فرمایئے اسلیے کہ مینے ابہی ام المومنین سے سنا ہے کہ وہ یہی حدیث بیان فرماتی تہین تو عبد الملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرانے کے قبل مین یہ حدیث سنتا تو ابن زبیر ہی کی بنا کو قائم رکہتا **فائدہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مفسدہ قوم کے خوف سے کعبہ کی تغیر روا نہ رکہی اس سے ثابت ہوا کہ بعض امور شرعیہ مین بنظر مصلحت شرعیہ ناجبر روا ہے اور علماء نے کہا ہے کہ کعبہ پانچ بار تیار ہوا ایک بار فرشتون نے بنایا پہر ابرہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے پہر قریش نے جاہلیت مین اور یہ تیسری بنا تہی اور یہ حضرتؐ کے سامنے ہوئی اور آپ کی عمر مبارک اسوقت پینتیس برس کی تہی یا پچیس ۲۵ کی اور اسی مین جب آپکی ہتمت گری ہے تو آپ زمین پر گرے تہے۔ پہر چوتہی بار ابن زبیر نے بنایا اور پانچوین بار حجاج بن یوسف نے اور ابتک حجاج کی بنا موجود ہے اور بعضون نے کہا ہے دو بار اور بنا ہے یا تین بار اور ہارون الرشید نے امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے پوچہا کہ مین اسے توڑ کر ابن زبیر کی بنا پر بنا دون تو انہون نے فرمایا اے امیر المومنین مین آپکو قسم دیتا ہون کہ اُسکو بادشاہون کا کہلونا نہ بنایئے اور یہ جو اوپر کی روایت مین آیا ہے کہ مین خرچ کر دیتا خزانہ کعبہ کا اللہ تعالی کی راہ مین اس سے معلوم ہوا کہ خزانہ کعبہ کا صرف کرنا اللہ کی راہ مین درست ہے مگر بنظر مصلحت آپ نے اس مین دست اندازی نہ فرمائی کہ لوگ طعن نہ کرین اور اُن روایتون سے معلوم ہوا کہ حطیم سے چہ فراع بیت اللہ کی طرف بیت اللہ ہی مین داخل ہے بلا خلاف اور اس سے زائد مین اختلاف ہے اور اگر حطیم مین سے چہہ ہاتہہ بیت اللہ سے چہوڑ کر طواف کیا تو اُس مین دو قول ہین ایک تو یہ ہے کہ روا ہے حسب ظواہر اُن حدیثون کے اور دوسرے یہ کہ حجر کے اندر اور اسکی دیوار پر بہی اگر طواف کیا جب بہی طواف صحیح نہ ہوا جب تک حجر کے باہر سے طواف نہ کرے اور یہی صحیح ہے اور اسی کی تصریح فرمائی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اور اسیکے قائل ہین جمیع علماء مسلمین کے اور خلاف کیا ہے ان سب کا ابو حنیفہؒ نے اور انہون نے کہا ہے کہ اگر حطیم کے اندر سے کسی نے طواف کیا اور مکہ مین ہے تو دوبارہ طواف کرے اور اگر چلا گیا تو ایک قربانی دے اور طواف اُسکا کافی ہو گیا اور جمہور علماء کی سند یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حجر کے باہر سے طواف کیا اور فرمایا کہ مجہ سے لو مناسک اپنے حج کے پس قول ابو حنیفہ کا مخالف حدیث ہوا اس لیے مردود ہے اور ابن زبیر نے جب تک دیوارین اونچی نہین ہوئین تو پردے ڈالدیے اور مذہب امام مالک کا یہی ہے کہ مقصود استقبال قبلہ سے بنائے قبلہ ہے نہ زمین اور قاضی عیاض نے اسی سے تمسک کیا ہے اور کہا ہے ابن عباس نے انکو یعنے ابن زبیر کو پردہ ڈالنے کا مشورہ دیا تہا اور اُنسے کہا تہا

کہ اگر تم اسکو گراتے ہو تو لوگوں کو بغیر قبلہ کے مت چھوڑو بلکہ پردہ ڈالدو اور جابر نے کہا کہ پردوں کی ضرورت نہیں بلکہ زمین
کعبہ بھی قبلہ ہے اور مذہب شافعی وغیرہ کا یہی ہے کہ نماز زمین کعبہ کی طرف روا ہے بلا خلاف خواہ دیوار وغیرہ اس کی
اونچی ہو یا نہ ہو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
عَنِ الْجَدْرِ اَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوْهُ الْبَيْتَ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ
النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَاْنُ بَابِهٖ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَآءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَآءُوْا
وَلَوْلَآ اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ لَنَظَرْتُ اَنْ اُدْخِلَ
الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَاَنْ اُلْزِقَ بَابَهٗ بِالْاَرْضِ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ میں
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا دیوار حطیم کی بیت اللہ میں داخل ہے آپ نے فرمایا ہاں۔
اس سے رد ہو گیا مذہب ابی حنیفہ کا اور نہ جائز ہوا طواف حطیم کے اندر اس لیے کہ وہ داخل بیت ہے، میں نے پھر عرض کی
کہ اسکو بیت اللہ میں کیوں نہ داخل کیا آپ نے فرمایا یہ تمہاری قوم کی حرکت ہے کہ ان کے پاس خرچ کم ہو گیا پھر میں نے
عرض کی کہ دروازہ اسکا کیوں اونچا ہے آپ نے فرمایا یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تاکہ جسکو چاہیں اسے جانے
دیں اور اگر تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہوتی اور مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ ان کے دل بدل جائینگے
تو میں ارادہ کرتا کہ داخل کردوں دیواروں کو یعنے حطیم کی بیت اللہ میں اور دروازہ اسکا زمین کو لگا دیتا کہا مسلم نے
اور روایت کی ہمسے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبید اللہ یعنے ابن موسی نے اُن سے شیبان نے اُن
سے اشعث نے اُن سے اسود نے اُن سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ اُنہوں نے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حجر کو اور بیان کی حدیث ابی الاحوص کی ہم معنے اور اس میں یوں ہے کہ کہا انہوں نے
کہ دروازہ اسکا اتنا اونچا کیوں ہے کہ بغیر سیڑھی کے اوپر نہیں جا سکتے اور حضرت کے جواب میں یوں ہے کہ
میں ڈرتا ہوں کہ ان کے دل نفرت نہ کر جاویں **بَابُ** الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا اَوْ
لِلْمَوْتِ بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيْهِ فَجَعَلَ
الْفَضْلُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ
الْفَضْلِ اِلَی الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا
كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَی الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
سوار تھے پیچھے سو ایک عورت آئی خثعم کے قبیلہ کی اور وہ پوچھنے لگی اور فضل اس کی طرف دیکھنے لگا اور وہ فضل کو

دیکھنے لگی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیتے تھے غرض اُس عورت نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا وہ میرے باپ پر بھی ہوا اور وہ بوڑھے ہیں کہ سواری پر سوار نہیں ہو سکتے کیا میں اس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا کہ ہاں اور یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے **ف** اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے **ایک** سواری پر دو آدمی کا بیٹھنا روا ہے **دوسرا** اجنبی عورت کی آواز عند الحاجت سننا روا ہے **تیسرا** اور اُس کی طرف نظر کرنا حرام ہے **چوتھا** امر معروف ہاتھ سے کرنا کہ آپ نے ہاتھ سے فضل کا منہ پھیر دیا **پانچواں** عاجز مایوس کی طرف سے نیابت کے طور حج کرنا درست ہے اور اسیطرح میت کی طرف سے **چھٹا** مرد کی طرف سے عورت کو حج کرنا درست ہے **ساتواں** اور والدین کی خدمت کہ اُن کا قرض ادا کرنا یا اُن کی طرف سے حج یا انکو نفقہ دینا موجب سعادت مندی ہے **آٹھواں** واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہیں رکھتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا **نواں** اور روا ہونا عورت کے حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے مطمئن ہو اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان کے نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کی طرف سے اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج نہ میت کی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے درست ہو اور اگر میت نے وصیت بھی کی ہو اور یہی روایت ہو امام مالک کی طرف سے مگر یہ حدیث اُن سب پر حجت ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ عَلَيْهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيْرِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَحُجِّيْ عَنْهُ **ترجمہ** فضل سے روایت ہو کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی اُس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑھا ہے اور اوس پر حج اللہ تعالی کا فرض کیا ہوا ہے اور وہ سواری کے پیٹ پر بخوبی بیٹھ نہیں سکتا تو آپ نے فرمایا کہ تم اُس کی طرف سے حج کرو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ کو کچھ اونٹوں کے سوار لوگ ملے روحا میں اور آپ نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو انہوں نے کہا کہ مسلمان ہیں اُن لوگوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ پاک کا رسول ہوں تو ایک عورت نے ایک لڑکے کو ہاتھوں سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اسکا حج صحیح ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں صحیح ہے اور ثواب اسکا تمکو ہے یعنے ماں باپ کو **ف** اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور مسنون ہم لوگوں کا مسلمان ہے اور اُس کے سوا جو القاب پیدا ہوئے ہیں جیسے حنفی شافعی چشتی قادری یہ سب منجملہ بدعات و محدثات ہیں پس مومن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کریں اور القاب محدثہ سے محترز رہے دوسرے

یہ کہ حج چھوٹے لڑکے کا صحیح و منعقد ہے اور اسپر ثواب مترتب ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور جماہیر علما
کا گر اتنا ہے کہ حج نفل ہوتا ہے اور یہی حدیث ان سب کی سند ہے اور خلاف کیا ہے اسکا ابو حنیفہ نے اور کہا کہ حج اسکا
صحیح نہین اور قول اُن کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود و مطرود و متروک ہے اور حدیث کے خلاف مین جس امتی کا قول
ہو مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ لڑکون کو حج جائز ہونے مین کسیکا خلاف نہین مگر ایک گروہ مبتدعین
کا تیر ہے یہ کہ معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کی عبادت کا ثواب مان باپ کو ہوتا ہے اسی لیے چھوٹے لڑکے نے اگر
حج کیا اور بعد بالغ ہوا تو پھر اسپر حج فرض ہے اسپر سب کا اتفاق ہے مگر ایک گروہ کا کہ ان کی طرف علماء نے
التفات نہین کیا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال رفعت امرأة صبیا لها فقالت یا رسول اللہ
الهذا حج قال نعم ولك اجر وہی مضمون ہے **عن** كريب ان امرأة رفعت صبيا فقالت
يا رسول الله الهذا حج قال نعم ولك اجر وہی مضمون ہے **عن** ابن عباس بمثله ابن عباس سے وہی
مضمون مروی ہے **باب** فرض الحج مرة في العمر حج ساری عمر مین ایک بار فرض ہے **عن**
ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال ايها الناس قد
فرض عليكم الحج فحجوا فقال رجل أكل عام يا رسول الله فسكت حتى قالها ثلاثا فقال
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذروني ما تركتكم
فانما هلك من كان قبلكم بكثرة سؤالهم واختلافهم على انبيائهم فاذا
امرتكم بشيء فأتوا منه ما استطعتم واذا نهيتكم عن شيء فدعوه **ترجمہ** حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور فرمایا کہ اے
لوگو... تمپر حج فرض ہوا سو حج کرو ایک شخص نے کہا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ آپ چپ ہو رہے اوس نے تین بار
یہی عرض کی پھر آپنے فرمایا اگر مین ہان کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہوتا اور تم سے نہ ہو سکتا سو تم مجھے اتنی ہی بات
پر چھوڑ دو کہ جسپر مین تمھین چھوڑ دون اس لیے کہ اگلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہین کہ انہون نے اپنے
نبیون سے بہت سوال کیے اور ان سے بہت اختلاف کرتے رہے پھر جب مین تمکو کسی بات کا حکم دون
اس مین سے جتنا ہو سکے بجا لاؤ اور جب کسی بات سے منع کرون اوس کو چھوڑ دو **ف** اس حدیث مین بڑے
فوائد ہین اور مروی ہے کہ یہ سائل اقرع بن حابس تھے اور اصولیون نے اس مین اختلاف کیا ہے کہ امر مقتضی
تکرار کا ہے یا نہین اور اس مین تین مذہب ہین اول یہ کہ مقتضی تکرار ہے ثانی یہ کہ نہین ثالث یہ کہ محل توقف
ہے اور جو قائل توقف ہین وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہین کہ امر مقتضی توقف ہے جب ہی سائل نے
سوال کیا اور باقی بحث اسکی کتب اصول مین ہے اور یہ جو فرمایا کہ مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو الخ اس سے

ثابت ہوا کہ اصل یہ ہے کہ بندون پر کوئی چیز واجب نہین جب تک شارع کی طرف سے کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی سچا مذہب ہے
اصولیون کا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا اور اس سے ثابت ہوا کہ سلف نے جس کے بارہ
مین سکوت کیا ہے اُس مین ساقط رہنا جیسے مسئلہ وحدت وجود ہے یا مسائل کمون وبروز یا تحقیق مسئلہ تقدیر ہے
یا اور بہت سے خرافات وخزعبلات ہین کہ پچھلون مین اون کی طول طویل ابحاث ہو رہی ہین ایسی لا یعنی باتون اور
بیہودہ تقریرون سے دور رہنا اور احکام مین آپ نے فرمایا کہ جتنا ہو سکے بجا لاؤ معلوم ہوا کہ احکام جب فرض ہوتے
ہین کہ انکی استطاعت ہو اور مناہی مین آپ نے یہ قید نہین لگائی کہ اس سے بہر حال بچنا ضرور ہے اس لیے کہ جلب
منفعت سے دفع مضر زیادہ اہم ہے غرض یہ فرمانا آپ کا کہ جب مین حکم کرون تمکو الخ جوامع الکلم مین سے ہے کہ
ہزارہا مسائل کو شامل ہے مثلاً نماز و وضو مین سے جتنا ممکن ہو بجا لاؤ اور جسپر قدرت نہو مثلاً قیام یا استعمال
پانی کا وہ معاف ہے اور اسیطرح سے ازالہ منکرات مین جہان تک ہو سکے بجا لاؤ اور یہ حدیث موافق ہے اس قول
اللہ تعالیٰ کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ **بَابُ** سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلَى الْحَجِّ وَغَيْرِهٖ عورت حج وغیرہ
مین بے محرم کے سفر نہ کرے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ **ترجمہ** ابن عمر نے کہا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سفر نہ کرے تین دن کا مگر جب اُس کے ساتھ کوئی محرم ہو **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ أَبِيْهِ ثَلَاثَةً
إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ **ترجمہ عبید اللہ** سے اسی سند سے ابو بکر کی روایت مین یہ ہے کہ تین دن سے اور ابن نمیر
کی روایت مین ہے کہ اُن کے باپ نے کہا کہ تین دن مگر اُس کے ساتھ کوئی ذو محرم ہو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ ثَلٰثِ لَيَالٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا حلال نہین کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سفر کرے تین رات
کا مگر اُس کے ساتھ کوئی محرم ہو **فائدہ** ابو داؤد کی روایت مین آیا ہے کہ ایک برید کا سفر نہ کرے اور
برید آدھے دن کی مسافت ہے اور یہ اختلاف بسبب اختلاف سائلین کے ہے کہ جیسا جس نے سوال کیا ویسا جواب
پایا اور یہ مراد نہین کہ جہان تین دن کی نہی مذکور ہے وہان ایک دن کا سفر جائز ہے یا ایک برید کا چنانچہ بیہقی نے
بھی تصریح کی ہے کہ مثلاً کسی نے پوچھا کہ ایک دن کا سفر عورت کرے آپ نے فرمایا نہین اور جس نے جیسا سنا روایت
کر دیا اور سب روایتین صحیح ہین اور مطلب سب کا یہی ہے کہ مطلق جسپر سفر کا نام آوے خواہ بہت ہو یا تھوڑا
بے محرم کے روا نہین ہے اور یہی مضمون ہے ابن عباس کی روایت کا جو مسلم مین وارد ہے کہ اُس مین مطلق سفر کی

[illegible]

نہی آئی ہے اور سپر اجماع ہے اُمت کا کہ عورت پر حج فرض ہے جب استطاعت ہو جیسے مرد پر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے
عام حکم دیا ہے عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا مگر اس میں اختلاف ہے کہ محرم شرط ہے یا نہیں
سو ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ حج کے واجب ہونیکو محرم شرط ہے مگر اُسوقت کہ مکہ کے اور اُس کے بیچ مین تین منزل سے
مسافت کم ہو اور ایک جماعت محدثین کی اُن کے موافق ہے اور اصحاب رائے بہی اور یہی حسن بصری اور نخعی
اور اور لوگون سے بہی مروی ہوا ہے اور عطا اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور مالک اور اوزاعی اور شافعی
کی مشہور روایت یہہ ہے کہ محرم شرط نہین بلکہ یہ شرط ہے کہ اسکو امن اور اطمینان ہو اپنی ذات کا اور اصحاب
شافعیہ نے کہا ہے کہ امن حاصل ہوتا ہے تین چیزون سے یا شوہر ہو یا اور کوئی محرم ہو یا چند عورتین معتبر قابل
اطمینان ہون اور جب تک ایک ان تینون مین سے نہ ہو تو حج واجب نہین اور اگر ایک عورت معتبر اسکو ملی تو
حج واجب نہین مگر جائز ہے اور یہی صحیح ہے اور بعضون نے حج نفل اور سفر تجارت وغیرہ کو بہی روا ہے کہا ہے جب
کئی عورتین ثقہ ساتھ ہون اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جائز نہین جب تک شوہر یا محرم نہ ہو اور یہی صحیح ہے احادیث
صحیحہ کے رو سے اور استدلال کیا ہے اصحاب ابی حنیفہ نے اس روایت مین جسمین تین دن کا ذکر ہے اس لیے
کہ اُن کے یہان قصر بہی اتنی ہے سفر مین روا ہے اور یہ استدلال فاسد اور متاع کاسد ہے اس لیے کہ روایات
اس بارہ مین مختلف آئی ہین اور سبکا مطلب ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور ایک ہی ہے یعنے مطلق سفر ممنوع
ہے خواہ تہوڑا ہو خواہ بہت اور سفر کا اطلاق ایک برید سے لگا کر زیادہ تک سب پر آتا ہے اور انکے شبہون کا جواب
دندان شکن مین نے خوب دیا ہے شرح مہذب مین ایسا کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ
الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا
أَوْ زَوْجُهَا ترجمہ قزعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مین نے ابی سعید سے ایک حدیث سنی کہ مجہے بہت پسند آئی
اور مینے اُن سے کہا کہ آپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اُنہون نے کہا کہ جو مینے اُن سے نہ
سنی ہوتی تو مین کیون رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کرتا ایسی بات کی جو آپ سے نہین سُنی اب
سنو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ باندہو تم کجاوون کو (یعنے سفر نہ کرو) مگر تین مسجدون کی طرف
ایک میری یہ مسجد اور دوسری مسجد الحرام اور تیسری مسجد اقصے (یعنے بیت المقدس کی) اور سُنا مین نے آپ سے کہ فرماتے
تہے کوئی عورت سفر نہ کرے دو دن کا زمانہ مین سے مگر اس کے ساتھ ذو محرم ہو یا اسکا شوہر ہو ف امین

بڑی فضیلت ہے ان تین مسجدون کی اس لیے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی بنائی ہوئی ہین اور افضل ہین ان مساجد سے
جو اور لوگون نے بنائی ہین اور اگر نذر کی کسی نے مسجد الحرام کی تو وہ نذر لازم ہوگئی اور ضرور ہے اسکو کہ قصد کرے
وہان کا حج اور عمرہ کے لیے اور اُن کے سوا دو مسجدین یعنے مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی اگر نذر کرے تو اس مین امام
شافعی علیہ الرحمۃ کے دو قول ہین اصح یہ ہے کہ قصد انکا ہی مستحب ہے اور واجب نہین اور دوسرا قول ہے کہ واجب ہے
اور یہی قول ہے اکثر علماء کا اور سوا ان کے باقی جتنی مساجد ہین ساری دنیا کی نہ انکا قصد نذر سے واجب ہوتا
ہے نہ نذر انکی زیارت کی منفعت ہوتی ہے یہی مذہب ہے ہمارا اور کافہ علماء کا مگر محمد بن سلمہ مالکی نے کہا ہے کہ جب
نذر کرے مسجد قبا کی جانے کی تو واجب ہو جاتا ہے قصد اُسکا اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ ہر ہفتہ
مین وہان جاتے تھے کبھی سوار اور کبھی پیادہ اور جمہور کا یہ ہے کہ اور مسجدون مین سوا ان تین مسجدون کے
اگر نذر کرے تو منعقد ہی نہین ہوتی اور نہ اسپر کچھ لازم آتا ہے اور امام احمد نے کہا ہے کہ کفارہ یمین یعنے قسم کا اسپر واجب
ہوتا ہے اور علماء کا اختلاف ہے ان تین مسجدون کے سوا اور جگہہ کے سفر مین جیسے قبور صالحین کی زیارت کو
یا اور موضع فاضلہ کے دیکھنے کو تو شیخ ابو محمد جوینی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور اسیطرف
اشارہ کیا ہے قاضی عیاض نے (نووی) مترجم کہتا ہے یہی قول حدیث سے مناسبت رکھتا ہے اس لیے
کہ جب اور مساجد کی طرف سوا ان مسجدون کے سفر درست نہوا اور نہ نذر اُن کی صحیح ہوئی حالانکہ وہ خداوند تعالے
کے نام مبارک پر بنائی گئی ہین اور اُن کی طرف جانے کے فضائل بھی بے شمار حدیثون مین وارد ہوئے ہین
کہ ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہین اور بشارت دی ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے نور تام کی مساجد کی طرف اندھیرے مین جانے والون کو اور اعتکاف کیا جاتا ہے اُن مین خالص اللہ پاک کے
واسطے اور ثواب پاتا ہے اُسکا صاف رکھنے والا اور جھاڑو دینے والا اور بشارت جنت کی ہے اُس کے بنانے والے کو
اور خانہ خدا کہلاتا ہے پھر قبور صالحین وغیرہ کی طرف کیونکر جائز ہوگا کہ اُن کے پختہ کرنے اور گنبد بنانے والے پر لعن و
طعن شارع کی طرف سے مروی ہوا ہے اور جب مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کی نذر مین شافعی کے اور محدثین کے دو قول ہوئے
تو اور کسی جگہہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے اور جب مسجد قبا کی نذر کے صحیح نہ ہونے مین تمام علماء کا اتفاق ہوا سوا محمد بن
سلمہ کے تو اور کوئی مقامات متبرکہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے غرض سفر کرنا قبور اولیا کی زیارت کے لیے ناجائز ہے اور جن
لوگون نے اس کا خلاف کیا ہے اُن کے پاس کوئی دلیل قوی نہین جیسے امام الحرمین وغیرہ مین علی الخصوص اس
وقت مین کہ مقابر اولیا اوثان اور اصنام کا حکم پیدا کر چکے ہین یعنے وہان نذرین مانی جاوین و دینے چڑھائے جاوین
اُنپر سجدے کیے جاوین طواف کیا جاوے معاذ اللہ من ذلک اُسوقت وہ حکم اوثان مین ہین اور مرتکبین ان امور کے
بت پرست اور مشرکین کے حکم مین اور وہ مقابر اور جنابذ ڈھانے اور منہدم کرنے کے قابل ہین اس لیے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنائیو کہ پوجی جاوے پھر جب
قبر مبارک مشرکون کے حق مین بت ہو جاوے افعال شرکیہ کے ارتکاب سے تو بدھوشہید اور منگلو پیر کے ساتھ تیرا
کیا اعتقاد ہے پناہ اللہ تعالیٰ کی ان مشرکون گور پرستون کے عقائد باطلہ سے جنہون نے سفر مقابر کو حج سے بڑہکر
سمجھ لیا ہے اور مشرکون کی طرح انکو صنم اور وثن بنا لیا ہے اور بڑے بڑے اکابر محدثین اور علماء محققین نے انکو
ہدم و حرق کا فتویٰ دیا ہے چنانچہ امام ابن قیم نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ ضرور ہے جلا دینا اماکن معصیت کا
جس مین نافرمانی کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی اور اُس کے رسول کی جیسے جلا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد
ضرار کو اور حکم دیا اسکے گرا دینے کا حالانکہ اُس مین نماز پڑہی جاتی تھی اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا تھا جب کہ بنا اسکی
ضرار کے لیے اور مسلمانون کو ایذا دینے کو لیے واقع ہوئی تھی اور مسلمانون مین پھوٹ ڈالنے کی نیت سے
اور منافقون کے جگہہ دینے کے ارادہ سے اور معلوم ہوا اس سے کہ جو مکان اس نیت سے بنایا جاوے اسکا
یہی حکم ہے اور امام وقت اور حاکم زمان کو واجب ہے بیکار کر دینا اُسکا خواہ گرانے سے ہووے یا جلانے سے یا
اُس کی صورت بدل دینے سے اور اسکو اس وضع سے نکال دینے سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے اور جب یہہ
حال ہوا مسجد ضرار کا تو اب مشاہد شرک کہ جنکے مجاور لوگون کو بلاتے ہین کہ اُن مشاہد کو اللہ کا شریک ٹہیراوین وہ
بدرجہ اولیٰ جلانے اور گرانے کے لائق ہین اور اُن کا معدوم و منہدم کرنا مسجد ضرار سے زیادہ واجب ہے اور یہی
حال ہے مقامات فسوق و معاصی کا جیسے شراب خانے اور سپند خانے ہین اور اماکن ہین ارباب منکرات کے اور
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گاؤن پورا جلا دیا کہ جسمین شراب بکتی تھی اور حانوت رویشد ثقفی کا جلا دیا
اور اُس کا نام خویلیق رکہا اور محل سعد کا سراپا جلا دیا جب وہ رعیت سے اپنے اُس محل مین روپوش رہے اور انکی طرف
التفات نہ کرتے تھے اور ارادہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگون کے گہرون کے جلانے کا جو جمعہ
اور جماعات مین نہ آتے تھے اور اُن گہرون کو آپنے صرف عورتون اور لڑکون کے خیال سے نہین جلایا کہ وے بے قصور
جلجائین گے حالانکہ اُن پر حضور جماعت واجب نہین تمام ہوا مضمون **زاد المعاد کا** مین کہتا ہون کہ یہ مقابر بلند زرنگار
کے اور جنابذ عالیہ صالحون کے یہ تو اسی غرض کے لیے بنائے گئے ہین کہ انکی پرستش کیجاوے اور اسی لیے انکی زینت
اور آرائش کی گئی ہے کہ وہ اَنْدَادًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ٹہیرائے جاوین اور سوا اس غرض کے وہان اور کوئی غرض ہو ہی
نہین سکتی پس مسجد ضرار سے بدرجہا بدتر ہین اس لیے کہ جب شارع نے قبرون کے بلند کرنے اور انپر بنا کرنے سے منع
فرما دیا تو اب کوئی غرض شرعی تو وہان ممکن نہین سوائے گور پرستی کے اور جن مقامات کے جلا دینے کا ذکر اوپر ہوا وہ
سب مین ایک نوع کا فسق تھا اور پہر خلیفہ رشید نے انکو جلوا دیا پہر شرک تو اکبر کبائر ہے اور مبس الفسوق ہے اس کے
مکانات کا جلانا تو اہم مہمات سے ہے اور واجب واجبات اور افرض ضروریات سے ہے عَنْ قَزَعَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاٰنَقْنَنِيْ
نَهٰى اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ **ترجمہ**
قزعہ نے کہا کہ میں نے ابی سعید خدری سے سنا کہ انہوں نے کہا فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار باتوں
کو سو مجھے پسند آئیں اور اچھی معلوم ہوئیں منع کیا آپ نے اس سے کہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر جب اس کے ساتھ اسکا
شوہر ہو یا نسبے والا اور بیان کی باقی حدیث **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ
سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ امْرَاَةٌ
فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا وَمَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ **ترجمہ** قتادہ سے اسی اسناد سے وہی مضمون
مروی ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ لَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُوْ حُرْمَةٍ مِنْهَا وہی **مضمون**
ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ
لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وہی نہی سفر بلا محرم
مذکور ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا وہی **مضمون ہے**
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ
تُسَافِرُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا وہی مضمون ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ
سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ
مِنْهَا **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں اس
عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن کا سفر کرے یا زیادہ کا مگر جب اس کے ساتھ اسکا
باپ ہو یا فرزند یا شوہر یا بھائی یا اور کوئی محرم رشتے دار کہ جس سے پردہ نہ ہو **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اعمش سے
مثل اسی کے مروی ہوا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِيْ
مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاِنِّيْ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ

كَذَا وَكَذَا فَقَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ ترجمہ ابن عباسؓ فرماتے تھے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے خطبہ مین فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ایک مکان مین اکیلا نہ ہو اور نہ عورت سفر کرے مگر ناتے والے کے
ساتھ کسو ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری عورت تو حج کو جاتی ہے اور مین فلانے لشکر مین
لکھا گیا ہون جو فلان طرف جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو جا اپنی عورت کے ساتھ حج کر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جب
وہ چیزین باہم جمع ہو جاوین اور دونو ادا نہ ہو سکین تو ان مین سے جو ضرور زیادہ ہو اسکو بجا لاوین اس لیے
کہ غزوہ مین دوسرا شخص بھی جا سکتا ہے بخلاف حج کے کہ دوسرا اس کی عورت کے ساتھ نہین جا سکتا **عَنْ** عَمْرٍو
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ عمرو سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَ
لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ ترجمہ ابن جریج سے اسی اسناد سے وہی مضمون
مروی ہے اور اس مرد کی خلوت کا ذکر نہین **بَابُ** اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ اِذَا رَكِبَ دَابَّتَهٗ مُتَوَجِّهًا
لِسَفَرِ حَجٍّ اَوْ غَيْرِهٖ وَبَيَانِ الْاَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ جب جانور پر سوار ہو تو کیا ذکر کرے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا
اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا
لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ
عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَ
اِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ نے
کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتے کہین سفر مین جانے کو تو تین بار اللہ
اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَ سے وَالْاَهْلِ تک یعنی پاک ہے وہ پروردگار جسنے ہمارا ذلیل کر دیا اس
جانور کو اور ہم اسکو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہین یا اللہ ہم مانگتے ہین تجھسے
اپنے اس سفر مین نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے کام جسے تو پسند کرے یا اللہ آسان کر دے ہمپر اس سفر کو اور
اسکے لنبان کو ہمپر تھوڑا کر دے یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور تو خلیفہ ہے گھر مین یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون
تجھ سے سفر کی تکلیفون اور رنج اور غم سے اور برے حال مین لوٹ کر آنے سے مال مین اور گھر والون مین یہ جاتے وقت
پڑھتے اور جب لوٹ کر آتے جب بھی مگر اس مین اتنا زیادہ کرتے آئبون سے اخیر تک یعنی ہم لوٹنے والے ہین اور
توبہ کرنیوالے اور خالص اپنے رب کو پوجنے والے اور اسکی تعریف کرنے والے **ف** اس سے معلوم ہوا
کہ جو سفر کو جاوے سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے تاکہ اسکے گھر مین اور سفر مین اللہ کی حمایت وضمانت ہو وے

نہ دیساکرے جیسے مشرکان بے دین کلمہ گویان بستدعین کرتے ہین کہ چلتے وقت امام ضامن کی ضامنی بولتے ہین اور انکے نام کا پیسا روپیہ اشرفی بازو پر باندہ دیتے ہین یہ خران بے دم بصورت مردم یہ نہین سمجھتے کہ ایک امام کس کس کی ضامنی کرین گے ہر روز لاکہون آدمی سفر کرتے ہین اور یہ طریقہ انہون نے مشرکان ہند سے سیکھا ہے کہ وہ ہر جنگل مین جب اترتے کہتے کہ اس جنگل کے جنگی پناہ مین آئے غرض غیر خدا کی حمایت مین آنے یہ اور وہ دونون برابر ہین نعوذ باللہ من ہولاء و ہولاء **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ **ترجمہ** عبداللہ بن سرجس نے کہا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کرتے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے سفر کی شقتون سے اور غمگین ہوکر لوٹنے سے اور بھلائی کے بعد برائی کی طرف لوٹنے سے اور اہل و مال مین برائی کے دیکھنے سے **ف** بھلائی کے بعد برائی کی طرف لوٹنا یہ ہے کہ طاعت سے معصیت کی طرف یا ایمان سے کفر کی طرف یا سنت سے بدعت کی یا توحید سے شرک کی طرف آجانا پناہ اللہ تعالیٰ کی ایسی حالت سے **عَنْ** عَاصِمٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ یَبْدَءُ بِالْاَھْلِ اِذَا رَجَعَ وَفِیْ رِوَایَتِھِمَا جَمِیْعًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ **ترجمہ** عاصم سے اسی اسناد سے وہی دعا مذکور ہوئی مگر عبدالواحد کی روایت مین فی المال والاہل ہے اور محمد بن خازم کی روایت مین ہے کہ اہل کا لفظ پہلے بولتے جب لوٹتے اور دونون کی روایتون مین یہ لفظ ہے اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین سفر کی شقتون سے **بَابُ** مَا یُقَالُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَیْرِہٖ سفر حج وغیرہ سے لوٹنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُیُوْشِ اَوِ السَّرَایَا اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَۃِ اِذَا اَوْفٰی عَلٰی ثَنِیَّۃٍ اَوْ فَدْفَدٍ کَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لوٹتے لشکرون سے یا چھوٹی جماعت سے لشکر کی یا حج و عمرہ سے تو جب پہونچ جاتے کسی ٹیلہ پر یا اونچی زمین کنکریلی پر تو تین بار لا الہ سے آخر تک پڑھتے یعنے کوئی معبود لائق عبادت کے نہین ہے سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی شریک نہین اسکا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے ہم لوٹنے والے رجوع ہونے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے رب کی خاص حمد کرنے والے ہین سچا کیا اللہ پاک نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام

کی اور شکست دی لشکرون کو اکیلے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
بمثلہ الا حدیث ایوب فان فیہ التکبیر مرتین ترجمہ وہی مضمون نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہو
مگر ایوب کی روایت میں تکبیر دو بار مذکور ہے عن انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقبلنا مع النبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم انا وابو طلحۃ وصفیۃ ردیفتہ علی ناقتہ حتی اذا کنا بظہر المدینۃ قال آئبون
تائبون عابدون لربنا حامدون فلم یزل یقول ذلک حتی قدمنا المدینۃ ترجمہ انس نے کہا کہ ہم
اور ابو طلحہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور صفیہ آپ کی اونٹنی پر آپ کے پیچھے سوار تھیں یہانتک کہ ہم مدینہ کے
پشت پر پہنچے آپ فرمانے لگے آئبون سے حامدون تک غرض مدینہ تک یہی کہتے چلے آئے عن انس ابن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی مضمون ہے باب استحباب النزول ببطحاء
ذی الحلیفۃ والصلوۃ بہا اذا صدر من الحج والعمرۃ وغیرہما فمن بہما بطحاے ذی الحلیفہ اترنے
کا بیان عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اناخ
بالبطحاء التی بذی الحلیفۃ فصلی بہا قال وکان عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یفعل ذلک
ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ بٹھایا کنکریلی زمین میں ذی الحلیفہ کے
اور وہان نماز ادا کی اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے عن نافع قال کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما ینیخ بالبطحاء التی بذی الحلیفۃ التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ینیخ بہا
ویصلی بہا ترجمہ نافع نے کہا ابن عمر اپنا اونٹ بطحاے ذی الحلیفہ میں بٹھلاتے اور نماز پڑھتے اور روایت کرتے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور نماز پڑھی ہے عن نافع ان عبد اللہ قال
کان اذا صدر من الحج او العمرۃ اناخ بالبطحاء التی بذی الحلیفۃ التی کان ینیخ بہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترجمہ نافع نے کہا کہ عبد اللہ جب لوٹتے حج سے یا عمرہ سے تو اونٹ بٹھاتے بطحاے
ذی الحلیفہ میں جہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بٹھاتے تھے عن سالم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتی فی معرسہ بذی الحلیفۃ فقیل لہ انک ببطحاء
مبارکۃ ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر شب میں ذی الحلیفہ
میں اترے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا کہ تم مبارک میدان میں ہو عن سالم ابن عبد اللہ ابن عمر
عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتی وہو فی معرسہ من
ذی الحلیفۃ فی بطن الوادی فقیل انک ببطحاء مبارکۃ قال موسیٰ وقد اناخ بنا سالم
بالمناخ من المسجد الذی کان عبد اللہ ینیخ بہ یتحری معرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِبَطْنِ الْوَادِیْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِّنْ ذٰلِكَ ترجمہ سالم نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی فرشتہ آیا اور آپ آخر شب مین ذی الحلیفہ مین اُترے ہوئے تھے میدان کے بیچ مین سو آپ سے اُس نے کہا کہ آپ مبارک میدان مین ہین اور موسی راوی نے کہ ہمارے ساتھ سالم بن عبداللہ نے اونٹ بٹھائے اُس جگہہ مین نماز کی جہان عبداللہ بٹھا دیتے تھے اور اُسکو جانتے اور خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُترنے کی جگہہ ہے اور وہ اُس مسجد سے نیچے ہے جو بطن وادی مین بنی ہوئی ہے اور مسجد اور قبلہ کے بیچ مین وہ مقام واقعہ ہوا ہے +

ف ان سب حدیثون کے رو سے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اُترنا بطحاے ذی الحلیفہ مین اگرچہ مناسک حج مین نہین ہے مگر ایک فعل ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور عمل ہے اسپر اہل مدینہ کا جو برکت ڈہونڈہتے ہین آثار سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس لیے کہ وہ میدان مبارک ہے اور امام مالک نے بہی اسے مستحب کہا ہے اور وہان نماز ادا کرنے کو بہی اور مستحب ہے کہ وہان سے آگے نہ جاوے جبتک نماز نہ ادا کرلے اور اگر ایسے وقت پہنچے کہ نماز کا وقت نہو تو ٹہیرا رہے کہ وقت آجاوے اور نماز ادا کرے اور پھر چلے

باب لَا یَحُجُّ الْبَیْتَ مُشْرِكٌ وَّلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَّبَیَانِ یَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مشرک کے حج اور طواف برہنہ کی نہی اور حج اکبر کے دن کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِی الْحَجَّةِ الَّتِیْ اَمَّرَهٗ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِیْ رَهْطٍ یُّؤَذِّنُوْنَ فِی النَّاسِ یَوْمَ النَّحْرِ لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ یَوْمُ النَّحْرِ یَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس حج مین روانہ فرمایا جسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو امیر کیا حجۃ الوداع کے قبل اور مجھے روانہ کیا اُس جماعت مین جو پکارتے تھے نحر کے دن کہ اس سال سے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آوے اور نہ کوئی بیت اللہ کا ننگا ہوکر طواف کرے جیسے مشرک لوگ ایام جاہلیت مین کرتے تھے ابن شہاب زہری نے کہا کہ عبدالرحمن کے فرزند حمید بہی کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے اسی ابوہریرہ کی حدیث کے سبب سے **ف** یعنے اللہ پاک جل جلالہ نے حکم فرمایا تھا ۔ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ یعنی پکار دینا ضرور ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی طرف سے تمام لوگون مین حج اکبر کے دن کہ اللہ اور رسول بیزار ہین مشرکون سے اور یہ پکارنا نحر کے دن ہوا تو قرآن وحدیث سے ثابت ہوا کہ نحر ہی کا دن حج اکبر کا دن ہے اور یہ عوام کا

الانعام مین مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے کہ عرفہ جمعہ کے دن پڑے یہ شیطان علیہ اللعنۃ نے انکو بتایا ہے اور قرآن و حدیث مین کہین نہین آیا ہے اور محض خبط اور جنون عوام ذی فنون ہے اور اکثر کتھ ملا خطر ایمان بہی اس خبط مین گرفتار مین اور اختلاف ہے علماء کا کہ حج اکبر کا دن عرفہ کا دن ہے یا نحر کا امام مالک اور شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ یوم النحر ہے اور قاضی عیاض نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ عرفہ کا دن ہے اور بعضون کا قول ہے کہ حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور جو قائل ہین کہ حج اکبر عرفہ ہے انہون نے استدلال کیا ہے اس سے کہ حدیث مین آیا ہے اَلْحَجُّ عَرَفَۃُ کہ حج عرفہ ہے اور یہ جو فرمایا کہ آج سے کوئی مشرک حج نہ کرے موافق ہے اس آیت مبارک کے اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا یعنے مشرک ناپاک ہین سو نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس سال کے بعد اور مراد مسجد حرام سے سارا حرم ہے غرض مشرک کو داخل ہونا حرم مین کسی حال مین روا نہین یہان تک کہ اگر کسی کا قاصد بنکر آوے تب بہی حرم سے باہر ٹہیرے اور وہان سے کسی اور کو بہیجدے کہ اسکا پیغام پہنچا دے اور اگر آیا اور مر گیا بیمار ہوکر خفیہ اور بعد کو معلوم ہوا کہ مشرک تہا تو حکم ہے کہ انکی قبر کہود کر مردہ کو حرم کے باہر لیجاکر گاڑ دیا جاوے اور جاہلیت مین عرب کا قاعدہ تہا کہ برہنہ طواف کرتے اور کہتے کہ جن کپڑون سے ہمنے گناہ کیے ہین ان سے طواف کیونکر کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر قبیح کو پردہ زمین سے مٹا دیا

باب فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ عرفہ کے دن کی فضیلت **عَنِ** ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ سے بڑہ کر کوئی دن ایسا نہین ہے جسمین اللہ تعالی بندون کو آگ سے اتنا آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور خداوند تعالی قریب ہوتا ہے اور فرشتون پر بندون کا حال دیکہکر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادے سے جمع ہوے ہین

ف عبد الرزاق نے اپنی سند مین ابن عمر سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس مین یون ہے کہ اللہ پاک اترتا ہے آسمان دنیا مین اور بندون کا فخر کرتا ہے فرشتون پر اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے آئے ہین کہ میرے پاس حاضر ہوئے ہین پریشان بال اور گرد آلود چہرون سے اور میری رحمت کی امید رکہتے ہین اور میرے عذاب سے ڈرتے ہین حالانکہ مجہے انہون نے دیکہا نہین اور کیا حال ہو انکا اگر مجہے دیکہین پہر باقی حدیث ذکر کی اور اس سے اترنا خداپاک کا آسمان دنیا پر ثابت ہوا اللہ اسکے ظاہر پر ایمان لاتے ہین اور کیفیت اسکی پروردگار کو سونپتے ہین اور نہین تاویل کرتے اور یہی مسلک ہے صحابہ کرام اور تابعین اور تمامی سلف صالحین کا

باب فَضلِ الحَجِّ وَالعُمرَةِ حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان عَن اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ العُمرَةُ اِلَی العُمرَةِ کَفَّارَةٌ لِمَا بَینَهُمَا وَالحَجُّ المَبرُورُ لَیسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الجَنَّةُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمرے سے دوسرا عمرہ کفارہ ہوجاتا ہے بیچ کے گناہوں کا اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے ✣ عَن اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثلِ حَدِیثِ مَالِكِ ابنِ اَنَسٍ ترجمہ ابوہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی عَن اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَن اَتیٰ هٰذَا البَیتَ فَلَم یَرفُث وَلَم یَفسُق کَمَا وَلَدَتهُ اُمُّهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس گھر میں آیا اور بیہودہ شہوت رانی کی باتیں نہ کین نہ گناہ کیا وہ ایسا پھرا کہ گویا اسے ماں نے ابھی جنا ہے یعنے گناہوں سے پاک ہوگیا عَن مَنصُورٍ بِهٰذَا الاِسنَادِ وَفِی حَدِیثِهِم جَمِیعًا مَن حَجَّ فَلَم یَرفُث وَلَم یَفسُق ترجمہ منصور سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں یوں ہے کہ جس نے حج کیا اور شہوت کی باتیں اور گناہ نہ کیا باقی وہی مضمون ہے عَن اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وہی مضمون ہے **ف** حدیث اول سے اصحاب کے استدلال کی ہے جمہور نے اور شافعیہ نے کہ عمرہ کو مکرر کر کے ایک سال میں بجا لانا مستحب ہے اور مالک نے اور اکثر اون کے شاگردوں نے کہا ہے کہ ہر سال میں ایک عمرے سے زیادہ کرنا مکروہ ہے اور قاضی عیاض اور دوسرے عالموں نے کہا کہ ہر ماہ میں ایک عمرہ سے زیادہ نہ لاوے اور جاننا چاہیے کہ سال بھر عمرہ کا وقت ہے مگر جو شخص افعال حج میں مشغول ہو سو اسکا عمرہ صحیح نہیں جب تک حج سے فارغ نہ ہو اور جو حاجی نہیں اسکو عرفہ کے دن بھی عمرہ مکروہ نہیں اور یہی حکم ہے عید اضحی اور ایام تشریق کا جو حاجی نہ ہو اور اسیطرح سارے برس کے دنوں کا غرض کسی دنوں میں عمرہ مکروہ نہیں ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے امام مالک اور جماہیر کا کہ غیر حاجی کو عرفہ اور ایام نحر و تشریق وغیرہ میں مکروہ نہیں ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ پانچ دن مکروہ ہے یوم عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق اور امام ابویوسف نے کہا ہے کہ چار دن عرفہ اور ایام تشریق مگر ہم کو معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی سند کیا ہے اور بے دلیل کے کسی کا قول قابل تسلیم نہیں اور عمرہ کے وجوب میں بھی علماء کا اختلاف ہے شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ واجب ہے اور اس کے قائل ہیں عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور طاؤس اور عطاء اور ابن المسیب اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور مسروق وغیرہم اور مالک اور ابوحنیفہ اور ابوثور نے کہا ہے کہ سنت ہے اور واجب نہیں اور حج مقبول وہ ہے کہ اس میں کسی گناہ کی ملونی نہ ہو اور علامت قبول حج یہ ہے کہ حاجی پھر گناہوں کی طرف کبھی مائل

انہ ہو اللہ تعالی ہم سب کو یہ رتبہ ولیت نصیب کرے جسکی توفیق حجر عنایت فرمائی **بَابُ نُزُوْلِ الْحَاجِّ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيثِ دُوْرِهَا** حاجیون کے اترنے کا مکہ مین اور اُس کے گہرون کے وارث ہونے کا بیان **عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عُقَيْلٌ مِّنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عُقَيْلٌ وَّرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِيٌّ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عُقَيْلٌ وَّطَالِبٌ كَافِرَيْنِ **ترجمہ** اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مکہ مین کیا اپنے گہر مین اتر یںگے تو آپنے فرمایا کہ بہلا عقیل نے ہمارے لیے کوئی چار دیواری یا مکان چھوڑا ہے اور حقیقت اُس کی یہ تہی کہ عقیل اور طالب وارث ہوے ابو طالب کے اور جعفر اور علی کو انکی ورثہ مین سے کچہ نہ ملا اسلیے کہ یہ دونون مسلمان تہے اور عقیل اور طالب دونون کافر تہے **ف** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اُسامہ نے جو کہا کہ آپ اپنے گہر مین اتر ینگے مراد اُس سے یہ ہو کہ جس مین آپ کی سکونت تہی اس لیے کہ اصل مین تو وہ گہر ابو طالب کا تہا اس لیے کہ وہی متکفل تہے آپکی پرورش کے اور ابو طالب بڑے بیٹے تہے عبد المطلب کے اور عبد المطلب کی ساری املاک کی وہی اکیلے وارث ہوے جیسا قاعدہ تہا ایام جاہلیت کا اور یہ بہی گمان ہے کہ شاید عقیل نے سب گہر بیچڈالے ہون اور اپنے ملک سے نکال دیے ہون جیسے ابو سفیان وغیرہ نے مہاجرین کے گہر تمام بیچڈالے چنانچہ داؤدی نے ایسا ہی کچہ کہا ہے اور یہہ جو فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی الخ اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور اُن کے موافقین نے کہ مکہ صلحًا فتح ہوا ہے اور مکان اُس کے مملوک ہین مکان والون کے جیسے اور شہرون کے مکان ہین اور اُن مین میراث وغیرہ جاری ہوتی ہے اور بیع اور رہن اور اجارہ اُن مکانون کا روا ہے مثل اور تصرفات کی اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور دوسری فقہا کا قول ہے کہ جبر اور قہر کی راہ سے فتح ہوا ہے اور یہ تصرفات کوئی وہان کے مالکون کو اپنے مکانون پر روا نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کافر کا وارث نہین ہوتا اور یہہ تمام علماء کا مذہب ہے **عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّتِهٖ حِيْنَ دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عُقَيْلٌ مَّنْزِلًا **ترجمہ** وہی مضمون ہے بالاختصار **عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عُقَيْلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ **ترجمہ** اسامہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کل خدا نے چاہا اور ہم پہنچ گیے تو آپ کہان اُتر ینگے اور یہ بات فتح مکہ کے دنون مین کہی تو آپنے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی گہر چہوڑا ہی ہے **بَابُ اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ** مہاجر کا مکہ مین رہنے کا بیان **عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ** يَسْاَلُ سَائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْاِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ

السائب سمعت العلاء بن الحضرمي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول للمهاجر إقامة ثلاث بعد الصدر بمكة كأنه يقول لا يزيد عليها ترجمہ عمر بن عبد العزیز سائب بن یزید سے پوچھتے تھے کہ تم نے مکہ میں رہنے کے باب میں کیا سنا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے علا بن حضرمی سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ مہاجر کو اجازت ہے حج کے بعد لوٹنے کی پیچھے تین روز تک مکہ میں رہنے کی مراد یہ تھی کہ اس سے زیادہ نہ رہے ؀

ف مراد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مکہ میں رہتے تھے اور پھر اسلام کی وجہ سے انہوں نے فتح مکہ سے پہلے مکہ سے ہجرت کی تھی وہ اگر حج کو آویں یا عمرہ کو تو بعد فراغ کے تین روز سے زیادہ مکہ میں نہ رہیں اور اس سے شافعیہ نے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی اقامت حقیقت میں اقامت میں داخل نہیں بلکہ تین دن کا رہنے والا مسافر ہے اور اگر کوئی مسافر تین روز تک اقامت کی نیت کرے سوا روز خروج کے اور روز دخول کے تو وہ مقیم نہیں اور حکم مسافر میں ہے اور رخصتیں مسافر کی سب اس کو روا ہیں جیسے قصر نماز کا اور افطار روزے کا **عن** عمر ابن عبد العزيز يقول لجلسائه ما سمعتم في سكنى مكة فقال السائب بن يزيد رضي الله تعالى عنه سمعت العلاء أو قال العلاء بن الحضرمي رضي الله تعالى عنه قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يقيم المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه ثلاثا وہی مضمون ہے **عن** عمر بن عبد العزيز يسأل السائب بن يزيد فقال السائب سمعت العلاء بن الحضرمي رضي الله تعالى عنه يقول سمعت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول ثلاث ليال يمكثهن المهاجر بمكة بعد الصدر وہی مضمون ہے **عن** العلاء بن الحضرمي عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال مكث المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه ثلاثا حدثني حجاج بن الشاعر قال حدثنا الضحاك بن مخلد قال أنا ابن جريج بهذا الإسناد مثله وہی مضمون دونوں سندوں سے مذکور ہوا **باب** تحریم صید مکہ وغیرہ مکہ میں شکار وغیرہ کا حرام ہونا **عن** ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم الفتح فتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا وقال يوم الفتح فتح مكة إن هذا البلد حرمه الله يوم خلق السموات والأرض فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيمة وإنه لم يحل القتال فيه لأحد قبلي ولم يحل لي إلا ساعة من نهار فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيمة لا يعضد شوكه ولا ينفر صيده ولا يلتقط لقطته إلا من عرفها ولا يختلى خلاها فقال العباس رضي الله تعالى عنه يا رسول

اللہ الا لاذخر فانہ لقینہم و لبیوتہم فقال الا الاذخر ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا
کہ رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ آج سے مکہ کی ہجرت نہین رہی مگر جہاد اور نیت باقی ہے اور
جب تم کو حکام جہاد کو بلاویں تو نکلو اور چلو اور فرمایا کہ یہ شہر ایسا ہے کہ بیشک اللہ تعالی نے اسکو ادب کی جگہہ
قرار دیا ہے جس دن سے آسمان و زمین بنایا ہے غرض وہ اللہ کے مقرر کرنے سے حرمت و ادب کی جگہہ ٹہیرایا
گیا ہے قیامت تک اور کسی کو اس مین قتال روا نہین ہوا مجہ سے پیشتر اور مجہے بہی ایک دن کی صرف ایک گہڑی اجازت
ہوئی تہی (یعنے لڑائی کی) اور وہ پہر ویسا ہی حرام ہو گیا اللہ تعالی کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اسکا
کانٹا اکہاڑا جاوے اور نہ اسکا شکار رہبگایا جاوے اور نہ اسکی گری پڑی چیز اٹہائی جاوے مگر وہ اٹہاوے
جو اسکو پہچنواوے (کہ جسکی ہو اسکو دیدے) اور نہ اسکی ہری گہانس اکہاڑی جاوے سو عباس رضی اللہ تعالی
عنہما نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر (یعنے اسکی اجازت دیجیے) کہ وہ سُناروں لہاروں کے کام آتی ہے اور
اُس سے گہر چہائے جاتے ہین آپنے فرمایا مگر اذخر یعنے اوسکے توڑنے کاٹنے کی اجازت ہے **ف** علما
نے کہا ہے کہ ہجرت دار حرب سے دار اسلام کی طرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث کی تاویل مین دو قول ہین
اوّل یہ کہ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہین رہی اس لیے کہ وہ دار الاسلام ہو گیا بعد فتح کے اور ہجرت
تو دار حرب سے ہوتی ہے اور اس مین پیشین گوئی اور معجزہ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ ہمیشہ یہ دار
اسلام رہیگا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہہ کہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح مکہ کے تہا وہ ثواب نہین رہا گو کہ ہجرت باقی
ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے جس نے بعد فتح کے جہاد کیا
اور مال خرچ کیا وہ اُن کے برابر نہین ہین جنہون نے قبل فتح یہ کام کیے مگر جہاد و نیت ہے یعنے تحصیل ثواب
کا ذریعہ یہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے اعمال صالح بجا لاؤ کہ اس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت
سے حاصل ہوتا تہا بیشک اللہ تعالی نے اسکو ادب کی جگہہ مقرر کیا ہے جس دن سے آسمان و زمین بنایا ہے یعنی
اصل حرمت تو اُسی دن سے ہو مگر وہ پوشیدہ ہو گئی تہی پہر حضرت ابرہیم کے وقت سے ظاہر ہو گئی اس لیے
کہ آگے مسلم مین مروی ہوا ہے کہ ابرہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنی مین دونو مین تطبیق
ہو جاتی ہے روایات باب سے ثابت ہوا کہ قتال مکہ مین حرام ہے چنانچہ ابو الحسن ماوردی نے احکام سلطانیہ
مین لکہا ہے کہ خصائص حرم مین سے ہے کہ وہان کے لوگون سے لڑائی نہ کی جاوے پہر اگر سلطان عادل صاحب
عدل سے وہان کے لوگ بغاوت کرین تو انکو تنگ کیا جاوے کہ اطاعت قبول کرین نہ جنگ کی جاوے اور
جمہور فقہا نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنے بغی سے باز نہ آوین اور احکام شرع جو موافق عدل ہون قبول نہ کرین تو
البتہ اُن سے لڑائی کیجاوے اس لیے کہ باغیون سے لڑنا بہی اللہ تعالی کے حقوق مین سے ہے اور یہی قول قرین

صواب ہی اور شیخ پر تنصیص کی ہے امام شافعی نے کتاب اختلاف الحدیث مین کتب امام سے اور قفال مروزی نے اصحاب
شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بھی قلعہ نشین ہوجاوے مکہ مین تو ہمکو اُن سے لڑنا بھی روا نہین جب تک
وہ مکہ مین ہون اور یہ قول قفال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہین اور مجوزین قتال ان احادیث کا یہ جواب
دیتے ہین کہ مراد ان حدیثون کی جو تحریم قتال مین وارد ہوئی ہین یہ ہے کہ جب تک بغیر قتال کے کام نہ نکلے جبتک
اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہوجاوے تو پھر روا ہے بخلاف اور شہرون کے
قتال وہان ہر طور روا ہے عَنْ مَنْصُوْرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَذْكُرْ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ یَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا ترجمہ منصور سے وہی مضمون مروی
اور اس مین یہ مذکور نہین کہ جسدن پیدا کیا آسمان و زمین کو اور کچھ لفظون مین فرق ہے باقی مضمون وہی ہے
عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَكَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا
الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ
اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ
قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ
بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْهَا فَقُوْلُوْا
لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ
نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ
شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو .... فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا
یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ ترجمہ ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالی عنہ نے عمرو بن سعد
سے کہا جسوقت وہ لشکرون کو روانہ کرتا تہا مکہ کے اوپر (یعنے عبداللہ بن زبیر کے قتل کو) کہ اجازت دو مجھے اے امیر
کہ مین ایک حدیث بیان کرون کہ جو خطبہ کے طور سے کہڑے ہوکر فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دوسرے دن مکہ کی فتح کی اور میرے کانون نے سنی اور دل نے یاد رکہا اور میری آنکہون نے دیکہا آپ کو جب
آپنے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپنے اللہ کی حمد وثنا کی پہر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگون نے نہین حرام
کیا سو کسی شخص کو روا نہین جو اللہ پر اور پچہلے دن پر ایمان رکہتا ہو کہ اُس مین کسی کا خون بہاوے اور نہ یہ حلال ہے
کہ اُس مین کوئی درخت کاٹے پہر اگر میرے قتال کی سند سے قتال کی اجازت کوئی شخص نکالے تو اُس سے کہدینا کہ
اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اجازت دی اُس کی اور تمکو اجازت نہین دی اور مجہے بہی دن مین ایک گہڑی کے لیے
اجازت دی اور پہر اوسکی حرمت آج ویسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تہی اور ضرور ہے کہ جو حاضر ہو غائبون کو یہ حدیث

پہنچاوے لوگون نے ابو شریح سے کہا کہ پہر عمرو نے اُنکو کیا جواب دیا انہون نے فرمایا کہ اُس نے کہا کہ ای ابو شریح مین تم سے زیادہ جانتا ہون رہنے دے ظالم حرم پناہ نہین دیتا نافرمانی کو دیکہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کو کہا معاذ اللہ من ذلک) اور نہ اُسکو جو خون کر کے بہاگا ہو اور نہ اُسکو جو چوری فساد کر کے بہاگا ہو **ف** قولہ روا نہین ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکہتا ہو الخ اس سے استدلال کیا ہے اُن لوگون نے جو کہتے ہین کہ کفار فروع اسلام کے مخاطب نہین ہین اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہا کا یہ ہے کہ وہ مخاطب ہین فروع کے بہی جیسے مخاطب ہین اصول کے اور آپنے یہ اس لیے فرمایا کہ پکا مومن تو وہی ہے جو متبع فرمان اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا ہو اور یہ مراد نہین کہ جو مومن نہو وہ مخاطب ہی نہین **قولہ** اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے الخ اس سے معلوم ہوا کہ مکہ شریف قہراً اور قتالاً فتح ہوا ہے نہ صلحاً اور جو کہتے ہین صلحاً فتح ہوا ہے وہ اسکی تاویل یون کرتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ قتال کو تیار تہے مگر ضرورت نہ پڑی بس طیاری پر بسبب جواز قتال کہ تہی گو اتفاق قتال نہوا

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال لما فتح اللہ علی رسولہ مکۃ قام فی الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ حبس عن مکۃ الفیل وسلط علیہا رسولہ والمؤمنین وانہا لن تحل لاحد کان قبلی وانہا احلت لی ساعۃ من نہار وانہا لن تحل لاحد بعدی فلا ینفر صیدہا ولا یختلی شوکہا ولا تحل ساقطتہا الا لمنشد ومن قتل لہ قتیل فہو بخیر النظرین اما ان یفدی واما ان یقتل فقال العباس رضی اللہ تعالی عنہ الا الاذخر یا رسول اللہ فانا نجعلہ فی قبورنا وبیوتنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا الاذخر فقام ابو شاہ رجل من اہل الیمن فقال اکتبوا لی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکتبوا لابی شاہ قال الولید فقلت للاوزاعی ما قولہ اکتبوا لی یا رسول اللہ قال ہذہ الخطبۃ التی سمعہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب اللہ تعالی نے مکہ کی فتحدی اپنے رسول کو تو آپ لوگون مین کہڑے ہوی تو اللہ کی حمد وثنا کی پہر فرمایا کہ اللہ پاک نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول کو اور مومنون کو اسکا حاکم بنایا اور اسمین لڑنا کسی کو حلال نہین ہوا مجہ سے پہلے اور مجہے بہی ایک گہڑی کی اجازت ملی دن سے اور اب کبہی حلال نہ ہوگا میرے بعد کسی کو پہر اسکا شکار ربہگایا نہ جاوے اسکا کانٹا توڑا نہ جاوے اُس کی پڑی گری چیز اُٹہائی نہ جاوے مگر وہ شخص اُٹہاوے جو بتاتا پہرے کہ جسکی ہو اسے دیدے اور جسکا کوئی شخص مارا گیا اُسکو دو باتون کا اختیار رہے خواہ فدیہ لے لے یعنے خون بہا خواہ قاتل کو قصاص مین مار ڈالے سو عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی کہ مگر اذخر یا رسول اللہ کہ اُسکو ہم اپنی قبرون مین ڈالتے ہین اور گہرون کو اُس سے چہاتے ہین تو آپنے فرمایا کہ خیر اذخر توڑلو گہانس کو اذخر کہا پہر ابو شاہ ایک شخص یمن کا

اٹھا اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ مجھے لکھ دو آپنے فرمایا لکھدو ابو شاہ کو ولید نے کہا کہ مینے اوزاعی سے پوچھا کہ اسکا
کیا مطلب یا رسول اللہ یہ مجھے لکھ دو انہون نے کہا یہی خطبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یعنے اسکو ابو شاہ
نے لکھوا لیا کہ بڑے نفع کی بات تہی **ف** اس حدیث سے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مقتول کے ولی کو اختیار ہے
کہ چاہے قصاص لے اور چاہے خون بہا لے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور ابن سیرین اور احمد اور اسحاق اور
ابو ثور کا اور امام مالک نے کہا کہ ولی کو اختیار نہین مگر قتل کا یا بخشدینے کا اور دیت کا اختیار نہین مگر برضاے قاتل اور یہ
اس حدیث کے خلاف ہے اور ابو شاہ کا نام نہین معلوم سوا کنیت کے اور آپنے جو حدیث لکھوا دی اس سے علم کا لکھنا
اور حدیثون کا قلمبند کرنا اور کتب کا تصنیف کرنا روا ہوگیا اور اسکا جواز اور یہی روایتون سے پوچھا جاتا ہے اور
اب تو امت کا اجماع ہے اسکے استحباب پر **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اِنَّ خُزَاعَةَ
قَتَلُوْا رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ لَیْثٍ عَامَ فَتْحِ مَکَّةَ بِقَتِیْلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَکِبَ رَاحِلَتَهٗ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَکَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ
عَلَیْهَا رَسُوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ
بَعْدِیْ اَلَا وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِیْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا یُخْبَطُ شَوْکُهَا وَلَا
یُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا یَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ
یُّعْطٰی یَعْنِی الدِّیَةَ وَاِمَّا اَنْ یُّقَادَ اَهْلُ الْقَتِیْلِ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شَاهٍ
فَقَالَ اکْتُبْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ
فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِیْ بُیُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ **ترجمہ** ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تہے کہ خزاعہ والون نے ایک شخص کو مار ڈالا قبیلہ بنی لیث سے جس سال مکہ فتح ہوا
اپنے ایک مقتول کے بدلے جسکو بنی لیث نے مار ڈالا تہا اور اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوئی اور
آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اپنے رسول اور
مومنون کو اسپر حاکم کیا اور وہ مجھسے پہلے کسی کو حلال نہین ہوا تہا اور نہ میرے بعد کسی کو ہوگا اور مجھے بہی ایک
گہڑی کے لیے حلال ہوا تہا اور اب اس گہڑی مین پہر ویسا ہی مجہ پر بہی حرام ہوگیا (یعنے جیسا پہلے تہا) سو اسکا
کانٹا نہ اکہاڑا جاوے اور درخت نہ کاٹا جاوے اور پڑی چیز نہ اٹھائی جاوے مگر بتانیوالا اٹھاوے اور جسکا کوئی
شخص مارا جاوے اسکو دو چیزون کو اختیار ہے خواہ دیت لے خواہ قصاص لے لے پہر ایک شخص یمن کا آیا کہ اسے
ابو شاہ کہتے تہے اور اُس نے کہا یہ مجھے لکھ دیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے یارون سے فرمایا کہ اسکو
لکھدو پہر ایک شخص نے قریش مین سے کہا کہ مگر اذخر کہ وہ ہماری گہرون اور قبرون مین کام آتی ہے آپنے فرمایا کہ خیر

باب النهي عن حمل السلاح بمكة من غير حاجة ہتھیار اٹھانا مکہ میں بے ضرورت منع ہے ✢
عن جابر رضي الله تعالى عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقول لا يحل لاحدكم
ان يحمل بمكة السلاح **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے
تھے حلال نہیں کسی کو مکہ میں ہتھیار اٹھاوے **ف** یعنے بے حاجت کے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جماہیر کا
قاضی عیاض نے کہا کہ اہل علم کے نزدیک یہ نہی محمول ہے اسپر کہ بلا ضرورت نہ اٹھاوے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی
اور عطا کا اور حسن بصری نے مطلق ہتھیار باندھنا مکروہ کہا ہے بنظر ظاہر اسی حدیث کے اور جمہور نے استدلال کیا ہے
اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ قضا میں شرط کیے تھے کہ ہتھیار لاوینگے میان میں اور اٹھانے
سے مراد ہتھیار باندھنا ہے **باب جواز دخول مكة بغير الاحرام** مکہ میں بغیر احرام کے
داخل ہونا روا ہے **عن** يحيى واللفظ له قلت لمالك حدثك ابن شهاب عن انس بن مالك رضي
الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم دخل مكة عام الفتح وعلى راسه مغفر
فلما نزعه جاءه رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الكعبة فقال اقتلوه فقال مالك نعم
ترجمہ یحیی نے یہ لفظ بیان کیے کہ میں نے مالک سے پوچھا کہ کیا ابن شہاب نے انس سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مکہ میں گئے اور آپکے سر پر خود تھا جس سال مکہ فتح ہوا پھر جب خود اتارا ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے
پردوں میں لٹکا ہوا ہے آپنے فرمایا اسکو مار ڈالو مالک نے کہا کہ ہاں مجھسے یہ روایت بیان کی ہے **ف** ایک
روایت میں ہے کہ آپکے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اول دخول کے وقت خود
تھا پھر اسے اتار کر عمامہ باندھ لیا اور اس حدیث سے سند لی ہے انہوں نے جنہوں نے کہا ہے کہ مکہ میں بغیر احرام کے
داخل ہونا درست ہے اسکو جو ارادہ حج وعمرہ کا نہ رکھتا ہو اور کسی کام کے لیے آیا ہو یا انکو روا ہے جو ہمیشہ آتے
جاتے ہیں جیسے لکڑیاں باہر سے لانے والے یا گھانس یا شکار لانے والے یا ان کے سوا کوئی اور ہو غرض سب
کو رخصت ہے بلا احرام داخل ہونے کی جو ارادہ حج وعمرہ نہ رکھتا ہو اور برابر ہے کہ امن ہو یا خوف ناک اور یہ صحیح تر
قول ہے شافعی کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ داخل ہونا بغیر احرام کے نہیں روا ہے اوسکو جسکو بار بار حاجت
آنے کی نہیں ہوتی مگر اسکو جو مقاتل ہو یا خائف ہو قتال سے کسی ظالم کے کہ اگر اسپر ظاہر ہو جاوے تو اسکو ضرر
پہنچیگا اور نقل کیا قاضی نے یہ قول اکثر علما سے **عن** جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله تعالى
عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم دخل مكة وقال قتيبة دخل يوم فتح مكة
وعليه عمامة سوداء بغير احرام وفي رواية قتيبة قال نا ابو الزبير عن جابر قال حدثنا
علي بن حكيم الاودي قال انا شريك عن عمار الدهني عن ابي الزبير عن جابر

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مین داخل ہوئے اور قتیبہ نے کہا کہ فتح کے دن داخل ہوئے اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تھا بغیر احرام کے اور آگے کی روایت مین ہے کہ جابر نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے فتح مکہ کے دن اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تھا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَی الْمِنْبَرِ ترجمہ جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ مین گویا دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر کے اوپر اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپنے اُس کے دونون کنارون کو اپنے شانون کے بیچ مین لٹکا دیا ہے اور ابو بکر کی روایت مین منبر کا ذکر نہین ہے

ف ان روایتون سے سیاہ کپڑے پہننے کا جواز معلوم ہو گیا خواہ خطبہ کے وقت ہو یا سوا اُس کے اور اگرچہ سفید کپڑا افضل ہے جیسا صحیح حدیث مین وارد ہے

بَابُ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَدُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيْمِهَا وَتَحْرِيْمِ صَيْدِهَا وَبَيَانِ حُدُوْدِ حَرَمِهَا مدینہ کی فضیلت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا اور اُس کے شکار حرام ہونے اور اُس کے حرم کی حدون کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِاَهْلِهَا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَاِنِّیْ دَعَوْتُ فِیْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَیْ مَا دَعَا بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ لِاَهْلِ مَكَّةَ ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلو اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کا حرم مقرر کیا (یعنے حرمت اُس کی ظاہر کی ورنہ حرمت اُس کی آسمان و زمین کے بننے کے دن سے تھی) اور وہاں کے لوگون کی دعا کی اور مین نے مدینہ کو حرام کیا اور مینے دعا کی مدینہ کے صاع اور مد کے لیے اُس سے دو حصے برابر جیسے ابراہیم نے کی تھی اہل مکہ کے لیے عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰی بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا حَدِيْثُ وُهَيْبٍ فَكَرِوَايَةِ الدَّرَاوَرْدِیِّ بِمِثْلَیْ مَا دَعَا بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاَمَّا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَفِیْ رِوَايَتِهِمَا مِثْلَ مَا دَعَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ترجمہ عمرو سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور وہیب کی روایت مین تو دراوردی کی مثل یہی ہے کہ مین نے دعا کی ابراہیم علیہ السلام کے دو حصہ برابر اور سلیمان بن بلال اور عبد العزیز کی روایت مین یہ ہے کہ دعا کی مین نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے برابر عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ ترجمہ رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام

نے مکہ کو حرم قرار دیا اور مین دونون کالے پتھر والے میدانون کے بیچ مین حرم قرار دیتا ہون مراد آپ کی مدینہ ہے
عن نافع بن جبیر ان مروان بن الحکم رضی اللہ تعالی عنہ خطب الناس فذکر مکۃ
واھلھا وحرمتھا فناداہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ فقال مالی اسمعک ذکرت مکۃ
واھلھا وحرمتھا ولم تذکر المدینۃ واھلھا وحرمتھا قد حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ما بین لابتیھا وذلک عندنا فی ادیم خولانی ان شئت اقرأتکہ قال
فسکت مروان ثم قال قد سمعت بعض ذلک **ترجمہ** نافع رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ
مروان نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا مکہ کا اور اُس کے رہنے والون کا سو پکارا اُسکو رافع بن خدیج صحابی نے اور کہا
کہ یہ کیا سنتا ہون مین تجھسے کہ تو نے ذکر کیا مکہ کا اور اُس کے لوگون کا اور اُسکے حرم ہونیکا اور نہ ذکر کیا مدینہ کا
اور نہ وہان کے لوگون کا اور نہ اُس کے حرم ہونے کا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرم ٹھیرایا ہے دونو
کالے پتھر والے میدانون کے بیچ مین اور یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم ٹھیرانے کی ہمارے
پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھی ہوئی ہے اگر تم چاہو تو مین تمکو پڑھا دون راوی نے کہا کہ مروان چپکا ہو رہا اور
کہا کہ مینے بھی اُس مین سے کچھ سُنا ہے عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ان ابراھیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ ما بین لابتیھا لا یقطع عضاھھا ولا
یصاد صیدھا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام
نے حرم مقرر کیا مکہ کا اور مین حرم مقرر کرتا ہون مدینے کا کہ دونون کالے پتھر والے میدانون کے بیچ مین ہے یعنی
جو مدینہ کے دونون طرف واقعہ ہین کوئی کانٹے دار درخت نہ کاٹا جاوے اور نہ کوئی جانور شکار کیا جاوے
عن عامر بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم انی احرم ما بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھھا او یقتل صیدھا وقال المدینۃ
خیر لھم لو کانوا یعلمون لا یدعھا احد رغبۃ عنھا الا ابدل اللہ فیھا من ھو خیر منہ ولا
یثبت احد علی لاوائھا وجھدھا الا کنت لہ شفیعا او شھیدا یوم القیمۃ **ترجمہ** عامر
بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مینے حرم مقرر کر دیا درمیان دونو
میدانون کالے پتھرون والے کو کہ نہ کاٹا جاوے کانٹے دار درخت وہان کا اور نہ مارا جاوے شکار وہان
کا اور فرمایا کہ مدینہ ان لوگون کے لیے بہتر ہے کاش وہ اسکو سمجھتے (یہ خطاب ہے اُن لوگون کو جو مدینہ چھوڑ کر اور
جگہہ چلے جاتے ہین یا تمام مسلمانون کو) اور نہین چھوڑتا کوئی مدینہ کو مگر اللہ تعالی اُس سے بہتر کوئی آدمی اس مین
بھیجدیتا ہے اور نہین صبر کرتا ہے کوئی اُس کی بھوک پیاس پر اور محنت و مشقت پر مگر مین اسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون

قیامت کے دن **ف** ان حدیثون سے استدلال کیا ہے ایک جماعت نے مدینہ کے حرم ہونے پر اور وہان کے شکار حرام ہونے پر اور درخت نہ توڑنے پر اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور اُنکے موافقین کا اور ابوحنیفہ نے ...... ان حدیثون کا خلاف کیا ہے بسبب قلت علم حدیث کی اور احتجاج کیا ہے حلال ہونے پر شکار مدینے کے حدیث یا ابا عُمَیر ما فعل النُغَیر سے اور نغیر ایک چڑیا ہے کہ وہ کسی صحابی کے پاس تھی آپنے اُن سے پوچھا کہ وہ کیا ہوئے حالانکہ اس حدیث سے استدلال اُنکا محض لنگڑا اور بایا چوبین ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا قبل ان حدیثون کے پکڑی گئی ہو جب شکار حرام نہ ہوا ہو دوسرے یہ احتمال ہے کہ اُسکو حل مدینہ سے یعنی حرم کے باہر سے پکڑ کر لائے ہون اور یہ احتمال ثانی حنفیہ کے مذہب پر درست نہیں ہوتا اس لیے کہ انکا مذہب ہے کہ حل مین سے جو شکار پکڑ کر حرم مین لاوین اُس کا بھی چھوڑ دینا واجب ہے اس لیے کہ اُسکا بھی حکم صید حرم کا ہے اور یہ اصل مذہب اُنکا بھی محض بے اصل اور ضعیف و سست ہے اور جب حدیث نغیر مین احتمال ہوا تو قابل استدلال نہیں خصوصاً از احادیث صحیح متصل الاسناد کے روبرو جس مین صاف نص صریح ہے مدینہ کے حرم ہونے پر اور مشہور مذہب مالک و شافعی یہ ہے کہ صید مدینہ مین اور اُنکے درخت اکھاڑنے مین ضمان نہیں ہے اگرچہ حرام ہے اور ابن ابی ذئب اور ابن ابی لیلی نے کہا کہ اُس مین بھی جزا واجب ہوتی ہے جیسے حرم مکہ صید و قطع اشجار مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ اُس کے کپڑے اور سامان چھین لیا جاوے یعنی جو مدینہ کا درخت کاٹے یا شکار کرے اسلیے کہ سعد بن ابی وقاص کی روایت مین جسکو مسلم نے ذکر کیا ہے ایسا ہی وارد ہوا ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعد صحابہ کے کوئی اسکا قائل نہیں ہوا سوا امام شافعی کے کہ اُنکا قول قدیم یہی ہے اور قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے کہ مدینہ والون کے لیے یہ جو فرمایا مین شفیع ہونگا یا گواہ مراد اس سے یہ ہے کہ اطاعت کرنیوالون کے لیے گواہ ہونگا اور اہل عاصی کے لیے شفیع ہونگا اور اس مین مزید فضیلت اور زیادت خصوصیت نکلی مدینہ والون کے لیے جیسے آپنے شہداء احد کے لیے فرمایا کہ مین ان لوگون پر گواہ ہون اور اس سے فضیلت ثابت ہوئی مدینہ کی اور بزرگی نکلی وہان کی سکونت کی اللہ تعالی اس خادم حدیث کو مع اقارب مومنین و احباب مخلصین کے وہان سکونت اور موت عنایت فرماوے آمین یا رب العالمین

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ وَلَا یُرِیْدُ اَحَدٌ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ بِسُوْءٍ اِلَّا اَذَابَهُ اللّٰهُ فِی النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ اَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِی الْمَاءِ ترجمہ عامر نے وہی روایت بیان کی اور ابن نمیر نے اس مین زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا نہیں ارادہ کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا مگر اللہ تعالی اُسکو گھلا دیتا ہے ایسا جیسے سیسہ گل جاتا ہے آگ مین یا نمک گل جاتا ہے پانی مین ❖

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰی قَصْرِهٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا یَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ

يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ
مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ ترجمہ عامر بن سعد نے کہا کہ سعد اپنے مکان کو چلے جو عقیق مین تھا راہ مین ایک غلام
کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کاٹ رہا ہے یا پتے توڑ رہا ہے سو اُس کے کپڑے لتے چھین لیے اور اس کے گھر والے
آئے اور اُنہون نے کہا آپ وہ اُنکو پھیر دیجیے یا ہمکو عنایت کیجے اُنہون نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ اس سے کہ مین
وہ چیز پھیر دون جو مجھے بطریق انعام کے عنایت کی ہے رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہرگز نہ پھیرا انہون
نے سامان اُسکا **ف** غرض ان سب احادیث صحیحہ متواترۃ المعنی سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مدینہ کا حکم
ویسا ہی ہے جیسے حرم مکہ کا اور ابو حنیفہ کو شاید یہ احادیث نہ پہنچی سو اُن کا عذر مقبول ہے مگر متعصبان کو
جنکو بخوبی اُن کی آوازین کان ٹھوک چکین اُن کا معلوم نہین کیا حال ہوگا کہ بسبب تعصب اور تصلب فی
التقلید کے امام ہی کے قول مردود کو لیے جاتے ہین امام ابن قیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا کہ رد کر دیا سنت
صحیحہ صریحہ محکمہ کو جسے بیس پر کئی صحابیون نے روایت کیا ہے کہ مدینہ حرم ہے اور وہان کا شکار حرام ہے اور
دعوی کیا کہ یہ اصول کے خلاف ہے اور معارضہ کیا اسکا ایک متشابہ قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ
نے فرمایا اے ابا عمیر... کیا حال ہے نغیر کا اور بڑے تعجب کی بات ہے یا اللہ وہ کون سا اصول ہے جو ان سنن صحیحہ
کا مقابل ہوسکے حالانکہ سنت اعظم اصول ہے اور لازم تھا کہ حدیث ابو عمیر کو ان روایتون کے رد سے جو شہرت
اور تصریح مین بدرجہا اُس سے زیادہ ہین رد کیا جاتا اور ہم تو اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہین اس سے کہ رد کرین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی سنت صحیحہ کو جبتک اُسکا نسخ نہ معلوم ہوجاوے حالانکہ حدیث ابی عمیر مین چار احتمال
ہوسکتے ہین کہ ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اوّل یہ کہ احادیث تحریم مدینہ سے مقدم ہو اور ان حدیثون نے اسے منسوخ
کردیا دوسرے یہ کہ اُن سے متاخر ہو اور ان حدیثون کو منسوخ کر دیا تیسری یہ کہ نغیر مدینہ کے حرم سے باہر پکڑی گئی ہو اور
پھر حرم مین لائی گئی ہو جیسے اکثر شکاری جانورون مین ایسا ہوتا ہے کہ شہر کے باہر پکڑے جاتے ہین چوتھے یہ کہ
خاص اُس لڑکے کیواسطے اجازت دی گئی دوسرون کو نہین جیسے ابی بردہ کو عناق کی قربانی کی اجازت دی گئی غرض
ان چارون احتمالات کی وجہ سے یہ حدیث نغیر متشابہ ہوئی اور ان نصوص صریحہ کے رد کو قابل نہ رہی جو صراحۃً بلا
اشتباہ دلالت کرتی ہین حرم ہونے پر مدینے کے کذا فی **روضۃ الندیہ** اور امام نووی نے فرمایا ہے کہ ضمان
واجب ہوتا اُس شخص پر جو پتے توڑتا یا درخت کاٹتا ہے مدینہ کے یہ قول قدیم ہے شافعی کا اور اسحدیث سعد کی رو
سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اور اسحدیث کا کوئی معارض نہین اور ضمان کی کیفیت مین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ وہ
شکار جو اُس نے مارا اور وہ درخت یا گھانس جو کاٹی ہے اسی کی ضمانت اُسپر آتی ہے یعنی قیمت اسکی لازم ہوتی ہے

اور دوسری صورت یہ ہے کہ اُس شخص کے اشیا جسنے یہ حرکت کی ہے سلب کیجاوین اور اسمین بھی دو قول ہین *
اوّل یہ کہ فقط کپڑے اُس کے چہین لیے جاوین اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اُس کا سب مال سلب کر لیا جاوے جیسے
کافر مقتول کا سب مال غازی قاتل لے لیتا ہے کہ اُس مین گھوڑا اور ہتھیار اور نفقہ اُسکا سب داخل ہے اور یہی
قول صحیح ہے اور وہ سب سالب کا ہے جس نے اُس سے سلب کیا ہے اور یہی موافق حدیث ہے عن انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لابی طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ التمس لی غلاما من غلمانکم یخدمنی فخرج بی ابو طلحۃ یردفنی وراءہ فکنت
اخدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلما نزل وقال فی الحدیث ثم اقبل حتی اذا
بدا لہ احد قال ہذا جبل یحبنا ونحبہ فلما اشرف علی المدینۃ قال اللہم انی احرم ما بین
جبلیہا مثل ما حرم ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام مکۃ اللہم بارک لہم
فی مدہم وصاعہم ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ابو طلحہ سے فرمایا کہ ایک لڑکا ڈھونڈھو جو ہماری خدمت کرے سو ابو طلحہ مجھے لیکر گئے اپنی سواری پر پیچھے
بٹھا کر اور مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ اترتے تھے اور پھر اسے باتون مین
کہا کہ پھر آپ تشریف لائے یہانتک کہ جب کوہ احد آپکو دکھائی دیا تو آپنے فرمایا احد ہم کو دوست رکھتا ہے ہم اسکو
دوست رکھتے ہین پھر جب مدینہ کے قریب آئے تو فرمایا یا اللہ مین حرام کرتا ہون ان دونون پہاڑون کے بیچ
کو جیسا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے حرام کیا مکہ کو یا اللہ برکت دے انکو انکے مد اور صاع مین کہا امام مسلم
علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث سعید اور قتیبہ نے اُن سے یعقوب نے اُن سے عمرو بن ابی
عمرو نے اُن سے انس نے انہون نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اسکی جو اوپر گذری مگر
اس مین یہ نہین ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین حرام ٹھیراتا ہون درمیان دونون کالے پتھرون والے میدانون
کے بیچ مین عن عاصم قال قلت لانس بن مالک احرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
المدینۃ قال نعم ما بین کذا الی کذا فمن احدث فیہا حدثا قال ثم قال لی ہذہ شدیدۃ
من احدث فیہا حدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم
القیمۃ صرفا ولا عدلا قال فقال ابن انس او اوی محدثا ترجمہ عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا
مینے انس بن مالک سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرم ٹھیرایا مدینہ کو کہا ہان فلان فلان مقام سے
فلان تک سو جو اُس مین کوئی نئی بات نکالے یعنے گناہ کی تو اُس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتون اور لوگون کی
نہ قبول کرے گا اللہ اُس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل اور انس کے بیٹے نے کہا یا جگہ دے کسی گناہ کی بات کو

عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ قَالَ نَعَمْ هِیَ حَرَامٌ لَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ
الْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ عاصم احول رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے انس رضی اللہ تعالی
عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا مدینہ کو حرم ٹھیرایا ہے انہون نے فرمایا کہ وہ حرم ہے نہ
توڑا جاوے گا درخت اُسکا اور جو ایسا کرے اسپر اللہ تعالی اور فرشتون اور لوگون کی لعنت ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْ صَاعِهِمْ
وَبَارِكْ لَهُمْ فِیْ مُدِّهِمْ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دعا کی کہ یا اللہ برکت دے اون (یعنے مدینے والون کو) اور اُن کے ماپ مین اور برکت دے اُنکے صاع مین اور برکت
دے اُن کے مد مین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ضِعْفَیْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی
عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ مدینہ مین مکہ سے دونی برکت دے عَنْ
اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ
اَنَّ عِنْدَنَا شَیْئًا نَقْرَؤُهٗ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِیْفَةَ مُعَلَّقَةٌ فِیْ قِرَابِ سَیْفِهٖ فَقَدْ كَذَبَ
فِیْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْیَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِیْهَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةُ
حَرَمٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَّذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَسْعٰی
بِهَا اَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَانْتَهٰی حَدِیْثُ اَبِیْ
بَكْرٍ وَزُهَیْرٍ عِنْدَ قَوْلِهٖ یَسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ لَمْ یَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا
مُعَلَّقَةٌ فِیْ قِرَابِ سَیْفِهٖ ترجمہ ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خطبہ پڑہا ہمپر علی بن ابی طالب
نے اور فرمایا کہ جو دعوی کرے کہ ہمارے پاس (یعنے اہل بیت کے پاس) کوئی اور چیز ہے سوا کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے
اور راوی نے کہا کہ ایک صحیفہ لٹکا ہوا تہا اون کی تلوار کے میان مین تو اُس نے جھوٹ کہا اور اُس صحیفہ مین اونٹون
کے عمرون (یعنے زکوۃ کے متعلقات) اور کچھ زخمون کا بیان تہا (یعنے اُن کے قصاص اور دیتون کا بیان)
اور اس صحیفہ مین یہ بھی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے بیچ مین سو
جو شخص کہ نئی بات نکالے اس جگہہ یا جگہہ دے کسی نئی بات نکالنے والے کو اوسپر لعنت ہے اللہ تعالی کی اور فرشتون

اور سب لوگون کی نہ قبول کریگا اللہ تعالی اُس کے کوئی فرض یہ سُنت اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ
اعتبار کیا جاتا ہے ادنی مسلمان کی پناہ دینے کا بہی اور جس نے اپنے کو اپنے باپ کے سوا غیر کا فرزند ٹہیرایا اپنے
آقاؤن کے سوا کسی دوسرے کا غلام اپنے کو قرار دیا اسپر اللہ تعالی اور فرشتون اور سب لوگون کی لعنت ہے اور
نہ قبول کرے گا اُس سے اللہ تعالی قیامت کے دن نہ فرض نہ سُنت مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا کہ روایت ابوبکر و زہیر
کی تو وہین تک ہو چکی کہ ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا بہی اعتبار ہے اور ان دو لوگون کی روایت مین یہ ذکر نہین کہ وہ
صحیفہ تلوار کے میان مین لٹکا ہوا تہا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ
اِلٰى اٰخِرِهٖ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ
وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ اعمش نے اسی اسناد سے یہی مضمون مثل ابی
کریب کی روایت کیا جو ابی معاویہ سے مروی ہے اخیر تک بیان فرمایا اور اتنا زیادہ کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو پناہ توڑے کسی مسلمان کی اُسپر لعنت ہے اللہ تعالی کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہ
قبول کرے گا اللہ تعالی اُس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت اور اُن کی حدیثون مین یہ مضمون نہین ہے کہ جو اپنے
کو باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند بنادے اور وکیع کی روایت مین قیامت کا دن مذکور نہین عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّوَكِيْعٍ اِلَّا قَوْلَهٗ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ وَذِكْرَ
اللَّعْنَةِ لَهٗ ترجمہ اعمش سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے مثل حدیث ابن مسہر کی اور وکیع کی مگر اس
مین یہ مضمون نہین ہے کہ جو مولی بنادے اپنے موالی کے سوا اورون کو اور نہ اسپر لعنت کا **ف** حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نے جو خطبہ مین فرمادیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور سوا اس صحیفہ کے اور کچہ نہین الخ اس مین رد کردیا
زعم باطل کو رافضیون اور شیعون کے اور جہوٹا کردیا اُن کے اس قول کو جو کہتے ہین کہ حضرت علی رضی اللہ
تعالی عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سی وصیتین کی تہین اور اسرار علوم اور قواعد دین اور غوامض
شریعت بتائی تہے اور اپنا وصی قرار دیا تہا اور اہل بیت کو بعض اشیا ایسی تعلیم کیے تہے کہ اُن کے سوا
اور کوئی اسپر مطلع نہین ہوا غرض اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہہ سب دعاوی باطلہ اور خیالات فاسدہ ہین اور انکی
کوئی اصل نہین اور اُن دعاوی کے ابطال کے لیے صرف حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا قول کافی ہے اور اس سے
جائز ہوا لکہنا علم کا اور یہہ جو فرمایا کہ مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے بیچ مین ثور کا لفظ غالبًا یہان غلط ہے راوی
سے بہول ہوگئی اس لیے کہ جبل ثور تو مکہ کے قریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے عیر اور احد کے بیچ مین چنانچہ
بازری اور بعض علما نے اسپر یہی کہا ہے اور شاید یہ بہی احتمال ہے کہ احد یا اُس کے سوا ثور کہی اور پہاڑ کا نام

ہو نواح مدینہ مین اور اب وہ نام مخفی ہو گیا اور اوپر کی روایتون مین جو وارد ہوا کہ درمیان دو کالے پتھر والے میدانون
کی حد ہے حرم مدینہ کی یہ بیان ہے اُس کی حد کا جو مشرق سے مغرب تک ہے اور اس روایت مین جو وارد ہوا کہ
حد اُسکی درمیان دونو پہاڑون کے ہے یہ جنوب و شمال کی حد ہے اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے مراد اسکی
یہ ہے کہ ادنے سے اعلیٰ تک جو مسلمان کسی کافر کو پناہ دیدے وہ سب مسلمانون کی پناہ مین آگیا اور کسی مسلمان
کو روا نہین کہ اُسے ایذا دے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور ان کے موافقین متبعین سنت کا کہ اگر غلام اور
عورت بہی کسی کافر کو امان دے تو امان دینا اُسکا صحیح ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے اپنے باپ
کے سوا کسی کی اولاد کہلانا یا جس نے اپنے کو آزاد کیا اُس کے سوا کسی کو مولیٰ ٹہیرانا اور وعید ہے اسمین اُن
لوگون کو جو اپنی ذات بدل دیتے ہین یعنے شیخ سے سید ہو جاتے ہین اور دوسرون کا غلام اپنے کو غلط
سلط ٹہیرا لیتے ہین مثلاً نام رکہہ لیتے ہین غلام محی الدین یا غلام علی یا غلام نبی **قولہ** اور جس نے پناہ توڑی
کسی مسلمان کی یعنے ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اب جو اُسکو ایذا دی اُس نے پناہ توڑی اور وہ موذی
ملعون ہے **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِیْنَۃُ
حَرَمٌ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ
لَا یُقْبَلُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت
روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے پہر جو اس مین کوئی گناہ کرے یا گناہ کرنیوالے
کو جگہہ دے اسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی لعنت ہے اور نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت
کے دن نہ فرض نہ نفل **عَنِ الْاَعْمَشِ** بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَقُلْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزَادَ
وَذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَّسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ **ترجمہ** اعمش سے یہی مضمون مروی
ہے اور اس مین قیامت کا لفظ نہین اور مضمون پناہ دینے اور توڑنے کا زیادہ ہے **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ**
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لَوْ رَاَیْتُ الظِّبَآءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِیْنَۃِ مَا ذَعَرْتُھَا قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا حَرَامٌ **ترجمہ** ابوہریرہ کہتے تہے کہ اگر مین کسی
ہرن کو مدینہ مین چرتا دیکہون تو کبہی نہ ڈراون اس لیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
دونو کالے پتہرون والے میدانون کے بیچ مین حرم ہے **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَلَوْ
وَجَدْتُ الظِّبَآءَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا مَا ذَعَرْتُھَا وَجَعَلَ اثْنَیْ عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ حِمًی

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرم قرار دیا درمیان دونون کالے پتھرون والے میدانون کے کہ جو مدینہ کے مشرق و مغرب کی طرف واقع ہین ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اگر مین کسی ہرن کو پاؤن جوان کے بیچ مین چرتا ہو تو کبھی نہ ڈراؤن اور نہ بہگاؤن اُسکو اور آپنے بارہ میل کو مدینہ کے گرد اگرد رمنہ مقرر کر دیا ف رمنہ اوس ہین کو کہتے ہین جس مین حکام وامرا حکم کر دیتے ہین کہ سوا ہمارے جانورون کے اور کوئی نہ چرے تو حرم گویا اللہ تعالی کا رمنہ ہے کہ سوا جنگلی جانورون کے جو وہان کے باشندہ ہین اور کوئی نہ چرے ❊ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاؤُا بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ قَالَ ثُمَّ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَّهٗ فَیُعْطِیْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگون کی عادت تہی کہ جب نیا کوئی پہل دیکھتے تہے یعنے ابتدا فصل کا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لاتے اور آپ جب اسکو لے لیتے تو دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دے ہمارے پہلون مین اور برکت دے ہمارے شہر مین اور برکت دے ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمارے مد مین یا اللہ ابراہیم علیہ السلام تیرے غلام اور تیرے دوست اور تیری نبی تہے اور مین تیرا غلام اور نبی ہون اور انہون نے دعا کی تجہسے مکہ کے لیو اور مین دعا کرتا ہون تجھسے مدینہ کے لیو اسکے برابر جو انہون نے مکہ کے لیے کی اور مثل اسکی اور بہی اوس کے ساتھ پہر بلاتے آپ کسی چہوٹے لڑکے کو اپنے اور وہ پہل اُسکو دیدیتے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ یُؤْتٰی بِاَوَّلِ الثَّمَرِ فَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَّعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ یُعْطِیْهِ اَصْغَرَ مَنْ یَّحْضُرُهٗ مِنَ الْوِلْدَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہلا پہل آتا اور آپ دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دے ہمارے پہلون مین اور ہمارے مد مین اور ہمارے صاع مین برکت پر برکت پہر وہ پہل دیدیتے کسی چہوٹے لڑکے کو جو اُسوقت حاضر ہوتا ف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وہ پہل اسی لیے لاتے تہے کہ آپ کی دعا سے خیر کا ثمرہ پاوین اور موجب برکات ہو اور مد ایک سیر اور صاع چار سیر کے قریب ہے اور لینا دین غلون اور حبوب کا انہی سے ہوتا ہے اسلیے ان ہین برکت کی دعا فرماتے اور چہوٹے بچون کا دل خوش کرنا مکارم اخلاق و محبت و اشفاق کا باعث ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَّوْلَی الْمَهْرِیِّ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَهْدٌ وَّشِدَّةٌ وَّاَنَّهٗ اَتٰی اَبَا سَعِیْدٍ

الخُدرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنهُ فَقَالَ لَهُ اِنِّي كَثِيرُ العِيَالِ وَقَد اَصَابَتنَا شِدَّةٌ فَاَرَدتُ اَن اَنقُلَ عِيَالِي
اِلىٰ بَعضِ الرِّيفِ فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ لَا تَفعَل اِلزَمِ المَدِينَةَ فَاِنَّا خَرَجنَا مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَظُنُّ اَنَّهُ قَالَ حَتّٰى قَدِمنَا عُسفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ وَاللهِ مَا نَحنُ هٰهُنَا فِي شَيءٍ وَاِنَّ عِيَالَنَا
لَخُلُوفٌ مَا نَامَنُ عَلَيهِم فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي
مِن حَدِيثِكُم مَا اَدرِي كَيفَ قَالَ وَالَّذِي اَحلِفُ بِهٖ اَو وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهٖ لَقَد هَمَمتُ
اَو اِن شِئتُم لَا اَدرِي اَيَّتَهُمَا قَالَ لَاٰمُرَنَّ بِنَاقَتِي تُرحَلُ ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَهَا عُقدَةً حَتّٰى
اَقدَمَ المَدِينَةَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبرَاهِيمَ عَلَيهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَاِنِّي
حَرَّمتُ المَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَينَ مَازِمَيهَا اَن لَا يُهرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ
لِقِتَالٍ وَلَا يُخبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلفٍ اَللّٰهُمَّ بَارِك لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِك لَنَا فِي صَاعِنَا اَللّٰهُمَّ
بَارِك لَنَا فِي مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ بَارِك لَنَا فِي صَاعِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِك لَنَا فِي مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ بَارِك لَنَا فِي مَدِينَتِنَا
اَللّٰهُمَّ اجعَل مَعَ البَرَكَةِ بَرَكَتَينِ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهٖ مَا مِنَ المَدِينَةِ شِعبٌ وَلَا نَقبٌ اِلَّا
عَلَيهِ مَلَكَانِ يَحرُسَانِهَا حَتّٰى تَقدَمُوا اِلَيهَا ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ارتَحِلُوا فَارتَحَلنَا فَاَقبَلنَا اِلَى
المَدِينَةِ فَوَالَّذِي نَحلِفُ بِهٖ اَو يُحلَفُ بِهٖ شَكَّ حَمَّادٌ مَا وَضَعنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلنَا المَدِينَةَ
حَتّٰى اَغَارَ عَلَينَا بَنُو عَبدِ اللهِ بنِ غَطفَانَ وَمَا يَهِيجُهُم قَبلَ ذٰلِكَ شَيءٌ ترجمہ ابوسعید مولیٰ مہری
نے کہا کہ ہم کو مدینہ میں ایک بار محنت اور شدت فاقہ کی پہنچی اور میں ابوسعید خدری کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ
میں کثیر العیال ہوں اور ہمکو سختی پہونچی ہے اور میںنے ارادہ کیا ہے کہ اپنے عیال کو کسی ارزان اور سرسبز ملک
میں لیجاؤں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ کو نہ چھوڑو اس لیے کہ ہم ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ نکلے میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا یہانتک کہ عسفان تک گئے اور وہاں کئی شب ٹھیرے سو لوگوں نے
کہا کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہم یہاں بیکار ٹھیرے ہوئے ہیں اور ہمارے عیال پیچھے چھٹے ہوئے ہیں اور ہم کو اُن کے
اوپر اطمینان نہیں (یعنے خوف ہے کہ انکو کوئی دشمن نہ ستاوے) اور یہ خبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی
تو آپ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھکو پہونچی ہے راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کیا لفظ کہا قسم ہے اُس خدا کی کہ
جسکی میں قسم کہاتا ہوں یا فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اُس کے ہاتھ میں ہے البتہ میںنے ارادہ کیا
یا فرمایا اگر چاہو تم میں نہیں جانتا کہ کیا فرمایا اُن دونوں باتوں میں سے فرمایا کہ البتہ حکم کروں میں اپنی اونٹنی کو
کہ وہ کسی جاوے اور پھر اُسکی ایک گرہ بھی نہ کھولوں یہانتک کہ داخل ہوں میں مدینہ منورہ میں اور فرمایا کہ یا اللہ
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں نے مدینہ کو حرم ٹھیرایا دو گھاٹیوں یا دو پہاڑوں کے

نہ بیچ مین کہ اُس مین خون بہایا جاوے اور نہ اس مین لڑائی کے لیے ہتھیار اٹھایا جاوے نہ اُس مین کسی درخت
کے پتے جھاڑے جاوین مگر صرف چارہ کے لیے دکہ اُس کے درخت کا چندان نقصان نہین ہوتا) یا اللہ برکت
دے ہمارے شہر مین یا برکت دے ہماری جو سیری ہین یا اللہ برکت دے ہمارے سیر مین یا اللہ برکت دے ہماری جو سیری
مین یا اللہ برکت دے ہمارے سیر مین یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین یا اللہ ایک برکت کے ساتھ دو برکتین اور دے
اور فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُس کے ہاتھ مین ہے کہ کوئی گھاٹی اور کوئی ناکہ مدینے کا ایسا نہین
ہے جسپر دو فرشتے نگہبان نہون جب تک کہ تم وہان نہ پہونچو گے دیعنے جب تک وہ نگہبان رہین گے) ابہر فرمایا
اب کوچ کرو اور ہمنے کوچ کیا اور مدینہ مین آئے سو ہم قسم کہاتے ہین اُس پروردگار کی جسکی ہمیشہ قسم کہایا کرتے ہین
یا کہا جسکی قسم کہائی جاتی ہے غرض حماد کو اس مین شک ہوا غرض جب ہم مدینہ پہنچے تو ہمنے ابہی کجاوے
اونٹون پر سے نہین اُتارے تہے کہ بنو عبد اللہ بن غطفان نے ہمپر ڈاکہ ڈالا اور اس سے پہلے اُنکی ہمت
نہ ہوئی کہ وہان آسکین یہ تصدیق ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کی کہ فرشتے وہان نگہبان
ہین عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَکَۃِ بَرَکَتَیْنِ ترجمہ ابو سعید
خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے ہمارے مدین اور ہمارے
صاع مین اور ایک برکت پر دو برکتین اور عنایت فرما عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْمَھْرِیِّ اَنَّہٗ جَآءَ اَبَا سَعِیْدٍ
الْخُدْرِیَّ لَیَالِیَ الْحَرَّۃِ فَاسْتَشَارَہٗ فِی الْجَلَآءِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَشَکٰی اِلَیْہِ اَسْعَارَھَا وَکَثْرَۃَ
عِیَالِہٖ وَاَخْبَرَہٗ اَنْ لَّا صَبْرَ لَہٗ عَلٰی جَھْدِ الْمَدِیْنَۃِ وَلَاْوَآئِھَا فَقَالَ لَہٗ وَیْحَکَ لَآ اٰمُرُکَ
بِذٰلِکَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَآئِھَا فَیَمُوْتُ
اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَھِیْدًا یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ اِذَا کَانَ مُسْلِمًا ترجمہ ابو سعید مولی مہری سے
روایت ہے کہ وہ ابو سعید خدری کے پاس آئے حرہ کی راتون مین دیعنے جن دنون مدینہ طیبہ مین ایک فتنہ مشہور
ہوا ہے اور ظالمون نے مدینہ طیبہ کو لوٹا ہے سنہ ٦٣ تریسٹھ ہجری مین) اور مشورہ کیا اُن سے کہ مدینہ سے کہین
اور چلا جاوین اور شکایت کی اُن سے وہان کی گرانی نرخ کی اور کثرت عیال کی اور خبر دی انکو کہ مجھے صبر نہین آسکتا
مدینہ کی محنت اور بہوک پر تو ابو سعید خدری نے فرمایا کہ خرابی ہو تیرے مین تجھے تہوڑے یہان رہنے کا حکم کرتا ہون
بلکہ مین نے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تہے کہ صبر نہین کرتا ہے کوئی یہان
کی تکلیفون پر اور پہر مر جاتا ہے مگر مین اُسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن جب وہ مسلمان ہو عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ کَمَا

حرم ابراهیم علیه الصلوٰة والسلام مکة قال ثم کان ابو سعید یاخذ وقال ابو بکر یجد احدنا
فی یدہ الطیر فیفکه من یده ثم یرسله ترجمہ ابوسعید نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے مین نے حرم مقرر کیا ہے درمیان دونون کالے پتھرون کے میدانون مین مدینہ کے جیسے حرم قرار
دیا تھا ابراہیم نے یہانتک کہ ایک ہم مین کا پاتا تھا یا لیتا تھا اپنے ہاتھ مین چڑیا اور اسکو جدا کر دیتا تھا پھر چھوڑ دیتا تھا۔
عن سهل بن حنيف قال اهوى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بيده الى المدينة فقال انها
حرم امن ترجمہ سہل حنیف کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک مدینہ کی
طرف جھکایا اور فرمایا کہ وہ حرم ہے اور امن کی جگہ ہے عن عائشة رضی الله تعالى عنها قالت قدمنا
المدينة وهی وبيئة فاشتكى ابو بكر واشتكى بلال فلما رای رسول الله صلى الله عليه
وسلم شكوى اصحابه قال اللهم حبب الينا المدينة كما حببت مكة او اشد وصححها
وبارك لنا فی صاعها ومدها وحول حماها الى الجحفة عن هشام ابن عروة بهذا الاسناد
نحوه ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ تشریف لائے تو وہاں وبا تھی
اور ابوبکر اور بلال بیمار ہوئے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی کہ یا اللہ
دوست کر دے ہمارا مدینے کو جیسے دوست کیا تھا تو نے مکہ کو یا اس سے بھی زیادہ اور صحت عطا کر اس کے رہنے والون کو
اور برکت دے ہمکو اس کے جو سیری اور سیر مین اور اسکی بخار کو جحفہ کی طرف پھیر دے اور ہشام بن عروہ سے بھی یہی مضمون
مروی ہے ف جحفہ ان دنون وطن تھا یہود کا غرض اس حدیث مین یہ اشارہ ہے کہ دعا کرنا کافرون پر بیماری
اور ہلاکت اور خسران کے ساتھ درست ہے اور اس مین دعائے خیر ہوئی مسلمانون کے ساتھ صحت اور تندرستی کے
لیے اور یہی مذہب ہے کافہ علماء کا کہ بددعا کافرون پر درست ہے اور قول بعض جہلائے صوفیہ کا مقبول نہین جو اسکو
منع کرتے ہین اور موافقت کی ہے ان جہلائے متصوفہ نے معتزلہ کی کہ وہ بھی ایسی دعا کو بے فائدہ جانتے ہین غرض
دونون قول اس حدیث سے مردود ہو گئے اور اس حدیث مین بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ آج تک
جحفہ کا پانی جو پیتا ہے اسے بخار چڑھتا ہے باب الترغيب فی سكنى المدينة وفضل الصبر على لاوائها
وشدتها مدینہ کی سکونت کی فضیلت اور وہان کی شدت و محنت پر صبر کرنے کا ثواب عن ابن عمر رضی
الله تعالى عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول من صبر على لاوائها كنت
له شفيعا او شهيدا يوم القيمة ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ مین نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو صبر کرے مدینہ منورہ کی بھوک پر مین اسکا شفیع یا گواہ ہونگا قیامت
کے دن عن يحنس مولى الزبير اخبره انه كان جالسا عند عبد الله بن عمر رضی الله تعالى عنه فی الفتنة

فَاَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِشْتَدَّ عَلَیْنَا الزَّمَانُ
فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ اُقْعُدِیْ لِکَاعِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا
یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا اَوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** یحنس
زبیر کے غلام آزاد سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی ایک آزاد باندی آئی
اور انکو سلام کیا اور یہ فتنہ کے دن تھے (یعنے فتنہ حرہ کے دن جسکا ذکر ابھی تھوڑی دور گذرا) اور اُس نے کہا ای
ابو عبدالرحمن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی) ہم پر سخت دن ہیں اور میں ارادہ کرتی ہوں مدینے سے نکلنے کا
تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ بیٹھ اے نادان اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے گا مدینے کی بھوک پیاس محنت پر تو میں اُسکا شفیع ہوں گا۔
(یعنے اگر وہ گنہگار ہے) یا گواہ ہونگا (یعنے اگر وہ نکوکار ہے) قیامت کے دن **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰی لَاْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا
کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِی الْمَدِیْنَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے
وہی قول جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ
اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَوْ شَهِیْدًا وہی مضمون ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی
ہوا **عَنْ** اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **وہی مضمون ہے** **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِهٖ **وہی مضمون ہے** **بَابُ**
صِیَانَةِ الْمَدِیْنَةِ مِنْ دُخُوْلِ الطَّاعُوْنِ وَالدَّجَّالِ اِلَیْهَا طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا محفوظ رہنا
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ
الْمَدِیْنَةِ مَلٰٓئِکَةٌ لَا یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے ناکوں پر فرشتے ہیں کہ اُس میں طاعون اور دجال نہیں آسکتا
ف اس حدیث سے فضیلت مدینہ کی اور ثواب وہاں کی سکونت کا اور درجہ وہاں کے ساکنین کا معلوم ہوا **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ
قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِیْنَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ
وَهُنَالِکَ یَهْلِکُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسیح دجال آوے گا

مشرق کیطرف ہے اور ارادہ اسکا مدینہ کا ہوگا یہانتک کہ اترے گا کوہ احد کے پیچھے اور فرشتے اسکا منہ وہین سے شام کی طرف پھیر دینگے اور وہین تباہ ہوجاویگا **ف** مسیح کا لفظ جناب عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے بھی بولا جاتا ہے اور دجال کے واسطے او اسکے دو معنی ہین ایک چہو نیوالا اس معنے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اطلاق آتا ہے کہ وہ جسکو چہو دیتے تہے اچھا ہو جاتا تھا اور مسیح کے معنے ممسوح بھی ہین یعنے ملا ہوا و با ہوا اسکی ایک آنکھ چونکہ اندہی ہے اس لیے اسے بھی مسیح کہا یا اس نظر سے کہ وہ بھی دعوی کرے گا کہ مین مسیح ہون اور لوگ اُس خبیث کے دہوکے اور فریب مین آجاوین گے **باب**

اَلْمَدِيْنَةُ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتُسَمّٰى طَابَةَ وَطَيْبَةَ مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا اور بری چیزون کو اپنے سے دور کرنا ٭

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهٖ وَقَرِيْبَهٗ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْهُ اَلَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبِيْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مدت لوگون پر ایسا آوے گا کہ آدمی اپنے قرابت والے کو پکارے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے کو اور اپنے قرابت والے کو پکارے گا کہ آو ارزانی کے ملک مین اور مدینہ انکے لیے بہتر ہوگا کاشکے وہ جانتے ہوتے اور قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ مین ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہوکر نہین نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے بہتر دوسرا شخص نہین بہیجدیتا مدینہ مین آگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی بہٹی نکالدیتا ہے میل کو اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کے مدینہ نکال دیگا اپنے شریر لوگون کو جیسے کہ بہٹی نکالدیتی ہے لوہے کی میل کو **ف** شاید یہ بات دجال کے وقت ہوگی کہ حدیث مین آیا ہے کہ دجال جب مدینہ کے قریب پہنچیگا تو مدینہ مین تین بار زلزلہ آویگا اور اللہ تعالیٰ اُسکے سبب سے ہر کافر اور منافق کو نکالدیگا یا ہمیشہ مدینہ مین ایسا ہوتا ہو **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے تہے کہ مجہے حکم ہوا ہے یعنے ہجرت کا ایسے قریہ کی طرف جو سب قریون کو کہا جاوے گا لوگ اُسے یثرب کہتے ہین اور وہ مدینہ ہے اور لوگون کو ایسا چہانٹتا ہے جیسے بہٹی لوہے کی میل چہانٹتی ہے **ف** سب قریون کو کہا جاوے گا یعنے وہین لشکر اسلام جمع ہوکر چارون طرف پہلیگا اور تمام بلاد کو مسخر اور فرمانبردار بنادیگا یا سب طرف سے اموال غنیمت اسی مین آکر جمع ہونگے اور وہان کے لوگون کے صرف مین آوینگے اور یہ بھی فرمایا کہ یثرب اُسے لوگ کہتے ہین اور یثرب کو آپ نے مکروہ جانا اسلیے کہ وہ تثریب سے مشتق ہے اور تثریب کے معنی جہڑکنا اور ملامت ہے اور مسند امام احمد مین ایک روایت آئی ہے کراہت مین یثرب کہنے کی اور قرآن مجید مین جو یثرب واقع

ہوا ہے وہ بہی مقولہ کفار کا ہے یا منافقین کا اور مدینہ بہی جو قرآن مجید مین وارد ہوا ہے وہ منافقون کا قول نہین غرض اس سے معلوم ہوا کہ اچہی چیز کا نام برا رکہنا یہی ایک نفاق کا شعبہ ہے اور مسلک نبوت کے خلاف ہے جیسے محبت الٰہی کو شراب سے تعبیر کرنا یا عشق الٰہی کو جنون سے یا خداوند تعالیٰ کو معاذاللہ صنم یا معشوق سے یا نبی کو بت سے یہ تعبیرات جو اکثر شعرا کی زبان زد ہین وہ سب مردود اور مذموم ہین اور منجملہ محدثات اور شر امور ہین ان سے پرہیز کرنا ضرور ہے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ الْخَبَثَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدِيْدَ **ترجمہ** یحییٰ سے یہی مضمون مروی ہے مگر اس مین لوہے کا لفظ نہین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک گاؤن کا آدمی تہا کہ اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور اسکو شدت سے بخار آنے لگا مدینہ مین پہر وہ آپکے پاس آیا اور عرض کی کہ یا محمد مجہسے اپنی بیعت پہیر لو تو آپنے انکار کیا اور وہ پہر آیا اور کہا کہ یا محمد مجہسے اپنی بیعت پہیر لو آپنے انکار کیا اور وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا تب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ تو بہٹی کی مانند ہے کہ اپنی میل کو دور کر دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف کر لیتا ہے ✣ **ف** اس نے اسلام پر اور حضرت کے ساتھ قیام پر بیعت کی تہی پہر اسکا اقالہ آپ کیون فرماتے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ وَاِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ **ترجمہ** زید بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا یہ طیبہ ہے یعنے مدینہ اور یہہ میل کو دور کرتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کو دور کرتی ہے **ف** مدینہ کو طیبہ فرمایا یعنے پاکیزہ کہ نجاسات شرک سے اور خباثات کفر سے پاک ہے یا طیب عیش وہان حاصل ہے اور طابہ بہی اسی معنی کو فرمایا جیسے آگے آتا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نام رکہا مدینے کا طابہ

بَابُ تَحْرِيْمِ اِرَادَةِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ وَاَنَّ مَنْ اَرَادَهُمْ بِهٖ اَذَابَهُ اللّٰهُ مدینہ طیبہ والون کی بدخواہون کی ستیاناسی **عَنْ** اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ اَنَّهٗ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوْءٍ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ **ترجمہ** ابو عبداللہ

قراظ نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ ابوہریرہ نے کہا کہ ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ اس شہر والون
کی برائی کا یعنے مدینہ کی کرتا ہے تو اللہ تعالی اُس کو ایسا گھلا دیگا جیسے نمک پانی مین گھل جاتا ہے عن عمر بن
یحیی بن عمارة انه سمع القراظ وکان من اصحاب ابی هریرة یزعم انه سمع اباهریرة یقول قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من اراد اهلها بسوء یرید المدینة اذابه الله کما یذوب الملح فی الماء قال ابن حاتم فی حدیث ابن
یحنس بدل قوله بسوء شرا ترجمہ عمر بن یحیی نے قراظ سے وہی مضمون سُنا جو اوپر گذرا عن ابی هریرة عن النبی
صلی الله علیه وسلم مثله وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا عن سعید بن ابی وقاص یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من اراد اهل المدینة بسوء اذابه الله کما یذوب الملح فی الماء وہی مضمون ہے عن سعد بن مالک یقول قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه قال بدهم او بسوء وہی مضمون ہے عن ابی هریرة وسعد یقولان قال رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم اللهم بارک لاهل المدینة فی مدهم وساق الحدیث وفیه من اراد اهلها بسوء
اذابه الله کما یذوب الملح فی الماء ترجمہ ابوہریرہ وسعد دونون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا
کی کہ یا اللہ برکت دے مدینے والون کے مد مین اور آگے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر کئی بار گذرا باب ترغیب الناس فی سکنی المدینة
عند فتح الامصار مدینہ کی سکونت کی فضیلت مین عن سفیان بن ابی زهیر قال قال رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم تفتح الشام فیخرج من المدینة قوم باهلیهم یبسون والمدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون ثم
یفتح العراق فیخرج من المدینة قوم باهلیهم یبسون والمدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون ترجمہ سفیان نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شام فتح ہوگا اور ایک لوگ مدینہ سے نکلینگے اپنے گھر والون کے ساتھ اونٹون کو
ہانکتے ہوئے اور مدینہ انکے لیے بہتر تہا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پہر فتح ہوگا یمن اور نکلیگی ایک قوم مدینہ کی اپنے گھر والون کے
ساتھ اونٹون کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ انکے حق مین بہتر تہا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پہر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم نکلیگی مدینہ سے
اپنے گھر والون کے ساتھ اونٹون کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ انکے حق مین بہتر تہا کاش وہ جانتے ہوتے عن سفیان بن ابی زهیر قال
سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول یفتح الیمن فیاتی قوم یبسون فیتحملون باهلیهم ومن اطاعهم
والمدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون ثم یفتح الشام فیاتی قوم یبسون فیتحملون باهلیهم ومن اطاعهم
والمدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون ثم یفتح العراق فیاتی قوم یبسون فیتحملون باهلیهم ومن اطاعهم
والمدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون ترجمہ سفیان نے کہا مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یمن فتح ہوگا
اور ایک لوگ وہان جاوینگے اونٹون کو ہانکتے ہوئے اور لا دیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر
ہے اگر وہ جانتے پہر شام فتح ہوگا اور ایک لوگ وہان جاوینگے اونٹون کو ہانکتے ہوئے اور اپنے گھر والون کو لا دیجاوینگے اور جو انکا
کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر تہا اگر وہ جانتے ہوتے پہر عراق فتح ہوگا اور ایک لوگ وہان جاوینگے اونٹونکو ہانکتے ہوئے اور لاد

لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اون کا کہنا مانے اگر وہ جانتے ہوتے تو مدینہ طیبہ اُن کے حق مین بہتر تھا **ف** ان
حدیثون مین چند معجزے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے **اول** یہ کہ آپنے شام اور عراق و یمن کی فتح کی خبر دی اور
ویسا ہی ہوا کہ خلفاء راشدین کے ہاتھ پر یہ ممالک فتح ہوئے اور مصداق خلافت راشدہ یہی لوگ ٹہیرے اور مواعید الٰہی انکے
ہاتھ پر پورے ہوئے **دوسرے** یہ کہ لوگ اُن ملکون مین جا بسینگے اور اپنے اہل و عیال کو لیجاوینگے اور ایسا ہی ہوا
تیسرے یہ کہ مفتوح ہونا اُن بلاد کا اس ترتیب سے ہوگا کہ پہلے یمن اور پھر شام پھر عراق اور اسی ترتیب سے یہ بلاد فتح ہوئے
اور ان روایتون سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی **بَابُ** اِخْبَارِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِ
النَّاسِ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ جناب رسول اللہ صلی علیہ آلہ وسلم کا خبر دینا کہ لوگ مدینہ کو چھوڑ دینگے
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْمَدِيْنَةِ لَيَتْرُ
كُنَّهَا اَهْلُهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِيْ يَعْنِي السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ صَفْوَانَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتِيْمُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَشْرَ سِنِيْنَ كَانَ فِيْ حِجْرِهٖ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضؓ
فرماتے تھے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے لیے کہ لوگ وہان کے مدینہ کو چھوڑ
دینگے اور مدینہ اُن کے لیے بہتر ہوگا اور ایسا چھوڑ دینگے کہ وطن ہو جاوے گا درندون اور پرندون کا **ف**
یہ پیشین گوئی بھی آپ کی سچی ہے اور قیامت کے قریب ہوگی مسلم نے کہا کہ ابو صفوان جنکا نام عبد اللہ بن عبد الملک
ہے وہ یتیم تھے اور ابن جریج کی گود مین دس برس پرورش پائی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا
يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ
يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا **ترجمہ** حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے لوگ مدینہ کو چھوڑ دینگے
اور وہ بہتر ہوگا اور نہ رہیگا اُس مین کوئی مگر درندے اور پرندے پھر نکلینگے دو چرواہے قبیلہ مزینہ کے ارادہ کرتے ہونگے
مدینہ کا للکارتے ہونگے اپنی بکریون کو اور پاوینگے مدینہ کو ویران یہانتک کہ جب پہونچینگے ثنیۃ الوداع تک ایک ٹیلہ
ہے گر پڑینگے اپنے منہ کے بل **ف** یہ اخیر زمانہ مین ہوگا قیامت کے قریب کہ جب وہ دونو ٹیلہ کے پاس پہونچینگے قیامت
آجاوے گی اور وہ اخیر مین ہونگے اُن سب لوگون کے جنکا حشر ہوگا جیسا کہ بخاری مین ثابت ہوا ہے اور
یہی مطلب اس حدیث کا ظاہر و مختار ہے اور یہ معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور بعض فتن مین ایسا
ہو بھی چکا ہے **بَابٌ** فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْبَرِهٖ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهٖ
قبر مبارک اور منبر کے درمیان کی اور موضع منبر کی فضیلت کی حدیثین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

تعالیٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ
رِیَاضِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک چمن ہے جنت کے چمنوں میں سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ
اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ مِنْبَرِیْ وَبَیْتِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ
الْجَنَّةِ وہی مضمون ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ **ترجمہ** ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے بیچ میں ایک
کیاری ہے جنت کی کیاریوں سے اور منبر میرا میرے حوض پر ہے **ف** اس حدیث کے دو معنی ہو سکتے ہیں کہ حجرہ
مبارک اور منبر کے بیچ کا ایک موضع جنت میں چلا جاوے گا قیامت کے دن **دوسرے** یہ کہ وہاں عبادت کرنا جنت
میں جانے کا سبب ہے کہ جس نے وہاں عبادت کی گویا داخل جنت ہوا اور بعضی روایتوں میں یوں آیا ہے کہ میری
قبر اور منبر کے بیچ میں ایک کیاری ہے جنت کی اور مطلب اوس کا بھی یہی ہے کہ قبر اور حجرہ مبارک گویا ایک ہے اس لیے
کہ قبر حجرے کے اندر ہے اور میرا منبر حوض پر ہے اس کی بھی دو مرادیں ہو سکتی ہیں ایک کہ جو منبر کے قریب عبادت کریگا
اُس حوض سے سیراب ہوگا اور دوسرے یہ کہ یہی منبر مبارک آپ کے حوض کوثر پر رکھہ دیا جاویگا یا میدان قیامت
میں جو منبر عنایت ہوگا وہ حوض کوثر پر رکھا جاوے گا **بَابُ** فَضْلِ اُحُدٍ فضیلت کوہ اُحد کی **عَنْ** اَبِیْ
حُمَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ
الْحَدِیْثَ وَفِیْهِ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا وَادِیَ الْقُرٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ مُسْرِعٌ
فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْیُسْرِعْ مَعِیَ وَمَنْ شَاءَ فَلْیَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتّٰی اَشْرَفْنَا عَلَی الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ
وَهٰذَا اُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ **ترجمہ** ابی حمید نے کہا کہ نکلے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
غزوہ تبوک میں اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ کہا کہ چلے ہم یہانتک کہ پہونچے وادی قرے میں اور رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلدی چلنے والا ہوں جسکا جی چاہے میرے ساتھ چلے اور جسکا جی چاہے ٹھیر کر
آوے سو ہم نکلے یہانتک کہ دیکھنے لگے ہم مدینہ کو اور آپ نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ ایسا ہے کہ ہم
اُسکو دوست رکھتے ہیں اور یہ ہمکو دوست رکھتا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا
کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہمکو **ف**
معلوم ہوا کہ جس دل میں آپ کی محبت نہو وہ پتھر سے سخت اور بدتر ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَظَرَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی احد فقال ان احدا جبل یحبنا ونحبہ وہی مضمون ہے باب
فضل الصلوٰۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ مسجد مکہ اور مدینہ مین نماز کی فضیلت عن ابی ہریرۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال صلوٰۃ فی مسجدی ہذا افضل من الف صلوٰۃ
فیما سواہ الا المسجد الحرام ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
پہنچاتے تھے کہ آپنے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد مین ہزار نمازون سے اور مسجدون کی افضل ہے سوا مسجد الحرام کے یعنی
مکہ کی مسجد کے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ فی مسجدی
ہذا خیر من الف صلوٰۃ فی غیرہ من المساجد الا المسجد الحرام ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین ہزار نمازون سے اور مسجدون کے افضل ہے سوا مسجد الحرام
کے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول صلوٰۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل
من الف صلوٰۃ فیما سواہ من المساجد الا المسجد الحرام فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آخر الانبیاء وان مسجدہ آخر المساجد قال ابو سلمۃ وابو عبد اللہ لم نشک ان ابا ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یقول عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فمنعنا ذلک
ان نستثبت ابا ہریرۃ عن ذلک الحدیث حتی اذا توفی ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تذاکرنا ذلک وتلاومنا ان لا نکون کلمنا ابا ہریرۃ فی ذلک حتی یسندہ الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ ... وآلہ وسلم ان کان سمعہ منہ فبینا نحن علی ذلک جالسنا عبد اللہ
بن ابراہیم بن قارظ فذکرنا ذلک الحدیث والذی فرطنا فیہ من نص ابی ہریرۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فقال لنا عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ اشہد انی سمعت ابا ہریرۃ یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فانی آخر الانبیاء وان مسجدی آخر المساجد ترجمہ ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کہتے تھے کہ ایک نماز مسجد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضل ہے ہزار نمازون سے
اور مسجدون کے سوا مسجد الحرام کے اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر انبیا ہین اور آپ کی مسجد آخر مساجد ہے (یعنی
جو نبیون نے بنائی ہین) اور ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ نے کہا کہ بلا شک ابو ہریرہ نے جو یہ بات کہی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی حدیث سے کہی ہوگی (اسلیے کہ ایسی بات کوئی قیاس سے نہین کہہ سکتا) اور ہمنے اس حدیث کو ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پکے طور سے دریافت نہین کیا تو اسی وجہ سے کہ انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سنا ہوگا جب تو کہا یہانتک کہ جب وفات ہوئی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تو ہمنے آپس مین اسکا ذکر کیا اور
ایک دوسرے کو ملامت کی کہ کیون نہ پوچھ لیا ہمنے ابو ہریرہ سے اسکو کہ وہ نسبت کرتے اس حدیث کی رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اگر آپ سے سُنی ہوتی غرض ہم اسی بات چیت مین عبد اللہ بن ابراہیم کے پاس جا بیٹھے اور
اُن سے اسکا ذکر کیا اور یہ وجہ بہی بیان کی جس کے سبب سے ہمنے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اُسکو دریافت
نہین کیا تہا تب عبد اللہ نے ہمسے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے حضرت ابوہریرہؓ سے سُنا کہ کہتے کہ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک مین آخر انبیاء ہون اور میری مسجد آخر مساجد ہے عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ
إِبْرٰهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ أَوْ كَأَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا أَنْ
يَكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ترجمہ یحیے بن سعید کہتے تہے کہ مین نے ابو صالح سے پوچہا کہ تمنے ابوہریرہ سے سنا
ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مین نماز کی فضیلت بیان فرماتے تہے انہون نے کہا کہ نہین مگر
مجہے عبد اللہ بن ابراہیم نے خبر دی ہے کہ انہون نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تہے کہ ایک نماز میری اس مسجد مین بہتر ہے ہزار نمازون سے جو اور مسجدون مین ادا ہون مگر مسجد
حرام مین عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ
مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجد مین پڑہنے سے
سوا مسجد الحرام کے عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ عبید اللہ سے اس اسناد سے یہی مروی ہوا۔
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهٖ وہی مضمون ہے عَنِ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وہی مضمون ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوٰى فَقَالَتْ إِنْ شَفَانِيَ اللهُ لَأَخْرُجَنَّ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي
بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَأَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَتْهَا ذٰلِكَ فَقَالَتِ اجْلِسِي فَكُلِي مَا صَنَعْتِ وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ
الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلٰوةٌ
فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ایک عورت بیمار ہوی اور اُس نے کہا کہ اگر اللہ تعالی نے مجہے شفا دی تو مین جاؤن گی

اور بیت المقدس مین نماز پڑہون گی پہر وہ اچھی ہو گئی اور طیاری کی اُس نے جانیکی اور میمونہ ام المومنین بی بی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور انکو سلام کیا اور اپنے ارادہ کی خبر دی تو انہون نے فرمایا کہ جو تمنے توشہ طیار کیا ہے وہ کہا لو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مبارک مین نماز پڑہو اس لیئے کہ مین نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تہے ایک نماز اسمین ادا کرنا افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے سوا مسجد کعبے کے **باب** فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ باب تین مسجدون کی فضیلت مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هٰذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى **ترجمہ** ابوہریرہ کہتے تہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندہے جاوین مگر تین مسجدون کی طرف ایک میری یہ مسجد یعنی جو مدینہ مین ہے... اور مسجد حرام اور مسجد اقصے یعنے بیت المقدس **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ **ترجمہ** زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا کجاوے باندہے جاوین اُن تین مسجدون کی طرف **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يُسَافَرُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ إِيلِيَا **ترجمہ** ابوہریرہ خبر دیتے تہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی مگر تین مسجدون کیطرف مسجد کعبہ اور میری مسجد اور مسجد ایلیا یعنے بیت المقدس **ف** جب کسی خانہ خدا کی طرف سفر درست نہوا سوا اُن تین کے تو قبرون کی زیارت کے لیئے کب درست ہوگا کہ وہ خانہ عباد ہین اور اوپر اسکی شرح ہم خوب کر آئے ہین جہان بیان ہے کہ عورت کو بغیر محرم کے سفر درست نہین **باب** بَيَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى تقوی کس مسجد کی بنا ہے **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى قَالَ قَالَ أَبِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى قَالَ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُكُمْ هٰذَا الْمَسْجِدُ الْمَدِينَةِ قَالَ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هٰكَذَا يَذْكُرُهُ **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ میرے پاس سے عبد الرحمن بن ابی سعید خدری گذرے اور مینے اُن کو کہا کہ آپنے اپنے والد کو کیسے سنا کہ وہ بیان فرماتے تہے کہ وہ مسجد کون ہے جسکی بنا تقوی پر ہوئی ہے تو انہون نے کہا میرے باپ نے کہا کہ داخل ہوا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپکی بیبیون سے کسی کی گہر مین اور مینے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے وہ مسجد کون سی ہے جسکو اللہ فرماتا ہو کہ تقوی پر بنائی گئی

ہے سو آپ نے ایک مٹھی کنکر لیے اور زمین پر مارے اور فرمایا وہ یہی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد سو میں نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی تمہارے والد سے سنا ہے کہ ایسا ہی ذکر کرتے تھے اس مسجد کا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ سَعِیْدٍ فِی الْاِسْنَادِ **ترجمہ** ابوسعید سے مضمون وہی مروی ہے مگر اس سند میں عبدالرحمن کا ذکر نہیں ہے **ف** اس روایت سے صاف کھل گیا ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جس مسجد کو فرمایا ہے کہ تقوی پر بنائی گئی ہے وہ مسجد نبوی ہے نہ مسجد قبا اور رد ہو گیا ان مفسرین کا قول جنہوں نے مسجد قبا کو کہا ہے اور آپ کا کنکر اٹھا کر مارنا تاکید کی راہ سے تھا کہ خوب یقین آجاوے سامع کو کہ یہی مسجد ہے

باب فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَآءٍ وَفَضْلِ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ وَزِیَارَتِہٖ قبا کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے کی اور اس کی زیارت کرنے کا ذکر

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَزُوْرُ قُبَآءً رَاکِبًا وَّمَاشِیًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت کرتے تھے مسجد قبا کی سوار بھی اور پیادہ بھی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ مَسْجِدَ قُبَآءٍ رَاکِبًا وَّمَاشِیًا فَیُصَلِّیْ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ فَیُصَلِّیْ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد قبا کو تشریف لاتے تھے سوار بھی اور پیادہ بھی اور اس میں دو رکعت ادا کرتے تھے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْ قُبَآءً رَاکِبًا وَّمَاشِیًا **ترجمہ** اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَحْیَی الْقَطَّانِ **وہی روایت ہے** **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْ قُبَآءً رَاکِبًا وَّمَاشِیًا **ترجمہ** اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ قُبَآءً رَاکِبًا وَّمَاشِیًا **ترجمہ** اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَاْتِیْ قُبَآءً کُلَّ سَبْتٍ وَّکَانَ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَاْتِیْہِ کُلَّ سَبْتٍ **ترجمہ** عبداللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر ہر ہفتہ میں ایک بار جاتے تھے مسجد قبا میں اور کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ہر ہفتہ میں جاتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْ قُبَآءً کُلَّ سَبْتٍ کَانَ یَاْتِیْہِ رَاکِبًا وَّمَاشِیًا قَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ وَّکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُہٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر

رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا کو آتے تھے ہر ہفتہ مین اور آتے تھے آپ سوار بھی
اور پیادہ بھی اور ابن دینار نے کہا کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے **عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ**
كُلَّ سَبْتٍ **ترجمہ** ابن دینار سے یہی مضمون مروی ہے اور اس مین ہر ہفتہ کا ذکر نہین ہے **ف**
ان حدیثون سے فضیلت قبا کی اور فضیلت وہان کی مسجد کی اور فضیلت اُس کی زیارت کی
معلوم ہوئی اور زیارت اسکی سوار پیادہ دونون طرح درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز
نفل دن کو دو رکعت ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور کا اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے
اسکا خلاف کیا ہے اور قول ان کا بنظر مخالفت حدیث غیر مسموع ہے
اور معلوم ہوا کہ زیارت مسجد یہی ہے کہ اُس مین دو رکعت ادا کرے
نہ یہہ کہ اُس کی گلکاریان دیکھتا پھرے یا اینٹین گنا کرے کہ
یہہ تماشائیون کا کام ہے نہ متبعان انبیا کا علیہم الصلوٰۃ
والتسلیم الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب الحج تمام
ہوئی فقط

تمت

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ تیسری جلد صحیح مسلم مترجم اردو بار دوم ہمارے مطبع صدیقی لاہور مین خاکسار کے اہتمام سے
. . . سنہ ۱۳۲۴ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر عاملان حدیث کے لیے مژدہ جان و
ایمان ہوئی اللہ تبارک وتعالی اپنے فضل وکرم سے اسکو قبول فرماوے اللہم آمین ٭

تلخیص الصحاح مترجم اردو

حضرات:۔ یہ بات تو ظاہر ہے کہ دین اسلام کا مدار کتاب اللہ کے بعد حدیث کی چھ ضخیم کتابون بخاری مسلم۔ ترمذی ابوداؤد
نسائی موطا امام مالک پر ہے اور انکی ضخامت کے بھاری سبب اول اسناد دوم ایک ہی حدیث کا اکثر بار بار آنا ہے اسمین شک نہین کہ معتبر
اسناد حدیث کیساتھ ہونا ضروری ہے مگر جب اس قسم کی کتابین پہلے چھپ چکی ہون تو پھر باسقاط اسناد وحذف مکررات خصوصًا
جب کہ ہر حدیث کیساتھ کوئی علامت اصل کتاب کی رہے جس سے اگر اسناد حدیث پر بحث واقع بھی ہو تو فورًا وہ حدیث اصل
کتاب سے نکال لیجاوے کچھ حرج واقع نہین ہوتا اور بہت سا حجم کم ہو سکتا ہے چنانچہ قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبدالرحیم بارزی
رحمہ اللہ ودیگر بزرگان دین نے کل صحاح ستہ کی حدیثون کو باسقاط اسناد وحذف مکررات یکجا جمع کر دیا ہے مضامین حدیث کو

حرف معجم کے لحاظ سے ترتیب دیا ہی جس سے حدیث کے نکالنے مین آسانی ہو گئی ہر حدیث کیساتہ علامت لگا دی کہ جس سے پتہ چل سکے
اُس حدیث کو اصحاب صحاح ستہ مین سے کتنون نے روایت کیا ہو اور کتنون نے نہین کیا غرض ان مجموعہ کو ایک عجیب اور مختصر خلاصہ صحاح ستہ
کا بنا دیا ہے لیکن نہ اس قسم کا کہ اصل حدیث مین کچہہ بہی مداخلت کیگئی ہو یا کوئی حدیث ترک کی گئی ہو بلکہ اس طرح کہ مثلاً بخاری
کی پوری حدیث کو نقل کرکے پہر یہ بتا دیا ہے کہ مسلم نے اس سے زیادہ کون سے لفظ روایت کیے ہین ترمذی نے کونسے چہوڑ دیئے ہین
امام مالک نے کہان اختلاف ظاہر کیا ہے اور کہان اتفاق وغیرہ وغیرہ اور جس حدیث کو چہیون صحاب نے بالاتفاق ایک ہی عبارت
سے اپنی اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اسکے اخیر مین لکہتے ہین اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اور جس حدیث پر موطا کے سوا باقی کا اتفاق ہے
وہان لکہتے ہین اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اور اگر اصحاب صحاح ستہ مین سے امام مالک کے ساتہ کوئی اور صاحب ہی عدم روایت حدیث مین
شریک ہون تو لکہتے ہین اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا فُلَانًا اور فلان کی جگہ اُن صاحب کا نام لکہتے ہین اور جس حدیث کو امام بخاری
او مسلم ہی روایت کرین اسکے بعد لکہتے ہین اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ اگر امام مالک بہی شیخین کے شریک ہون تو لکہتے ہین اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ اور اگر روایت
حدیث مین شیخین کے شریک امام مالک ہون کوئی اور صاحب ہون تو لکہتے ہین اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفُلَانٌ فلان کی جگہہ انکا نام لکہتے ہین اور جس حدیث
کو سوائے شیخین کے باقی چارون اصحاب صحاح روایت کرین وہان لکہتے ہین اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اور جہان ان چار مین سے کوئی ایک صاحب
روایت حدیث مین شریک ہون تو وہان لکہتے ہین اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اِلَّا فُلَانًا اور فلان کیجگہ انکا نام لکہتے ہین اور متن حدیث مین جہان
کوئی مشکل لفظ آجاتا ہے تو حدیث کے بعد اسکی شرح و توضیح بہی اختصار کیساتہ کر دیتے ہین بس ان خوبیون کے لحاظ سے یہ کتاب بے نظیر بن گئی
ہے جس سے ظاہر ہے کہ طلباء حدیث کو کسقدر فائدہ اس مجموعہ سے پہونچ سکتا ہو کہ اسکی ایک حدیث پڑہنے سے وہ صحاح ستہ کی چہیون حدیثون
کو پڑہ لیتا ہو اور انکے اتفاق و اختلاف سے بہی واقف ہو جاتا ہے اس مجموعہ کا نام اُنہون نے تیسیر الوصول الی جامع الاصول رکہا پس
علم حدیث مین اس کتاب سے بڑہکر اور کوئی کتاب نہین جو صحاح ستہ کا مجموعہ ہو جسکے مطالعہ سے صحاح ستہ کا مطالعہ ہو جسکے مطالعہ سے
صحاح ستہ پر عبور ہو جاتا ہو اور تمام مضامین صحاح ستہ سے واقفیت ہو جاتی ہو۔ چونکہ یہ کتاب عربی زبان مین تہی اسلیئے اہل ہند
کی ضرورت کو محسوس کرکے عالیجناب معلی القاب سید محمد محی الدین خانصاحب جج ہائی کورٹ سرکار نظام نے
سلیس اردو بامحاورہ مین اسکا ترجمہ کیا اور حواشی مفیدہ چڑہائے اور اس ترجمہ کا نام نامی تلخیص الصحاح اردو رکہا علم حدیث
مین اس سے زیادہ مفید اور حاوی کتاب ملنی ناممکن ہے جس آدمی کے پاس ایک مترجم قرآن شریف اور ایک یہ کتاب ہو اس کو مسائل
دینیہ کے لئے مطلقاً کسی اور کتاب کی ضرورت نہین ہے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ کم از کم ایک دفعہ تو مضامین صحاح ستہ سے
واقف ہو جاوے یہ متبرک کتاب چہہ جلدون مین ختم ہوئی قیمت بہ تفصیل ذیل ہے۔

پہلی جلد دو روپیہ - دوسری جلد دو روپیہ - تیسری جلد دو روپیہ - چوتہی جلد دو روپیہ - پانچوین جلد دو روپیہ - چہٹی جلد ایک روپیہ کل قیمت گیارہ
روپیہ لہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس کتاب لاجواب سے فیضیاب ہون اور اپنی دوستون کو اسکی خریدنیکی ترغیب دلاکر الدال علی الخیر
کفاعلہ کا مصداق بنین والسلام ✤ المشتہران عبدالحی و عبدالسلام مالکان مطبع صدیقی لاہور